إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِينَ

الحمد للہ والمنہ کہ مجموعہ منتخبات احمدیہ موسومہ باسم تاریخی

گرانمایہ مثنویات تصوف

سنہ ۱۹۱ع

یعنی

لب لباب مثنوی مولانا رومؒ و مثنوی شریف خواجہ باقی باللہؒ
مثنوی شریف معدن فیض و مثنوی شریف غریب نامہ

معہ

تذکرات مصنفین رح

مولفہ

پیشوای عارفان جامع لامعی مرشدی حضرت مولوی احمد حسین خان صاحب قادری نقشبندی چشتی مدظلہم العالی
مصنف عوامل احمدیہ وسنن احمدیہ معروف بہ فتاوی محبوبیہ ومعارف احمدیہ
کمترین قاری خواجہ نصیر الدین ومیر سردار علی خان وصوفی غلام محمد احمدی حیدرآبادی نے

باہتمام مطبع شمسی حیدرآباد دکن میں طبع کرایا گیا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

فہرست مضامین مجموعہ ہذا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵	قصیدہ مولانا نذیر احمد خان صاحب رامپوری	۱۸	مولانا کا زہد وقناعت	۲۵	مولانا کی مثنوی
۶	صحت نامہ	۱۹	مولانا کی سخاوت	۲۶	مثنوی کا دفتر ہفتم
۷	وجہ تالیف وحالات مولف	؍؍	مولانا کا حلم وتواضع	؍؍	مثنوی کی تعریف
۹	**سوانح مولانا روم**	؍؍	مولانا کا وعظ	۲۷	مثنوی کی شروح
۱۰	مولانا کا نام اور نسب	۲۰	مولانا کا علم مجلسی اور ادب	؍؍	مثنوی پر اعتراض اعدا و انکے جواب
۱۱	مولانا کا خاندان	؍؍	مولانا کا انکسار	۲۸	مثنوی کی تنقیص
؍؍	مولانا کے والد ماجد	؍؍	مولانا کی وجہ معاش	؍؍	تنقیص کا جواب
۱۳	مولانا کی ولادت اور تعلیم	؍؍	مولانا کا امرا سے اجتناب	؍؍	مولانا کا فیصلہ
؍؍	مولانا کی بیعت اور علم باطن	۲۱	مولانا کی بیخودی	؍؍	مولانا اور حدیقہ اور الٰہی نامہ
۱۴	مولانا اور شمس تبریزی کی ملاقات	؍؍	مولانا کا رباب باجے کو سنا	۲۹	مثنوی اور حدیقہ کے مضامین کا مقابلہ
۱۵	مولانا کی شمس تبریزی کے ہاتھ پر بیعت	؍؍	مولانا کی علالت	۳۰	نادرات مثنوی
؍؍	شمس تبریزی کا چلا جانا اور بلوایا جانا	۲۲	مولانا کا وصال	؍؍	مثنوی شریف کی تصنیف مین مشکلات
۱۶	شمس تبریزی کا پھر چلا جانا یا قتل ہونا	؍؍	مولانا کے طریق کی بیعت کا طرز	۱	**تذکرہ خواجہ درویش محمد رح**
؍؍	قونیہ پر ہلاکو خان کا حملہ اور ناکامی	۲۳	مولانا کی اولاد	۵	**رسالہ فارسی خواجہ ممدوح رح**
۱۷	مولانا اور شیخ صلاح الدین زرکوب	؍؍	مولانا کے معاصر ملوک	۷	قطعہ تاریخ طبع لب لباب از شاہزادہ صاحب رامپوری
۱۸	مولانا اور حسام الدین چلپی	؍؍	حکماء		
؍؍	مولانا کے اخلاق وعادات	؍؍	علماء	۸	**لب لباب مثنوی معنوی**
؍؍	سماع اور مولانا کا استغراق	؍؍	اولیاء	۸	باب ۱ در حمد
؍؍	مولانا کا ذکر مراقبہ و نماز	۲۴	مولانا کی تصانیف	۲۰	باب ۲ در نعت
؍؍	مولانا کی شب خوابی	؍؍	مولانا کا دیوان	۲۵	باب ۳ در صفت ابوبکر صدیق رض

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۶	باب ۴ در صفت عمر فاروق رضه	۷۰	باب ۲۴ در ذکر	۱۰۰	باب ۴۰ در وجد
۲۸	باب ۵ در صفت عثمان غنی رضه	۷۱	حکایت ذاکر خدا که خضر را در خواب دید	۱۰۳	باب ۴۱ در فنا و بقا
۲۹	باب ۶ در صفت علی مرتضی رضه	۷۲	باب ۲۵ در استغفار	۱۰۶	حکایت نحوی و کشتیبان
۳۰	باب ۷ در ایمان	〃	باب ۲۶ در خلوت	۱۰۷	باب ۴۲ در صحبت
۳۱	حکایت گبر در زمان بایزید	۷۳	باب ۲۷ در تفکر	۱۱۲	باب ۴۳ در طلب
۳۲	باب ۸ در طهارت	۷۴	باب ۲۸ در خوف	۱۱۵	باب ۴۴ در صفت اولیا
۳۳	باب ۹ در نماز	۷۵	حکایت سزا دادن عمر رضه دزدے را	۱۱۹	باب ۴۵ در پیر و شیخ
۳۴	باب ۱۰ در زکوة	〃	باب ۲۹ در رجا	۱۲۴	حکایت وحی الهی بموسی بابت عبادت
۳۵	باب ۱۱ در صوم	۷۶	حکایت پیر چنگی در عهد عمر رضه	۱۲۵	باب ۴۶ در صوفی
۴۰	باب ۱۲ در حج	۷۹	باب ۳۰ در صبر و حلم	۱۲۶	باب ۴۷ در محقق و مقلد
۴۱	باب ۱۳ در علم	۸۱	حکایت سوال شخصے از عیسی ع	۱۲۸	باب ۴۸ در مکالمه
۴۲	باب ۱۴ در توحید	۸۲	باب ۳۱ در شکر	〃	باب ۴۹ در نطق
۴۵	باب ۱۵ در صدق	۸۳	باب ۳۲ در وفا	۱۳۱	باب ۵۰ در آفت لسان
۴۶	باب ۱۶ در عشق	۸۴	باب ۳۳ در توکل	۱۳۴	باب ۵۱ در مذمت دنیا
۵۸	باب ۱۷ در اخلاص	۸۶	حکایت وحی الهی بموسیٰ بابت دوستی	۱۳۸	حکایت گریه ستون
۵۹	حکایت آتش افتادن در عهد عمر رضه	۸۷	حکایت گاوے حریص	〃	باب ۵۲ در مذمت خلق
۶۰	باب ۱۸ در توبه	۸۸	باب ۳۴ در رضا بالقضا	۱۴۱	حکایت گنهگار در عهد شعیب
۶۲	باب ۱۹ در زهد	۹۰	حکایت مهمان شدن یارے بر یوسف ع	۱۴۲	باب ۵۳ در مذمت نفاق
۶۳	باب ۲۰ در فقر	〃	باب ۳۵ در تسلیم	۱۴۵	باب ۵۴ در حرص
۶۵	حکایت خلیفه گردانیدن محمود غلامے را	۹۱	باب ۳۶ در صبر	۱۴۷	باب ۵۵ در قناعت
۶۶	باب ۲۱ در جهاد	۹۵	باب ۳۷ در قبر	۱۴۹	باب ۵۶ در طمع
۶۷	باب ۲۲ در مراقبه	۹۶	باب ۳۸ در انس	〃	باب ۵۷ در حسد
۶۸	باب ۲۳ در تقوی	۹۷	باب ۳۹ در مکاشفه و مشاهده	۱۵۲	باب ۵۸ در عداوت شیطان

۱۵۴ باب ۵۹ در مدح طاعت
۱۵۸ باب ۶۰ در مذمت معصیت
۱۶۰ باب ۶۱ در عدل و ظلم
۱۶۲ باب ۶۲ در حسن خلق
۱۶۳ باب ۶۳ در سخا
۱۶۴ باب ۶۴ در ادب
۱۶۷ باب ۶۵ در کبر و عجب
۱۶۹ باب ۶۶ در آفت ریاست
۱۷۱ باب ۶۷ در رحم و شفقت
۱۷۴ باب ۶۸ در تضرع و بکا
۱۷۷ حکایت گریستن زاہدی در محبت خدا
۱۷۸ باب ۶۹ در دعا
۱۸۰ حکایت دزدیدن مار
〃 باب ۷۰ در حواس
۱۸۳ باب ۷۱ در مذمت بدن
۱۸۷ باب ۷۲ در مذمت نفس
۱۹۳ حکایت اژدہا آوردن مارگیر
۱۹۶ باب ۷۳ در آفت شہوت
۱۹۷ حکایت جستن اہل ئلے زندہ وے را
〃 حکایت احولی در شکستن شیشہ
۱۹۸ باب ۷۴ در عشق
۲۰۲ باب ۷۵ در قلب
۲۰۶ حکایت شبان در عہد موسیٰ
۲۰۹ باب ۷۶ در روح
۲۱۴ باب ۷۷ در موت فجار
۲۱۵ باب ۷۸ در موت ابرار و احرار
۲۲۰ قصہ توبۃ النصوح -
۲۲۴ قصیدہ عارف در منقبت حضرت غوث پاک
۲۲۶ **تذکرہ خواجہ باقی باللہ**
۲۲۷ خواجہ صاحب کا مولد اور سنہ ولادت
〃 خواجہ صاحب کی تعلیم
〃 خواجہ صاحب کا فقرا کی تلاش مین پھرنا
〃 خواجہ صاحب کی ابتدائی بیعت
۲۲۸ عالم مثال مین آپکی خواجہ بزرگ سے بیعت
〃 خواجہ صاحب کی والدہ ماجدہ کی دعا
۲۲۹ خواجہ صاحب کی والدہ ماجدہ کی کیفیت
〃 خواجہ صاحب کا شیخ بابا ولی سے کشمیر جاکر ملنا
۲۳۰ خواجہ صاحب کا ارواح بزرگان سے استفادہ
〃 خواجہ صاحب کی نماز مین ایک کرامت
〃 خواجہ صاحب کا ایک نامرد کو مرد کر دینا
۲۳۱ خواجہ صاحب کا مردہ کو زندہ کر دینا
〃 خواجہ صاحب کی تصور سے ایک بزرگ کا استفادہ
۲۳۲ خواجہ صاحب کی ناراضی سے ایک سپاہی کی گرفتاری
〃 خواجہ صاحب کی شفقت عام
۲۳۳ اثنا نماز مین خواجہ صاحب کے سینہ سے ایک مہیب آواز کا ظاہر ہونا۔
〃 ایک مجذوب کی ملاقات
〃 مولانا شیر غالی سے ملاقات
۲۳۴ خواجہ امکنگی کے ہاتھ پر آپکی بیعت اور خلافت
۲۳۵ خواجہ صاحب کا ہندوستان آنا
۲۳۵ دہلی مین قطب صاحب کا لوگونکو خواجہ صاحب سے بیعت کرنیکے لئے ارشاد کرنا
۲۳۶ خواجہ صاحب کے خلفا کی تفصیل
〃 خواجہ صاحب کا شلو باقی باللہ عرف مشہور ہونے کی وجہ -
〃 خواجہ صاحب کا وصال
۲۳۷ خواجہ صاحب کا مزار مبارک
〃 قصیدہ مولف در منقبت خواجہ صاحب
۲۳۸ **مثنوی خواجہ باقی باللہ**
〃 حمد
〃 توحید
۲۳۹ مناجات
۲۴۱ حکایت پیرے
۲۴۲ نعت
۲۴۳ مناجات
۲۴۴ حکایت مجنون
۲۴۵ زمین بوسی بآنحضرت صلعم
۲۴۶ حکایت
۲۴۷ داستان
۲۴۹ حکایت زلیخا و یوسف ع
〃 مناجات
۲۵۰ بیان نسبت خواجہ ابو الحسن خرقانی
〃 حکایت زلیخا
۲۵۲ التجا بحضرت خواجہ نقشبند و خواجہ احرار
۲۵۳ در تحقیق مراتب سلوک

۲۵۴ دربیان عقائد دین و شرائط سلوک
〃 دربیان استفادہ روحی از آنحضرت صلعم
۲۵۵ مناجات
۲۵۷ بیان تحریص در طلب مطلوب حقیقی
〃 در تحقیق مشاہدہ و رویت حق
۲۵۸ در تجلی معنوی و فنا در وحدت صرف
〃 دربیان فنا و بقا و تجلی ذاتی
۲۵۹ در تجلی ذاتی و تجلی معنوی
〃 در تحقیق علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین
۲۶۰ در تحقیق تجلیات و کشف
۲۶۱ تاریخ تولد خواجہ عبد اللہ و خواجہ عبید اللہ
۲۶۴ ساقی نامہ
۲۶۵ قصیدہ مولف در توصیف حضرت امام ربانی رح
۲۶۶ قصیدہ مولنا محمد ابراہیم توکلی 〃
〃 〃 〃 〃 〃
۲۶۷ 〃 〃 〃 〃
〃 〃 〃 〃 〃
〃 قصیدہ قاضی عبد الرحیم بیگ در توصیف مولف
۲۶۸ 〃 〃 〃 〃
〃 〃 〃 〃 رباعیات
۲۷۰ **تذکرہ حالات حضرت اشرف علیہ الرحمہ**
〃 وجہ تالیف
۲۷۱ حضرت اشرف رح کا نام و نسب
〃 حضرت اشرف رح کی خاندانی حالت نظم میں
۲۷۲ حالات قطب الاقطاب سید شاہ عبد اللطیف رح
۲۷۲ حالات مولنا سید محمد قائم قادری رح
〃 نظم در حالات حضرت سید شاہ عبد اللطیف رح
و مولانا محمد قائم
۲۷۳ حالات حضرت سید شاہ بدیع الزمان قادری رح
مع سید شاہ محمد زمان قادری الہ آبادی
〃 نظم در حالات حضرت سید شاہ محمد زمان القادری
۲۷۴ تفصیل اولاد حضرت سید شاہ محمد زمان قادری
〃 حالات حضرت اشرف علیہ الرحمہ
〃 حضرت اشرف رح کی تصانیف
۲۷۵ حضرت اشرف کے اخلاق و آداب
〃 نظم در حالات حضرت اشرف رح
۲۷۶ حالات حضرت حکیم بادشاہ الہ آبادی برادر حضرت اشرف رح
〃 حضرت حکیم بادشاہ رح کی تعلیم
〃 حضرت حکیم بادشاہ کے استادوں کی تفصیل
۲۷۷ آپکے استادون کے مفصل حالات
۲۷۸ حضرت حکیم بادشاہ کی بیعت اور علم باطن
۲۷۹ نظم در حالات حضرت حکیم بادشاہ
۲۸۰ حضرت حکیم بادشاہ کے تلامذہ
〃 حضرت حکیم بادشاہ کے خلفاء
〃 حضرت حکیم بادشاہ کے صاحبزادہ اور
اون کی اولاد
۲۸۱ حضرت حافظ عباس علیخان خلیفہ حضرت قبلہ کے حالات
۲۸۲ حضرت خواجہ محمد سلطان خلیفہ حضرت قبلہ کے حالات
〃 حضرت حکیم سید شاہ محمد رضا خلیفہ حضرت قبلہ کے حالات
〃 حضرت قبلہ کی تصانیف کی تفصیل
۲۸۳ حضرت قبلہ کا کلام منظوم
۲۸۴ حضرت قبلہ کا وصال
〃 حضرت اشرف علیہ الرحمہ کا کلام منظوم
۲۸۶ **مثنوی معدن فیض**
〃 در حمد
۲۸۸ در مناجات
۲۹۰ در نعت
۲۹۲ دربیان مذمت دنیا
۳۰۰ دربیان توبہ
۳۰۷ دربیان صبر
۳۱۱ دربیان شکر
۳۱۵ دربیان رضا
۳۱۷ دربیان قناعت
۳۲۴ دربیان توکل
۳۲۸ دربیان تقوی
۳۳۱ دربیان طاعت
۳۳۵ دربیان اخلاص
۳۳۸ دربیان تواضع
۳۴۱ دربیان مذمت تکبر
۳۴۸ دربیان سخاوت
۳۵۰ حکایت رابعہ بصری و سگ تشنہ
۳۵۱ حکایت عرب سخی مرد
۳۵۴ دربیان مذمت بخل
۳۵۹ دربیان عدل
۳۶۰ دربیان ترک خشم

۳۶۴	دربیان ایفاء عہد	۳۹۰	قصیدۂ حضرت قبلہ در منقبت حضرت غوث پاک	۳۹۷	دربیان مذمت دنیا
〃	حکایت حضرت اسمٰعیلؑ	۳۹۲	**مثنوی غریب نامہ**	〃	دربیان صبر
۳۶۵	حکایت خواجہ و غلام	〃	در حمد	۳۹۸	دربیان نصائح متفرق
۳۶۶	دربیان صدق	〃	در نعت	〃	دربیان عشق ایزد تعالیٰ
۳۶۸	در مذمت کذب	〃	〃 مناجات	۳۹۹	دربیان استقامت
۳۷۰	دربیان خوف	〃	در مذمت تکبر	〃	دربیان نقص چہار چیز
۳۷۶	دربیان رجا	۳۹۳	دربیان ذکر حق سبحانہ تعالیٰ	〃	مناجات
۳۸۲	دربیان حیا	〃	دربیان پیر و شیخ	〃	قصائد حضرت قبلہ
۳۸۳	دربیان علم	۳۹۴	دربیان حذر کردن از ہفت چیز	۴۰۰	قطعہ تاریخ طبع کتاب از شاہزادہ محمد امیر الملک بہادر و معلوتی خلیفۂ حضرت حافظ صاحب قبلہ۔
۳۸۵	دربیان مذمت جہل	〃	دربیان اتباع شرع شریف		
۳۸۶	دربیان ادب	۳۹۵	دربیان روح پر فتوح		
۳۸۷	در خاتمۃ الکتاب	〃	دربیان تقلید کردن مرشد	۴۳۲	اعلان
۳۸۸	قصائد حضرت اشرف علیہ الرحمۃ	۳۹۶	دربیان فنا کردن خودی		

قصیدہ در منقبت جنید وقت و بایزید دوران قطب زمان مولای و مرشدی حضرت والدی حاجی حافظ محمد عباس علیخان صاحب قبلہ قادری نقشبندی مجددی امروہی قدس اللہ سرہ العزیز

مصنفہ فاضل اجل عالم باعمل مولانا نذیر احمد خانصاحب الفنا رامپوری در ۱۳۲۸ھ

تمنا ہی بنوں محتاج اک مخدوم ذیشانکا
خبیر سرّ عرفانی حریف راز سبحانی
لطائف لطف سے یہ تھی خفی اخفی و سرّ و روح
وہ ذاکر تھے ہو سلطان کی تحت اقرب سے بہی
کمالات رسالت اور الوہیت میں ذاکر تھے
غرض تھے عارف کامل وہ تھے واصل بذات حق
تو ایسی بات تھی جب سے اونکے دست اقدس میں
تجلی جب باد صرصر ہو گیا برباد گلدستہ

نکالوں حوصلہ کچھ میں بھی اس قلب رسا انکا
سراپا شان سبحانی نہیں کچھ دخل امکانکا
چمکتا قلب بینا اونکی ہمیشہ نور عرفانکا
مکمل تھا کمال اوصاف کا ہمارے پیر دانکا
پڑا تھا خوب تو اونپہ مرا جان جانان کا
یہی انجام ہونا چاہیے عارف کے عرفان کا
ہر ولی پہ سایہ بو بکر کا شاہ مردان کا
جدا بس ہو گیا اوس دم سے ہر پتہ گلستانکا

بیان میں وصف کیونکر مجھ سے عباس علی شہ کا
خدا واصل بحق عارف بفضل اللہ تعالیٰ القدر
مراقب تھے وہ ہر دم بیچگون بیچون و بے چون میں
مراقب ظاہر و باطن اخفیٰ تھے مگر چھونہ
حقیقت جانتے تھے معرفت پہچانتے تھے وہ
حیات و موت یکسان ہوتی ہے اللہ کے پیرو کی
تماشا ہمنے دیکھا ہے کسی نعش مبارک کا
کہیں کیا کیسی گذری کی کچھ خبر ہمکو نہیں ملتی

بظاہر شکل انسانی بباطن نور یزدانکا
کرے توصیف کچھ اونکی نہین مقدور انسانکا
خدا کے ذکر سے معمور تھا دائرہ انکے دلکا
ولایت تھی اونہین حاصل ہوا تھا فضل حق انکا
سلوک لاتعین مرتبہ تھا اونکے عرفانکا
پتہ دریافت کرنا کون ہے گور غریبان کا
رہا ہرگز نہ ارمان ہمکو کچھ بھی سننا انکا
عجب ہی مرحلہ حال اس قلب بیتابانکا

اگر فریاد کی ہمنے کبھی ایام ہستی مین
تو اُسکا عرش پر پہنچیگا ہر پارہ گریبان کا
مشاغل مین اگر مقتول ہوئے نفس امارہ
تو ہرگز غم نہوگا پھر کبھی شیر نیستان کا

بحمداللہ کہ صاحبزادۂ عالی نسب نے
پڑا ہے پرتو انوار اُنکے رازِ پنہان کا
اگر ارمان جب نکلین مرادین ہون سبھی حاصل
کبھی اس سمت آ برسے اگر وہ ابر نیسان کا

طریقہ کی بزرگونسے دعا کر یہ نذیر احمد
طفیل اُنکے بھرے یا الٰہی میرا دامن کا

صحت نامہ سوانح عمری حضرت مولانا روم رح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶	۲۳	شعشعہ	شعشعہ	۱۷	۱۱	ازو	زو	۲۴	۴	خلفہ	خلیفہ	۲۵	۷	مزن	بزن

صحت نامہ مجموعۂ ہذا

۴	۱۲	دہوی	دہلوی	۶	۱۰	دمنقاد	منقاد	۷	۳	آوردہم	آوردم	۷	۱۹	کوز	کوزہ
۹	۵	نگردہ	نگردد	۹	۱۰	در	ور	۱۰	۵	خضرت	حضرت	۱۰	۱۶	دفن	دفن
۱۳	۱۳	وجوہ	وجود	۱۴	۱۷	شکستہ	شکستہ	۱۶	۶	بیاین	بااین	۲۲	۱۴	ست	ہست
۲۳	۹	گل	گُل	۳۱	۱۱	سُر	وسر	۳۵	۴	دربیابد	درنیابد	۳۵	۱۶	لقبہای	لقبہائی
۴۱	۸	وگرد دنہا	وگردونہا	۳۴	۱۷	حاضر	ظاہر	۴۶	۶	بریق	ابریق	۴۷	۴	عاشق	آتش
۴۷	۷	اصطرلاب	اصطرلاب	۴۹	۱۲	شود	شوو	۵۵	۸	یارشان	بارشان	۷۳	۲	ودو	ددو
۸۰	۴	البصر	الصبر	۹۰	۱۵	دوم	دام	۹۰	۱۶	وراز	دراز	۹۱	۱	دہر	بدہ
۱۰۱	۱۶	رہ	دہ	۱۲۷	۱۳	بامی	بابای	۱۳۴	۱۳	میسر نند	میزنند	۱۴۵	۱۶	ہیچو	ہیچون
۱۴۶	۱۱	بدان	بدران	۱۵۰	حاشیہ	بابہ درحرص	بابہ درحسد	۱۵۱	حاشیہ	بابۂ درحرص	باب درحسد	۱۶۰	۴	ومیت	اومیت
۱۶۵	حاشیہ	ب ۴۴	ب ۳۴	۱۸۰	۱۱	دید	دیدو	۲۰۵	۱۳	صدر	صد	۲۰۸	۱۴	رانا	راند
۲۱۰	۱۴	سنگین	سنگین	۲۱۸	۱۲	باتفقتن	بالفتن	۲۲۱	حاشیہ ۹	گزد	سزد	۲۲۸	۲	نعمایت	نعمات
۲۵۴	حاشیہ ۲۱	پندشہے	بندست	۲۶۹	۷	احسن	حسن	۲۷۲	۱۴	جلال فر	جلال و فر	۲۷۷	۶	سزفرار	سرفراز
۲۸۰	۱۷	مین	سے	۲۸۵	حاشیہ ۳	صائقہ	صاعقہ	۲۸۷	۱۲	سربے	سبے	۲۹۶	۱	لمحد	لحد
۳۰۰	۶	ترجیہ	وجیہ	۳۰۷	حاشیہ ۲۳	درآمد	درآید	۳۱۳	جدول	عذاب	عذابی	۳۱۹	حاشیہ ۵	ربوے	بروے
۳۲۱	حاشیہ ۵	جبرئیل	جبریل	۳۲۴	۲۶	مخوار	مخور	۳۲۸	۶	ہیچ	پیچ	۳۳۰	حاشیہ ۲	کردد	گردد
۳۳۰	حاشیہ ۲۱	کمان	گمان	۳۳۱	۱۵	بیاید	بیابد	۳۳۵	حاشیہ ۱	انخلا	انجلا	۳۳۷	۱۱	بہل	بحل
۳۴۳	۲۸	تلامید	تلامیذ	۳۴۴	حاشیہ ۸	سمع بصر	سمع و بصر	۳۵۸	۲۶ ،،	گوشیدہ	کوشیدہ	۳۵۹	حاشیہ ۲۸	حق بتو	حق
۳۷۶	۱	برجو	برنجو	۳۸۱	۳	کرم	کریم	۳۸۲	حاشیہ ۲۴	سپے	سیپے	۳۸۹	۴	یلست	نیست
۳۸۹	۶	حفا	خفا	۳۹۰	۱۷	رملک	ازملک	۳۹۰	حاشیہ	یہ کارسے	سیہ کارے				

صحتنامہ تمام شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجہ تالیف - یہہ امر ظاہر ہے کہ صوفیاء عارفین اولیاء کاملین کا فیضان صحبت ایک گرانمایہ دولت اور عزیز الوجود نعمت ہی ؎

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا
گو نشین اندر حضور اولیاء
یک زمانے صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بی ریا

انہین کی ذات بابرکات عالم کا مدار ہے انہی سے قلوب عاشقین کو احیا اور دیدہ مشتاقین کو انجلا نصیب ہوتی ہے ؎

ہین کہ اسرافیل وقتند اولیاء
مردہ را زایشان حیات است و نما
اولیا را در درون ہم نغمہاست
طالبان را زان حیات بے بہاست
نشنود آن نغمہا را گوش حس
کز سخنہا گوش حس باشد نجس
جانہائے مردہ اندر گور تن
بر جہند ز آواز شان اندر کفن

فی زمانہ چونکہ طلب دنیا بحسن مستمع اور حق و باطل ملتبس ہے اصلی ایسے بزرگونکا وجود باجود عنقا اور اونکی شناخت مشکل ہوگئی ہے لہذا بفحوائے ؎

فیض صحبت نیست جز فیض کلام
مبدء فیاض کرد این رسم عام

اولیاء اللہ کی ملفوظات اور اونکی تصانیف کو جو درحقیقت آیات بینات وکلمات طیبات ہین مؤلف عفی عنہ نے اونکی صحبت کا قائم مقام جانکر چار نایاب مثنویات قدیمہ بہم کین اور حالات مصنفین بطور تذکرہ خاتمہ کرکے اس مجموعہ مین شریک کردئے ہین۔ واللہ ولی التوفیق۔ مولف عفی عنہ۔

حالات حضرت مولف مدظلہ العالی مرتبہ فدوی میر لیاقت علیخان حیدرآبادی منصبدار سرکار عالی

آپکی تاریخ ولادت ۴ شعبان سنہ ۱۲۸۹ھ شب دوشنبہ وقت تہجد اور مولد مقام امروہہ ضلع مرادآباد شمالی ہند ہے۔ وہین آپنے علوم ظاہری معقول و منقول حدیث و تفسیر فقہ و اصول۔ ادب و معانی حکمت و فلسفہ منطق و ریاضی فلاحت و خطاطی کی تحصیل فرمائی۔ اکثر کتب درسیہ آپکو ازبر و مستحضر ہین۔ دینیات اور ادب سے آپکو خاص دلچسپی ہے۔ عربی فارسی نظم و نثر مسجع و مقفی نہایت ہی فصیح و بلیغ فی البدیہہ آپ تحریر فرماتے ہین۔ کئی کتابین مختلف علوم مین آپنے تصنیف فرمائی ہین۔ آپکے اخلاق سبحان اللہ اخلاق محمدی صلعم۔ خدا تعالی نے انسانی ہمدردی کوٹ کوٹ کر آپ مین بھردی ہے اعلی و ادنی یگانہ بیگانہ سب سے عاجزانہ آپ ملتے ہین ؎

فروتنی ست دلیل رسیدگان کمال
کہ چون سوار بمنزل رسد پیادہ شود

آپنے علم باطنی متعدد شیوخ سے حاصل فرمایا اولاً بتاریخ ۲۵ رجب سنہ ۱۳۰۱ھ روز سہ شنبہ بعد ظہر اپنے والد ماجد حضرت حافظ محمد عباس علیخان صاحب قدس سرہ العزیز قادری نقشبندی امروہی سے بیعت توبہ فرمائی اور ۱۴ سال کے بعد بتاریخ ۱۳ شعبان سنہ ۱۳۱۶ھ شب جمعہ بعد مغرب بعد تکمیل سلوک (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۸) آپنے تینون طریقون مین خلافت تامہ پائی اور اب آپکا فیضان جاری ہے۔ آپکی قلیل صحبت مین سلطان الذکر تک نوبت پہونچ جاتی ہے آپکی نسبت عالی اور الطف ہے ؎

نسبتش ارفع و قوی اثرش
اہل دل میکند بیک نظرش

مختلف الاستعداد لوگونکو ایک وقت مین علیحدہ علیحدہ مقام کی توجہ آپ پہونچاتے ہین سلوک و جذب صحو و سکر اسکے اہل کو پہونچاتے ہے۔ اتباع شرع شریف پیروی سنت سنیہ اجتناب بدعات نامرضیہ آپکے شعار مین داخل ہے **قطعہ**

مرد درویش بے شریعت اگر
بپرد بر ہوا مگس باشد
یا چو کشتی روان شود بر آب
تو یقینش بکن کہ خس باشد

اسپر لطف یہ ہے کہ اورون پر آپ معترض نہین ہین ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

اکثر دیکھا گیا ہی کہ آپکے پاس بیٹھنے سی بلاسبب کئی لوگونکی مرض دفع ہوجاتے ہین۔ نادر بات یہ ہی کہ سب سے پہلے آپکے مریدین کا لطیفہ اخفی جاری ہوتا ہی اوسکے بعد دوسرے لطائف اور گاہی گاہی آپکی خدمت مین دیکھا گیا ہی کہ ذکر بلکہ نسبت لوگونکی گم ہوجاتی ہی جو خصائص محمدیہ صلعم سے ہے جسکا باعث خاص اتباع سنت سنیہ ہے۔ اکثر آپ نام و نشان

محترز رھتی تھین لباس مین بھی عوام سے کچھہ امتیاز نہین ھے۔ کیونکہ حدیث شریف مین آیا ھے کہ انسان کی برائی کیلیئے یہ کافی ھے کہ اوسکے دین یا دنیا کے اعزاز کی شہرت ہو اور لوگ اسپر انگلیان اوٹھائین۔ **بعدہ** آپ اجمیر شریف حاضر ہوے تو وہان بارشاد حضرت **خواجہ غریب نواز** رضی اللہ عنہ ایک چشتی بزرگ نے اور جب آپ سرہند شریف حاضر ہوے تو بحکم حضرت **امام ربانی** رضی اللہ عنہ ایک نقشبندی بزرگ نے خلافت دی اور انکے علاوہ ایک سالک **مجذوب** درویش نے بھی کچھہ نعمت عطا کی۔ **بعدہ** آپ حیدرآباد تشریف لاے بہت لوگ آپکے حلقہ ارادت مین داخل ہوکر مستفید ہوے۔ اسکے بعد بارشاد روحی **حضرت غوث پاک** رضی اللہ عنہ مرشدی حضرت **محمد معروف علیشاہ**[لہ] صاحب قبلہ قادری ابوالعلائی نے آپکو طلب فرماکر خلافت سے سرفراز کیا اور آپکی پیشکردہ نذر کو واپس کرکے ارشاد فرمایا کہ کچھہ دوئی باقی نہین رھی اور جس شب مین وصال فرمایا آپکو نہایت اصرار کیساتھ خاص طور پر اپنے پاس کھانا دیکر جو سب سے پہلا حضرتکا مرید اور نوسہ ہے آئندہ آپکی خدمت کیلیئے ارشاد ہوا۔

نظم مؤلف در توصیف حضرت مولانا روم رح

رہبر توئی رفیق توئی رہنما توئی　　رویم بہ پشت قبلۂ دلہاے ما توئی

عارفِ کامل جنابِ مولوی　　واقفِ سرّ و رموزِ معنوی
حرفِ حرفش نکتۂ اسرارِ ہوست　　نقطہ نقطہ میدہد پیغامِ دوست
قرۃ العین ست و تسکینِ قلوب　　شربتِ وصل است و تمکینِ قلوب
نیست غیرِ حق درونِ نغمہا　　زوست اظہار و بطونِ نغمہا
منجلی و مختفی سرّ و نہان　　مظہر ست و شان و ذیشان بے نشان
ورشود رہبر ترا بختِ سعید　　بگذری از جلوہ گردی ز اہلِ دید
اسمہا و صفہا و کل شیٔ　　از وجودِ مطلقت گشتہ است حی
ہمچنین گفت ست دامادِ رسول　　رب منزہ باشد از درکِ عقول
در خطا و سہوِ آدم ریب نیست　　ربنا انا ظلمنا عیب نیست
حضرتِ[لہ] سجاد زین العابدین　　رہنماے عارفین و ساجدین
بادشاہانِ جہان از بندگی　　بو نبرند از شرابِ بندگی
بندگی آخر بعرفان رو کند　　از فیوضِ نور اللہ الصمد
بہرِ ما و ہر مریدِ این طریق　　زانکہ ما ہستیم در عصیان غریق
وز طریقِ بدعتین و ملحدین　　وز عقایدہاے باطل اجمعین
تا شود راضی ز ما معبودِ ما　　در کف آید گوہرِ مقصودِ ما
شعشعۂ انوارِ حق گردد عیان　　در دل و در جان و در روحِ روان
تابعین و ہم تبع التابعین　　جملہ صدیقین و شہداء صالحین
بہرِ اینہا عفو کن ربِ کریم　　جرمہاے ما کہ بسیار و عظیم

از سرِ الہام بنوشتہ کتاب　　گوہرِ معنی نمودہ انتخاب
مرہمِ زخمِ دلِ بریانِ ماست　　کحلِ مازا دیدۂ گریانِ ماست
از کلامش آیدم بوے کلیم　　کان شدہ رہبر مرا سوے کلیم
کیست گویا غیرِ ذاتِ کبریا　　بشنو از گوشِ حقیقت رمزہا
گر ترا بینا شود چشمِ یقین　　خود بہ بینی جلوہ اش از آن و این
درگذر از دید و گردان بے نشان　　باز شو اسم و صفت جلوہ کنان
بادشاہِ عارفان خیر الوری　　دید آنچہ دید و گفت لا و لا
منتہاے فہمِ انسان تا ظلال　　وان ہم از فضل و عطاے ذوالجلال
عاجزی آمد اساسِ بندگی　　بندگی آمد لباسِ زندگی
کامل العرفان ست محوِ بندگی　　قولِ مولانا نگر در مثنوی
ورنہ او ہم وار سرگردان و دنگ　　ملکت ابرہم زدندے بے درنگ
یارب از الطافِ خود راہم نما　　میزنم اہدِ صراط الاستوا
تا کہ در حفظانِ حق باشیم ما　　از خیالِ فاسد و باطل رہا
ربنا از جود و فضلت رہنما　　ہمچو راہِ راست اخوانِ صفا
تا نماید در بطون و در ظہور　　در دل و جان و روان لمعاتِ نور
صلِ یاربّ الی یوم القیام　　بر نبی و آل و اصحابِ کرام
اولیا و اقطاب و اغواثِ زمان　　چہل تنِ ابدال و یک فردِ جہان
کن عطا در باغِ رضوانم مقام　　تا باصلِ خویش یابم انضمام

تمت

[لہ] آپکے اور آپکے صاحبزادگان اور خلفا کے مفصل حالات مین عنقریب ایک مستقل رسالہ شایع کیا جائیگا۔

[لہ] حضرتِ سجاد شمس العارفین مشہر بودند زین العابدین

إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ

مثنوی معنوی حضرت مولانا رومی کا عمدہ اور نایاب انتخاب

موسومہ

لُبِّ لُباب

و

رسالہ انتخاب

مصنفہ

حضرت مولانا خواجہ درویش محمد بخاری نقشبندی احراری

مع

تذکرات مولانا روم وخواجہ صاحب مرحوم

مؤلفہ

علامہ فاضل درویشِ کامل مولائی و مرشدی حضرت مولوی احمد حسین خان صاحب قادری نقشبندی چشتی پیرمرشدی شاہ الحسینی [illegible]
ہیچمدان میر سردار علیخان وغیرہ نے حسب فرمائش مولوی محمد مراد خان صاحب کتب فروش
بماہ دسمبر ۱۹۱۰ء

مطبع [illegible] حیدرآباد دکن میں چھپوایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرۂ حضرت مولانا رومی قدس سرہ العزیز

خدا در انتظار حمد ما نیست — محمد چشم بر راہ ثنا نیست
محمد از تو میخواہم خدا را — خدایا از تو حب مصطفےٰ را

بندۂ شرمسار امیدوار رحمت غفار فقیر احمد حسین خان قادری نقشبندی امروہی ثم الحیدرآبادی غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ برادران اسلام کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ عام وخاص میں یہ امر ضرب المثل اور مشہور آفاق ہے کہ حضرت مولینا کی مثنوی شریف کے فیضان مطالعہ کی برکت سے صدہا بلکہ ہزارہا آدمی اولیاء کاملین اور عرفاء واصلین سے ہو گئے اور اسکا ہر شعر بلکہ ہر ایک لفظ منزل من السماء یا ارشاد حضرت خیر الوریٰ ہے **شعر**

مثنوی یا رمز قرآن سربسر — یا رموز گفتۂ خیر البشر

اگرچہ مصنف علیہ الرحمہ کے حالات مشہور و آشکار کالشمس فی نصف النہار ہیں ع چہ حاجت است کہ خورشید را بیارایند پس اس کتاب کے شروع میں تبرکاً آپکے مختصر حالات شریک کر دیے جاتے ہیں ۔ وباللہ التوفیق ۔

مولانا کا نام اور نسب آپ کا نام محمد اور لقب جلال الدین ۔ نسب صدیقی ۔ بموجب روایت سپہ سالار[ف] تلمیذ الرشید جناب مولانا آپکا شجرۂ نسب یہ ہے محمد (جلال الدین) بن محمد (بہاء الدین) بن حسین بن احمد (الخطیب) بن قاسم بن مسیب بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ اور بموجب روایت مقالات مصنفۂ یک سید مولانا بہاء الدین ولد فرزند جناب مولانا یہ ہے محمد بن محمد بن حسین بن احمد بن محمود بن ثابت بن مسیب بن مطہر بن حماد بن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ۔ مگر پہلی روایت صحیح تر ہے ۔

[ف] سپہ سالار ۴۰ سال کامل سفر و حضر میں مولانا کے ہمراہ رکاب رہے ہیں ۱۲

مولانا کا خاندان آپکے سب بزرگ علما و فضلا و اولیا و کاملین سے گذرے ہین چنانچہ آپکے پردادا شیخ احمد الخطیب البلخی خلفائے نامی حضرت شیخ احمد الغزالی رہ سے تھے اور آپکے دادا شیخ حسین بلخی درویش کامل ہونیکے علاوہ عالم متبحر بھی تھے ایک شب محمد خوارزم شاہ والی خراسان نے عالم رویا مین دیکھا کہ آنحضرت صلعم ارشاد فرماتے ہین کہ "اے محمد ہم نے تیری دختر کا شیخ حسین بلخی کے ساتھہ عقد کر دیا" صبح ہوتے ہی اوس نے آپکے ساتھہ اپنی صاحبزادی کی شادی کر دی جس کے بطن سے مولانا کے والد شیخ بہاء الدین تولد ہوئے۔

مولانا کے والد ماجد آپکا نام محمد اور لقب بہاء الدین اور عرف سلطان العلماء ہے۔ تہوڑی ہی عمر مین آپ فارغ التحصیل عالم کامل اور جمیع علوم و فنون مین فاضل ہو کر مسند تعلیم و تدریس اور سجادۂ ہدایت و ارشاد پر متمکن اور فیض رسان خلائق تھے۔ آپنے علم باطنی کی تحصیل اپنے والد بزرگوار سے فرمائی اوسکے بعد شیخ وقت نجم الدین کبریٰ خوارزمی سے بعد بیعت خلافت پائی صدہا ہزارہا طالبان علوم ظاہری و باطنی مقامات دور و دراز سے آپ کی خدمت مین استفادہ کی غرض سے حاضر ہو کر کامیاب ہوتے رہتے تھے۔ تاہم بعض حاسد ظاہر بین کتما آپکے کمالات کی تردید کرتے اور معترض رہتے تھے کہ بالاتفاق ایک ہی شب مین ۳۰ ہزار معززین بلخ نے آنحضرت صلعم کو عالم رویا مین دیکھا کہ ان جناب پر کمال شفقت فرمائی اور خطاب سلطان العلمائی سے سرفرازی بخشی۔ علی الصباح یہ سب صاحب آپکی خدمت فیضدرجت مین قدمبوسی کی غرض سے حاضر ہوئے تو آپنے ارشاد فرمایا کہ "جب تک آنحضرت صلعم نے آپکو متنبہ نہ کیا انکار سے باز نہ آئے" بالآخر سبنے توبہ کی اور آپکے مرید ہوئے۔ اسکے بعد آپ کے کمالات کا عالمگیر شہرہ ہو گیا ہر طرف سے جوق جوق طالبان خدا کی آمد ہوئی ممالک عرب و عجم سے علما و فضلا آپکی خدمت مین فتوے بھیجنے لگے۔ ہزارہا آدمی آپکے دربار مین ہر وقت حاضر رہنے لگے۔ اسقدر آپکی خدمت مین خلق اللہ کو ارادت بڑھی کہ آپکے حلقۂ درس و تدریس اور ذکر و مراقبہ اور مجالس وعظ و تذکیر کے مقابلہ مین دربار شاہی کی رونق گھٹ گئی۔ چونکہ اکثر آپ اپنے وعظون مین الحاد اور فلسفہ اور بددینی کے خلاف مین بیانات فرمایا کرتے تھے یعنے "جو لوگ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ چھوڑ کر فلسفہ کی پرانی تقویمون کے پابند ہو گئے ہین اپنی نجات کی کیا امید رکھتے ہین" اوس زمانہ مین امام فخر الدین رازی فلسفی بادشاہ وقت کا اوستاد اور مشیر خاص تھا۔ لہذا وہ آپسے حسد اور بغض رکھنے لگا لیکن بادشاہ آپکا بھی بڑا معتقد تھا گاہے گاہے آپکے سلام کے واسطے حاضر خدمت بھی ہوا کرتا تھا اسلئے اگرچہ وہ آپکی بدخواہی کیلیئے قابو جو تھا مگر کوئی موقع ہاتھہ نہ آتا تھا۔ اتفاقاً ایک روز بادشاہ معہ حکیم مذکور حاضر خدمت ہوا اوسوقت آپکے دربار مین ہزارہا بلکہ لاکھون آدمیون کا ہجوم تھا بادشاہ یہ دیکھکر حیران و دنگ رہ گیا حکیم کو موقع ملگیا اور اوس نے بادشاہ سے اس کثرت رجوعات کے نتائج بیان کئے اور کہا کہ اگر اسکا فی الوقت کچھہ انسداد[1] نکیا گیا تو امور سلطنت مین رخنۂ عظیم پڑ جائیگا

---

[1] جیسا کہ بسبب کثرت رجوعات خلفاء عباسیہ نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو محبوس کر دیا تہا اور محبس بغداد مین ہی آپ شہید ہوئے۔ اور جہانگیر بادشاہ نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کو بسبب رجوعات خاص و عام بخوف نزع سلطنت قید کر دیا تھا بعدہ آپکے کمالات کا معتقد ہو کر رہا کر دیا

الحاصل بادشاہ پر اوس کے سمجھانے کا اثر ہوگیا ؎

دوستیِ جاہلِ شیرین سخن   کم شنو کان ہست چون سم کہن

بالآخر نتیجہ یہ تھا کہ بادشاہ نے بمشورۂ حکیم مذکور خزانہ شاہی کی کنجیان آپکی خدمت مین بھیجکر عرض کرایا کہ اسکو بھی آپ قبول فرمالین کہ اسکے سوا اور جملہ لوازماتِ شاہی آپکے یہان موجود ہین اور اگر آپکو بادشاہی کی ضرورت نہین ہے تو آپ کسی دوسرے مقام کو تشریف لیجائین آپنے اس پیغام کو سنکر بادشاہ کی سمجھہ پر بہت افسوس کیا کہ اوسنے ہمکو طالبِ دنیا سے دنی خیال کیا حالانکہ ۔ رباعی۔

آنکس ترا شناخت جانرا چہ کند ؎ فرزند و عیال و خانمان را چہ کند ؎ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ؎ دیوانۂ تو ہر دو جہانرا چہ کند

اور ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ کل یہان سے فقیر چلا جائیگا معتقدین مین سے جس کا جی چاہے فقیر کے ساتھ چلے اور جبتک محمد خوارزم شاہ یہان کا بادشاہ رہیگا بندہ واپس نہ آئیگا مورخین کا بیان ہے کہ آپکی دل آزاری اور آپکے پیر بھائی مجدالدین بغدادی کا قتلِ ناحق خوارزم شاہ کی زوالِ سلطنت کا باعث ہوا ؎

ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد   تا قلوبِ اولیا نامد بدرد

الغرض دوسرے روز آپ بلخ سے روانہ ہوے اور آپکے ہمراہی مین تین سو آدمی آپکے مریدین خاص نے بھی ترکِ وطن کر دیا اور سراسیمہ آپکے ہمراہ چلدئے آپکے چلے جانیکے بعد جب بادشاہ کو خبر ہوی تو اوسکو بھی بہت رنج اور افسوس ہوا اور آپکو واپس بلانا چاہا مگر آپ واپس نہ ہوے اور اسکے کچھ عرصہ بعد اوسکی سلطنت تباہ و تاراج ہوگئی

بنگر کہ خونِ ناحقِ پروانہ شمع را   چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

آپ منزل بمنزل مقام بمقام کوچ کرتے ہوے نیشاپور پہونچے وہان چند روز آپکا قیام رہا حضرت فریدالدین عطار رحمہ نے آپکا کمال احترام کیا وہان سے سفر کرکے بغداد شریف پہونچے یہان حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوی وہان مدتون قیام رہا روزانہ شہر کے تمام علما اور مشائخ اور امرا اور رؤسا آپکی ملاقات کیلئے آتے تھے اور آپسے معارف اور حقائق کی تعلیم پاتے تھے آپنے بسم اللہ شریف کا وعظ بیان فرمایا جو ایک مہینے مین ختم ہوا اتفاقاً اوس عرصہ مین کچھ آدمی شاہِ روم علاء الدین سلجوقی کے درباری بطور سفارت بغداد شریف مین آئے ہوے تھے وہ بھی کئی مرتبہ آپ کے جلسۂ درس و وعظ اور حلقۂ ذکر و توجہ مین شریک ہوئے سب حلقہ بگوش ہوگئے اونہون نے واپس جاکر شاہِ روم سے آپکے حالات بیان کئے وہ غائبانہ آپکا مرید ہوگیا۔ پھر آپ بغداد شریف سے حجاز اور وہانسے بعد حج کرنیکے ملکِ شام گئے۔ وہان سے زنجان کے شہر آق مین تشریف فرما ہوئے۔ اس شہر مین آپ خاتون ملک سعید فخرالدین کے یہان مہمان رہے اور پھر وہانسے لارندہ تشریف لیگئے جہان آپکا ۷ سال تک قیام رہا اس عرصہ مین مولانا کی عمر ۱۸ سال کی ہوگئی اور شادی کر دی گئی اوسکے بعد سلطان علاء الدین کی درخواست پر آپ قونیہ کو روانہ ہوے جب قریب شہر

پہونچے بادشاہ نے پیادہ پا آکر آپ کا استقبال کیا اور آپکی سواری کے پاپیادہ ہمراہ چلکر آپکو شہر مین لایا ایک عالیشان مکان مین فروکش کیا اور تازیست آپکے فیضانِ صحبت سے مستفید رہا بتاریخ ۲۸ ربیع الثانی سنہ ۶۲۸ بروزِ جمعہ آپنے وفات فرمائی آپکا مزارِ شریف قونیہ مین ہے۔

مولانا کی ولادت اور تعلیم آپ سنہ ۶۰۴ مین بمقام بلخ پیدا ہوے اور سنہ ۶۱۰ ۶ سال کی عمر مین بہمراہی اپنے والد ماجد آپنے وطن سے سفر فرمایا اور نیشاپور گئے وہان حضرت فریدالدین عطار رح کی ملاقات سے مشرف ہوے انہون نے اپنی کتاب اسرار نامہ نہایت تلطف سے آپکو عنایت فرمائی اور آپکے والد ماجد سے فرمایا کہ "این فرزند را گرامی بدار زود باشد کہ از نفس گرم آتش بر سوختگانِ عالم زند" اِسکے بعد آپ بغداد شریف تشریف لیگئے وہان آپکا سالہا سال قیام رہا آپنے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار کی خدمت مین پائی جو حنفی تھے اِسکے علاوہ آپنے بہت کچھ علم ظاہر و باطن سید برہان الدین ترمذی محقق خلیفۂ رشید والد بزرگوار سے حاصل کیا پھر وہانسے آپنے ملکِ حجاز کا سفر کیا وہانسے شام اور زنجان تشریف لیگئے اور شہر آق مین مقیم رہے وہانسے لارندہ گئے اور ۷ سال تک وہان مقیم رہے اوسوقت آپکی عمر ۱۸ سال کی تھی علوم ظاہری تعلیم قریب تکمیل پہونچگئی تھی وہین آپکی شادی ہوی اور سنہ ۶۲۳ مین بڑے فرزند سلطان بہاءالدین ولد تولد ہوے۔ پھر آپ قونیہ تشریف لیگئے وہین آپ کے والد ماجد کا سنہ ۶۲۸ مین وصال ہوا اسکے بعد سالہا سال آپنے دمشق اور حلب کے مدارس مین خصوصاً مدرسۂ حلاویہ مین کمال الدین ابن عدیم حلبی عمر بن احمد ہبۃ اللہ اور دوسرے علماء و فضلا سے تعلیم پائی آپکے علمی مدارج حدِ بیان سے خارج ہین صاحبِ جواہر مضیہ لکھتے ہین کَانَ عَالِمًا بِالْمَذَاهِبِ وَاسِعَ الْفِقْهِ عَالِمًا بِالْخِلَافِ وَاَنْوَاعِ الْعُلُوْمِ۔ بعد وفات آپکے پدر بزرگوار آپ ہی اونکے قائم مقام تسلیم کیے گئے

مولانا کی بیعت اور علم باطنی اول آپنے والد بزرگوار سے بیعت کی اور اونہی سے نیز اونکے خلیفہ سید برہان الدین محقق ترمذی سے جو آپکے اتالیق بہی تھے طریقِ سلوک اور تعلیم مراقبات طریقہ کبرویہ سہروردیہ حاصل کی ایک دن سید صاحب نے بعد وفات آپکے والدِ ماجد آپسے فرمایا کہ آپکو دینے کیلئے آپکے والد بزرگوار جو مجکو امانت تفویض کر گئے ہین اب مین وہ آپکے حوالہ کردیتا ہون یہ کہکر اونہون نے آپسے بہت زور سے معانقہ کیا اور جو کچہ دینا تھا دیدیا۔

آپکے والد بزرگوار کو دو سلسلونمین اجازت تھی جو حضرت شیخ احمد غزالی تک پہونچتے ہین ایک یہہ کہ محمد بہاءالدین عن والدہ وشیخہ حسین البلخی عن شیخہ و والدہ شیخ احمد الخطیب عن شیخہ احمد الغزالی دوسرا یہ کہ محمد بہاءالدین عن شیخہ نجم الدین الکبری خوارزمی عن عمار البدلیسی عن ابو النجیب[1] ضیاء الدین السہروردی عن شیخہ احمد الغزالی عن ابی بکر النساج عن ابی القاسم الگرگانی عن ابی

---

[1] شیخ ابو النجیب دوسرے سلاسل مین اپنے والد شیخ ابو محمد کے اور وہ شیخ احمد دنیوی خلیفہ ممشاد دینوری رح کے خلیفہ تھے اور سلسلۂ قادریہ مین آپکو حضرت پیران پیر سے خلافت نامہ ملی ہے جس مین شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رح آپکے خلیفہ اکبر ہوئے ۱۲

عثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن ابی علی الرودباری عن جنید البغدادی عن سری سقطی عن معروف الکرخی عن امام موسی الرضا عن امام موسی الکاظم عن امام جعفر الصادق عن امام محمد الباقر عن امام زین العابدین عن امام حسین سید الشہدا عن علی المرتضے عن محمد المصطفے صلوات اللہ علیہم والرضوان۔

مولانا و شمس تبریز کی ملاقات بعدہ مولانا نے شمس الدین تبریزی خلیفہ باباکمال الدین جندی خلیفہ نجم الدین کبریٰ سے بیعت کی جسکے مختلف واقعات مشہور ہین۔ جواہر مضیہ مین جو علماء حنفیہ کے حالات کی ایک معتبر کتاب ہے مذکور ہے کہ اگرچہ مولنا پر علم ظاہری کا رنگ غالب تھا طلبا کو کتابونکا درس دیتے تھے اور وعظ بھی کہتے تھے فتوے بھی لکھتے تھے مجالس سماع وغیرہ مین خلافِ شرع جانکر کبھی شریک نہ ہوتے تھے اتفاق سے ایک دن آپ درس دے رہے تھے بہت سی کتابین آپکے سامنے رکھی ہوی تھین کہین سے شمس تبریزی بھی آپہونچے اور ایک طرف کو بیٹھ گئے اور پوچھنے لگے کہ یہ (کتابین) کیا ہے مولنا نے کہا تم اسکو نہین جانتے یہ کہنا ہی تھا کہ دفعۃً سب کتابونمین آگ لگ گئی مولانا گھبرا گئے اور مولنا نے اونسے کہا یہ کیا ہے اونہون نے جواب دیا کہ "تم اسکو نہین جانتے"۔ زین العابدین شروانی لکھتے ہین کہ شمس تبریز بموجب ارشاد اپنے پیر باباکمال کے مولانا کے پاس آئے تھے جسکا واقعہ یہ ہے کہ ایک روز حضرت باباکمال نے اپنے مریدین شیخ فخر الدین عراقی اور شمس الدین تبریزی اور شیخ بہاء الدین[ف۱] زکریا و میر حسین ہروی کو چلہ کشی اور ریاضت کا حکم دیا تھا۔ جب یہ سب چلہ سے فارغ ہوکر باہر نکلے تو عراقی نے وہ اسرار جو اونکو ظاہر ہوے تھے اشعار مین نظم کرکے آپکی خدمت مین پیش کئے مگر شمس تبریز نے کچھ ظاہر نہ کیا اور ساکت رہے بابا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین کیا تجھپر کچھ ظاہر نہین ہوا آپ نے عرض کیا کہ اُس سے زیادہ ظاہر ہوا جو عراقی نے لکھا ہے مگر اوسکے اظہار کرنے کا مجھکو یارا نہین ہے بابا صاحب نے فرمایا کہ "بارے تعالیٰ ترا مصاحبے روزی کند کہ معارف و حقائقِ اولین و آخرین را بنامِ تو اظہار کند و ینابیعِ حکمت از دلِ او بر زبانش جاری شود و ہمہ آن کسوتِ مقالاتِ مطرز بنامِ تو باشد۔ ترا باید کہ بطرفِ روم روی آنجا سوختہ ایست او را مشتعل کردن می باید" چنانچہ یہ امر مسلم ہے کہ کلیاتِ شمس تبریز جو عوام مین اُنکے نام سے مشتہر ہے وہ دراصل مولانا کی تصنیف ہے الحاصل شمس تبریزی روم مین آئے اور قونیہ پہونچے شکر فروشونکی سرائے مین ٹھیرے ایک دن مولانا کی سواری بڑی شان و شوکت سے نکلی شمس تبریز نے آپ کو سرِ راہ روک کر پوچھا کہ مجاہدہ اور ریاضت سے کیا مقصد ہے مولانا نے کہا اتباعِ شریعت۔ شمس تبریز نے کہا یہ تو سب جانتے ہین مولانا نے کہا اس سے بڑھکر اور کیا ہے شمس تبریزی نے کہا کہ علم کے یہ معنی ہین کہ تم کو منزل تک پہونچا دے جیسا کہ حکیم سنائی فرماتے ہین ؎

ف۱ اِس کے بعد بہاء الدین ملتانی رح کو شیخ شہاب الدین سہروردی نے بھی دس بارہ روز اپنی خدمت مین رکھکر خلافت تامہ بخشی اور میر حسن ہراتی کو شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی نے بھی خلافت عطا کی ہے ۱۲ تاریخ فرشتہ۔

علم کز تو ترا نہ بستاند | جہل ازان علم بہ بود بسیار

یہ سنتے ہی اوسیوقت مولانا سواری پر سے اُتر پڑے اور بعد ملاقات وغیرہ آپنے شمس تبریزی کے ہاتھہ پر بیعت کی۔ ایک روایت اور ہے جو اس سے بھی زیادہ مشہور ہے کہ مولانا ایک حوض کے کنارے درس دے رہے تھے شمس تبریزی آنکلے اور پوچھا یہ (کتابین) کیا ہے مولانا نے کہا تمکو اس سے کیا غرض یہ علم قیل وقال ہے شمس نے کتابین لیکر حوض مین ڈالدین جس سے مولانا کو نہایت رنج ہوا اور غصہ آیا اور کہا کہ یہ نایاب کتابین برباد ہوگئین اب کہان نصیب ہوسکتی ہین شمس تبریزی نے یہ سنکر اوسی وقت اپنا ہاتھ بڑہا کر حوض مین سے خشک کتابین نکالکر رکھدین کہین نمی کا نام نہ تھا اِس سے مولانا اور حاضرین کو سخت حیرت ہوی اور شمس تبریز نے فرمایا کہ تم اسکو کیا جانو یہ علمِ حال ہے۔ اسکے بعد مولانا آپکے مرید ہوگئے مگر ان تمام واقعات کے مقابلہ مین صحیح تر روایت سپہ سالار کی ہے جو انہون نے مولانا کے تذکرہ مین لکھی ہی کہ شمس تبریز عام صوفیونکی طرح سجادہ ودلق کی پابند نہ تھی بلکہ سوداگرونکی لباس مین شہر بشہر سیاحت اور خرید و فروخت کیا کرتے تھی جہان جاتی حجرہ بند کر کے مراقبہ مین مصروف ہوجاتی تھے کبھی ازار بند بن کر کفاف حاصل کرتی تھے ایک روز آپنے مناجات کی کہ خداوندا مجکو اپنا کوئی ایسا خاص بندہ عطا کر جو میری امانت کا متحمل ہو غیب سے ارشاد ہوا کہ ملکِ روم مین ملیگا آپ ۶۴۲ھ مین قونیہ آئے سرا مین مقیم ہوے سرا کے قریب ایک چبوترہ تہا جسپر شام کے وقت وہانکی باشندی تفریحاً بیٹھتے تھی شمس تبریز بھی وہان جاکر بیٹھنے لگی مولانا بھی اُنکی خبر سنکر ملنے کو آئی باہم ملاقات اور گفتگو ہوئی شمس تبریز نے پوچھا کہ حضرت بایزید بسطامی کی ان دونو واقعات مین کیا صورت تطبیق ہوسکتی ہے کہ ایک طرف تو یہ کہ تمام عمر انہون نے اِس خیال سے خربزہ نہ چکھا کہ نہین معلوم آنحضرت صلعم نے اُسکو کس طرح سے کھایا ہوگا دوسری طرف انکا سُبحانی ما اعظم شانی فرمانا حالانکہ آنحضرت صلعم باوجود جلالتِ شان ایکدن مین ستر مرتبہ استغفار کرتی تھے مولانا نے جواب دیا کہ بایزید بڑے پایہ کی بزرگ تھی بحالت سیر ولایتِ اولیا کیفیت وحدۃ الوجود مین یہ الفاظ کہہ اوٹھی تہی چنانچہ جب ہوش آیا تو توبہ و استغفار کی اور مریدونسے کہا کہ اگر کبھی ایسا کلمہ کفر و الحاد میری زبان سے نکلی تو میرا گلا کاٹ ڈالنا جب پھر انکی وہ حالت ہوئی وہی الفاظ بے اختیار انکی زبان سے نکلے نا واقف مریدون نے انکی گلے پر چھری چلادی مگر چلانیوالونکی گلونمین زخم لگگئے بایزید کے گلے پر مطلق اثر نہین ہوا۔ یہ سخت نادم ہوگئے۔ (یہ واقعہ مدعیانِ وحدت الوجود اور قائلانِ ہمہ اوست کی امتحانِ حقیقی حال اور محض بناوٹی قال کا بہت ہی عمدہ معیار ہے) اور جب بایزید اس مقام سے عروج کر کے سیر ولایتِ کبریٰ انبیا مین پہونچی (جو سلوکِ صدیقیہ کا مقام ہے) بایزید پر اتباعِ سنتِ سنیہ اسقدر غالب آگیا کہ بقیہ عمر احتیاط کی باعث خربزہ نہ کھاسکے۔ بخلاف ترقی مدارج عالیہ آنحضرت صلعم کہ روزانہ ستر مرتبہ مراتب تقرب مین ترقی ہوتی تھی اور سابقہ حال پر نظر فرماکر آپ استغفار فرماتی تھے۔

مولانا کی شمس تبریز کے ہاتھہ پر بیعت اسکی بعد مولانا نے حضرت شمس تبریز سے بیعت کی اور بقول سپہ سالار ۶ ماہ اور بموجب روایت مناقب العارفین ۳ ماہ تک شیخ صلاح الدین زرکوب کی حجرہ مین جو مولانا برہان الدین محقق مذکور کی مرید تھی مولانا اور شمس تبریز باہم معتکف رہی اس مدت مین آب و غذا قطعاً متروک تہی اور سوا زرکوب کے حجرہ کی اندر جانیکے کسیکو مجال نہ تہی اسکے بعد آپکی یہ حالت ہوگئی کہ بغیر سماع ایک گھڑی چین نہ آتا تھا درس و تدریس وعظ و پند کی اشغال بالکل چھٹ گئی۔ آپ تھی یا شمس تبریز کی صحبت۔ دم بھر کیلیے جدا نہوتے تھے اسکی تمام شہر مین شہرت ہوگئی اور

ایک شورش مچ گئی سب معتقدین کو رنج و صدمہ ہوا کہ ایک بے سر و پا پردیسی دیوانہ نے آکر حضرت مولانا پر کیا سحر کر دیا کہ وہ کسی کام کے نہ رہے حتی کہ مولان خاص بھی انکے راز و نیاز کو نہ پاسکے سب شمس تبریز کے دشمن ہوگئے یہ شورش فتنہ انگیزی کی حد تک پہونچ گئی۔

شمس تبریز کا چلا جانا اور بلوایا جانا شمس تبریز قونیہ سے بلا اطلاع کئے دمشق کو چلے گئے۔ انکی جدائی سے مولانا پر جو صدمات گذرے بیان سے باہر ہین مولانا تھے یا عالم تنہائی کسی سے کچھ تعلق نہ تھا۔ بہت سی فراقیہ غزلین لکھین حتی کہ شمس تبریز نے دمشق سے اپنے پہونچنے کا مولانا کو خط لکھا اوس سے اور بھی مولانا کی نار فراق مشتعل ہوگئی شمس تبریز کے آزردہ کرنیوالون نے معافی چاہی جسکو آپکے صاحبزادہ سلطان ولد نے اپنی مثنوی مین اسطرح نظم کیا ہے۔ مثنوی۔

همه گریان به تو بگفته واے
عفو ما کن ازین گناه خدا اے

قدرِ او از عمی ندانستیم
که بد او پیشوا ندانستیم

گر کند عذرهاے ما را او
عفو کلی ازین شدیم و تو

تو بهای کنیم رحمت کن
گر دگر این کنیم لعنت کن

طفل ره بوده ایم خرده مگیر
یارب اندر از در دلِ آن پیر

پیشِ شیخ آمدند لابه کنان
که ببخشا مکن دگر هجران

شیخ شان چونکه دید از ایشان این
راه شان داد رفت از آن کین

پس سب نے مجبور ہو کر شمس تبریز کی تلاش مین دمشق کا عزم بالجزم کیا۔ سلطان ولد قافلہ سالار ہوے اور مولانا نے ایک نامہ منظوم فی البدیہ اونکے نام لکھکر حوالہ کیا جو حسب ذیل ہے ؎ بہ خدائیکہ در ازل بوده است ؛ حی و دانا و قادر و قیوم ؛ نور او شمع هاے عشق افروخت ؛ تا بشد صد هزار سر معلوم

از پئے حکم او جهان پر شد
عاشق و عشق و حاکم و محکوم

که ازان دم که تو سفر کردی
از حلاوت جدا شدیم چو موم

در فراقِ جمالِ تو ما را
جسم ویران و جان ہمچون موم

بے حضورت سماع نیست حلال
همچو شیطان طرف شده مرجوم

پس بذوقِ سماع نامهٔ تو
غزلی پنج و شش بشد منظوم

در طلسمات شمس تبریزی
گشت گنج عجائبش مکتوم

همه شب همچو موم می سوزد
ز آتشے جفت و ز انگبین محروم

آن عنان را بدین طرف برتاب
زفت کن پیل عیش را خرطوم

یک غزل بے تو هیچ گفته نشد
تا رسد آن به مشرقه مفهوم

شام از نور صبح روشن باد
اے بتو فخر شام و ارمن و روم

اس خط کے علاوہ (۱۵) شعری ایک غزل بھی لکھی جسکا مطلع یہ ہے ؎ بروید اے حریفان بکشید یار ما را ؛ بمن آورید حالا صنم گریزپا را ؛ اگر او بوعده گوید که دمِ دگر بیاید ؛ مخورید مکر او را بفریبد او شما را ؛ بہرحال سلطان ولد دمشق جاکر شمس تبریز کو قونیہ لائے اس مرتبہ مولانا اور شمس تبریز کی یکجائی شعبان ۶۴۴ھ تک رہی۔

شمس تبریز کا پھر چلا جانا یا قتل ہونا اسکے بعد مولانا کی فرزند ناخلف علاء الدین نے کوئی حرکت ایسی خلاف طبع شمس تبریز کی کہ وہ پھر چلے گئے اسکے بعد شمس تبریز کے متعلق واقعہ نگارونکی تحریرات مین بہت بڑا اختلاف ہے۔ بعض لکھتے ہین کہ علاء الدین نے اونکو قتل کر ڈالا اور بعض لکھتے ہین کہ وہ کہین کو چلے گئے تھے مولانا اونکی تلاش مین خود نکلے شہر بشہر ملک بملک تلاش کرتے پھرے لیکن کہین اونکا سراغ نہ ملا

مثنوی ساربانا بار بکشا ز اشتران
شهر تبریز است و کوے دلستان
فر فردوس است این پالیز را
شعشعه عرش است این تبریز را

بہرحال ۶۴۵ھ مین شمس تبریز کی وفات ثابت ہے۔

قونیہ پر ہلاکو خان کا حملہ اور ناکامی اسی زمانہ مین ہلاکو خان نے قونیہ پر حملہ کیا اور شہر کے چارون طرف اوسکی فوجون نے محاصرہ کر لیا مولانا نے

ایک ٹیلہ پر جو بیجو خان کے خیمہ کی سامنے تہا مصلّی بچھا کر نماز شروع کر دی سپاہیون نے تاک تاک کر تیر مارنے چاہے لیکن کمانین نہ کہنچ سکین آخر گھوڑے بڑہائے ہر چند کوشش کیے لیکن گھوڑے بھی اپنی جگہ سے آگے نہ بڑہ سکے ۔ بیجو خان بد دین کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو اوس نے تیر چلانے چاہے مگر ایک تیر نہ چلا مجبور ہو کر گھوڑے کو بڑہانا چاہا تو وہ بھی نہ چلا پیدل چلنا چاہا تو قدم نہ اُٹھ سکا آخر کار وہ عاجز ہو کر بہاگ گیا ۔

مولانا اور شیخ صلاح الدین زرکوب

ایک مدت تک مولانا شمس تبریز کی جدائی سے صدمہ زدہ رہے اسی حالت مین ایک روز باہر نکلے بازار مین شیخ صلاح الدین زرکوب اپنی دوکان پر زر کوٹ رہے تھے مولانا پر کیفیت سماع ظاہر ہو کر ہتوڑہ کی آواز سے وجد طاری ہو گیا شیخ نے اپنا ہاتھ زرکوبی سے شام تک نہ روکا یہانتک کہ بہت سی چاندی ضائع ہو گئی آخر شیخ باہر نکل آئے مولانا نے اُنکو اپنی آغوش مین دبا لیا اور عصر تک جوشِ مستی مین یہ شعر گاتے رہے ؎ یکے گنجے پدید آمد ازین دکانِ زرکوبی ؛ زہے صورت زہے معنی زہے خوبی زہے خوبی + شیخ صلاح الدین نے اوسیوقت کھڑی کھڑی ساری دکان لٹا دی اور دامن جھاڑ کر مولانا کیساتھ ہو گئے چونکہ وہ مولانا کے استاد بہائی تھے اونکی صحبت سے مولانا کو بہت تسلّی ہوئی ۹ سال کامل صحبتِ باہمی گرم رہی انکی نسبت سلطان ولد اپنی مثنوی مین لکھتے ہین ؎ قطبِ ہفت آسمان و ہفت زمین ؛ لقب شان بود صلاح الدین

نورِ خور از رخش خجل گشتی +	ہر کہ دیدیش ز اہلِ دل گشتی		چون ورا دید شیخ صاحبِ حال	ہم گزیدش ز جملۂ ابدال
روی بد کرد و جملہ را بگذاشت	غیر او را خطا و سہو انگاشت		شورشِ شیخ گشتہ زو ساکن	قوّت ہمرہِ شیخ و گفتگو ساکن
شیخ با او چنانکہ آن شاہ	شمسِ تبریز خاصۂ اللہ		خوش در آمیخت ہمچو شیر و شکر	کارِ ہر روز ہمدگر شد زر

مولانا اور شیخ مین بہت اتحاد بڑہ گیا شیخ کی شان مین مولانا نے غزلین لکہین ؎ مطربا اسرار ما را باز گو ؛ قصہ ہاے جانفزا را باز گو ؛

ما دہان بر بستہ ایم از ذکر او	تو حدیثِ دلکشا را باز گو		چو صلاح الدین صلاح جان ماست	آن صلاح جان ہا را باز گو

مولانا کے پرانے رفقا نے یہ دیکھ کر کہ ایک ناخواندہ زرکوب مولانا کا ہمدم و ہمراز بن گیا بلکہ بجاے پیر و مرشد ہو گیا سخت شورش کی سلطان ولد اپنی مثنوی مین اسکا اسطرح ذکر کرتے ہین ؎ باز در منکران غریو افتاد ؛ یا ز دو سر شدند اہلِ فساد ؛ گفتہ باہم کزین بتر ستیم ؛ چون نگہ میکنیم در شستیم

اینکہ آمد ز اوّلین بتر ست	اولین نور بود و این شرر ست		ہمہ این مرد را ہمی دانیم	ہمہ ہم شہریم و ہم خوانیم
نہ ورا خط نہ علم نہ گفتار	بر ما خود نداشت این مقدار		کای عجب از چہ روے مولانا	می نیاید کسے چو او دانا
روز و شب میکند سجود او را	بر فزودنِ دین فرود او را		یک مریدے بر سمِ طنّازی	شد ازیشان و کرد غمّازی
او ہمان لحظہ نزدِ مولانا	آمد و گفت آن حکایت را		کہ ہمہ جمع قصدِ آن دارند	کہ فلان را زنند و آزارند

لیکن جب اون لوگونکو ثابت ہو گیا کہ مولانا کسیطرح سے شیخ زرکوب کی صحبت نہین چھوڑ سکتے تو وہ اپنے خیالات سے باز آگئے بعدہ مولانا نے اپنے اور شیخ کی باہمی تعلقات کو مضبوط کرنیکی غرض سے شیخ کی دختر سے اپنے بڑے صاحبزادہ سلطان بہاء الدین ولد کی شادی کر دی ۔ عرصہ دراز تک صحبتِ باہمی گرم رہی حتی کہ ۶۶۲ھ مین شیخ نے وصال فرمایا اور مولانا کے والد ماجد کے مزار شریف کے متصل مدفون ہوئے مولانا شیخ کی مفارقت مین بہت ہی مغموم اور مصدوم ہوئے ۔ فراقیہ غزلین اور اشعار تصنیف فرمائے ؎

اے ز ہجران و فراقت آسمان بگریستہ + دل میانِ خون نشستہ عقل و جان بگریستہ

مولانا اور حسام الدین چلپی اسکے بعد مولانا نے حسام الدین چلپی کو جو آپکے ایک مخلص مرید تھے اپنا ہمدم و ہمراز کرلیا اگرچہ وہ مولانا کے مرید تھے اور مولانا انکی بہت تعظیم کرتے تھے مگر وہ کبھی اپنے خادمانہ آداب اور قاعدہ سے تجاوز نکرتے تھے چنانچہ جس جگہ مولانا وضو کرتے تھے وہ اُس جگہ تھوکتے اور یا وضو نہین کرتے تھے خواہ دوسری جگہ وضو کر نہین بارش اور برف کیوجہ سے کتنی ہی تکلیف برداشت کرنی پڑتی۔ یہی حسام الدین چلپی جو مثنوی شریف کی تصنیف کے باعث ہوے جسکی آئندہ تفصیل آئیگی۔ بعد وصال مولانا حسب وصیت مولانا کے یہی جانشین ہوے ۶۸۴ھ مین انکا وصال ہوا۔ مزار شریف قونیہ مین ہے۔

مولانا کے اخلاق و عادات جب مولانا علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل سے فارغ ہوکر مسند نشین پدر بزرگوار ہوے تو آپ کا وجود باوجود ملک روم و شام مین بہت اعزاز کی نگاہونسے دیکھا جاتا تھا آپکا حلقہ تدریس و تعلیم بہت وسیع تہا آپکا وعظ بہت ہی پراثر ہوتا تھا۔ آپکے فتاوی دور دور تک مستند سمجھے جاتے تھے۔ جب آپکی سواری نکلتی تھی علما و فضلا اور امرا کبرا کی بڑی بڑی گروہ آپکی ہمراہ رکاب رہتے تھے۔ مباحثہ اور مناظرہ مین بہی آپ کامل تھے۔ تمام ملک مین آپکی قبولیت عامہ کا شہرہ تھا امرا اور سلاطین وقت بہی آپکے معتقد تھے علم ظاہر کے سوا علم باطنی جو سید برہان الدین محقق ترمذی (خلیفہ مولانا بہاء الدین محمد سلطان العلماء) سے آپکو پہونچا تھا۔ طالبان راہ خدا کو تعلیم فرماتے تھے صدہا کشف و کرامتین آپسے ظاہر ہوتی رہتی تہین بلحاظ علم ظاہر آداب شرع شریف کی پابندی مدنظر تہی اور ہوش و حواس بجا اور درست تھے۔

سماع اور مولانا کا استغراق لیکن جب سے شمس الدین تبریزی سے آپکی ملاقات ہوکر خلط اور ربط بڑہا ہوش و حواس مین تفرقہ آگیا اکثر اوقات بیخودی اور بیخبری محویت اور استغراق کا غلبہ رہنے لگا کئی کئی دن سماع کے کیف مین بلا خورد و نوش گذر جاتے تھے۔

مولانا کا ذکر و مراقبہ و نماز مولانا ہوش کی حالتمین ذکر و شغل عبادت و ریاضت مین مشغول رہتے تھے کہ مَنْ کَمُلَ عِرْفَانُہٗ کَمُلَ عِبَادَتُہٗ یعنے جس شخص کا عرفان پورا ہوتا ہے وہ عبادت مین بہی کامل ہوتا ہے ؎ بندگی آمد لباس زندگی ٭ زندگی بے بندگی شرمندگی
عین نماز مین جب کبھی سکر غالب ہوجاتا تھا دو ہی رکعت مین عشا سے صبح ہوجاتی تہی آپکی غزل کا شعر ہے ؎

بخدا خبر ندارم چو نماز می گذارم ٭ کہ تمام شد رکوعے کہ امام شد فلانے

موسم سرما مین رات کے وقت ایک مرتبہ آپکو نماز پڑھتے مین رقت ہوی برف سے آنسو چہرہ مبارک پر جم کر یخ ہوگئے صبح کو لوگون نے دیکھکر شناخت کیا

مولانا کی شب خوابی سپہ سالار لکھتے ہین کہ مین نے کبھی آپکو شب خوابی کے لباس مین نہین دیکھا بلکہ آپ رات بہر ذکر و مراقبہ مین مشغول بیٹھے رہتے تھے جب نیند کا غلبہ ہوتا تھا بے اختیار ہوکر کسی طرف کو گر جاتے تھے اور آنکھ لگ جاتی تہی چنانچہ ارشاد فرماتے ہین کہ ؎

ہمہ خفتند و من دل شدہ را خواب نبرد
ہمہ شب دیدہ من بر فلک استارہ شمرد ٭ خوابم از دیدہ چنان رفت کہ ہرگز نایدہ
خواب من زہر فراق تو بنوشید و بمرد

غزل ٭ دیدہ خون گشت و خون نمی خسپد
دل من از جنون نمی خسپد
مرغ و ماہی ز من شدہ حیران
کاین شب و روز چون نمی خسپد
پیش ازین در عجب ہمی بودم
کاسمان نگون نمی خسپد
آسمان خود کنون ز من خیرہ است
کہ چرا این زبون نمی خسپد
عشق بر من فسون اعظم خواند
دل شنید آن فسون نمی خسپد

مولانا کا زہد و قناعت آپکے زہد و قناعت کی یہ حالت تہی کہ امرا کے پاس سے ہزار ہا روپیہ کے قیمتی نذر و تحائف آپکے پاس آتی تہی آپ سب

شیخ صلاح الدین زرکوب کے پاس بھیجدیتے تھے اور اونکے وصال کے بعد حسام الدین چلپی کے پاس وہ سب ابدیہ خود اُسکو صرف کرتی تھی۔ گاہے گاہے جب مکان مین کچہ خرچ کو نہوتا تھا تو آپکے صاحبزادہ سلطان ولد کوئی کوئی چیز آپکی اجازت سے مکان مین بھیجدیتے تھے جس دن مولانا کے یہان کچہ کھانے کو نہ ہوتا تو آپ فرماتی تہی کہ الحمد للہ آج ہمارے گھر مین فقر کی بو آتی اکثر اوقات آپ اپنے منہ مین لہلیہ سیاہ رکہتی تہی کہ خلوے معدہ اور جگر کی گرمی سے صفرا کا غلیان نہو

مولانا کی سخاوت

آپکی سخاوت کی یہ کیفیت تہی کہ جو کچہ آپکے پاس ہوتا تھا سائلون کو دیدیتے تھی۔ اگر کچہ دینے کیلئے نہ ہوتا تو بدن سے عبا اور کرتہ نکالکر سائلونکے حوالہ کردیتے تھے۔

مولانا کا حلم و تواضع

آپکی حلم و تواضع کی یہ کیفیت تہی کہ ادنی اعلی کو آپ ہی پہلے سلام کیا کرتے تھے۔ ایک روز آپ بازار مین تشریف لیجاتے تھے کچہ لڑکون نے آپکی دست بوسی کی۔ ایک لڑکے کے ہاتہ خالی نہ تھی اوسنے دست بوسی کیلئے آپکو ٹہیرالیا آپ ٹہر گئے جب اوسنے اپنے ہاتہ خالی کرکے آپکی دست بوسی کرلی تو آپ آگے بڑہے۔ ایک مرتبہ جلسۂ سماع مین ایک شخص کو وجد ہوا وہ بحالت بیخودی بار بار آپکے اوپر آ آکر گرتا تھا لوگ بزور اوسکو ہٹا دیتے تھے آپکو یہ بات ناپسند آئی اور ارشاد فرمایا کہ شراب اوس نے پی ہے آپ بدمستی کرتے ہین۔ ایک مرتبہ حمام مین غسل کرنیکی غرض سے آپ تشریف لیگئے ملازمین حمام نے دوسرے لوگونکو وہانسے ہٹا دینا چاہا آپنے انکو منع کیا اور خود باہر نکل آئے۔ شہر دمشق مین جہان آپ علم ظاہری تحصیل فرماتے تہی بعض نافہمون نے آپکے روبرو بسبیل تذکرہ آپکے والد ماجد کی شان مین کہا کہ مولانا بہاء الدین مین کیا ایسا کمال تہا جو آپکو سلطان العلماء مقرر کردیا تہا آپ نے کسی امر مین زبان نہ کہولی جب آپ وہانسے تشریف لیگئے تو وہ معترضین نے اُن کو خبر کیا کہ افسوس ہمنے مولانا کے والد کی توہین اُنکے روبرو کی اور اونکے ظرف کو صد آفرین ہے کہ لب تک نہ ہلایا۔ یہ سب صاحب آپکے پاس معافی کی غرض سے آئے آپنے فرمایا مین ایسی باتونسے گران خاطر نہین ہوتا ہون معافی آپکو چاہنے کی ضرورت نہین ہے۔ ایک مرتبہ آپکی زوجہ صاحبہ نے کسی غلطی کے باعث اپنی کنیز کو تنبیہ کی آپ بہی مکان ہی مین تھے بہت متاسف ہوے اور ارشاد فرمایا کہ سب آدمی برابر ہین۔ اگر آج تم اوسکی کنیز ہوتین اور وہ تمکو سرزنش کرتی تو تمہاری کیا حالت ہوتی۔ آپکی زوجہ صاحبہ اس نصیحت سے بہت متاثر ہوئین بعدہ اوس کنیز کو انہون نے آزاد کردیا ایک مرتبہ دو آدمی سر راہ آپسمین لڑ رہے تھے ایک دوسرے کے ساتھ گالم گلوچ کر رہا تہا آپ نے یہ واقعہ ملاحظہ فرمایا اور دونون سے کہا کہ بہائیو دونون مجکو جو چاہو کہلو مگر آپس مین مت لڑو وہ آپکا حلم اور تواضع دیکہکر شرمندہ ہوگئے اور اپنے اپنے گہرونکو چلے گئے۔

مولانا کا وعظ

مولانا کے زمانہ مین وعظ کا یہ دستور تہا کہ قاری آیات قرآنی بحکم واعظ پڑہا کرتا تھا اور واعظ صاحب اُن آیات کے مطالب بیان کیا کرتی تہی اسیطرح آپ ایک روز مسجد قلعہ قونیہ مین بعد نماز جمعہ وعظ فرما رہے تھے اُمرا اور رؤسا کے سوا علما فضلا اور فقرا درویش بہی اس جلسہ مین شریک تھے معارف کا ایک بحر ذخار دریاے ناپیدا کنار آپکے سینۂ فیض گنجینہ سے موجزن تہا مضامین کے دُر آبدار اور جواہر نثار ہوا آپکی زبان حقیقت ترجمان سے گہر ریز تھے حاضرین محظوظ اور مستفیض ہو رہے تھے ہر طرف سے صدائے سبحان اللہ اور آوازۂ واہ واہ بلند تھا ایک ملا صاحب کو آپکے بیان پر حسد ہوا اور کہنے لگے کہ مقررہ آیات کا وعظ بیان کرنا کوئی کمال نہین ہے۔ مولانا نے یہ سنکر فرمایا کہ آپ ہی کوئی آیت پڑہے کہ اوسکے متعلق وعظ بیان کیا جائے انہون نے جوش مین آکر سورۂ والضحیٰ کے وعظ کی درخواست کی مولانا نے روے سخن اوسی سورہ شریف کیطرف متوجہ کردیا صرف والضحیٰ کے مطالب کی توضیح و تشریح مین شام ہوگئی۔ اہل مجلس کو وجد اور بیخودی ہوگئی وہ حاسد ملا بہی ایسے بیخود و سرشار ہوے کہ تمام کپڑے اپنے پھاڑ ڈالے اور مولانا کی

؎؎ سے خانۂ محمدی صلعم ہے اور جب آپکے گھر مین کچہ مایحتاج موجود ہوتا تو آپ فرماتے کہ آج ہمارا گھر محل فرعون کیساتہ ہمسری کر رہا ہے۔

قدمون پر آگرے آپکے وعظ کی بڑی شہرت ہوگئی چونکہ مولنا شہرت اور نام سے بہت بچتے تھے آپنے وعظ ہی کہنا موقوف کردیا اور تا زیست پھر وعظ نہ کہا

خویش را رنجور سازی زار زار تا ترا بیرون کنند از اشتہار
اشتہار خلق بند محکم ست در رہ این از بند آہن کی کم ست

مولانا کا علم مجلس اور ادب ایک مرتبہ آپ شیخ صدرالدین قونوی کے پاس تشریف لیگئے انہون نے نہایت توقیر کیساتھ آپکو تعظیم دیکر اپنے مصلے پر بیٹھایا دونون صاحب آپس مین مراقب تھے حاضر الوقت حاجی کاشی نے مولانا سے تین مرتبہ دریافت کیا کہ معرفت کیا چیز ہے آپنے بلحاظ ادب شیخ تینون مرتبہ کچھہ جواب نہ دیا شیخ صاحب نے حاجی سے کہا کہ مولانا کا سکوت عین معرفت ہے کہ اَلْفَقِیْرُ اِذَا عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ ع کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد۔

مولانا کا انکسار ایک مرتبہ مدرسہ اتابکیہ مین علامہ شمس الدین ماردینی طلبا کو درس دے رہے تھے قاضی سراج الدین اور شیخ صدرالدین اونکے یمین و یسار بیٹھے تھے تمام علما اور امرا معززین اپنے اپنے موقع اور قرینہ سے جاگزین تھے اتفاقاً آپ بھی وہان تشریف لے آئے اور خدام مجلس کی جگہہ ایک کنارہ کو بیٹھ گئے

اللہ اکبر ؎ فروتنی ست دلیل رسیدگان کمال کہ چون سوار بمنزل رسد پیادہ شود

یہ دیکھکر معین الدین پروانہ حاجب شاہی اور مجد الدین اتابک اور دیگر امرا اپنی اپنی جگہہ سے اوٹھکر مولانا کے آس پاس آبیٹھے اور قاضی سراج الدین بھی اپنی جگہہ سے اوٹھکر آگئے سب نے آپکی دست بوسی کی اور بہت لجاجت کرکے مسند کے قریب لیجاکر آپکو بٹھایا علامہ نے بھی بہت معذرت کی اور کہا ہم سب آپکے خدام اور غلامان غلام ہین۔

ایک مرتبہ آپنے بحالت جوش وحدت الوجود ارشاد فرمایا کہ مجھکو تہتر فرقون مین کسی سے بھی غیریت نہین ہے علماء وقت کو یہ بات سنکر بہت غصہ آیا اور بعض بعض صاحب تصدیق کی غرض سے بھی آپکے پاس آگئے آپنے فرمایا سچ اور درست ہے (حافظ شیرازی) ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

یہ سنکر انہون نے مولنا کو برا بھلا کہا مولانا نے ہنسکر ارشاد فرمایا یہ بھی درست ہے۔ وہ سب شرمندہ اور نادم ہوکر واپس چلے گئے۔

ایک مرتبہ کسی شخص نے اوحد الدین کرمانی کا ذکر کیا کہ گو وہ شاہد پرست تھے مگر پاکباز تھے آپنے فرمایا کہ "کاشکے کردی و گذشتے"۔

مولانا کی وجہ معاش آپکی معاش کی یہ کیفیت تھی کہ تد اوقاف سے پندرہ دینار ماہوار مقرر تھی آپ اوسکی معاوضہ مین خدمت فتوی نویسی انجام دیتے تھے مریدونکو تاکید تھی کہ جسوقت کوئی ضرورتمند آئے فوراً مجھکو اطلاع کردیا کرو خواہ مین کسی حالت مین ہون۔ مریدین ہروقت دوات قلم لئے رہتے تھے جب کوئی شخص استفتا لاتا تھا آپ فوراً جواب لکھکر اوس کے حوالہ کردیتے تھے۔

ایک مرتبہ آپکو وجد کی کیفیت طاری تھی فتوی پیش کیا گیا۔ آپنے جواب لکھوادیا۔ علامہ شمس الدین ماردینی نے اوس پر اعتراض کیا آپنے کتابونکا حوالہ دیا کتابون سے مطابقت کیگئی تو جواب صحیح ثابت ہوا۔ علامہ کو ندامت ہوئی۔ ہرچند کہ آپکے دوست احباب آپکو دنیا کی نفع کی طرف متوجہ کرتے تھے اور دوسرے بزرگان دین کی واقعات اور حالات بیان کرتے تھے مگر آپکو مطلق خبر نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ شیخ صدرالدین قونوی کا ذکر آیا کہ اونکو ہزار روپیہ کا سرکار سے وظیفہ ملتا ہے اور آپ صرف پندرہ دینار پاتے ہین۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی اگر اونکو ہی ملتے تو اچھا تھا۔

مولانا کا امرا سے اجتناب اگرچہ بڑی بڑی امرا اور شاہان وقت سے آپکے مراسم اور تعلقات تھے مگر اندرونی طور پر آپ اونکی ملاقات سے کارہ تھے جب کوئی

آ جاتا تھا مجبوراً آپ مل لیتے تھے۔ چنانچہ ایکمرتبہ کسی امیر نے نہ حاضر ہو سکنے کی باعث عدیم الفرصتی کا عذر آپکی خدمتمین عرض کرایا تو آپنے فرمایا معذرت کی ضرورت نہین ہے مین لوگون کے نہ ملنے سے زیادہ ممنون ہوتا ہون بمقابلہ ملنے کے۔ ایکمرتبہ معین الدین پروانہ معہ چند امرا آپکی ملاقات کیلئے حاضر ہوا آپ باہر تشریف نہ لائے معین الدین کو خطرہ گذرا کہ سلاطین اور امرا اولوالامر ہین اور از روے قرآن شریف انکی اطاعت ضرور ہے تھوڑی دیر کے بعد آپ باہر تشریف لائے سلسلہ کلام مین آپنے اس خطرہ کے متعلق ایک واقعہ سنایا گویا ضمناً جواب دیدیا کہ ایک مرتبہ سلطان محمود غزنوی غوث وقت شیخ ابوالحسن خرقانی کی ملاقات کیلئے گیا شیخ کو اطلاع ہوئی مگر شیخ خبر نہ ہوے حسن میمندی وزیر نے کہا کہ قرآن شریف مین أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ آیا ہے شیخ نے فرمایا کہ فقیر در أَطِيعُوا اللّٰهَ چنان مستغرق است کہ از أَطِيعُوا الرَّسُولَ خجالت می کشد تا بہ أُولِي الْأَمْرِ چہ رسد۔ مولانا کی یہ تقریر سنکر معین الدین اور جملہ حاضرین پر بہت اثر ہوا اور رقت ہوئی

مولانا کی بیخودی اکثر مولانا پر بیخودی طاری رہتی تھی گاہی گاہی اوسی حالتمین آپ یکایک کھڑے ہوکر رقص کرنے لگتے تھے کبھی آپ جنگل کو نکل جاتے تھے اور کبھی کئی ہفتہ لاپتہ رہتے تھے لوگ ہر طرف تلاش کرتے تھے تو آپکا کسی ویرانہ مین سراغ لگتا تھا بعض وقت سماع مین آپ پر بیخودی طاری ہوتی تھی جو کچھ آپکے بدن پر لباس ہوتا تھا قوالونکو دیدیا کرتے تھے۔ خواجہ مجدالدین آپکے مرید جان نثار ہمیشہ کپڑونکے کئی کئی صندوق اپنے ساتھ رکھتے تھے جہان مولانا نے اپنے بدن کا لباس قوالون کے حوالہ کیا اونہون نے دوسرے کپڑے پہنا دیے۔

مولانا کا رباب باجہ کو سننا معین الدین پروانہ نے کسی عالم کو خدمت قضائت پر مامور کرنا چاہا مولویصاحب نے ملازمت قبول کرنیکے متعلق تین شرطین پیش کین ایک یہ کہ رباب باجہ کا رواج بالکل مسدود کر دیا جائے۔ دوسرے یہ کہ پرانے چپراسی عدالت سے نکالدیے جائین اور نئے چپراسی مامور کیے جائین تیسرے یہ کہ چپراسیونکو حکم دیا جائے کہ وہ کسی اہل مقدمہ سے کچھ نہ لیا کرین چونکہ مولانا بھی رباب سنتے تھے۔ معین الدین نے شرط اول کو منظور نہ کیا عالم صاحب نے خدمت قضائت قبول کرنیسے انکار کر دیا۔ مولانا نے سنکر فرمایا کہ وہ رباب کی برکت سے قضائت کی بلا سے محفوظ رہے۔

ایکمرتبہ آپسے سلطان ولد نے شکایت کی سب کے مرید آپسمین اتفاق سے رہتے ہین اور ہمارے مرید ہین آپسمین لڑتے جھگڑتے رہتے ہین آپنے فرمایا کہ اونکے مرید مرغیان ہین اور ہمارے مرید مرغ ہین ہزار مرغیین ایک جگہ بسر کر سکتی ہین اور دو مرغ بغیر لڑے نہین رہ سکتے۔

مولانا کی علالت ۶۷۲ھ مین قونیہ مین بڑے زور کا زلزلہ آیا اور کامل چالیس روز تک رہا۔ مخلوق پریشان و سرگردان پھرتی تھی سب لوگ مولانا کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یہ کیا بلائے آسمانی ہے آپنے فرمایا کہ زمین بھوکی ہے امید ہے کہ عنقریب اسکو لقمہ ملیگا اوسی زمانہ مین آپ نے یہ غزل لکہی تھی ؎

با این ہمہ مہر و مہربانی   دل می دہدت کہ خشم رانی   وین جملہ شیشہ خانہارا   در ہم شکنی بلن ترانی
در زلزلہ است دار دنیا   کز خانہ تو رخت می کشانی   نالان ز تو صد ہزار رنجور   بے تو نہ زیند ہین تو دانی

اسکے چند ہی روز بعد آپکا مزاج ناساز ہوا اطبائے وقت اکمل الدین اور غضنفر علاج مین مشغول ہوے لیکن نبض کی حالت غیر معمولی تھی لمحہ مین کچھ لمحہ مین کچھ آخر طبیب تشخیص نہ کر سکے اور آپسے عرض کیا کہ آپ خود ہی مزاج کی حالت بیان کیجے

آپ مطلق متوجہ نہوی بقول ؎ از سرِ بالینِ من برخیز اے نادان طبیب دردمندِ عشق را دارو بجز دیدار نیست

آپکی بیماری کی خبر عالم مین مشہور ہوگئی شیخ صدر الدین قونوی خلیفہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی جو روم و شام مین بڑے شیخ شمار کیے جاتے تھے سنے تو سر و پا برہنہ آپکی عیادت کیلیے آئی اور آپکے مرض کی شدت دیکھکر بیقرار ہوگئے اور دعا کی کہ اللہ تعالی آپکو شفا عنایت فرمائے آپنے فرمایا شفا آپکو مبارک ہو یہان طالب و مطلوب مین صرف ایک پیرہن کا پردہ باقی رہگیا ہی کیا اسکا اٹھ جانا اور نور کا نور مین مل جانا آپ پسند نہین فرماتے شیخ روتے ہوے اوٹھ گئی اور مولانا نے یہ شعر پڑہا ؎ چہ دانی تو کہ در باطن چہ شاہی ہمنشین دارم ٭ رخ زرین من منگر کہ پائے آہنین دارم تمام شہر اور باہر کے علما اور مشائخ امرا اور رؤسا اور ہر طبقہ کے لوگ آپ کو دیکھنے آتے تھے اور بے اختیار روتے تھے آپ سے دریافت کیا گیا کہ بعد آپکے جانشین کون ہوگا آپنے فرمایا حسام الدین لوگون نے دوبارہ سہ بارہ پوچھا تو بھی آپنے اونہی کا نام لیا چوتھی مرتبہ لوگون نے آپکے صاحبزادہ سلطان ولد کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ پہلوان ہی اوسکے لیے وصیت کی حاجت نہین ہے۔

مولانا کا وصال اسکے بعد ۵ جمادی الثانی ۶۷۲ھ روز یکشنبہ بوقت غروب آفتاب بعمر ۶۸ سال آپنے وصال فرمایا صبح کو جنازہ اُٹھایا گیا بادشاہِ وقت اور ہر طبقہ کے لوگ علما مشائخ امرا فقرا تجار بلکہ یہود و نصاری بھی جنازہ کے ساتھ چیخین مار مار کر روتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر مولانا تمہارے محمد تھے تو ہمارے موسی و عیسی تھے۔ کثرت اژدہام کے باعث عصر کے وقت جنازہ قبرستان مین پہونچا بموجب وصیتِ مولانا شیخ صدر الدین کو نماز کیلیے آگے کیا گیا مگر وہ نماز نہ پڑہ سکے اور چیخ مار کر بیہوش ہوگئے قاضی سراج الدین نے نماز پڑہائی اور آپ مدفون ہوے مزار اقدس پر ۴۰ روز تک لوگونکا ہجوم رہا سلطان ولد نے اپنی مثنوی مین اسواقعہ کو نظم کیا ہے ؎

بنجم ماہ در جمادِ آخر	بود نقلانِ آن شہِ فاخر		سال ہفتاد و دو بُدہ بعدد	شش صد از عہدِ حضرت احمد
چشم زخمی چنان رسید آن دم	گشت نالان فلک دران ماتم		مردم شہر از صغیر و کبیر	ہمہ اندر فغان و آہ و نفیر
دہیان ہم ز رومی و اتراک	کردہ از دردِ او گریبان چاک		بہ جنازہ ہمہ شدہ حاضر	از سرِ مہرِ عشق نز پے بر
کردہ او را اسیریان معبود	دیدا و را جہود خوب چو ہود		عیسوی گفت اوست عیسیِ ما	موسوی گفت اوست موسیِ ما
ہمہ کردہ زغم گریبان چاک	ہمہ از سوز کردہ بر سر خاک		ہمچنان این کشید تا چل روز	ہیچ ساکن نہ شدہ مے تف و سوز
	بعد چل روز سوی خانہ شدند		ہمہ مشغولِ این فسانہ شدند	

مولانا کے طریق کی بیعت کا طرز آپکا سلسلۂ باطنی جو علی العموم جلالیہ اور بعض مقامات پر مولویہ کے نام سے مشہور ہی۔ ملک روم و شام و مصر و عراقین اور حجاز عرب اور بعض بعض جزائر مین مروج ہی اس سلسلہ کے مرید کلاہ نمد بلا درز اور بجاے قمیص ایک چست جامہ پہنتے ہین اور مشائخ ٹوپی پر عمامہ بھی باندہتے ہین۔ مرید کرنیکا طریقہ یہ ہی کہ اول طالب سے ایکہزار ایک روز تک خدمات ذیل کراتے ہین اگر درمیان مین کوئی غلطی ہو جاتی ہی تو پھر نئے سر سے شروع کراتے ہین اگر کوئی شخص ان خدمات کو نہ انجام دیسکے تو اوسکو نااہل سمجھکر شریک سلسلہ نہین کرتے خدمات یہ ہین ۴۰ دن تک چارپاؤن کی خدمت۔ ۴۰ دن جاروب کشی۔ ۴۰ دن تک آب کشی۔ ۴۰ دن فراشی۔ ۴۰ دن ہیزم کشی۔ ۴۰ دن باورچی گری ۴۰ دن بازار سے سودا لانا۔ ۴۰ دن حلبۂ فقرا کی خدمتگزاری۔ ۴۰ دن داروغہ گری وغیرہ وغیرہ بعد تکمیل مدت مذکورہ اسکو غسل دیکر خانقاہ شریف مین

سی لباس پہنایا جاتا ہی اور تمام محرمات سے توبہ کرا کر اسمِ جلالی تلقین کیا جاتا ہی اور اوسکی بود و باش کیلیے ایک حجرہ مخصوص کر دیا جاتا ہی پہر وہ حسبِ طریقہ حلقۂ ذکرِ جلی اور مراقبہ کی تعلیم پاتا ہی۔ دف اور نے کیساتہہ سماع بہی سنا جاتا ہی۔ اکثر مرید بحالت وجد کھڑے ہوکر رقص کرتے ہین۔

مولانا کی اولاد آپکے دو فرزند تھے بڑے خلف الرشید مولانا سلطان بہاء الدین ولد چھوٹے ناخلف علاء الدین جن پر شمس تبریزی کے قتل کا الزام عائد ہی منقول ہی کہ اسی سبب سے مولانا نے اونکو گھر سے نکالدیا تہا تہوڑے ہی عرصہ بعد وہ کسی مرض یا زمن مین گرفتار ہوکر مرگئے تہے آپ اونکے جنازہ اور دفن مین بہی شریک نہین ہوئے۔ بڑے صاحبزادے سلطان ولد علوم و معارف مین یگانۂ روزگار تہے۔ مولانا کے وصال کے بعد لوگون نے بسبب قابلیت و اعتقادِ عام اونہین کو مولانا کا جانشین کرنا چاہا تہا لیکن بموجب وصیتِ مولانا اونہون نے مولانا حسام الدین چلپی کو جانشین کیا جب اونکا ۶۸۳ھ مین بقضائے الٰہی وصال ہوگیا تو بالاتفاق آپ سجادہ نشین ہوئے آپکے معاصر اگرچہ بڑے بڑے علما و فضلا موجود تہے مگر آپکی کیفیت تہی کہ جب کسی امر کے متعلق آپ تقریر کرتے تہے تمام جلسہ ہمہ تن گوش بنجاتا تہا آپکی تصانیف سے ایک مثنوی مشہور ہے جو گویا مولانا کے حالات کی ایک تاریخ ہی آپ نے ۷۱۲ھ مین بعمر ۹۰ سال وصال فرمایا اور چار صاحبزادے چہوڑے۔ ایک جلال الدین فریدون عرف چلپی عارف سب سے بڑے (مولانا کے زمانہ حیات ہی مین تولد ہوگئے تہے اور بعد سلطان ولد کے سجادہ نشین مقرر ہوئے تہے انہون نے ۷۱۹ھ مین وصال فرمایا) دوسرے چلپی عابد تیسرے چلپی زاہد چوتہے چلپی واجد۔

مولانا کے معاصر ملوک طبقہ ملوک مین سے آپکے ہمعصر ملکِ توران و ایران مین ہلاکو خان اور اباقاآن خان فرمانروا تہے اور ممالک مصر و شام مین بندوق دار اور ملک روم مین علاء الدین کیقباد سلجوقی اور اوسکا فرزند غیاث الدین کیخسرو اور رکن الدین قلیچ ارسلان اور ملک ہندوستان مین شمس الدین التمش اور اوسکے فرزند رکن الدین فیروز شاہ التمش اور معز الدین بہرام شاہ التمش اور ناصر الدین محمود التمش۔

مولانا کے معاصر حکما طبقہ حکما مین سے آپکو اخیر زمانہ امام فخر الدین رازی مصنف تفسیر کبیر (کُلُّ شَیْءٍ فِیْہِ اِلَّا التَّفْسِیْر) کا ملا تہا جنکی بابت مولانا مثنوی مین فرماتے ہین ؎

گر باستدلال کار دین بدے ٭ فخر رازی رازدار دین بُدے

پای استدلالیان چوبین بُوَد ٭ پای چوبین سخت بے تمکین بود

نیز اخیر زمانہ محقق طوسی مصنف تجرید کا ملا جس نے ریاضیات کو از سر نو ترتیب دیا اور علامہ قطب الدین رازی محقق مصنفِ شرح حکمۃ الاشراق و درۃ التاج غرۃ الدیباج (جو علم معقول مین محقق طوسی کے بڑے شاگرد اور منقول مین صدر الدین قونوی اور ابن جوزی کے تلمیذ الرشید تہے) وہ آپکی خدمت مین حاضر ہوکر نصائح سے استفادہ کیا کرتے تہے جیسا کہ مناقب العارفین مین اونکا مقولہ مندرج ہی کہ مین دس مرتبہ مولانا کی خدمت مین مستعد علما کو مناظرہ کی غرض سے اپنے ہمراہ لیکر گیا آپکے چہرہ پر ہماری نگاہ پڑتی ہی ہم ایسے جاہل اور علم سے کورے ہوگئے گویا ہمنے کبھی کچھ پڑھا ہی نہ تہا تہوڑی دیر کے بعد آپنے خود ایسی تقریر شروع کی جس مین وہ سب مسائل معہودہ آگئے بالآخر ہم سب آپکے مرید ہوگئے یہی مضمون جواہرِ مضیئہ و مدینۃ العلوم ازنیقی مین بہی منقول ہی اور یاقوت حموی مصنف قاموس الجغرافیہ اور ضیاء ابن بیطار جس نے بہت سے جدید ادویہ دریافت کرکے معالجات مین شریک کین اور ابن القفطی مصنف تاریخ الحکما۔ خونجی امام المنطق علی قوشجی صاحبِ شرح تجرید۔

مولانا کے معاصر علما طبقہ علما مین سے ابن نجار المورخ ابن اثیر المورخ - ابن الفارض - عبد اللطیف البغدادی - نجم الدین الرازی - سکاکی مصنفِ مفتاح العلوم - سیف الدین الآمدی - شمس الائمۃ الکردری - ابن الصلاح المحدث - ابن حاجب النحوی۔

مولانا کے معاصر اولیاء طبقہ اولیا مین سے آپنے اخیر زمانہ حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا پایا جبکہ ۶۱۰ھ مین آپ اپنے والد ماجد کے ہمراہ خوارزم سے سفر کرکے نیشاپور پہونچے تو اون کی ملاقات سے مشرف ہوئے اونہون نے اپنی کتاب اسرار نامہ آپکو دی اور آپکے والد ماجد سے ارشاد فرمایا کہ " این فرزند گرامی

بدار زود باشدکہ از نفس گرم آتش بر سوختگان عالم زند۔ اوسی سفر کے دوران مین جب آپ بغداد شریف پہونچے تو حضرت شیخ الشیوخ ابو عمر شہاب الدین سہروردی قادری رحمۃ اللہ کا آخر زمانہ تہا اُنسی بہی ملاقات ہوی۔ اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ کا بہی اخیر زمانہ تہا کہ دمشق مین اونسی ملاقات ہوئی اور سید برہان الدین محقق ترمذی تلمیذ والد ماجد مولانا جو آپکے اتالیق اور استاد اور ابتدای مرشد تہے اور اونکے مرید شیخ صلاح الدین زرکوب جنسے بعد وصال حضرت شمس الدین تبریزی کئی سال تک صحبت گرم رہی اور مولانا صدرالدین قونوی خلیفۂ رشید شیخ اکبر موصوف سے سالہاسال تک قونیہ مین مخلصانہ تعلقات رہے مولانا نے اپنی جنازہ کی نماز پڑہانیکے لئے بہی اونہی کو وصیت فرمائی تہی انکے علاوہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی اور فخرالدین عراقی سے بہی اتفاق ملاقات کا ہوا جو شیخ الشیوخ موصوف اور کمال الدین جندی (آپکے دادا پیر) کی خلفا مین سے تہے اور بو علی شاہ شرف قلندر بہی جو مدت تک آپکی خدمت مین مقیم رہے۔ اور شیخ ابوالحسن مغربی شاذلی مصنف حزب البحر۔ اور شیخ عبداللہ مغربی و شیخ یٰسین مغربی۔ اور شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی سے بہی آپکی ملاقات ثابت ہے بوستان مین بہی مجمل طور پر مذکور ہے کہ شیخ نے ایک بزرگ کی ملاقات کیلئے ملک روم کا سفر کیا لیکن مناقب العارفین مین نہایت وضاحت کیساتھ شیخ کے اس سفر کا حال لکہا ہے کہ شمس الدین بادشاہ والی شیراز کو شیخ کے توسط سے مولانا کی ایک غزل ملی تہی جسکے مضامین نہایت پر جوش اور پر اثر تہے بادشاہ نے اسی ایک غزل کے سُننے کیلئے سماع کی مجالس منعقد کی تہے اور شیخ سعدی کو تحائف بیش بہا دیکر مولانا کی خدمت مین ملک روم شہر قونیہ روانہ کیا تہا اوس غزل کی بعض اشعار یہ ہین۔ ۵

ہر نفس آواز عشق می رسد از چپ و راست
تا بفلک میرویم عزم تماشا کراست

ما بفلک بودہ ایم یار ملک بودہ ایم
باز ہمان جا رویم باز کہ آن شہر ماست

ما ز فلک برتریم و ز ملک افزون تریم
زین دو چرا نگذریم منزل ما کبریاست

علاوہ ان بزرگونکے باعتبار سنہ وفات مشائخ مندرجہ تحت سے بہی آپکو ہمعصری ہے مگر باہم ملاقات ہونیکا مجکو ثبوت نہین ملا ہے جناب شیخ صدرالدین عارف خلیفہ و فرزند شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی اور مشائخ سلسلۂ چشتیہ مین سے آخر زمانہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز اجمیری رح اور اونکے خلیفہ حضرت قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی رح کا اور اوسط زمانہ اونکے خلیفہ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رح کا اور اول زمانہ اون کے خلفاء شیخ جمال الدین ہانسوی رح اور سید علی احمد علاء الدین صابر رح و شیخ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رح کا اور مشائخ سلسلۂ نقشبندیہ مین سے اوسط زمانہ حضرت خواجہ عارف ریوگری رح خلیفہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح اور اونکے خلیفہ جناب محمود انجیر فغنوی رح کا اور اونکے خلیفہ جناب خواجہ علی عزیزان رح رامتینی کی کم عمری کا۔

مولانا کی تصانیف آپکی تصانیف سے تین کتابین مشہور ہین ایک فیہ ما فیہ یعنے اُن خطوط کا مجموعہ جو آپنے وقتاً فوقتاً معین الدین پروانہ حاجب شاہی کے نام لکہے تہے دوسرا دیوان تیسری مثنوی۔

مولانا کا دیوان دیوان مین ۵۰ ہزار سے زیادہ اشعار ہین یہ اُن غزلیات کا مجموعہ ہے جو اکثر حضرت شمس تبریزی کی فراق مین اور بعض شیخ صلاح الدین زرکوب کے ہجر مین لکہی گئی تہین اونکو آپکے صاحبزادہ سلطان ولد رح نے کتاب کی حیثیت سے جمع کیا تہا منتخب دیوان جسمین تقریباً ۳۰ ہزار شعر ہین ۱۲۰۹ھ مین پنجاب مین طبع ہوا ہے اور اصل دیوان بلکہ کلیات مطبع نولکشور مین چہپا ہے یہ بیجا مولانا کے نام کی غلطی سے شمس تبریز کا نام طبع ہوگیا ہے اسکی وجہ انکی تصنیف کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت کمال الدین جندی آپکے دادا پیر جو شمس تبریزی کے پیر تہے اپنے مریدونکو چلہ کشی کا حکم دیا تہا جسکی تفصیلی کیفیت بہ ضمن بیعت صفحہ مولانا سابقاً بیان ہوچکی ہے کہ مریدین چلہ سے فارغ ہوکر باہر آئے تو فخرالدین عراقی نے جو اپنے معارف اور حقائق بطور واردات منکشف ہوئے تہے

نظم کرکی پیش کی اور شمس الدین تبریزی نے کہا کہ مجھکو اسکے اظہار کا یارا نہین ہے پیر و مرشد نے ارشاد فرمایا کہ اے شمس تبریز تجھکو خدا تعالی ایک ایسا مناسب یعنی مرید عنایت فرمائیگا جو معارف و حقائق اولین و آخرین تیرے نام سے نظم کرکی ظاہر کریگا۔ اسی بنا پر شمس تبریز روم مین آئے اور مولانا کو مرید کیا مولانا نے دیوان کا دیوان اونکے نام پر تصنیف کیا۔ اور ہر غزل کی مقطع مین تخلص شمس کا شریک کیا عجب ہے کہ نام مصنف کی تبدیلی مین بھی اسی پیشین گوئی کو دخل ہو ورنہ مطبع کی جانب سے اتنی بڑی غلطی کا ہو جانا خالی از تعجب نہین ہی۔ کیونکہ طرز کلام سے صاف ظاہر ہی کہ وہ شمس تبریز کا مصنف نہین ہی بلکہ اونکی کسی معتقد کا جیسا کہ ؎ پیر من و مرید من درد من و دواے من   فاش بگویم این سخن شمس من و خداے من

ع غلام شمس تبریزم قلندر وار می گردم + علاوہ اسکے متعدد شعرا نے اس دیوان کی غزلونکی مصرعونکو مولانا کی طرف منسوب کرکی تضمین کیا علی حزین ؎ این جواب غزل مرشد رومست کہ گفت   من بہ بوی تو خوشم نافہ تاتار مگیر + دوسرا شعر علی حزین کا یہ ہی + مطرب ز نواے عارف رومم   این پردہ بزن کہ یار دیدم

مولانا سے قبل و بعد کے نامی گرامی شعرا کا کلام بلحاظ بندش و نزاکت اعلی انکا ہونسی دیکھا جاتا ہی لیکن اوسمین سوا صنائع و بدائع لفظی کے سوز و گداز اور جوش و خروش نام کو بھی نہین ہی چنانچہ انوری۔ خاقانی۔ عبدالواسع جبلی عرفی ظہیر فاریابی سعود۔ سعد سلمان کی کلام موجود ہین جنمین کہین جوش و جذبات کا نام بھی نہین ہی البتہ حکیم سنائی اور شیخ ابوالخیر ابوسعید اور خواجہ فریدالدین عطار کی کلامونمین جوش و جذبات کا پتہ ملتا ہی مگر وہ غزلین نہین ہین رباعی یا مثنویات ہین۔ مولانا ہی سب سے پہلے ایک شخص ہین جنہون نے غزل کی پیرایہ مین ان کوائف کا اظہار کیا ہی اسکی علاوہ آپکی دیوان مین کسی امیر یا بادشاہ کی شان مین کوئی قصیدہ نہین ہی حالانکہ دوسرے بزرگ سعدی شیرازی اور خواجہ عراقی کا کلام بھی اس لوث سے پاک نہین ہی آپکی پوری غزل ایک ہی رنگ اور ایک ہی حال مین مستغرق ہوتی ہی مختلف مضامین جیسا کہ اور شعرا کا مذاق ہی آپکی غزل مین مطلق نہین ہوتی جس سے صاف مستی اور بیخودی ٹپکتی ہی جیسا کہ غزل ؎

چو وضو ز اشک سازم بود آتشین نمازم   در مسجدم بسوزد چو در رسد اذانے
عجباً دو رکعت است این عجباً چہار مست این   عجباً چہ سورہ خوانم چو ندا شتم زبانے
بخدا خبر ندارم چو نماز می گذارم   کہ تمام شد رکوعی کہ امام شد فلانے
چو نماز شام ہر کس بنہد چراغ و خوانی   منم و خیال یارے غم و نوحہ و فغانی
عجباً نماز مستان تو بگو درست آن   کہ نداند او زمانی نہ شناسد او مکانی
در حق چگونہ گویم کہ نہ دست ماند و نہ دل   دل و دست چون تو بردی بدہ ای خدا امانی

وله

من ز قرآن برگزیدم مغز را   پوست را پیش سگان انداختیم
جبہ و دستار و علم قیل و قال   جملہ در آب روان انداختیم
ما دل اندر راہ جان انداختیم   غلغلے اندر جہان انداختیم
تخم اقبال و سعادت تا ابد   از زمین تا آسمان انداختیم
از کمال شوق تیر معرفت   راست کردہ بر نشان انداختیم

وله

باز از پستی سوے بالا شدم   طالب آن عالم زیبا شدم
چار بودم سہ شدہ اکنون دوم   از دوئی بگذشتم و یکتا شدم
سالکان راہ را محرم شدم   ساکنان قدس را ہمدم شدم
آنچہ از عیسی و مریم یاوہ شد   گر مرا باور کنی آن ہم شدم
رو بمنو واللہ اعلم مر مرا
آشنائی داشتم زان سوی جان   باز زانجا کآمدم آنجا شدم
جاہلان امروز را فردا کنند   من بہ نقد امروز را فردا شدم
گہ چو عیسی جملگی گشتم زبان   گہ لب خاموش چون مریم شدم
پیش نشترہاے عشق لم یزل   زخم گشتم صدرہ و مرہم شدم
کشتۂ اللہ و بس اعلم شدم

مولانا کی مثنوی مثنوی شریف کی تصنیف کا آغاز سنہ ۶۶۲ھ مین ہوا جیسا کہ خود مولانا ارشاد فرماتے ہین ؎

مطلعِ تاریخِ این سودا و سود   سال اندر ششصد و شصت و دو بود + اور باعثِ تصنیف خواجہ حسام الدین چلپی ہوے جیساکہ منقول ہے کہ ایک شب اونکو یہ خیال آیا کہ مولانا سے ایک مثنوی مثل مثنوی منطق الطیر عطار رح تصنیف کرنیکی درخواست کرونگا اونکا یہ خیال مولانا پر ظاہر ہوگیا ؎

شیخ واقف گشت از اندیشہ اش   شیخ چون شیر است و دلہا بیشہ اش
اولیا اطفال حق اند اے پسر   حاضری و غائبی بس باخبر

اور اوسی شب مین تصنیف شروع فرمادی شروع کی ۱۸ شعر تاع بس سخن کوتاہ باید والسلام + اوسیوقت لکھ دئے صبحکو حسبِ عادت جب خواجہ حسام الدین آپ کی خدمت مین حاضر ہوے تو آپنے وہ اشعار اونکو دکھاے وہ سخت متعجب ہوے اور اپنا رات کا واقعہ بیان کیا۔ یہی وجہ ہے کہ سواے دفتر اول کے سب دفترونکو خواجہ حسام الدین ہی کے نام سے مولانا نے شروع کیا ہے۔ مولانا اول شب مین تصنیف فرماتے تھے وہ آخیر شب مین صاف کرکے صبح تک حاضرین مجلس کو سنا دیتے تھے یہانتک کہ دفتر اول پورا ہوگیا اسکے بعد بقضاے الٰہی اونکی زوجہ نے انتقال کیا وہ خانہ داری کی مخصوصیتمین پھنس گئے اور مثنوی شریف کی تصنیف بند ہوگئی جب دو سال کے بعد وہ فارغ البال ہوے تو انہون نے پھر مولانا سے تصنیف کے اصرار کیا اور مولانا نے دفتر دوم شروع کیا ؎

مدتی این مثنوی تاخیر شد   مہلتے بایست تا خون شیر شد
چون ضیاء الحق حسام الدین عنان   باز گردانید ز اوج آسمان
چون بمعراج حقایق رفتہ بود   بے بہارش غنچہا نا شگفتہ بود

مثنوی کا دفتر ہفتم چھ دفتر تمام ہوچکنے کے بعد مولانا سخت علیل ہوگئے اور ساتوین دفتر کے بابتہ آپنے فرمایا کہ ؎

در دلِ ہر کس کہ باشد نورِ جان   باقیِ این گفتہ آید بے گمان

بعض کا بیان ہے کہ اس بیماری سے نہ جانبر ہوسکنے کی وجہ سے ساتوان دفتر تصنیف نہ ہوسکا لیکن صحیح بات یہ ہے کہ مولانا تندرست ہوگئے تھے اُنہون نے خود ساتوان دفتر تصنیف فرمایا جسکا آغاز یہ ہے ؎

ای ضیاء الحق حسام الدین سعید   دولتت پاینده عمرت بر مزید
چونکہ از چرخ ششم کردی گذر   بر فراز چرخ ہفتم کن سفر
سعد اعداد است ہفت اے خوش نفس   زانکہ تکمیل عدد ہفت است بس

مثنوی کی تعریف متاخرین نے حسب لیاقت خود مثنوی اور اوسکے مصنف کی توصیف کی ہے ؎

اِسجگہ ہے گفتۂ جامی بجا   نظم اور ناظم کے حق مین جو لکھا
مثنوئ مولویِ معنوی   ہست قرآن در زبان پہلوی
من چہ گویم وصفِ آن عالی جناب   نیست پیغمبر و لے دارد کتاب

+ اور اس سے بھی بہتر آپکی عربی ایک رباعی ہے جسمین آپ نے اپنے خواب کا واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم تشریف فرما ہین اور اونکے سامنے مثنوی شریف پیش ہے آپ ارشاد فرماتے ہین کہ اگرچہ معارف و حقائق مین آجتک بہت سی کتابین تصنیف کی گئین لیکن اونمین مثنوی کے مماثل ایک بھی نہین ہے ؎ رباعی

اِنّی اَبصَرتُ فی نَومی الرّسول   فی یَدَیہِ المثنوی وَھُوَ یَقُول
صُنِّفَت کُتُبٌ کَثِیرٌ مَعنَوِی   لَیسَ فِیہَا کَالکِتَابِ المثنوی

اس خواب کی تصدیق مین یہ امر کافی ہے کہ اسوقت تک اس کتاب کے مطالعہ کی برکت سے صدہا بلکہ ہزارہا آدمی اولیا کبار سے ہوگئے۔ اگر کوئی شخص کسی مضمون مین بطریق اقتباس مثنوی شریف کے اشعار نقل کردیتا ہے تو اوسمین جان پڑجاتی ہے واعظونکے وعظ مین مثنوی کے اشعار سے تاثیر پیدا ہوجاتی ہے جسکے سُننے سے مردہ دل زندہ ہوجاتے ہین اس کتاب سے علما و فضلا نے جسقدر اعتنا کیا ہے کسی اور فارسی کتاب سے نہین کیا بہت سی نامی اور مستند کتابین مثل شاہنامہ فردوسی و حدیقہ حکیم سنائی و منطق الطیر و الٰہی نامہ و اسرار نامہ و پندنامہ خواجہ فرید الدین عطار و گلستان و

بوستان شیخ سعدی شیرازی موجود ہیں اونکو مثنوی کی قبولیت کے ساتھ کچھ نسبت نہیں ہے۔

مثنوی کی شرحیں | مثنوی شریف کی جسقدر شرحیں لکھی گئی ہیں کسی اور فارسی کتاب کی نہیں لکھی گئیں بعض شروح کے نام یہ ہیں۔

نمبر شمار	نام شرح و مصنف	سنہ تصنیف یا وفات
۱	شرح مثنوی موسومہ کنز الحقائق	سنہ ۸۴۰ھ
۲	ر بعض اشعار مثنوی علاالدین حسین واعظ	سنہ ۸۷۵ھ
۳	ر بعض اشعار مثنوی مولانا جامی نقشبندی	سنہ ۸۹۸ھ
۴	ر مولی مصطفیٰ بن شعبان ۶ جلد میں	سنہ ۹۶۹ھ
۵	شرح سودی	سنہ ۱۰۰۰ھ
۶	جواہر الاسرار حسین بن حسن	سنہ ۱۰۲۰ھ
۷	شرح کمال الدین خوارزمی	سنہ ۱۰۴۰ھ
۸	شرح اسمعیل انقروی ۶ جلد میں	سنہ ۱۰۴۲ھ
۹	شرح اسمعیل قیصری	سنہ
۱۰	شرح شیخ عبد المجید سیواسی	سنہ ۱۰۴۹ھ
۱۱	ر شاہ محمد افضل الہ آبادی	سنہ
۱۲	ر مولانا محمد ایوب لاہوری سہروردی	سنہ ۱۱۵۵ھ
۱۳	ر بعض اشعار عبد اللہ بن محمد عیسی الکتابی	سنہ
۱۴	ر بعض اشعار حسن چلپی پستو کاشف الاسرار	سنہ
۱۵	ر منہج القوی لطلاب المثنوی عربی	سنہ
۱۶	ر بعض الفاظ مشکلہ و آیات و احادیث موسومہ ازہار مثنوی مصنفہ علاؤ الدین بن یحییٰ شیرازی۔	سنہ
۱۷	شرح مولانا ولی محمد اکبر آبادی	سنہ ۱۲۴۰ھ
۱۸	ر مولانا محمد رضا رح	سنہ
۱۹	ر مولانا عبد اللطیف رح	سنہ
۲۰	ر ملا نظام الدین لکھنوی فرنگی محلی	سنہ ۱۱۶۱ھ
۲۱	ر مولانا عبد العلی بحر العلوم	سنہ ۱۲۲۵ھ
۲۱	کشف العلوم شرح مثنوی مع الالہام	سنہ ۱۳۰۸ھ
۲۳	سر المکتوم شرح	سنہ
۲۴	شرح بعض دفاتر مثنوی مصنفہ [illegible] موسوم بہ کتاب قیوم و مسک مختوم [illegible]	سنہ ۱۳۱۵ھ

مثنوی پر اعتراض اور اوسکا جواب | مثنوی شریف کی اس قبولیت اور ظہور برکات کے باوجود جہلا اسپر اعتراض کئے بغیر نہ رہ سکے سچ ہے عیب نماید ہنرش در نظر

اسسے مثنوی شریف کی حقیقی شان میں کچھ کمی نہیں آسکتی **شعر**

چراغی را کہ ایزد بر فروزد
ہر آنکو پف زند ریشش بسوزد

چنانچہ مثنوی شریف میں ایک مقام پر والدہ حضرت یحییٰ و والدہ حضرت عیسیٰ کا بحالت حمل باہم ملاقات کرنا اور دونو بچونکا حالت حمل میں ایک دوسرے کی والدہ کو سجدہ کرنیکا واقعہ مذکور ہے **مثنوی**

مادر یحییٰ چو حامل بد ازو
بود با مریم نشستہ روبرو

اسکو مولانا کے بعض ہمعصرون نے کہا تھا کہ خلاف قیاس ہے **مثنوی**

ابلہان گویند این افسانہ را
خط بکش زیرا دروغ ست و خطا

زانکہ مریم وقت وضع حمل خویش
بود از بیگانہ دور و ہم ز خویش

مادر یحییٰ کجا دیدش کہ تا
گوید او را این سخن در ماجرا

آپنے اسکا بہت عمدگی سے جواب دیا ہے کہ ہمارا مقصد قصہ سے صرف اسکا نتیجہ ہے اگرچہ ان دونوں میں بظاہر ملاقات جسمانی نہیں ہوئی مگر دونو صاحب باطن تہے اونکی اور قسم کی ملاقات ہوا کرتی ہے جس سے اہل ظاہر واقف نہیں ہو سکتے ؎

ور ندیدش نز برون نز درون
از حکایت گیر معنی اے زبون

اے برادر قصہ چون پیمانہ ایست
معنی اندر وے بسان دانہ ایست

دانہ معنی بگیرد مرد عقل
ننگرد پیمانہ را گر گشت نقل

گفت نحوی زید عمرواً قد ضرب
گفت چونش کرد بیجرمے ادب

عمر را جرمش چہ بد کان زید خام
بیگنہ او را بزد ہمچون غلام

گفت این پیمانہ معنی بود
گندمش بستان کہ پیمانہ است رد

عمرو زید از بہر اعراب است ساز
گر دروغست آن تو با اعراب ساز

ایک قاضی صاحب نے مثنوی شریف کو از رہ حسد مثنوی کہنا شروع کیا تھا مولانا اونکو مخاطب کر کے ارشاد فرماتے ہیں ؎

اے سگ ناپاک بر مسند قوی
مثنوی را تو گوئی مثنوی

اے چنان افسانہا بشنیدہ
ہمچو شین بر نقش آن چفسیدہ

مثنوی ما دکان وحدتست   وحدت اندر وحدت اندر وحدتست

ایک شخص کور باطن مثنوی کو نشنوی کہتا تھا اوسکی نسبت آپ فرماتی ہین ؎

گیرم اے کر خود تو آن را مثنوی   چون مثالش دیدہ چون نگروی
مر مرا افسانه می پنداشتید   تخم طعن و کافری میکاشتید
اے سگ طاعن تو عوعو میکنی   طعن قرآن را برون شو میکنی
این نہ آن شیرست کز وے جان بری   یا ز پنجهٔ قهر او ایمان بری

بعض صاحبون نے کہا کہ یہ کہانی قصے ہین جسکو تصوف کے معارف و اسرار سے کچھ نسبت نہین ہے ؎

کین سخن پست ست یعنی مثنوی   قصهٔ پیغمبرست و پیروی
از مقامات تبتل تا فنا   پایه پایه تا ملاقات خدا
نیست ذکر و بحث اسرار بلند   که دوانند اولیا زان سو سمند
جمله سرتاسر فسانه است و فسون   کودکانه قصه بیرون و درون

مولانا نے اسکا جواب یہ دیا ہی کہ کفار و منافقین نے قرآن شریف پر بھی اسی قسم کے اعتراضات کیے تہے کہ مَا هٰذَا اِلَّا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ؎

چون کتاب الله بیامد هم بر آن   این چنین طعنه زدند آن کافران
کودکان خورد فهمش میکنند   نیست جز امر پسند و ناپسند
ذکر بلقیس و سلیمان و سبا   ذکر داؤد و زبور و اوریا
که اساطیرست و افسانه نژند   نیست تعمیقی و تحقیقی بلند
ذکر اسمعیل و ذبح جبرئیل   ذکر قصه کعبه و اصحاب فیل
ذکر طالوت و شعیب و صوم او   ذکر یونس ذکر لوط و قوم او

مثنوی کی تنقیص

مفتی میر عباس صاحب مرحوم لکھنوی نے اپنی کتاب من و سلوی کی تعریف کے ضمن مین مثنوی شریف کی تنقیص کی ہے کہ ؎

این کلام صوفیان شوم نیست   مثنوی مولوی روم نیست
در تصوف می شود شیرین کلام   زانکه باشد در گنه لذت تمام

تنقیص کا جواب

جناب المبرور آغا سید علی الموسوی الشوستری المتخلص به طوبی المخاطب به سلطان العلما ادیب الدوله لسان الملک فرماتے ہین ؎

عارف بالله مولانای روم   شد برو مفتوح چون باب العلوم
اہل باطن می شناسد نور دل   نے که موش کور رہن آب و گل
کرد تفسیر کلام ایزدی   هم حدیث مصطفیٰ در مثنوی
شان مولاناست بس عالی مقام   مثنوی ایمان طوبی والسلام

مولانا کا فیصلہ

معترض اور مجیب دونو صاحبونکے خیالات کا ایک واقعہ کے ضمن مین مولانا مثنوی شریف مین خود تصفیہ فرما گئے ہین ؎

دید احمد را ابوجهل و بگفت   زشت نقشی کز بنی هاشم شگفت
دید صدیقش بگفت اے آفتاب   نی ز شرقی نی ز غربی خوش بتاب
حاضران گفتند کای صدر الوریٰ   راست گو گفتی دو ضد را گو چرا
گفت احمد مر ورا که راستی   راست گفتی گرچه کار افزاستی
گفت احمد راست گفتی ای عزیز   اے رہیدہ تو ز دنیاے نہ چیز
گفت من آئینه ام مصقول دست   ترک و هندو در من آن بیند که هست

الحاصل ؎

نور خواهی مستعد نور شو   دور خواهی خویش بین مغرور شو

مولانا اور حدیقہ اور الہی نامہ

مولانا نے مثنوی اور دیوان مین متعدد مقامات پر حکیم سنائی غزنوی اور خواجہ فریدالدین عطار اور اُنکی تصانیف کی توصیف فرمائی ہے مثنوی مین ایک مقام پر فرماتے ہین ؎

ترک جوشی کرده ام من نیم خام   از حکیم غزنوی بشنو تمام
در الہی نامه گوید شرح این   آن حکیم غیب و فخر العالمین

دوسری جگہ فرماتے ہین ؎

بشنو این پند از حکیم غزنوی   تا بیابی در تن کہنه نوی

بشنو او را از دل و جان گوش کن   ہوش را جان ساز و جان را ہوش کن

تیسرے موقع پر فرماتے ہین ؎

بشنو از قول سنائی در رموز   معنی تا واقف آئی بر کنوز
گر تو بکشائی ز باطن دیده را   زود یابی سرمهٔ بگزیده را
پیر دانا الذین ہم مرے بگفت   در حقیقت زین صدف در نسفت

دیوان مین ایک مقام پر فرماتے ہین ؎

ہفت شہر عشق را عطار گشت	ما ہمان اندر خم یک کوچہ ایم

دوسری جگہہ فرماتے ہین ؎

عطار روح بود و سنائی دو چشم ما	ما از پی سنائی و عطار آمدیم

اگر غور سے دیکھا جاے تو یہ مولانا کی کسر نفسی ہے ورنہ خود مولانا ایک بحر ذخار ہین اور انکی مثنوی دریای ناپیداکنار ہے اول تو مثنوی کے مضامین ان کتابون مین نہین ہین اگر کہین ہین تو نہایت مختصر اور ناتمام اور مثنوی مین کامل ہین

مثنوی اور حدیقہ کے مضامین کا مقابلہ

حدیقہ مین روح کی بابتہ لکھا ہے ؎

روح با عقل و علم داند زیست	روح را پارسی و تازی نیست

اسی مضمون کو مولانا مثنوی شریف کے دفتر دوم مین فرماتے ہین ؎

بحث عقل و حس اثر دان یا سبب	بحث جانی یا عجب یا بو العجب
بحث جان اندر مقام دیگرست	بادہ جان را قوام دیگرست
روح صالح قابل آفات نیست	زخم بر ناقہ بود بر ذات نیست

روح با علم ست و با عقل ست یار	روح را با ترکی و تازی چہ کار
بحث عقلی گر درر و مرجان بود	آن دگر باشد کہ بحث جان بود
روح ہمچون صالح و تن ناقہ است	روح اندر وصل و تن در فاقہ است
ناقہ جسم ولی را بندہ باش	تا شوی بر روح صالح خواجہ تاش

روح خود را متصل کن اے فلان	زود با ارواح قدس سالکان
از در تن کہ صاحب کلہ است	تا در دل ہزار سالہ رہ است
پر و بال خرد ز دل باشد	تن بے دل جوال گل باشد
اصل ہزل و مجاز دل نبود	دوزخ خشم و آز دل نبود
دل یکے منظریست ربانی	حجرہ دیو را چہ دل خوانی
اینکہ دل نام کردہ بہ مجاز	رو بہ پیش سگان کوی انداز

حدیقہ مین دل کی حقیقت اسطرح سے بیان کیگئی ہے ؎

از در چشم تا بہ کعبہ دل	عاشقان را ہزار و یک منزل
باطن تو حقیقت دل تست	ہر چہ جز باطن تو باطل تست
پارہ گوشت نام دل کردی	دل تحقیق را بحل کردی
نیست غبنے کہ یک رمہ جاہل	خواند شکل صنوبری را دل
دل کہ با جاہ و مال دارد کار	آن سگے دان و آن دگر مردار

مولانا نے دل کی ماہیت مثنوی شریف کے دفتر سوم مین اسطرح سے بیان کی ہے ؎

تو ہمی گوئی مرا دل نیز ہست	دل فراز عرش باشد نے بہ پست
زانکہ گر آبست مغلوب گل است	پس دل خود را مگو کاین ہم دل است
پاک گشتہ زان ز گل صافی شدہ	در فزونی آمدہ وافی شدہ
اینچنان کہ آب در گل در کشد	کہ منم آب و چرا جویم مدد
لطف شیر و انگبین عکس دل است	سر خوشی آن خوش از دل حاصل است
باغہا و سبزہا در عین جان	بر برون عکسش چو در آب روان
ہم بہ بینی نقش و ہم نقاش را	فرش دولت را و ہم فراش را
زانکہ محدودست و معدودست آن	آئینہ دل خود نباشد این چنین
صورت بیصورتی بیحد و غیب	ز آئینہ دل تافت موسی ز جیب
نور نور چشم خود نور دل است	نور چشم از نور دلہا حاصل است

در گل تیرہ یقین ہم آب ہست	لیک از آن آبت نشاید آب دست
آن دلے کز آسمانہا برتر است	آن دل ابدال یا پیغمبر است
سر کشیدی تو کہ من صاحب دلم	حاجت غیرے ندارم واصلم
خود روا داری کہ این دل باشد این	کہ مرد در عشق شیر و انگبین
بس بود دل جوہر و عالم عرض	سایہ دل چون بود دل را غرض
آئینہ دل چون شود صافی و پاک	نقشہا بینی برون از آب و خاک
گر چہ آن صورت نگنجد در فلک	نہ بعرش و فرش و دریا و سمک
روزن دل گر گشادست و صفا	می رسد بے واسطہ نور خدا
کان جمال دل جمال باقیست	دولتش از آب حیوان ساقیست
باز نور نور دل نور خدا ست	کو ز نور عقل و حس پاک و جداست

نور حق را نورِ دل تزئین بود ‌ ‌ معنیِ نورٌ علیٰ نور این بود

اوسکی کیفیت حدیقہ مین اسطرح سے بیان کیگئی ہے ۵

عاشقی خوش دست و بس بی نوا ‌ ‌ زخمہا خوردہ است سینے زہوا
از دمش شعلہ باہمی خیزد ‌ ‌ چہ عجب گر نے آتش انگیزد

عرفا کے نزدیک (نی) بانسری سے انسان کامل جو یانِ اصل مراد ہے

نالہ نے زدرد خالی نیست ‌ ‌ شوق از دمے زرد خالی نیست
بے زبان گوش را خبر کردہ ‌ ‌ بے بیان ہوش را خبر کردہ

مولانا نے مثنوی شریف کے دفتر اول کو اسی مضمون سے آغاز کیا ہے ۵

بشنو از نے چون حکایت میکند ‌ ‌ از جدائیہا شکایت میکند الخ

نادرات مثنوی مثنوی شریف کی طرزِ بیان کی عمدگی اور مضامین کی جامعیت کے علاوہ اسمین اور بھی بہت سی نادرات موجود ہین جیسے مباحثِ ذات و صفاتِ حضرت باری عزّ اسمہٗ علمِ توحید۔ وحدۃ الوجود۔ فنا و بقا و دیگر مقامات و حالات سلوک کیفیت روح تجدد امثال وغیرہ و علم کلام و مناظرہ حکمت و فلسفہ۔ تجاذبِ اجسام کششِ ذرات مسئلہ ارتقا وغیرہ جو فی زمانہ اہل سائنس نے تحقیقاتِ جدیدہ سے دریافت کئی ہین جسکی تفصیل کی اس مختصر مین گنجایش نہین ہے ۔

مشکلات تصنیف مثنوی اسکی تصنیف کے وقت جو جو دقتین مولانا کو پیش آئین اونکو ملحوظ رکھکر اگر مثنوی شریف کی خوبیون پر نظر کیجائے تو مزید محاسن ظاہر ہونگے اسکی تصنیف سے ذرا پہلے علامہ فخر الدین رازی کا زمانہ گذرا تھا جو بادشاہِ وقت کے اوستاد اور مشیرِ خاص اور حکمت و فلسفہ اور منطق کے مقتدا اور عقائد اشعری کے سرپرست اور امام تھے انہون نے اپنے خیالات اور عقائد کا نہایت ہی زور و شور سے عالم مین صور پھونک دیا تھا جسکی ہنوز چار و نطرف صدائین گونج رہی تھین اور اونکے تلامذہ ان عقائد کی اشاعت مین مصروف اور ہمہ تن کوشان تھے آپنے اونکے مقابلہ مین تردید کرکے عقائد ماتریدیہ حنفیہ کا ثبوت دیا ہے جو عام طور پر مقبولِ خلائق ہوگیا دوسری مشکل جو اوس سے بھی زیادہ سخت تھی پیش آئی کہ حضرت شیخ اکبر محی الدین عربی رحمۃ اللہ علیہ نے تھوڑے ہی دن پہلے ان اسرار ربانی اور معارف حقانی کا جو اونپر بطور واردات منکشف ہوئی تھی اپنی کلماتِ قدسی آیات مین اظہار فرمایا تھا جو سراسر حق تھا چونکہ بحالت بیخودی مستی و مدہوشی بطور شطحیات آپسے یہ کلمے ظاہر ہوئے تھے اسلئے آپ ہی کی ذات تک محدود تھے چنانچہ شیخ رح الزام اِفْشَاءُ اَسْرَارِ الرَّبُوْبِیَّةِ کُفْرٌ سے پاک اور بری تھے احتیاطاً قطبِ وقت شیخ الشیوخ شہاب الدین قادری سہروردی نے (جو حضرت غوث پاک کے مرید اور خلیفہ تھے) عام طور پر بغداد اور نواحِ عراق مین حکم دیدیا تھا کہ لَا تَتَّبِعُوْا هٰذَا الْمُلْحِدَ اور جب شیخ رح کا وصال ہوا تو آپ بہت روئے اور فرمایا لَقَدْ مَاتَ وَلِیُّ اللّٰہِ (از کلیاتِ امدادیہ) تاہم بہت سے عوام کالانعام جو ہنوز منزل و مقام سے ناآشنا تھے محض اقوال شیخ اکبر رح کی مقلد ہو کر مدعی انا الحق ہوگئے ۵ مشکل حکایتی ست کہ یکذرہ غیر نیست ‌ ‌ اما نمی توان کہ اشارت باو کنند جیسے عوام متصوفین نے جو اتحاد اور حلول کے فرق سے بھی ناواقف ہین محض بقول ع اے قناعت کردہ از ایمان بقول قولی توحید پر اکتفا کرلیا ہے اور خلاف شرع شریف اعمال و افعال کفر و الحاد کا نام تصوف رکھ لیا ہے) مولانا نے ان خیالات کی تردید مین مختلف واقعات انا الحق حضرت منصور و سبحانی حضرت بایزید کے ضمن مین اصلی حال اور مصنوعی قال کا نہایت ہی عمدگی سے امتیاز اور فرق ظاہر کرکے دکھایا ہے ۔ **مثنوی**

آنکہ او بے درد باشد رہزنست ‌ ‌ زانکہ بیدردی انا الحق گفتن ست
گفت فرعونے انا اللہ گشت پست ‌ ‌ گفت منصورے انا الحق و برست
آن انا منصور رحمت شد یقین ‌ ‌ وان انا فرعون لعنت شد ببین
این انا ہو بود در سر اے فضول ‌ ‌ ز اتحادِ نور نز راہِ حلول
یک انا مائیم رستہ از انا ‌ ‌ از انائے پر بلائے پر عنا
آن انا بے وقت گفتن لعنت ست ‌ ‌ وین انا در وقت گفتن رحمت ست
آن انا را لعنۃ اللہ در عقب ‌ ‌ وین انا را رحمۃ اللہ اے محب
لا جرم ہر مرغ بے ہنگام را ‌ ‌ سر بریدن لازم ست اعلام را
تو انا رب ہمی گوئی مدام ‌ ‌ غافل از ماہیتِ این ہر دو نام
آن انائے بر تو اے سگ شوم بود ‌ ‌ در حقِ ما دولتِ مختوم بود

تمت

حالات حضرت خواجہ درویش محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

جنھون نے مثنوی شریف کا یہ انتخاب مسمہ لب لباب کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا ومصلیاً

آپ کا نامِ نامی خواجہ درویش محمدؐ ولدیت مولنا دوست محمدؐ بخاری مقام ولادت شہر کشہ توابع بخارا ہے آپ حضرت شیخ عبد الخالق غجدوانی خلیفہ اکبر حضرت خواجۂ خواجگان محمدؐ بہاء الدین نقشبند قدس سرہما العزیز کے حقیقی نواسے اور حضرت مولنا محمدؐ زاہد خلیفہ اعظم حضرت ناصر الدین محمدؐ خواجہ عبید اللہ احراری قدس سرہما العزیز کے بہانجے ہین۔ آپ بعد تحصیل علوم ضروریہ ابتدائِ سن شعور سے عبادت و ریاضت مین مشغول اور تفرید و تجرید مین زندگی بسر کرتے تھے۔ اسی طرح سے آپ پندرہ سال تک پابند رہے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ کئی روز تک کچھہ خورد و نوش کیلئے میسر آیا اور بہوک کی بیتابی سے زمامِ صبر ہاتہہ سے جانے لگی آپ نے آسمان کی طرف سر اوٹھا کر نظر کی فوراً ہی حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور آپ سے فرمایا کہ اگر آپ تعلیم صبر و قناعت چاہتے ہین تو مولنا زاہد (ممدوح)

کی خدمت مین جاکر حاصل کرو۔ آپ جسبلہ مولنا کے مرید ہو گئے اور اونکی خدمت بابرکت مین حاضر رہکر سلوک اور معارف کی تکمیل کی اور شرف خلافت سے سرفرازی پائی۔ کمالِ تقوی اور زہد و ریاضت مین آپ کے اوقات معمور تھے۔ آپکی نسبت نہایت قوی اور عالی تھی مگر جسطرح کہ دستور بزرگانِ خاندان علیہ طریقہ نقشبندیہ کا ہے آپ بھی نہایت ہی گمنامی اور مخفی الحالی کے ساتھہ بچون کو قرآن شریف پڑھاکر زندگی بسر کیا کرتے تھے ابتداءً آپ کی شہرت کا یہ سبب پیش آیا کہ ایک کی بزرگ کا آپ کے وطن مین گزر ہوا اونہون نے اپنے کشف باطنی سے آپکی کرامات اور نسبت عالیہ کے مقامات ادراک کیا اور کہا کہ یہان کوئی صاحب اولیاءِ کبار مین سے ہین تلاش کرنا چاہیے۔ یہ کہکر جستجو شروع کی جسطرف سے نسبت کا اثر محسوس ہوتا تھا اوسطرف چلے حتی کہ آپ سے ملاقات ہوی اور دونون نے آپس مین راز و نیاز کی گفتگو کی۔ لوگونکو اس کا علم ہوا اور کسیقدر چرچا ہوگیا۔ اِس کے تہوڑے دنون بعد دوسرا واقعہ یہ پیش آیا کہ شیخ نورالدین خوانی آپکے وطن مین آئے آپ اونکی ملاقات کیلئے اپنے معمولی بوسیدہ لباس مین تشریف لیگئے دونون نے دیر تک باہم معانقہ کیا اور آپس مین مراقب ہوئے بعدۂ آپ مرخص ہوئے تو اُنہون نے کئی قدم تک آپکی مشایعت کی اور مودبانہ آپکو رخصت کیا۔ جب آپ وہان سے تشریف لے آئے تو اُنہون نے حاضرین سے دریافت کیا کہ آپکی خدمت مین بہت سے طالبانِ خدا اکتساب فیضانِ باطنی فرمانے کیلئے آتے ہونگے لوگون نے عرض کیا کہ یہ صاحب کوئی بزرگ اور شیخ نہین ہین ایک معمولی آدمی ہین اور بچونکو کلام اللہ شریف پڑھاکر بسر اوقات کیا کرتے ہین۔ یہ سنکر شیخ نورالدین خوانی کو کمال تعجب ہوا اور حیرت سے فرمایا کہ یہان کے آدمی نہایت ہی کجہ باطن اور ناقدر شناس ہین کہ ایسے کامل و مکمل شیخ

اولیاءِ وقت کے فیضان سے محروم ہین۔ اسکے بعد عام طور پر لوگونکو آپکی کمالات کا علم ہوا
اور ہر طرف سے جوق جوق عاشقانِ خدا طالبانِ راہِ صدق وصفا آپکی خدمت مین حاضر ہوکر
استفادہ کرنے لگے تیسرا واقعہ یہ گذرا کہ شیخ خوارزمی کردی جو اوس زمانہ کے ایک مشہور صاحبِ
تصرّف بزرگ تھے اور اونکا دستور تھا کہ جہان کہین جاتے تھے وہان کے اولیاء اللہ کی کرامت
اور نسبت اپنی نسبت قویہ سے سلب کر لیتے تھے اتفاقاً آپ کے وطن مین بھی آنکلے اور یہانکے
اورون کی کرامات سلب کرنے کے وہان جاکر خود اپنی نسبت کو گم پایا اور بالکل خالی اور
معرّا ہوگئے ہر چند کوشش کیساتھ مراقبہ کیا مگر نسبت پیدا نہ ہوئی۔ جس سے نہایت درجہ
وہ حیران و پریشان ہوگئے اور حالت ابتر ہونے لگی لوگون سے دریافت کیا کہ یہان کوئی
زبردست بزرگ ہین لوگون نے آپکا نام بتایا تو وہ آپکی ملاقات کیلئے نکلے جون جون وہ آپکے
نزدیک پہونچتے تھے نسبت کا اثر زیادہ محسوس ہوتا تھا حتیٰ کہ وہ آپکی خدمت مین پہونچے تو
پہر نسبت سے بالکل خالی ہوگئے اِس سے اونکو یقین ہوگیا کہ انہی بزرگ کے تصرف سے
نسبت سلب ہوگئی ہے پہر تو انہون نے بہت منّت سماجت کی اور کہا کہ مجکو معلوم نہ تھا کہ
یہ اقلیم آپ کے زیرِ ولایت ہے اسکے بعد بہت خوشامد کی تو آپ نے اونسے عہد لیا کہ
آئندہ وہ کسی بزرگ کے ساتھ ایسی حرکت نہ کرین گے۔ اونکی نسبت وکرامت اونکو
واپس دیدی اور وہانسے نکلجانے کا حکم دیا وہ جہان سے آئے تھے فی الفور وہان کو واپس
ہوگئے۔ مثنوی معنوی حضرت مولنا رومی قدس سرہ السامی کی تعلیم حضرت مصنف سے
لیکر یکے بعد دیگرے آپکے بزرگون مین متصل چلی آتی تھی سو آپکو بھی پہونچی اور آپ کمال
ذوق وشوق کیساتھ مثنوی شریف کے مطالعہ مین محو رہتے تھے آپ نے بہ اجازت باطنی
حضرت مصنف اور بتائید روحانی خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد بہاء الدین نقشبند رح سنہ [illegible] مین

مثنوی شریف کا بابواری انتخاب موسومہ بہ لب لباب فرمایا اوسکی تفصیلی کیفیت رسالہ فارسی مشمولہ ہذا کے معائنہ سے واضح ہوگی جب عالم رویا مین یہ لب لباب حضرت مولانا کے ملاحظہ مین پیش ہوا تو آپنے تبسم فرماکے ارشاد کیا کہ "مبارک ست ہر کہ ازین انتخاب بابے بعد از نماز بامداد و بابے بعد از نماز عصر خواہد خواند بے شک روز قیامت ہمسایۂ منی در بہشت برین جاے خواہد یافت و انواع اسرار و حقائق و معارف الٰہی بروے مکشوف خواہد شد" حسب اکابر نقشبندیہ مین زمانہ حضرت خواجہ درویش محمد قدس سرہ العزیز سے ابتک صبح و شام ایک ایک باب پڑھنے کا معمول مقرر ہے سبقاً سبقاً اسکی تعلیم جاری ہے بعد تکمیل کے سند بھی دیجاتی ہے فقیر عفی عنہ کا آپ تک سلسلہ متصلہ حسب ذیل ہے ۔

والدی و شیخی حافظ محمد عباس علیخان الامروہی **شیخہ** مولنا سید شاہ فخر الدین احمد عرف حکیم پادشاہ قادری نقشبندی الالہ آبادی **شیخہ** سید شاہ فرخ علی نقشبندی الکڑہوی **شیخہ** مولانا سید شاہ ابو الحسن النصیری آبادی **شیخہ** مولانا مراد اللہ التھانیسری **شیخہ** مولنا نعیم اللہ البہرایچی **شیخہ** شمس الدین مرزا مظہر جانجانان شہید الدہلوی **شیخہ** سید نور محمد البدایونی **شیخہ** شیخ سیف الدین السرہندی **شیخہ** و والدہ خواجہ محمد معصوم القیوم الثانی **شیخہ** و والدہ امام ربانی مجدد الف ثانی القیوم الاول **شیخہ** خواجہ باقی باللہ الکابلی ثم الدہلوی **شیخہ** خواجہ محمد آدم امکنگی **شیخہ** و والدہ خواجہ درویش محمد بخاری صاحب الانتخاب آپنے **۹ محرم سنہ ۹۷۰ھ** مین وصال فرمایا موضع اسفرار مضافات سبزوار علاقہ ملک ماوراء النہر مین آپکا مزار مبارک زیارت گاہ خاص و عام ہے ۔

العبد الحقیر
فقیر احمد حسین خان قادری نقشبندی

رسالۂ فارسی کیفیت انتخاب لب لباب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ہ
اما بعد میگوید ضعیف العباد **درویش محمد** بن دوست محمد بخاری کہ یکے از خادمان کمینہ و مریدان
کہینۂ حضرت معارف دستگاہی حقایق آگاہی عارف اسرار لاہوتیہ کاشف انوار جبروتیہ نقاوۂ ابرار
زبدۂ اخیار خواجہ عبید اللہ احرار ست کہ چون مثنوی مولوی جلال الدین رومی مانند بحر زخار ناپیدا کنار
و مثل شجرۂ طیبہ کہ اَصْلُہَا ثَابِتٌ وَفَرْعُہَا فِی السَّمَاءِ از مطلع شریف برآمدہ و نشو و نما یافت و اکثر مردم طالب
آن شدند کہ درین بحر بے پایان غوطہ زدہ لآلی آبدار و دُرر شاہوار برآرند و سعی نمودند کہ ازین شجرۂ ثمرۂ
حکمیہ بچینند اما نتوانستند چہ این کتاب معجزہ و کرامت مولوی ست تا زمانیکہ الہام ربانی و القاے
رحمانی از پردۂ غیب رونماید و این غوامض و مشکلات از قوت شیخ کامل و مرشد اکمل نکشاید بکنہ
آن رسیدن و بر اسرار آن مطلع شدن از مقولۂ محالات واز قبیل ممتنعات است نیز اکثر این مثنوی نزد
اکثر علماے شریعت و عالمان مفسر قرآن و احادیث و اہل سلوک و حقائق و بیش فقہاے دین
و اہل یقین بسیار معتبر ست کلام حضرت مولوی الطریق استدلال در کتب معتمدۂ خود ہا می آرند خصوصاً
نزد خواجگان نقشبندیہ رحمہم اللہ کہ نزدیک ایشان بسا مقبول و معتبر ست چنانچہ اکثر اعزۂ این سلسلۂ شریفہ

فقیر را باعث می بودند که اگر ازین کتاب مستطاب دُررِ غُرر و جواهر زواهر به وجه ایجاز برای بطریق انتخاب و فهرست ابواب پس خالی از فوائد نخواهد بود باین سبب که سند این مثنوی اباً عن جدٍ از حضرت مولوی باین فقیر رسیده بود تا روزی حضرت ایشان قدس الله روحه باین ذره ارشاد کردند که ای فلانی درین روزها از کتب معتبره چیزی مطالعه میکنی عرض کردم که فرصت ندارم اما گاه گاهی مثنوی حضرت مولوی رح دیده می شود و از حضرت عزیزان علی رامیتنی منقولست که هرکه مثنوی شریف را مداومت نماید و هر روز صبح و شام پارهٔ ازین با وضو و عقیدت خوانده باشد از جمیع آفات و بلیات آخر زمان در امان باشد و ابواب کشف و یقین بر وی مفتوح گردد بعده حضرت ایشان باین فقیر فرمودند که کتاب مثنوی مولوی بسیار طول دارد اگر تو ازین کتاب انتخاب کنی بهر خاص و عام فائده تمام خواهد رسید و روح پر فتوح حضرت مولوی از تو شاد خواهد گردید چون این بنده ظاهراً و باطناً منقاد امر حضرت ایشان بود ضرورةً حسب فرمودهٔ جناب شان درین تردد افتاده و حیران بود که بکدام طرز درین بحر فیض غوصی نماید تا گوهر آبدار دُرِ شاهوار را ازین دریای اسرار بیرون آرد همدرین اثنا در ماه ذی الحجه سنه ٩٠٩ تسع و تسعمائة شب جمعه بود که این فقیر خواجهٔ بزرگ حضرت بهاؤالدین نقشبند را قدس سره در خواب دید که تشریف آوردند و فرمودند که ای فلان برخیز و انتخاب مثنوی مولوی را که کرده بیار که حضرت مولوی هم همراه من آمده اند و میخواهند که آنرا ببینند گفتم یا حضرت مدتیست که من درین فکر بوده ام که انتخابی بکنم اما هنوز صورت نه بسته حضرت خواجه دست مبارک خود را دراز کردند و این انتخاب را از سینهٔ من برآوردند و فرمودند که اینست انتخاب و مسوده را پیش مولوی بردند حضرت مولوی آنرا دیده خوش شدند و تبسم کرده گفتند که هر که ازین انتخاب بابی بعد از نماز بامداد و بابی بعد از نماز عصر خواهد خواند بی شک او روز قیامت همسایهٔ من در بهشت برین جای خواهد یافت و انواع اسرار حقائق و معارف الهی بر وی مکشوف خواهد شد همدرین حال فقیر بیدار شد مؤذن اذان بامداد کرد من وضو کرده در حجرهٔ حضرت ایشان آمدم چون مرا دیدند فرمودند ای فلان حضرت خواجهٔ بزرگ و حضرت مولوی را

زیارت کردی من بر قدمِ ایشان افتادم ایشان بر من بسیار التفات فرموده تصرف کردند که علومِ اولین و آخرین جمله بر من روشن گردید و در اندک مدت این انتخاب را مسوده نموده بنظرِ مبارکِ ایشان در آوردم ایشان نیز دیده فرمودند که مبارکست پس خواجه قاسم اشارت نمودند که بطالبان فرماید که مسودهٔ این را بگیرند و هر روز مواظبت نمایند که هر که همیشه صبح و شام ازین انتخاب یکباب بخواند مثمر برکات و حسنات بیغایات باشد بعد ازان این ابیات برخواندند ؎

اینچنین فرمود مولانای ما | پیشوای اهلِ دین و مقتدا
مثنوی را هر که خواند صبح و شام | آتشِ دوزخ برو گردد حرام
سرِ حکمت پیشِ او روشن شود | صاحبِ شکرِ فنای تن شود
در معارف در حقائق بی نظیر | گردد او از خوفِ حق دایم نذیر
از حسد و ز کینه دل صافی کند | دائما دریادِ حق او دم زند
از بلیاتِ جهان یابد امان | عارفِ کامل شود اندر زمان
در قیامت حشر او با انبیا | می شود از همت آن پیشوا

پس این فقیر انتخاب را بعینه چنانچه خواجهٔ بزرگ قدس سره از سینهٔ من برآورده بود نقل کردم تا هر که مطالعه کند حظِ دنیا و آخرت یابد و این مستمند را از فاتحهٔ فاتحه یاد نماید که اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیعُ اَجرَ المُحسِنِین اللّهم احفظ لقاریها و سامعها و ناظرها بحق آیات القرآن بمنه و فضله برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

قطعهٔ تاریخ طبع لب لباب نتیجهٔ فکر جناب شاهزاده محمد امیر الملک بهادر صاحب حقانی قادری نقشبندی

عالیجناب مولوی احمد حسین خان
شایع کتاب کرد که مذکور محسود
فیضِ چنان نمود که الله الصمد
لبِ لبابِ مثنوی رحمتِ ابد

۱۳۲۸

بسم الله الرحمن الرحیم

٥١ ای خدا از فضل تو حاجت روا | با تو یاد هیچکس نبود روا
٥٢ گفت المعنی هو الله شیخ دین | بحر معنیهای رب العالمین
٥٣ صانع بی آلت و بی جارحه | واهب این هدیهای رابحه
واحد اندر ملک او را یار نی | بندگانش را جز او سالار نی
خالق افلاک و انجم بر علا | مردم و دیو و پری و مرغ را
خالق دریا و دشت و کوه و تیه | ملکت او بیحد و او بی شبیه
٥٤ ای مبدل کرده خاکی را بزر | خاک دیگر را بکرده بو البشر
٥٥ ای که خاک شوره را تو نان کنی | وی که نان مرده را تو جان کنی
٥٦ میکنی جزو زمین را آسمان | میفزائی در زمین از اختران

٥١ قوله ای خدا یعنی حاجت روائی مخصوص بجناب باریست و امید بر آمدن مقصود از غیر خدا داشتن جائز نباشد ۱۲

٥٢ قوله گفت مراد از شیخ دین بالاتفاق سید الطائفه جنید بغدادیست قدس الله سره العزیز اگرچه قائل این قول الشیخ [illegible] بوده اند لیکن [illegible] شیخ صدر الدین قونوی و شیخ محی الدین عربی و غیرهما ۱۲

٥٣ قوله صانع یعنی جناب باری را بهر آفریدن اشیا حاجت به اسباب و آلات از قبیل دست و پا [illegible] نیست از بهر آنکه [illegible] مستغنی است [illegible] ۱۲

٥٤ قوله ای مبدل کرده ظاهر است که پیدا [illegible] معدنست [illegible] و حضرت آدم علیه السلام را [illegible]

٥٥ قوله ای که خاک شوره را یعنی از قدرت حق [illegible] قادرست و قدرت او ظاهر کرد از خاک شوره همه نباتات پیدا میکند که آن بحکم اغذیه انسان خورد و هم بوده است و نان که مرده و بی روح و بی شعور است از آن جان میکند یعنی بعد [illegible]

٥٦ قوله میکنی جزو زمین [illegible] حضرات انبیا و اولیا علیهم السلام [illegible] ۱۲ [illegible] ۵۱ [illegible] یعنی حقیقی [illegible] [illegible] ۱۲

۵۲ قوله در زمین یعنی [illegible] [illegible] ۱۲

[illegible] ۱۲

ونگردانیم از فرمانِ تو / کفر باشد غفلت از احسانِ تو

ل شیءٍ ما خلا اللہ باطلٌ / اِنَّ فضلَ اللہِ غیمٌ ہاطلٌ

هیچ برگی نیفتد از درخت / بی قضا و حکمِ آن سلطانِ تخت

از دهان لقمه نشد سوی گلو / تا نگوید لقمه را حق کادخلو

در زمین و آسمانها ذرّه ۵۲ / بر نجنباند نگردد پرّه

بفرمانِ قدیمِ نافذش / شرح نتوانکرد جلدی نیست خوش

ذراتِ زمین و آسمان / لشکرِ حقند گاهِ امتحان

جزو جزوت لشکرِ او در وفاق ۵۳ / مر ترا اکنون مطیعند از نفاق

گر بگوید چشم را کو را فشار / درد چشم از تو بر آرد صد دمار

ور بدندان گوید او بنما وبال / پس ببینی تو ز دندان گوشمال

ن طب را بخوان بابُ العلل ۵۵ / تا ببینی لشکرِ تن را عمل

چونکه جانِ جانِ هر چیزی ویست ۵۶ / دشمنی با جانِ جان آسان نیست

خاک را و نطفه را و مضغه را / پیشِ چشمِ ما همی دارد خدا

کز کجا آوردمت ای بدنیت / که ازان آید همی خفریقیت

بهرِ آن پیغمبر این را شرح ساخت ۵۷ / هر که خود بشناخت یزدان را شناخت

ای خنک آنرا که ذاتِ خود شناخت ۵۸ / اندر امنِ سرمدی قصری بساخت

هین رها کن بد گمانی و ضلال / سر قدم کن چونکه فرمودت تعال

[illegible] ۱۲

۵۳ قوله [illegible] یعنی [illegible] ۱۲

۵۴ قوله جزو جزوت [illegible] شیطان [illegible] ۱۲

۵۵ قوله بازکن یعنی از کتب طبیه دریافت باید کرد که چقدر امراض بر اجسام انسان مقرر شد و حافظ حقیقی ازان بیماریها محفوظ میدارد ۱۲

۵۶ قوله چونکه جان یعنی جان هر چیز ذات پاک باریتعالیست که بقا وجود هر شی از حکم اوست پس هر کرا که چنان باشد علاقت و عداوت با او مستحسن نباشد ۱۲

۵۷ قوله بهر آن پیغمبر اشارتست بحدیث شریف من عرف نفسه فقد عرف ربه یعنی هر که شناخت نفس خود را بی تحقیق که شناخت پروردگار خود را ۱۲

پس بهتر از جناب کبریا کدام

یعنی که از و نفع بر داری

اگر جان مشتری [illegible]

۲ه قوله مشتری می خواهی [illegible]

۱ه قوله مشتری ماست [illegible] اشاره است بآیه که در سوره [illegible] اشتری من المؤمنین انفسهم [illegible]

لطفهای مضمر اندر قهر او — جان سپردن جان فزاید بهر او
بدترین قهرش به از مهر دو کون — نعم رب العالمین نعم عون
هر شمالی را یمینی او دهد — سنگ را ماهی یمینی او دهد
آنکه گل را شاهد خوشبو کند — هر چپی را راست فضل او کند
گر چپی با حضرت او راست باش — تا ببینی دست برد لطفهاش
مشتری ماست الله اشتری — از غم هر مشتری هین بر ترآ
مشتری جو که جویان تو اوست — عالم آغاز و پایان تو اوس
مشتری خواهی که از وی زر بری — به ز حق کی باشد ای جان مشتر
زین دکان زشت کیشان بر ترآ — تا دکان فضل کالله اشتر
کاله که هیچ خلقش ننگرید — از خلاقت آن کریم آنرا خر
هیچ قلبی پیش او مردود نیست — زانکه قصدش از خریدن سود نیس
گفت پیغمبر که حق فرموده است — قصد من از خلق احسان بوده
من نکردم امر تا سودی کنم — بلکه تا بر بندگان جودی ک
من نکردم پاک از تسبیح شان — پاک هم ایشان شوند و درفشا
آفریدم تا ز من سودی کنند — تا ز شهدم دست آلودی ک
حق هزاران صنعت و فن ساختست — تا که مادر بر تو مهر انداختس
پس حق حق سابق از مادر بود — هر که این حق را نداند خر

خریداری خواهد بود که نفع دنیا و آخرت در دست قدرت اوست ۱۲

۳ه قوله کاله کاله بمعنی کالا است که بمعنی اسباب و متاع آمده است یعنی ایزد برحق از کمال فضل و کرم خود بر عاصیان می بخشاید و هرگاه گناهگاری بخشوع و خضوع بحضرت باری تعالی رجوع می کند آنرا از درگاه خود مردود نمی سازد ۱۲

۴ه قوله گفت پیغمبر الخ در حدیث آمده است که حق تعالی میفرماید غرض من از پیدا کردن مخلوقات همین است

۱۰

[illegible]

۵ه قوله [illegible]

۶ه قوله حق یعنی [illegible]

ندیش و مکن لابه دگر جز بدان شاه رحیم دادگر

یه آن آفتاب روشنم ربی الاعلی از آن رو میزنم

م الانسان خم طغرای ماست ٥٢ علم عند الله مقصدهای ماست

نوعی از خط پیچیده ۱۲

ن از و آمد نیامد او ز جان صد هزاران جان و هدا و رایگان

ش جهت عالم همه اکرام اوست هر طرف که بنگری انعام اوست

و خاک و آب و آتش بنده اند با من و تو مرده با حق زنده اند

ب و باد و خاک و نار پر شرر بیخبر با ما و با حق باخبر

٥٣ لس آن ز غیر حق خبیر بیخبر از حق و از چندین نظیر

ن تو آن سنگ ریزه ساکتست پیش احمد او فصیح و ناطقست

٥٤ یش تو استون مسجد مرده است پیش احمد عاشق دل برده است

٥٥ له اجزای جهان پیش عوام مرده و پیش خدا دانا و رام

ه زین سویند و زان سو زنده اند خامش اینجا و انطرف گوینده اند

ن از ان سوشان فرستد سوی ما آن عصا گردد سوی ما اژدها

ها هم لحن داودی کند جوهر آهن بکف مومی کند

د حمال سلیمانی شود بحر موسی را سخندانی شود ٥٦

با احمد اشارت بین شود نار ابراهیم را نسرین شود

ل قارون را چو ماری درکشد استن حنانه آید در رشد

[illegible]

گریه کرد چنانچه تفصیل این هر دو معجزه در کتب احادیث مرقوم است ۱۲

٥٥ قوله جمله اجزای یعنی نزد مردم عوام جمله غیر ذی روح مرده اند و نزد حضرت حق زنده و دانا چنانکه آیه کریمه ان من شیء الا یسبح بحمده بر آن دلالت دارد و ظاهرست که تسبیح نمودن بدون دانش صورت نبندد ۱۲

٥٦ اشارتست بکریمه که در سوره شعرا واقعست فاوحینا الی موسی ان اضرب بعصاک البحر الخ یعنی وحی فرستادیم بسوی موسی که بزن از عصای خود دریا را پس دریا بشگافت ۱۲

٥٧ اشارتست بآیه که در سوره قصص واقعست فخسفنا به وبداره الارض الخ یعنی پس فرو بردیم قارون را و سرای او را بزمین ۱۲

سنگ بر احمد سلامی می کند | کوه یحیی را پیامی می کند
ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم | با شما نامحرمان ما خامشیم
چون شما سوی جمادی میروید | محرم جان جمادی چون شوید
از جمادی عالم جانها روید | غلغل اجزای عالم بشنوید
باد گوید پیکم از شاه بشر | گه خبر خیر آورم گه شوم و شر
زانکه مامورم امیر خود نیم | من چو تو غافل ز شاه خو
باد را بی چشم اگر بینش نداد | فرق کی کردی میان قوم عاد
چون همیدانست مومن از عدو | چون همیدانست مل را از کدو
گر نبودی واقف از حق جان باد | فرق چون میکرد اندر قوم عاد
باد آتش میشود از امر حق | هر دو سرمست آمدند از خمر حق
باد را دیدی که با عاد آن چه کرد | آب را دیدی که با طوفان
گر نبودی نیل را آن نور دید | از چه قبطی را ز سبطی می گزید
موج دریا چون بامر حق بتاخت | اهل موسی را ز قبطی واشناخت
خاک قارون را چو فرمان در رسید | با زر و تختش بقعر خود کشید
نور موسی دید موسی را نواخت | خسف قارون کرد و قارونرا شناخت
رجف کرد اندر هلاک هر دعی | فهم کرد از حق که یا ارض ابلعی
تا بگوش خاک حق چه خوانده است | کو مراقب گشته خامش مانده است

یعنی چگونه ۱۲

اضافت بادنی ۱۲

قوله چون همیدانست یعنی باد را
اگر ادراک نمی بود میان مومن و کافر چگونه
فرق می کرد و شراب را از کدو جدا کردن
و علیحده دانستن چسان می توانست ۱۲

قوله باد آتش یعنی باد از حکم الهی در
حق قوم عاد حکم آتش پیدا کرد که همه را نیست
و نابود گردانید و هر دو یعنی هم باد و هم
آتش مطیع فرمان ایزد تعالی هستند ۱۲

[illegible]

آتش ابراهیم را دندان نزد چون گزیدهٔ حق بود چونش گزد
پیشِ حق آتش همیشه در قیام همچو عاشق روز و شب پیچان مدام
آتشِ نمرود اگر چشم نیست با خلیلش چون ترحم کردنیست
سنگ بر آهن زنی بیرون جهد هم بامرِ حق قدم بیرون نهد
پرورد در آتش ابراهیم را ایمنیِ روح سازد بیم را
ای خرد[ه] بر کش تو پرّ و بالها سوره برخوان زُلزِلَت زِلزالها
در قیامت این زمین با نیک و بد کی ز نادیده گواهی میدهد
گر نه کوه و سنگ با دیدار شد پس چرا داود را او یار شد
این زمین را گر نبودی چشم جان از چه قارون را فرو برد آنچنان
گر نبودی چشمِ جان حنانه را چون بدیدی هجر آن فرزانه[ه] را
سنگریزه گر نبودی دیده ور چون گواهی دادی اندر مشت دُر
ق بر عدمها کان ندارد چشم و گوش چون فسون خواند همی آید بجوش
از فسونِ او عدمها[۱۲] زود زود خوش معلق میزند سوی وجود
صُنعِ حق با جمله اجزای جهان چون دمِ حرفست از افسون گران
جذبِ یزدان با اثرها و سبب صد سخن گوید نهان بی حرف و لب
گفت در گوشِ گل و خندانش کرد گفت با سنگ و عقیق و کانش کرد
گفت با جسم آیتی تا جان شد او گفت با خورشید تا رخشان شد او

ه این چنین [illegible] زیرکی ۱۲

ه از فرزانه مراد ذات جامع کمالات آن یگانه نفس آفاق است یعنی آنحضرت صلی الله علیه وسلم ۱۲

ه مراد از فسون او امر کن است لفظ فسون خواندن کنایه از حکم تکوین است

معلق گشتن و معلق زدن کنایت خلعت وجود در بر کردن ۱۲

باز در گوشش دمد نکته مخوف | در رخ خورشید افتد صد کسوف
تا بگوشش ابر آن گویا چه خواند | کو چو مشک از دیدهٔ خود اشک راند
در تردد هر که او آشفته است | حق بگوشش او معما گفته است
کل یوم هو فی شان بخوان | مر ورا بی کار و بی فعلی مدان
کمترین کاریش هر روز آن بود | کو سه لشکر را روانه می کند
لشکری ز اصلاب سوی امهات | بهر آن تا در رحم روید نبات
لشکری ز ارحام سوی خاکدان | تا ز نر و ماده پر گردد جهان
لشکری از خاکدان سوی اجل | تا ببیند هر کسی حسن عمل
صد چو عالم در نظر پیدا کند | چونکه چشمت را بخود بینا کند
از پی آن گفت حق خود را بصیر | که بود دیدویت هر دم نذیر
از پی آن گفت حق خود را سمیع | تا ببندی لب ز گفتار شنیع
از پی آن گفت حق خود را علیم | تا نیندیشی فسادی تو ز بیم
صد هزاران سیچشاند هوش را | که خبر نبود دو چشم و گوش را
حاکمست او یفعل الله ما یشا | او ز عین درد انگیزد دوا
در شکست پای حق بخشد پری | هم ز قعر چاه بگشاید دری
فهم و خاطر تیز کردن نیست راه | جز شکسته می نگیرد فضل شاه
خواجه شکسته بند آنجا رود | که در آنجا پای اشکسته بود

عالم در حالی ست یعنی بر روز [illegible] انتقام و احیا و اماته ذو الاقتدار [illegible] تیست یعنی در تنعیم سعدا و تعذیب [illegible] ذو الاقتدار ۱۲

قوله کل یوم [illegible] یعنی هر روز [illegible] ۱۲

قوله در تردد یعنی [illegible] معمای گفته است [illegible] ۱۲

قوله باز یعنی آفتاب [illegible] قدرت کامله خود روشن [illegible] ۱۲

قوله صد چو یعنی اگر ایزد بر حق کسی را چشم بینا عنایت سازد صد عالم مثل این عالم در نظر او جلوه گر گردد ۱۲

قوله از پی آن یعنی جناب کبریا باین وجهت خود را بصیر و سمیع و علیم فرموده که انسان ذات پاک او را هر دم حاضر و ناظر دانسته از معصیت [illegible] ۱۲

قوله صد هزاران مضمون این بیت [illegible] ۱۲

قوله حاکمست [illegible] ۱۲

قوله خواجه شکسته بند [illegible] ۱۲

چون شکسته دل شده از حالِ خویش / جابر اشکستگان دیدی ز پیش
دستِ اشکسته برآور در دعا / سوی اشکسته بود فضلِ خدا
کی شود چون نیستی رنجور و زار / آن جمالِ صنعتِ طب آشکار
خواری و دونیِ مسها بر ملا / گر نباشد کی نماید کیمیا
هیچکس در ملکِ او بی امرِ او / در نیفزاید سرِ یکتا ر مو
گر بیابان پر شود زرّ و نقود / بی رضایِ حق جوی نتوان ربود
ف۱ تا نشانِ حق نیارد نوبهار / ق / خاک سرها را نسازد آشکار
در زمستان شان اگرچه داده مرگ / زنده شان کرد از بهار و داد برگ
در زمستان شان اگر محبوس کرد / آن غرابان را خدا طاؤس کرد
درختان خزان دیده ۱۲
ف۲ منکران گویند خود هست این قدیم / این چرا بندیم بر ربّ الکریم
ف۳ کوریِ ایشان درونِ دوستان / حق برویانید باغ و بوستان
ف۴ هر جمادی را کند فضلش خبیر / عاقلان را کرده قهرِ او ضریر
صد هزاران نیزهٔ فرعون را / درشکست از موسیٰ با یک عصا
صد هزاران طبِّ جالینوس بود / پیشِ عیسیٰ و دمش افسوس بود
ف۵ صد هزاران دفترِ اشعار بود / پیشِ حرفِ اُمّیش آن عار بود
ف۶ آفتاب و مه چو دو گاوِ سیاه / یوغ در گردن به بندد شان آله
می پرستید اختری کو زر کند / رو بوی آرید کو اختر کند

ف۱ قوله تا نشان حق یعنی تا نشان فصل بهار [illegible] یعنی [illegible] حاصل [illegible] از زمین بر دمیدن [illegible] نباشد ۱۲

ف۲ قوله منکران مراد از منکران فرقه فلاسفه و دهریه باشد که یکی عالم را قدیم می گویند و دیگری مطلقاً انکار صانع [illegible]

ف۳ قوله کوری یعنی با وجود کوری ایشان [illegible] جل جلاله فلسفیان و دهریان [illegible] همچون افتاده اند [illegible] بستان کرد عارفان را باغ و بهار [illegible] گرایی آن [illegible] معرفت الهی [illegible] ترقی گرفت ۱۲ در دل عارفان [illegible] فضل [illegible]

ف۴ قوله هر جمادی [illegible] معرفت خود میگرداند غیر ذوی الروح را [illegible] و قهر او ذوی العقول را از مشاهده [illegible] خود نابینا میسازد و مراد از [illegible]

ف۵ قوله صد هزاران [illegible] ذات پاک آنحضرت صلی الله علیه وسلم [illegible] یعنی [illegible] کتب یهود و نصارا [illegible] ۱۲

ف۶ قوله آفتاب [illegible]

۱۵ بر ستاره پرستان [illegible] نفع خود [illegible] این هر دو را هیچ قدرت نیست [illegible] کنید که بمقصود خود برسید ۱۲

و آفتاب و ماه را باین اعتبار دو گاو [illegible] تاثیرات این هر دو [illegible] اثمار و نشو و نمای اشجار [illegible] کاشته [illegible] آن هر دو گاو در قبضه الٰهی گردش می کنند و ماه را [illegible] لاحق [illegible] سیاه [illegible] این هر دو بوده [illegible]

[illegible] این هر دو را خالق [illegible] نفع و ضرر [illegible] معبود [illegible] حقیقی [illegible] آفتاب [illegible] دو گاو سیاه [illegible] والله اعلم بالصواب ۱۲

می پرستید آفتابِ چرخ را
خوار کرده جانِ عالی نرخ را

آفتاب از امرِ حق طبّاخ ماست
ابلهی باشد که گوید او خداست

مُلکِ مُلک اوست فرمان آنِ او
کمترین سگ بر درِ آن شیطانِ او

گفت[۵۱] حق گر فاسقی و اهلِ صنم
چون مرا خوانذی اجابتها کنم

شاد باش و فارغ و ایمن که من
آن کنم با تو که باران با چمن

عشقها داریم با این خاکِ ما
زانکه افتادست در قعرِ رضا

کارِ[۵۲] ما اینست بر کوریِ آن
که بکارِ ما ندارد میلِ جان

این فضیلت خاک را زان رو دهم
زانکه نعمت پیشِ بی برگان نهم

با[۵۳] چنین غالب خداوندی کسی
چون نمیرد گر نباشد او خسی

این همه گفتیم لیک اندر بسیچ
بی عنایاتِ خدا هیچیم هیچ

بی عنایاتِ حق و خاصانِ حق
گر ملک باشد سیاهستش ورق

یا[۵۴] غیاثَ المُستغیثینَ اهدِنا
لا افتخارَ بالعُلومِ والغِنا

لا[۵۵] تُزِغْ قلباً هَدَیتَ بالکرم
و[۵۶]اصرِفِ السُّوءَ الذی خطَّ القلم

بگذران[۵۷] از جانِ ما سوءَ القضا
وامبُر ما را ز اخوانِ صفا

تلختر از فرقتِ تو هیچ نیست
بی پناهت غیرِ پیچاپیچ نیست

از فراق و هجر میگویی سخن
هر چه خواهی کن ولیکن این مکن

رحم کن بر روی که روی تو بدید
فرقتِ تلخِ تو چون خواهد کشید

یا رب سبا ۱۲

یعنی [illegible]

حکم بد ۱۲

۵۱ قوله گفت حق یعنی [illegible] اگر [illegible] باشی [illegible] گر [illegible] گمراه [illegible] کرده [illegible] از آنکه [illegible] ما

بلکه [illegible] رحمت [illegible] ما را [illegible]

بقول [illegible] ۱۲

۵۲ قوله کار ما اینست یعنی کار ما در رحمت است یا بر همه بندگان خود رحمت

[illegible] اگرچه آنها در عبادت من بجان و دل مشغول نمی شوند ۱۲

۵۳ قوله با چنین یعنی در حضور چنین خداوند با عظمت و جلال کسی که مثل خسی هم نباشد چگونه عجز و فروتنی نکند ۱۲

۵۴ قوله یا غیاث یعنی فریادرس فریاد کنندگان بنما راه راست مایان را و نیست افتخار بعلوم و غنای دنیا ۱۲

۵۵ قوله بگذران یعنی

۱۶

ای جناب کبریا اگر [illegible] ما را [illegible] در حق ما [illegible] [illegible] فرسوده باشیم [illegible] صفا باز مکن [illegible] از طریق ارباب صفا [illegible] آمده [illegible] ۱۲

۵۵ لا تزغ یعنی [illegible] دلهای ما را [illegible] هدایت [illegible] ۱۲

۵۶ و دور گردان بدی را که نوشت او را قلم ۱۲

یعنی [illegible] ۱۲

صد هزاران مرگ تلخ ای خوبرو — نیست مانند فراق روی تو

تلخی هجر از ذکور و از اناث — دور دار ای مجر ما نز استغاث

بر امید وصل تو مردن خوشست — تلخی هجر تو فوق (زیاده است ۱۲) آتش است

حرص اندر عشق تو فخرست و جاه — حرص اندر غیر تو ننگ (بسیار شدید ۱۲) و تباه

یا الهی سکرت ابصارنا — فاعف عنا (پس درگذر از ما ۱۲) اثقلت اوزارنا

یا خفیا قد ملأت الخافقین — قد علوت فوق نور المشرقین

انت سر کاشف اسرارنا — انت فجر مفجر انهارنا

یا خفی الذات محسوس العطا — انت کالماء و نحن کالرحا

انت کالریح و نحن کالغبار — تختفی الریح و غبراها جهار

تو بهاری ما چو باغ سبز خوش — او نهان و آشکارا بخششش

تو چو جانی ما مثال دست و پا — قبض و بسط دست از جان شد روا

تو چو عقلی ما مثال این زبان — این زبان از عقل دارد این بیان

ای برون از وهم و قال و قیل من — خاک بر فرق من و تمثیل من

ربنا انا ظلمنا سهو رفت — رحمتی کن ای رحیمیهات زفت

دستگیر از دست ما ما را بخر — پرده را بر دار و پرده ما مدر

این دعا هم بخشش و تعلیم تست — ورنه در گلخن گلستان از چه رست

ما چو چنگیم و تو زخمه میزنی — زاری از ما نی تو زاری میکنی

ف قوله یا الهی ای خدا مست گردید و خیره شد چشمان ما بسبب غفلت و گرانتر از آنکه گران شده است بار گناهان ما ۱۲

ف قوله یا خفیا ای پنهان شده از نظر تحقیق پر کرده مشرق و مغرب را تحقیق بلند شدی بالای نور مشرق و مغرب ۱۲

ف قوله انت تو راز های ما و کشف کننده رازهای ماست ۱۲

ف قوله یا خفی الذات ای پوشیده ذات ظاهر العطیه تو همچو آبستی و ما همچو آسیا ۱۲

ف قوله انت تو همچو بادی و ما همچو غبار پنهان می شود باد و غبار او آشکار است ۱۲

ف قوله ما چو چنگیم در بیان کمال قدرت جناب باری تعالی است و اظهار محض بی قدرتی و بی اختیاری آدمی مگر نه بطوریکه جبریه بران بنیاد مذهب باطل خود قایم کرده اند که آن سراسر باطل است ۱۲

ما چو ناییم و نوا در ما ز تست | ما چو کوهیم و صدا در ما ز تست
ما چو شطرنجیم اندر برد و مات | برد و مات ما ز تست ای خوش صفات
ما که باشیم ای تو ما را جانِ جان | ما که باشیم تا تو باشی در میان
ما عدمهاییم و هستیهای ما | تو وجودِ مطلقی فانی نما ۵۱
۵۲ ما همه شیران ولی شیرِ علم | حمله شان از باد باشد دمبدم
۵۳ حمله شان پیدا و ناپیداست باد | آنکه ناپیداست هرگز گم مباد
۵۴ بادِ ما و بودِ ما از دادِ تست | هستیِ ما جمله از ایجادِ تست
لذتِ هستی نمودی نیست را | عاشقِ خود کرده بودی نیست را
لذتِ انعامِ خود را وامگیر | نقل و باده جامِ خود را وامگیر
ور بگیری کیست جست و جو کند | نقش با نقاش چون نیرو کند
منگر اندر ما مکن در ما نظر | اندر اکرام و سخایِ خود نگر
ما نبودیم و تقاضا مان نبود | لطفِ تو ناگفتهٔ ما می‌شنود
این طلب در ما هم از ایجادِ تست | رستن از بیداد یارب دادِ تست
این قدر ارشاد تو بخشیده | تا بدین بس عیبِ ما پوشیده
۵۵ قطرهٔ دانش که بخشیدی ز پیش | متصل گردان بدریاهای خویش
بی طلب تو این طلب بنهاده | گنجِ احسان بر همه بگشاده
۵۶ تو ز قرآن باز جو تفسیرِ بیت | گفت ایزد ما رمیت اذ رمیت

... با عشق بازی شطرنج عارف مقابل را ۱۲

حرکات ما از زبان تست اگرچه در ظاهر [illegible] نیست [illegible] می نماید ۱۲

و بالذات نیست همچنین [illegible] ۵۲ قوله ما همه [illegible] محسوس نمی شوند ۱۲ [illegible] فانی نما [illegible] ۵۱ ای فنا کننده [illegible] ۱۲

۵۳ قوله حمله شان یعنی حمله ظاهر است و باد ظاهر نیست همچنین احکام ما ظاهر است و حق که مؤثر است ظاهر نیست و در غیبت است پس دعا می نمایند که آنچه در غیب است از مشاهدهٔ ما گم مباد ۱۲

۵۴ قوله باد ما یعنی نفس و هستی ما جمله از عطیات تست ۱۲

۵۵ قوله قطرهٔ دانش ۱۸۲ [illegible] یعنی دانشی که ما را بخشیده [illegible] از صفات تو [illegible] معرفت حاصل [illegible]

۵۶ قوله تو ز قرآن [illegible] یعنی [illegible] ما رمیت اذ رمیت [illegible] خدای تعالی [illegible] الهی است [illegible] و انسان را [illegible] ۱۲

گر به پرانیم تیر آن نی ز ماست ما کمان و تیراندازش خداست

یارب این بخشش نه حد کار ماست لطف تو لطف خفی را خود سزاست

صد هزاران دام و دانه است ای خدا ما چو مرغان حریص بی‌نوا

دم بدم پابستهٔ دام توایم هر یکی گر باز و سیمرغی شویم

می‌رهانی هر دمی ما را و باز سوی دامی می‌رویم ای بی‌نیاز

گر هزاران دام باشد در قدم چون تو با مایی نباشد هیچ غم

ما درین انبار گندم می‌کنیم گندم جمع آمده گم می‌کنیم

می‌نیندیشیم آخر ما بهوش کین خلل در گندم است از مکر موش

گر نه موش دزد در انبار ماست گندم اعمال چل ساله کجاست

چون عنایاتت بود با ما مقیم کی بود بیمی از آن دزد لئیم

ای عظیم از ما گناهان عظیم تو توانی عفو کردن در حریم

ما ز آز و حرص خود را سوختیم وین دعا را هم ز تو آموختیم

آنکه خواهی کز غمش خسته کنی راه زاری بر دلش بسته کنی

تا فرود آید بلا بی دافعی چون نباشد از تضرع شافعی

وانکه خواهی کز بلایش واخری جان او را در تضرع آوری

آفرینها بر تو بادا ای خدا ناگهان کردی مرا از خود جدا

گر سر هر موی من باشد زبان شکرهای تو نیاید در بیان

[illegible]

۱۹

و تضرع و زاری باز میدارد
که بلائی برو نازل شود و دفع
آن ممکن نباشد زیرا که تضرع
و نیاز دفع بلیات از سر انسان
می کند و هر گاه تضرع موقوف
شد پس دافع بلا که باشد و
علی هذا القیاس بالعکس باید
فهمید ۱۲

این ثنا گفتن ز من ترک ثناست — کین دلیل هستی و هستی خطاست

جان و دل را طاقت آن جوش نیست — با که گویم در جهان یک گوش نیست

تا قیامت گر بگویم زین کلام — صد قیامت بگذرد وین ناتمام

روز آخر شد سبق فردا بود — راز ما را روز کی گنجا بود

دست را اندر احد و احمد بزن — ای برادر واره از بوجهل تن

باب دوم در نعت رسول الله صلی الله علیه وسلم

بود در انجیل نام مصطفا — وان سر پیغمبران بحر صفا

بود ذکر حلیها و شکل او — بود ذکر غزو و صوم و اکل او

طائفه نصرانیان بهر ثواب — چون رسیدندی بدان نام و خطاب

بوسه دادندی بدان نام شریف — رو نهادندی بدان وصف لطیف

شد نیاز طالبان ار بنگری — شعلها از گوهر پیغمبری

زین سبب فرمود یزدان والضحی — والضحی نور ضمیر مصطفی

هین قم اللیل که شمعی ای همام — شمع اندر شب بود اندر قیام

بی فروغت روز روشن هم شبست — بی پناهت شیر اسیر ارنبست

مصطفی را وعده کرد الطاف حق — گر بمیری تو نمیرد این سبق

من کتاب و معجزت را رافعم — بیش و کم کن راز قرآن دافعم

من ترا اندر دو عالم حافظم — طاعنان را از حدیثت رافضم

قوله دست الخ [illegible] ۱۲

کر غفلت است خود را رها کن و آن را با او [illegible]

تغییر فرموده زیرا که این ملعون [illegible]

محمدی با قتضی العاقبة بود [illegible]

صلی الله علیه وسلم بعد [illegible]

فرموده که مات فرعون هذه الامة یعنی

ابوجهل که فرعون امت بود ۱۲

قوله شد نیاز [illegible]

[illegible]

کس نیابد بیش و کم کردن درو
توبه از من حافظی دیگر مجو

باش کشتیبان درین بحر صفا
که تو نوح ثانیی ای مصطفا

پس بکش تو زین جهان بیقرار
جوق کوران را قطار اندر قطار

۵۱ کار هادی این بود تو هادیی
ماتم آخر زمان را شادیی

هین روان کن ای امام المتقین
این خیال اندیشگان را بالیقین

۵۲ هر که در مکر تو دارد دل گرو
گردنش را من زنم تو شاد رو

بر سر کوریش کوریها نهیم
او شکر پندارد و زهرش دهیم

منبر و محراب سازم بهر تو
در محبت قهر من شد قهر تو

۵۳ از هراس و ترس گفتار لعین
دینت پنهان کی شود زیر زمین

چاکرانت شهرها گیرند و جاه
دین تو گیرد ز ماهی تا بماه

تا قیامت باقیش داریم ما
تو مترس از نسخ دین ای مصطفا

خیز در دم تو بصور سهمناک
تا هزاران مرده بر روید ز خاک

۵۴ چون تو اسرافیل وقتی راست خیز
رستخیزی ساز پیش از رستخیز

هر که گوید کو قیامت ای صنم
خویش بنما که قیامت آن منم

۵۵ ور نه باشد ز اهل این ذکر و قنوت
پس جواب الاحمق ای سلطان سکوت

راست میفرمود آن بحر کرم
بر شما من از شما مشفق ترم

۵۶ من نشسته در کنار آتشی
با فروغ شعله و بس ناخوشی

امام المتقین لقب آنحضرت است ۱۲

قنوت بضمتین فرمانبرداری و خاموش شدن و دعا خواندن ۱۲

[illegible] ۱۲

۵۱ قوله کار هادی
یعنی ای محمد صلی الله علیه وسلم [illegible] کار هادی [illegible] ۱۲

۵۲ قوله هین روان کن [illegible] ۱۲

۵۳ قوله از هراس و ترس گفتار لعین دین تو پنهان نخواهد شد بلکه روز بروز ترقی خواهد گرفت ۱۲

۵۴ قوله چون تو یعنی [illegible] ۱۲

۱۲۱

۵۵ قوله ورنه باشد ز اهل یعنی
هر که از ایمان و دین بهره
نداشته باشد با و گفتگو عبث است
زیرا که جواب جاهلان سکوت
باشد ۱۲

۵۶ قوله من نشسته
ارشاد آنحضرت صلی الله علیه
و آله وسلم است که من بر کنار دوزخ
محافظت شما از دخول آن میکنم
زیرا که شما از جهالت و نادانی
خود را در آتش می اندازند ۱۲

۵۱ قوله جزو وا از کل جدا گردیده ماند تو نیز همچنین شما را باید که [illegible] من [illegible] باشید ۱۲

۵۲ قوله راست یعنی آنحضرت صلی الله علیه وسلم در جواب ابوجهل یعنی ارشاد فرمودند که تو که مرا بدی بپنداری اگرچه فضول و بیهوده بوده اما اعتقاد با اهل خود این سخن راست میگوئی یعنی هر که بد باشند همه مردم در نظر او بد نمایند ۱۲

۵۳ قوله گفت یعنی آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرمودند که من آئینه مصقول دست قدرت خدا هستم هر که در و بیند نیک را نیک نظر آید و بد را بد ۱۲

۵۴ قوله خصمهای کانبیا [illegible]

۲۲

که شما پروانه وار از جهل خویش پیش آتش می کشید این جمله کیش

من همی رانم شما را همچو مست از در افتادن در آتش باد و دست

همچو پروانه شما آن سو دوان هر دو دست من شده پروانه ران

گفت پیغمبر شما را ای مهان چون پدر هستم شفیق و مهربان

زان سبب که جمله اجزای منید جزو را از کل چرا بر می کنید

۵۱ جزو وا از کل قطع شد بیکار شد عضو از تن قطع شد مردار شد

تا نه پیوندد بکل بار دگر مرده باشد نبودش از جان خبر

تو ولا منظور حق آنگه شوی که چو جزوی سوی کل خود روی

دید احمد را ابوجهل و بگفت زشت نقشی کز بنی هاشم شکفت

گفت احمد مر ورا که راستی ۵۲ راست گفتی گرچه کار افزاستی

دید صدیقش بگفت ای آفتاب نی ز شرقی نی ز غربی خوش بتاب

گفت احمد راست گفتی ای عزیز ای رهیده تو ز دنیای نه چیز

حاضران گفتند ای صدر الوری راست گو گفتی دو ضد را گو چرا

۵۳ گفت من آینه ام مصقول دست ترک و هندو در من آن بیند که هست

۵۴ خصمهای کانبیا بگذاشتند آن بدین احمدی برداشتند

چند بت بشکست احمد در جهان تا که یا رب گوی گشتند امتان

گر نبودی کوشش احمد تو هم می پرستیدی چو اجدادت صنم

مقوله حضرت [illegible] ۱۲

و در بعض نسخ دنیای بی چیز واقع است یعنی دنیای ناچیز ۱۲

آن سرت وارست از سجده بتان — تا بدانی حق او بر امتان
هر کراماتی که می جوئی بجان — او نمودت تا طمع کردی دران
صد هزاران آفرین بر جان او — بر قدوم و دور فرزندان او
آن خلیفه زادگان مقبلش — زاده اند از عنصر جان و دلش
گر ز بغداد و هری یا از ری اند — بی مزاج آب و گل نسل وی اند
شاخ گل هر جا که روید هم گلست — خم مل هر جا که جوشد هم ملست
پنج نوبت میزنندش بر دوام — همچنین هر روز الی یوم القیام
قفلهای ناکشاده مانده بود — از کف انا فتحنا بر کشود
هست اشارات محمد المراد — کل کشاد اندر کشاد اندر کشاد
از پی نظارهٔ او حور و جان — پر شده آفاق و هر هفت آسمان
خویشتن آراسته از بهر او — خود ورا پروای غیر دوست کو
آنچنان گشته پر از اجلال حق — که درو هم ره نیابد آل حق
لا یسع فیها نبی مرسل — والملک والروح ایضا فاعقلوا
گفت مازاغیم همچون زاغ نی — مست صبغتنا غیم مست باغ نی
زان محمد شافع هر داغ بود — که ز سرمه چشم او مازاغ بود
از الم نشرح دو چشمش سرمه یافت — دید آنچه جبرئیل آن بر نیافت
چونکه مغز نهای افلاک عقول — چون خسی آمد بچشم رسول

کراماتی یعنی [illegible] مطلوب و مقصود [illegible] بود از وجود با جود آنحضرت صلی الله علیه وسلم

[illegible] یوم القیامة [illegible]

[illegible]

یعنی انبیاء و فرشتگان همه دران مقام نمیرسند پس دریافت کنید این رمز را ۱۲

پس چه باشد مکه و شام و عراق
که نماید او نبردش اشتیاق

احمدا خود کیست[۵۱] اسپاهِ زمین
ماه بین بر چرخ و بشگاف این جبین

تا بداند سعد و نحسِ بیخبر
دورِ تست این دور نی دورِ قمر

دورِ تست[۵۲] آنرا که موسیِ کلیم
آرزو می برد زین دورت مقیم

چونکه موسی[۵۳] رونقِ دورِ تو دید
کاندرو صبح تجلی میدمید

گفت یارب اینچه دورِ رحمتست
این گذشت از رحمت اینجا رؤیتست

غوطه ده موسیِ خود را در بحار
در میانِ دورهٔ احمد برار

چون محمد یافت آن ملک و نعیم
قرصِ مه را کرد او در دم دو نیم

هر که بگزیند[۵۴] جز این بگزیده خوان
عاقبت گیرد گلویش استخوان

هر که سوی غیرِ خوانِ تو رود
دیو با او دان که همکاسه شود

هر که از همسایگیِ تو رود
دیو بیشکی که همسایه بود

از سرِ اکرام از بهرِ خدا
پیش ازین ما را مدار از خود جدا

ما بگفتارِ خوشت خو کرده ایم
ما ز شیرِ حکمتِ تو خورده ایم

ما چو طفلانیم و ما را دایه تو
بر سرِ ما گستران آن سایه تو

ای که چون تو در زمانه نیست کس
الله الله خلق را فریادرس

گوشِ ما هوشست[۵۵] چون گویا توئی
خشکِ ما بحرست چون دریا توئی

با تو ما را خاک بهتر از فلک
ای سماک از تو منور تا سمک

ای در نزدیکی ۱۲

یعنی بلاریب ۱۲

[۵۱] قوله احمدا خود خطابست از حضرت حق بانبی آنحضرت صلی الله علیه وسلم کرده یعنی بحقیقت [illegible] ماه بر چرخ بشگاف کرامت تو جهان است ۱۲

[۵۲] قوله دور تست یعنی آن دور را که موسی علیه السلام تمنا او میکرد دور تست زیرا که موسی بدریافت اوصاف آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم آمده و محو ده بودند که یارب مرا در امت محمدی داخل کن ۱۲

[۵۳] قوله غوطه ده یعنی حضرت موسی علیه السلام دعا کردند که مرا در بحار ادوار محمدی غوطه ده و در امتیان محمدی محسوب نما ۱۲

[۵۴] قوله هر که بگزیند یعنی هر که اطاعت رسول مقبول صلی الله علیه وسلم [illegible] گردن زشت خوار و تباه گردد یعنی

[۵۵] قوله گوش ما هوشست یعنی [illegible] از نا شنفت اینجا [illegible] که کلام آنحضرت صلی الله علیه وسلم [illegible] پیش ما [illegible] گردد ۱۲

[illegible]

بی تو ما را این فلک تاریکیست / باتوای ماه این فلک تا ریکیست
مرغ و ماهی در پناهِ عدلِ تست / کیست آن گم گشته کش فضلت نجست
داد ده ما را که بس زاریم ما / بی نصیب از باغ و گلزاریم ما
شهره ما در ضعف و اشکسته پری / شهره تو در لطف و مسکین پروری
یعنی شهرت ما ۱۲
داد ده ما را ازین غم کن جدا / دست گیر ای دستِ تو دستِ خدا
هر کسی را جفت کرده عدلِ حق / پیل را با پیل و بق را جنس بق
مونسِ احمد بمجلس چار یار / مونسِ بوجهل عتبه ذو الخمار
چشمِ احمد بر ابوبکری زده / وز یکی تصدیق صدیق آمده

باب سوم در صفت ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه

چون ابوبکر آیتِ توفیق شد / با چنان شه صاحب و صدیق شد
مصطفی زین گفت کای اسرارجو / مرده را خواهی که بینی زنده تو
میرود چون زندگان بر خاکدان / مرده جانش شده بر آسمان
جانش را این دم ببالا مسکنیست / گر بمیرد روح او را نقل نیست
زانکه پیش از مرگ او کردست نقل / این بمردن فهم آید نی بعقل
نقل باشد نی چو نقلِ جانِ عام / همچو نقلی از مقامی تا مقام
هر که خواهد کو ببیند بر زمین / مرده را میرود ظاهر چنین
مر ابوبکرِ تقی را گو ببین / شد ز صدیقی امیر المؤمنین

۲۵

قوله نقل باشد
اشارتست بحدیث شریف
اِنَّ اَولیاءَ اللهِ لا یموتونَ بل
ینتقلون من دارٍ الی دارٍ
یعنی اولیاء الله نمی میرند بلکه
رفتن ایشان از دنیا چنانست
که گویا از خانهٔ بخانهٔ دیگر نقل
میکنند ۱۲

اندرین نشأت نگر صدیق را / تا بحشر افزون کنی تصدیق را
دوست شو در خوی ناخوش برتری / تا ز خمر و زهر هم شکر خوری
زان نشد فاروق را زهری گزند / که بدان تریاق فاروقیش قند

باب چهارم در وصف عمر رضی الله تعالے عنه

چون عمر شیدای آن معشوق شد / حق و باطل را چو دل فاروق شد
تا عمر آمد ز قیصر یک رسول / در مدینه از بیابان نغول
گفت کو قصر خلیفه ای حشم / تا من اسپ و رخت را آنجا کشم
قوم گفتندش که او را قصر نیست / مر عمر را قصر جان روشنیست
گرچه از میری ورا آوازه ایست / همچو درویشان مر او را کازه ایست
ای برادر چون ببینی قصر او / چونکه در چشم دلت رستست مو
چشم و دل از موی علت پاک آر / وانگهان دیدار قصرش چشم دار
هر که را هست از هوسها جان پاک / زود بیند حضرت ایوان پاک
چون محمد پاک شد زین نار و دود / هر کجا رو کرد وجه الله بود
چون رفیقی وسوسهٔ بدخواه را / کی بدانی ثم وجه الله را
هر کرا باشد ز سینه فتح باب / او ز هر ذره ببیند آفتاب
حق پدیدست از میان دیگران / همچو ماه اندر میان اختران
دو سر انگشت بر دو چشم نه / هیچ بینی از جهان انصاف ده

قوله گرچه از یعنی اگرچه امیر مشهور است لکن اوقات درویشانه دارد و کازه بلغت فارسی [illegible] ۲۶

گر نه بینی این جهان معدوم نیست
عیب جز انگشت نفس شوم نیست

تو ز چشم انگشت را بر دار هین
وانگهانی هر چه میخواهی ببین

آدمی دیدست باقی پوستست
دید آنست آنکه دید دوستست

چونکه دید دوست نبود کور به
دوست کو باقی نباشد دور به

چون رسول روم این الفاظ تر
در سماع آورد شد مشتاق تر

دیده را بر جستن عمر گماشت
رخت را و اسپ را ضایع گذاشت

هر طرف اندر پی آن مرد کار
میشدی پرسان او دیوانه وار

کین چنین مردی بود اندر جهان
در جهان مانند جان باشد نهان

جست او را تاش چون بنده بود
لاجرم جوینده یابنده بود

دید اعرابی زنی او را دخیل
گفت عمر نک زیر آن سایه نخیل

مختصر اینک ۱۲

زیر خرما بن ز خلقان او جدا
زیر سایه خفته بین سایه خدا

آمد او آنجا و از دور ایستاد
مر عمر را دید و در لرزه فتاد

هیبتی ز آن خفته آمد بر رسول
حالتی خوش کرد بر جانش نزول

مهر و هیبت هست ضد همدگر
این دو ضد را دید جمع اندر جگر

گفت با خود من شهان را دیده ام
پیش سلطانان بسی بگزیده ام

از شهانم هیبت و ترسی نبود
هیبت این مرد هوشم را ربود

رفته ام در بیشهٔ شیر و پلنگ
روی من ز ایشان نگردانید رنگ

قوله آدمی دیدست یعنی [illegible] حقیقت [illegible]

۲۷

باید دانست که مهر از مقولهٔ انس است و نفرت از هیبت و قاصد روم را مهر بود انس نبود و هیبت بود نفرت نبود در این محل خیلی تعجب دارد که دو ضد در ذات او جمع گردد ۱۲

بس شدستم در مصاف و کارزار همچو شیران دم که باشد کارزار
بس که خوردم بس زدم زخم گران دل قوی تر بوده ام از دیگران
بی سلاح این مرد خفته بر زمین من بهفت اندام لرزان چیست این
هیبت حقست این از خلق نیست هیبت این مرد صاحب دلق نیست
هر که ترسید از حق و تقوی گزید ترسد از وی جن و انس و هر که دید
چونکه عثمان رض آن عیان را عین گشت نور فائض بود ذی النورین گشت

بهمه اعضا لرزانست ۱۲

باب پنجم در وصف عثمان بن عفان رضی الله تعالی عنه

قصهٔ عثمان رض که بر منبر برفت چون خلافت یافت بشتابید تفت
منبر مهتر که سه پایه بدست رفت ابوبکر رض دوم پایه نشست
بر سوم پایه عمر رض در دور خویش از برای حرمت اسلام و کیش
دور عثمان رض آمد و بالای تخت بر شد و بنشست آن محمود بخت
پس سوالش کرد شخصی بو الفضول کان دو ننشستند بر جای رسول
پس تو چون جستی از ایشان برتری چون برتبت تو از ایشان کمتری
گفت اگر پایه سوم را بسپرم وهم آید که مثال عمرم
گر دوم پایه شوم من جای جو گوئیم مثل ابو بکرست او
هست این بالا مقام مصطفا وهم مثلی نیست با آن شه مرا
بعد از آن بر جای خطبه آن ودود تا بقرب عصر لب خاموش بود

یای معروف مصدری ۱۲

بو الفضول ای ابو الفضول یعنی زیاده گوی ۱۲

۵۱ قوله چونکه عثمان یعنی حضرت عثمان رضی الله عنه که بزیارت پاک رسول مقبول علیه الصلوة والسلام اخلاص و عقیدت کامل حاصل کرد بسبب افاضهٔ نور محمدی بخطاب ذو النورین مخاطب گشت و حضرت عثمان را ذو النورین ازین جهت می گفتند که دو دختر نیک اختر آنحضرت صلی الله علیه وسلم در عقد نکاح حضرت عثمان یکی بعد وفات دیگری در آمده بود ۱۲

۵۲ قوله هست این لا ریب چون عدیل و نظیر آنحضرت صلی الله علیه وسلم محال و ممتنع ست پس چگونه گمان مثلیت بسوی امکان حضرت عثمان شد درست نیست بهذا خبیث و مردود ۱۲

۵ در وصف عثمان رض ۲۸

زهره نی کس را که گوید هین بخوان   یا برون آید ز مسجد آن زمان
هیبتی بنشسته بد بر خاص و عام   پر شده نور خدا در صحن و بام
٥١ بهر این فرمود پیغمبر که من   همچو کشتی‌ام بطوفان زمن
ما و اصحابیم چون کشتی نوح   هر که دست اندر زند یابد فتوح
از علی آموز اخلاص عمل   شیر حق را دان مطهر از دغل

باب ششم در وصف علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه

٥٢ راز بگشا ای علی مرتضی   ای پس سوء القضا حسن القضا
چون تو بابی آن مدینهٔ علم را   چون شعاعی آفتاب حلم را
باز باش ای باب رحمت تا ابد   بارگاه ما له کفواً احد
زین سبب پیغمبر با اجتهاد   نام خود و آن علی مولی نهاد
٥٣ گفت هر کو را منم مولا و دوست   ابن عم من علی مولای اوست
گفت پیغمبر علی را کای علی   شیر حقی پهلوان و پردلی
لیک بر شیری مکن هم اعتمید   اندر آ در سایهٔ نخل امید
یا علی از جملهٔ طاعات راه   برگزین تو سایهٔ خاص اله
هر کسی در طاعتی بگریختند   خویشتن را مخلصی انگیختند
٥٤ تو برو در سایهٔ عاقل گریز   تا رهی زان دشمن پنهان ستیز
از همه طاعات اینت بهتر است   سبق یابی بر هر آن سابق که هست

٢٩

٥٤ قوله تو برو

مراد از عاقل ذات بابرکات آنحضرت صلی الله علیه وسلم است و اشاره است که بانکه بعقل من عمل کرد نه بنقل کتب سابقه ۱۲

چون ز رویش مرتضی شد دُرفشان — گشت او شیرِ خدا در مرجِ جان
تازه کن ایمان نه از گفتِ زبان — ای هوا را تازه کرده در نهان

باب هفتم در ایمان

تا هوا[۵۱] تازه است ایمان تازه نیست — کین هوا جز قفلِ آن دروازه نیست
هر که خود را از هوا خود باز کرد — گوش خود را آشنائی راز کرد
عُروة الوثقیٰ ست این ترکِ هوا — بر کشید این شاخ جان را بر سما
باد در مردم هوا و آرزوست — چون هوا بگذاشتی پیغامِ هوست
با هوا[۵۲] و آرزو کم باش دوست — که یُضِلُّکَ عَن سَبِیلِ الله اوست
تختِ دل معمور شد پاک از هوا — بر وی اَلرَّحمٰن عَلَی العَرشِ اسْتَوٰی
ذاتِ ایمان نعمت و لوتیست هول — ای قناعت کرده از ایمان بقول
مصطفی[۵۳] فرمود از گفتِ جحیم — گو ز مؤمن لابه گر گردد ز بیم
گویدش بگذر ز من ای شاه زود — هین که نورت سوزِ نارم را ربود
پس هلاکِ نار نورِ مومنست — ز انکه بی ضد دفعِ ضد لا یمکنست
نار ضدِ نور باشد روزِ عدل — کان ز قهر انگیخته شد این ز فضل
گر همی خواهی تو دفعِ شرِ نار — آبِ رحمت بر دلِ آتش گمار
چشمهٔ آن آبِ رحمت مؤمنست — آبِ حیوان روحِ پاکِ محسنست
بر دل و دینِ خرابت نوحه کن — که نمی بینی جز این خاکِ کهن

---

۵۱ قوله هوا یعنی زمانیکه خواهش نفسانی بکلی زایل نشود تکمیل ایمان صورت نبندد و بقوله تعالی و نهی النفس عن الهوی الآیه ۱۲

۵۲ قوله با هوا و آرزو اشاره است بکریمه و لا تتبع الهوی فیضلک عن سبیل الله یعنی پیروی خواهش نفس مکن پس گمراه خواهد کرد ترا از راه راست ۱۲

۵۳ قوله مصطفی فرمود یعنی آنحضرت صلی الله علیه [illegible] دوزخ [illegible] ای مؤمن زود بگذر [illegible] نور تو [illegible] آتش [illegible]

[illegible] ۱۲

[illegible] ۱۲

[illegible] ۱۲

مومن آن باشد که اندر نیک و بد
کافر از ایمان او حسرت خورد

گر بگوئی گبر را کین آسمان
آفریده کیست وین خلق و جهان

گوید او کین آفریده از خداست
کافرینش بر خدائیش گواست

کفر و فسق و استم بسیار او
هست لایق با چنان اقرار او

فعل او کرده دروغ آن قول را
تا شد او لایق عذاب هول را

بس چنان کن فعل کان خود بی زبان
باشد اشهد گفتن و عاین عیان

تا همه این عضو عضوت ای پسر
گفته اشهد تو اندر نفع و ضر

رفتن بنده پی خواجه گواست
که منم بنده و این مولای ماست

حکایت

بود گبری در زمان بایزید
گفت او را یک مسلمان سعید

ای چه باشد گر تو ایمان آوری
تا بیابی صد نجات و سروری

گفت این ایمان اگر هست ای مرید
آنکه دارد شیخ عالم بایزید

من ندارم طاقت آن تاب آن
کان فزون آمد ز کوششهای جان

گر چه در ایمان و دین ناموقنم
لیک در ایمان او بس مومنم

دارم ایمان کان ز ایمان برترست
بس لطیف و با فروغ و با فرست

مومن ایمان اویم در نهان
گرچه مهرم هست محکم بر زبان

باز ایمان گر خود ایمان شماست
نی بدان میلیستم و نی اشتهاست

استفهام ۱۲

یعنی بی یقینم ۱۲

قوله فعل او الخ یعنی با وصف اینکه کافر [illegible] اقرار [illegible] چون [illegible] اعتباری [illegible] عمل [illegible] ۱۲

قوله رفتن بنده الخ [illegible] تابعداری مولاست [illegible] بنده [illegible] اطاعت [illegible] اطاعت [illegible]

قوله من ندارم الخ [illegible] ایمان [illegible] ازان [illegible] ایمانی [illegible] کیفیت ایمانی [illegible] ایمان کفر من بهتر [illegible] به تحصیل این ایمان [illegible] و این اعتقاد من که بایزید [illegible] و از اهل عرفانست بر اساس [illegible] کامل نیست ۱۲

دفتر اول

۳۱

آنکه صد میلش سوی ایمان بود
چون شما نرا دید زان فاتر شود
آنکه نامش باشد و معنیش نی
چون بیابان را مفازه گفتنی
عشق او را ز دِ ایمان بفسرد
چون بایمانِ شما او بنگرد
شیطان ۱۲
در وضو هر عضو را وردِ جدا
آمده اندر خبر بهرِ دعا

باب هشتم در طهارت

چونکه استنشاق بینی می کنی
بوی جنت خواه از ربِ غنی
تا ترا آن بو کشد سوی جنان
بوی گل باشد دلیلِ گلستان
بوقلاوزست و رهبر مر ترا
میبرد تا خلد و کوثر مر ترا
بفتح اول و ضم واو و زای معجمه بلفظ ترکیست بمعنی رهبر ۱۲
برکمی داری سوِ این باغ گام
بوی افزون جوی کن دفعِ زکام
تا که آن بو جاذبِ جانت شود
تا که آن بو نورِ چشمانت شود
بینی آن باشد که او بوئی برد
بوی او را جانبِ کوئی برد
تا ز زهر و از شکر درنگذری
کی تو از گلزارِ وحدت بو بری
چونکه استنجا کنی وردِ سخن
این بود که از ذمائم پاک کن
دستِ من اینجا رسید این را بشست
دستم اندر شستنِ جانست سست
ای ز تو کس گشته جانِ ناکسان
دستِ فضلِ خویش بر جانم رسان
حدِّ من این بود کردم من لئیم
زانسوِ حد را نقی کن ای کریم
پاک
از حدث شستم خدایا پوست را
از حوادث تو بشو این دوست را

قوله چونکه استنشاق
درین مقام بیان آداب
[illegible] حدیث نبوی صلی الله
علیه وسلم ۱۲

[illegible]

روی ناشسته نه بیند روی حور   لا صلوة گفت الّا بالحضور

باب نهم در صلوة

پنج وقت آمد نماز ای رهنمون   عاشقان خود فی صلوة دائمون
نی به پنج آرام گیرد آن خمار   که دران سرهاست آن پانصد هزار
هست زر غبّا وظیفهٔ عاشقان   سخت مستسقیست جان عارفان
هر نبی زو برآورده برات   استعینوا منه صبراً او الصلوت
آنکه معرض را از زر قارون کند   رو بدو آری بطاعت چون کند
مرهوا را تو وزیر خود مساز   که برآید جان پاکت از نماز
پنج حس ظاهر و پنج درون   در صفند اندر قیام الصافون
هر کسی کو از صف دین سرکشست   میرود سوی صفی کان ناخوشست
مومنی آخر درآ در صف رزم   که ترا در آسمان بودست بزم
بر امید راه بالا کن قیام   همچو شمعی پیش محراب ای غلام
گرچه نعمت دادنش بی علتست   طاعت او کار صاحب دولتست
چون چنین رفتست سنت کار کن   کار کن جان پدر بسیار کن
گفت پیغمبر رکوعست و سجود   بر در حق کوفتن حلقهٔ وجود
حلقهٔ آن در هر آنکو میزند   بهر او دولت سری بیرون کند
گفت واسجد واقترب یزدان ما   قرب جان شد سجدهٔ ابدان ما

۳۳

صف کشیده باو اقتدا می کند ۱۲

۵۵ قوله گرچه نعمت یعنی هرچند که جناب معبود حقیقی محتاج عبادت مخلوق نیست و بی وجه مغفرت میفرماید لیکن بنده را واجبست که اطاعت و عبادت خالق برحق برخود واجب و لازم گرداند که علامت حصول دولت وسعادت سرمدیست ۱۲

۵۱ قوله چون سجودی یعنی [illegible] سجود و رکوعی [illegible] روشن [illegible] جنت ست ۱۲

۵۲ قوله دانه را [illegible] مثل الذین ینفقون اموالهم [illegible] ۷۰۰ [illegible] انسان [illegible] بصد درجه میرسد [illegible] می یابد ۱۲

چون سجودی یار کوعی مرد کشت ۵۱ — شد دران عالم سجود او بهشت
چون پریده از دهانش حمد حق — مرغ جنت سازدش رب الفلق
مالک الملک است هر کش سر نهد — بیجهان خاک صد ملکش دهد
لیک ذوق سجدهٔ پیش خدا — خوشتر آید از دو صد دولت سرا
پادشاهان جهان از بدرگی — بو نبردند از شراب بندگی
ورنه ادهم وار سرگردان و دنگ — ملک را برهم زدندی بیدرنگ
خود که یابد این چنین بازار را — که بیک گل میخری گلزار را
دانه را ۵۲ صد درختستان عوض — حبه را آیدت صد کان عوض
کان لله ۵۳ دادن آن حبه است — تا که کان الله له آید بدست
الله الله زود بفروش و بخر — قطرهٔ ده بحر پر گوهر بخر
ده زکات روی خوب ای خوبرو — شرح جان شرحه شرحه بازگو

فاعل ۱۲ — معروف — ای شکر کن ۱۲ — بالفتح پاره پاره ۱۲

باب دهم در زکات

ای زکاتت کیسه ات را پاسبان — وی صلاتت هم زکاتت را شبان
ابر برناید ۵۴ پی منع زکات — وز زنا افتد وبا اندر جهات
آن درم دادن سخی را لایقست — دادن جان خود سخای عاشقست
نان دهی بهر خدا نانت دهند — جان دهی از بهر حق جانت دهند
پس گدایان آئینه جود حقند — وان که با حق اند جود مطلقند

۵۳ قوله کان لله یعنی هر که در راه خدا هر چه خواهد داد کان الله له را مصداق خواهد شد یعنی خدا برای اوست ۱۲

۵۴ قوله ابر برناید یعنی هر گاه که مردم از مال خود ادای زکوة نمی کنند باران از آسمان نمی بارد و قحط می افتد و چون فعل زنا در مردم شایع میگردد وبا می آید ۱۲

صد نشان باشد درون ایثار را | صد علامت هست نیکوکار را

۵۱ ای لبا اساک کز انفاق به | مال حق را جز بامر حق مده

تا عوض یابی تو گنج بیکران | تا نباشی از عداد کافران

۵۲ امر حق را باز جو از واصلی | امر حق را در نیابد هر دلی

از زمره ۱۲

چون زستت فت ایثار زکات | گشت این دست آن طرف نخل نبات

۵۳ قرض ده این دولت اندر اقرضوا | تا که صد دولت ببینی پیش رو

دولت رفته کجا قوت دهد | دولت آینده خاصیت دهد

۵۴ ما نقص مال من الصدقات قط | انما الخیرات نعم المرتبط

۵۵ تا شگفته مصطفی شاه نجاح | السماح یا اولی النعم رباح

جوشش و افزونی زر در زکات | ۵۶ عصمت از فحشا و منکر در صلات

مال در ایثار اگر گردد تلف | در درون صد زندگی آید خلف

گر زشتر دیو تن را وا بری | در فطام او بسی نعمت خوری

باش در روزه شکیبا و مصر | دمبدم قوت خدا را منتظر

باب یازدهم در صوم

لب فرو بند از طعام و از شراب | سوی خوان آسمانی کن شتاب

۵۷ این دهان بستی دهانی باز شد | کو خورنده لقمهای راز شد

در جهان گر لقمه و گر شربتست | لذت او فرع محو لذتست

این ابیات از دفتر چهارست ۱۲

۵۱ قوله ای لبا یعنی ای لب صرف بیهوده و بیجا [illegible] بهشت نگاه دار آن باشد که انسان مال خود را در راه خدا [illegible] بیجا و بیهوده خرج کند ۱۲ ۵۲ قوله امر حق را از اهل استنباط [illegible] سالک [illegible] واصل بحق یقین تا بجوید از واصلی باشد ۱۲ امر حق شنوده باشد یعنی

۵۳ قوله قرض ده [illegible] دولت [illegible] بفحوای [illegible] استجابت آن تحصیل مال [illegible] ده باشد و بسکنیان [illegible] بیعوض آن صد [illegible] نعمت و نیرومی [illegible] ۱۲

۵۴ قوله ما نقص یعنی مال کم نگردد ۱۲ نقصان نپذیرد مال از صدقه دادن جز این نیست که خیرات مونس نیک است

۵۵ نجاح بالضم برآمدن حاجت و سماح بالفتح جوانمردی و رباح بالفتح فائده بهره داشتن ۱۲

۵۶ قوله عصمت اشاره است بکریمه ان الصلوة تنهی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز باز میدارد انسان را از افعال بد ۱۲

۵۷ یعنی ترک کردن لقمهٔ طعام دنیا لب از سخن لغو و مرتع عمره جنت [illegible] باز می گردد ۱۲

[illegible] ۳۵ ۱۱

زین خورشها اندک اندک باز بُر	کین غذای خر بود نی زان حُر

تا غذای اصل را قابل شوی	لقمهای نور را آکل شوی

آن طعام الله قوت خوشگوار	بر چنان دریا چو کشتی شو سوار

چشم گریان بایدت چون طفل خرد	کم خور آن نان را که نان آب تو برد

تن چو با برگ است روز و شب ازان	شاخ جان در برگ ریزست و خزان

برگ تن بی برگی جانست زود	این بباید کاستن آنرا فزود

اقرضِ الله قرض ده زین برگ تن	تا بروید در عوض در دل سمن

قرض ده کم کن ازین لقمه تنت	تا نماید وجه لاعینٌ رأت

تن ز سرگین خویش چون خالی کنی	پر ز مشک و دُرِّ اجلالی کنی

[٥٢] یا حریص البطن عرّج هکذا	انّما المنهاج تبدیل الغذا

[٥٣] یا مریض القلب عرّج للعلاج	جملة التدبیر تبدیل المزاج

[٥٤] ایّها المحبوس فی رهن الطعام	سوف تنجی ان تحمّلت الفطام

انّ فی الجوع طعاماً وافره	افتقدها وارتج کن نافره

هر آئینه در گرسنگی طعام بسیارست	گم کن او را و امیدوار باش بشو رمنده

[٥٥] اغتذ بالنور کن مثل البصر	وافق الاملاک یا خیر البشر

چون ملک تسبیح حق را کن غذا	تا رهی همچون ملائک از اذی

اندکی زین شرب کم کن بهر خویش	تا که حوض کوثری یابی به پیش

وارهی زین روزی ریزه کثیف	در فتی در لوت و در قوت شریف

٥١ قوت بزرگ

تن چیست یعنی بجز درش

تن با صحت کاهش

جانست بیس ای یار

که جسم را کاهش دهی و جان را افزایش ۱۲

٥٢ یعنی ای حریص شکم بالا رو ۱۲

بر سبیل عرفانی دنیا

یا غذا همانا تبدیل غذا

همچنین جز این نیست

که راه مستقیم بدل کردن خورش است یعنی تبدیل غذاے جسمانی بلذات روحانی ۱۲

٥٣ یعنی اے مریض و بیمار دل میل کن از برای درمان همگی تدبیر ۱۲

٥٤ یعنی ای زندانی در گرو طعام سرانجامست که نجات یابی ازین زندان اگر برداری و طاقت آری افطار را که ترک شیر باشد یعنی ترک طعام ۱۲

٥٥ غذا گیر از نور و باش مانند چشم نورست و موافقت کن با فرشتگان ای بهترین آدمیان ۱۲

ای پدر الانتظار الانتظار   از برای خوان بالا مردوار
هر گرسنه عاقبت قوتی بیافت   آفتاب دولتی بر وی بتافت
ضیف[۵۱] با همت چو آشی کم خورد   صاحب خان آش بهتر آورد
سر[۵۲] بر آور همچو کوهی ای سند   تا نخستین نور حق بر تو زند
کان سر کوه بلند مستقر   هست خورشید سحر را منتظر
نفس تو تا مست نقلست و نبید   وانکه روحت خوشهٔ غیبی ندید
خوی معده زین که و جو باز کن   خوردن ریحان و گل آغاز کن
معده را خو کن بدان ریحان و گل   تا بیابی حکمت و قوت رسل
معده[۵۳] تن سوی کهدان می کشد   معدهٔ دل سوی ریحان می کشد
هر که کاه و جو خورد قربان شود   هر که نور حق خورد قرآن شود
مائده عقلست نی نان و شوا   نور عقلست ای پسر جان را غذا
گر خوری یکبار از ان ماکول نور   خاک ریزی بر سر نان تنور
نیم تو مشکست و نیمی پشک هین   هین میفزا پشک افزا مشک چین
معده را بگذار و سوی دل خرام   تا که بی پرده ز حق آید سلام
کین[۵۴] جهاد و صوم سختست و خشن   لیک این بهتر ز بعد امتحن
رنج کی ماند دمی که ذو المنن   گویدت چونی تو ای رنجور من
این[۵۵] دهان بر بند تا بینی عیان   چشم بند آن جهان حلق و دهان

عه یعنی نقل حسی
نفس تو در بند لذات جسمانی
[illegible]
مقتضیات
[illegible] از نقل [illegible] ۱۲

۵۱ قوله ضیف یعنی میزبان مهمان
برای مهمانی که همت [illegible]
خوردن خوان [illegible]
لطیف بیشتر آورد
ترازو ۱۲

۵۲ قوله سر بر آور
یعنی انسان همت
خود را بسوی حضرت
صورت بلند داشته
باشد که [illegible] نور حقیقی
[illegible] تا بلند جناب
بیان [illegible]
[illegible] اول [illegible]
خورشید [illegible]
بلند [illegible] ۱۲

۵۳ قوله معدهٔ تن
یعنی تن پروری را بسوی
کهدان [illegible] خوردن
[illegible] ریحان
[illegible]
[illegible]
جمیع [illegible]
[illegible] لذات
دنیاوی فانی باشد و صبر
و قناعت بسوی لذت
اخروی می کشد ۱۲

۳۷ ۱۱

۵۴ قوله کین جهاد یعنی
جهاد و روزه اگرچه در ظاهر
بسیار دشوار است لیکن بعد
از تحمل موجب صد گونه راحت
باشد ۱۲

۵۵ قوله این دهان بر بند
یعنی مانع و حاجب نعمتهای
اخروی همین دهان و حلقست
که مصروف لذات جسمانیست
و هرگاه که این دهان را
از خوردن غذاهای
دنیوی باز داشتی
نعمتهای غیب در
دهان تو آرد ۱۲

ای دهان تو خود دهانهٔ دوزخی
وی جهان تو بر مثالِ برزخی ۵۱

کارِ دوزخ میکنی در خوردنی
بهر او خود را تو فربه می کنی

کارِ خود کن روزیِ حکمت بخور
تا شود فربه دلِ با کرّ و فر

خوردنِ تن مانعِ این خوردنست
جان چو بازرگان و تن چون رهزنست

شمعِ تاجر آنگهست افروخته
که بود رهزن ز دار آویخته

هر زمان می درّد این دلقِ تنت
پاره بر وی میزنی زین خوردنت

پاره دوزی می کنی اندر دکان
زیر این دکان تو مدفون دو کان

پاره بر کن ازین قعرِ دوکان
تا بر آرد سر به پیشِ تو دو کان

پاره دوزی چیست خوردن آب و نان
میزنی این پاره بر دلقِ گران

۵۲ ای ز نسلِ پادشاهِ کامگار
باخود آ زین پاره دوزی ننگ دار

وانکه هر شهوت چو خمرست و چو بنگ
پردهٔ هوشست و عاقل زوست دنگ

۵۳ خمر تنها نیست سرمستیِ هوش
هر چه شهوانیست بندد چشم و گوش

نفسِ فرعونیست هین سیرش مکن
تا نیارد یاد زان کفرِ کهن

گر بگرید و ربنالد زار زار
او نخواهد شد مسلمان هوشدار

چون گلو تنگ آورد بر ما جهان
خاک خوردی کاشکی حلق و دهان

۵۴ اشکمِ تی لافِ طبخی نزد
کاتشش را نیست از هیزم مدد

اشکمِ خالی بود زندانِ دیو
کش غمِ نان مانعست از مکر و ریو

قوله ای ز نسل مراد از پادشاه کامگار ذات پاک حضرت آدم علیه السلام است ۱۲

۵۲ [illegible] باری ۱۲

بنات همچون [illegible] متصل باشد و هم این دنیای دون پس اینجا هم بهرهٔ اتصال دارد یکی از ان دو چیز باشد و بهر

۵۱ برزخ در میان

۵۳ قوله خمر تنها یعنی فقط شراب ظاهری باعث مدهوشی انسان نیست بلکه خواهش نفسانی و هوا و هوس شیطانی هم حکم شراب دارد که باعث غفلت انسان می شود ۱۲

۳۸

۵۴ یعنی شکم [illegible]
شکم از آتش [illegible]
چندان [illegible]
چندان [illegible]
[illegible] نشود [illegible]
[illegible] ۱۲

[illegible] ۱۲

اشکم پر[٥١] لوت دان بازار دیو   تاجران دیو را در وی غریو
جوع خود سلطان داروهاست هین   جوع در جان نه چنین خوارش مبین
گر نباشد جوع صد رنج دگر   از پی هیضه برآرد از تو سر
[٥٢]رنج جوع اولی بود خود زان علل   هم بلطف و هم بخفت هم عمل
رنج جوع از رنجها پاکیزه‌تر   خاصه در جوعست صد نفع و هنر
جمله ناخوش از مجاعت خوش شود   جمله خوشها بی مجاعت رد بود
آن یکی میخورد نان فخفره   گفت سائل چون بدین استت شره
گفت جوع از صبر چون دوتا شود   نان جو در پیش من حلوا شود
پس توانم که همه حلوا خورم   چون کنم صبر صبوران لاجرم
[٥٣]لذت از جوعست نی از نقل نو   با مجاعت از شکر به نان جو
[٥٤]هر که را درد مجاعت نقد شد   نو شدن با جزو جزوش عقد شد
خود نباشد جوع هر کس را زبون   کین علف زاریست زاندازه برون
جوع مر خاصان حق را داده‌اند   تا شوند از جوع شیر زورمند
جوع هر جلف گدارا کی دهند   چون علف کم نیست پیش او نهند
که بخور که هم بدین ارزانیی   تو نئی مرغاب مرغ نانیی
از برای غصهٔ نان سوختی   دیدهٔ صبر و توکل دوختی
جوع رزق جان خاصان خداست   کی زبون همچو تو گیج[٥٥] گداست

٥١ قوله اشکم پر لوت یعنی شکم پر از غذاهای گوناگون بازار شیطانست که تاجران شیطان دران هنگامه آبادانی دارند ١٢

٥٢ قوله رنج جوع یعنی رنج گرسنگی از رنج تکلیف بیماریها سهل باشد بجمیع الوجوه ١٢

٥٣ قوله لذت از یعنی بسبب گرسنگی هر غذا که باشد خوش ذائقه نماید حتی که نان جو از شکر لذیذ یافته شود ١٢

٣٩

٥٤ قوله هر که را یعنی هر که گرسنگی را رعایت کند همیشه صحیح المزاج و تندرست ماند ١٢

٥٥ بکسر کاف فارسی و یای مجهول پریشان و پراگنده ١٢

باش فارغ تو ازانها نیستی / که درین مطبخ تو بی نان السیتی
تو نهٔ زان نازنینانِ عزیز / کی ترا دارند بی جوز و مویز
کاسه بر کاست و نان بر نان مدام / از برای این شکم خوارانِ عام
راهِ لذّت از درون دان نی برون / ابلهی دان جُستنِ قصر و حصون
قصر[ف۱] چیزی نیست ویران کن بدن / گنج در ویرانه است ای میرِ من
قوّتِ جبرئیل از مطبخ نبود / بود از دیدارِ خلّاقِ ودود
همچنین این قوّتِ ابدالِ حق / هم ز حق دان نه از طعام و نه از طبق
کعبهٔ جبرئیل و جانها سدرهٔ / قبلهٔ عبدُ البطون شد سفرهٔ

باب دوازدهم در حج

حج[ف۲] زیارت کردنِ خانه بود / حجِ ربُّ البیت مردانه بود
کعبهٔ مردان نه از آب و گلست / طالبِ دل شو که بیت الله دلست
قبلهٔ عارف[ف۳] بود نورِ وصال / قبلهٔ عقلِ[ف۴] مفلسف شد خیال
قبلهٔ زاهد بود یزدانِ بر / قبلهٔ مطمع بود همیانِ زر
قبلهٔ معنی وران صبر و درنگ / قبلهٔ صورت پرستان نقش و سنگ
قبلهٔ باطن نشینان ذو المنن / قبلهٔ ظاهر پرستان روی زن
ابلهان[ف۵] تعظیمِ مسجد میکنند / در جفای اهلِ دل جد میکنند
آن مجازست این حقیقت ای خران / نیست مسجد جز درونِ سروران

ف۱ قوله قصر و دستور نیست
گنج الٰهی زاد در ویرانه
همه تمام کی باز تن
قدرت بنا شدن نیز
مولانا میفرمایند که
ای طالب گنج الٰهی
ایمان خانهٔ تن را
ویران کن تا گنج
معرفت دران جاگاه
یابد ۱۲

ف۲ قوله حج
زیارت یعنی حج عوام فقط
زیارت کردن خانهٔ کعبه باشد
و حج مردان خدا دیدن
و دیدارِ ربُّ البیت یعنی
جناب کبریا باشد ۱۲

ف۳ قوله قبلهٔ عارف
یعنی عارفان همیشه
طالب وصال ایزد برحق
باشند و فلاسفه همیشه
در تخیلات فاسده بوده
از معرفت الٰهی محروم
مانده اند ۱۲

ف۴ یعنی قبلهٔ عقل
فلاسفه وهم و خیال باشد
سجده اعتبارات را بعقل
قیاس کنند ۱۲

ف۵ قوله ابلهان
یعنی از تعظیم مسجد چه فائده
جاهل شود که برای اهل دل جفا
کرده باشند ۱۲

مسجدی کان اندرونِ اولیاست　　سجده گاهِ جمله است آنجا خداست
کعبه هر چندی که خانهٔ برّ اوست　　خلقتِ من نیز خانهٔ سرّ اوست
تا بکرد آنخانه را دروی نرفت　　وندرین خانه بجز آن حی نرفت
چون مرا دیدی خدارا دیده　　گردِ کعبهٔ صدق برگردیده
خدمتِ من طاعت و حمدِ خداست　　تا نپنداری که حق از من جداست
تا دلِ مردِ خدا نامد بدرد　　هیچ قومی را خدا رسوا نکرد
کعبه نادیده مکن زور و متاب　　از قیاس الله اعلم بالصواب
قطرهٔ دل را یکی گوهر فتاد　　کان بدریاها و گردونها نداد
قطرهٔ علمست اندر جانِ من　　وارهانش از هوا در خاکِ تن

باب سیزدهم در علم

خاتمِ ملکِ سلیمانست علم　　جمله عالم صورت و جانست علم
آدمِ خاکی ز حق آموخت علم　　تا بهفتم آسمان افروخت علم
نام و ناموسِ ملک را در شکست　　کوریِ آنکس که در حق در شکست
بوالبشر چون علّم الاسما گشت　　صد هزاران علمش اندر هر رگست
اسمِ هر چیزی چنان کان چیز هست　　تا بپایانِ جانِ او را داد دست
اسمِ هر چیزی تو از دانا شنو　　سترِ رمزِ علّم الاسما شنو
هر لقب کو داد آن مبدل نشد　　آنکه چستش خواند او کاهل نشد

ف قوله کعبه یعنی چنانکه کعبه خانهٔ برّ است همچنان وجود من خانهٔ اسرار انسان است چنانکه در حدیث قدسی آمده است الانسان سرّی و انا سرّه ۱۲

ف قوله تا بکرد یعنی [illegible] دل ارباب [illegible] کعبهٔ قلب مومن جای [illegible] حضرت [illegible] مومن [illegible] تعالی [illegible] نیست ۱۲

ف قوله چون مرا یعنی [illegible] دیدن مردان خدا در حقیقت دیدن خدا است و زیارت ایشان بمنزلهٔ زیارت خانهٔ کعبه باشد ۱۲

ف قوله قطرهٔ دل را یعنی ایزد تعالی فیض و نعمت بر دل مومن عنایت کرده است که نصیب دریاست و نه حصهٔ آسمانها ۱۲

ف قوله آدم خاکی اشاره است بکریمهٔ علّم آدم الاسماء کلّها الآیه که موجب شرف حضرت آدم علیه السلام گردید ۱۲

۵۱ هین بکش تو بر هوا این بار علم   تا شوی راکب تو بر رهوار علم
علم چون بر دل زند یاری شود   علم چون بر تن زند باری شود
۵۲ گفت ایزد یحمل اسفاره   بار باشد علم کان نبود ز هو
علم کان نبود ز حق بی واسطه   آن نپاید همچو رنگ ماشطه
لیک چون این بار را نیکو کشی   بار برگیرند و بخشندت خوشی
۵۳ خواب بیداریست چون با دانشست   وای بیداری که با نادان نشست
هین بکش بهر هوا این بار علم   تا ببینی در درون انبار علم
در دولت بینی علوم انبیار   بی کتاب و بی معید و اوستا
طالع غیبیست علم و معرفت   طالع خر نیست ای تو خرصفت
علم چون آموخت سگ رست از ضلال   میکند در بیشها صید حلال
سگ چو عالم گشت شد چالاک زحف   سگ چو عارف گشت شد ز اصحاب کهف
علم دریائیست بی حد و کنار   طالب علمست غواص بحار
گر هزاران سال باشد عمر او   او نگردد سیر خود از جستجو
ای بسا عالم ز دانش بی نصیب   حافظ علمست آنکس نی حبیب
صد هزاران فضل دارد از علوم   جان خود را می نداند این ظلوم
داند او خاصیت هر جوهری   در بیان جوهر خود چون خری
قیمت هر کاله میدانی که چیست   قیمت خود را ندانی احمقیست

۵۱ قوله هین بکش یعنی آدمی را باید که علم را در خواهشهای نفسانی ضایع نسازد بلکه از آنچه ما حصل علمست از آن بهره مند گردیده باشد ۱۲

۵۲ قوله گفت ایزد یعنی کسانیکه علم دارند و مطابق آن عمل نمی نمایند مثال آنها مثل خر باشد که بر وی کتب علوم بار کرده باشند چنانکه الله تعالی [illegible] در سوره جمعه [illegible] است ۱۲ اسفار [illegible]

۴۲

۵۳ قوله خواب عالم [illegible] گفته اند که خواب عالم بهتر از بیداری جاهل غافل باشد ۱۲

تو همیدانی یجوز و لایجوز
خود ندانی تو که حوری یا عجوز

این روا آن ناروا دانی تو لیک
تو روا یا ناروائی بین تو نیک

گرچه دانی وقت علم ای امین
زانت نگشاید دو دیده عیب بین

چون ۵۰ مبارک نیست بر تو این علوم
خویشتن گولی کن و بگذر ز شوم

چونکه یک لحظه نخوردی بر ز فن
ترک فن کن میطلب رب المنن

روز حکمت ۵۱ خور علف کان را خدا
بی غرض دادست از محض عطا

فهم ناکردی به حکمت ای رهی
زانچه حق گفتست کلوا من رزقه

دانشی باید که اصلش زان سرست
زانکه هر فرعی باصلش رهبرست

حکمت دنیا فزاید ظن و شک
حکمت دینی برد فوق فلک

دل ز دانشها بشستند این فریق
زانکه این دانش ندانند این طریق

چون ۵۳ تجلی کرد اوصاف قدیم
پس بسوزد وصف حادث آن گلیم

چون شدی بر بامهای آسمان
سست باشد جستجوی نردبان

ور کنی ۵۴ خدمت بخوانی یک کتیب
علمهای نادره یابی ز جیب

جان جمله علمها اینست این
که بدانی من کیم در یوم دین

چیست توحید خدا آموختن
خویشتن را پیش واحد سوختن

نادان ۱۲

پروردگار

ای صاحب دلان ۱۲

باب چهاردهم در توحید

روح را توحید الله خوشترست
غیر حاضر دست و پای دیگرست

۵۰ قوله چون مبارک یعنی هرگاه که ترا از علم ظاهری فائده حاصل نشود و سبب بی عملی خود را جاهل کنی تا از شومی این علم نجات یابی ۱۲

۵۱ قوله روز حکمت یعنی دانش خود بهر آن کرد از فضل و بی غرض ترا این داد و نیز تعالی بی غرض است ۱۲

۵۳ قوله چون تجلی یعنی چون تجلیات الهی بموسی علیه السلام جلوه کرد اوصاف حادثه ایشانرا سوخته بخاک برابر گردانید وصفت دیگر پیدا شد ۱۲

۵۴ قوله ور کنی یعنی کم خواندن و بسیار خدمت اهل عرفان کردن موجب حصول علوم عجیبه سعادات سرمدی باشد ۱۲

۵۵ قوله روح را یعنی بر کار روح طلب توحید بسیار خوشنماست و برای نافهم توحید دست و پای دیگر باشد سوای دست و پای ظاهری ۱۲

گر تو پیوندی بدان شه شه شوی / ذره گر بودی ولیکن مه شوی
برتر اند از عرش و کرسی و خلا / ساکنان[۵۱] مقعد صدق خدا
معدن گرمیست اندر لامکان / هفت دوزخ از شرارش یک دخان
نور خواهی مستعد نور شو / دور خواهی خویش بین و دور شو
دامن او گیر ای یار دلیر / کو منزه باشد از بالا و زیر
با تو[۵۲] باشد در مکان و لامکان / چون بمانی از سر آزادگان
لامکانی کاندرو نور خداست / ماضی و مستقبل و حال از کجاست
چون ز ساعت[۵۳] ساعتی بیرون شوی / چون نماندی محرم بیچون شوی
ای قیود لوازم بشری ۱۲
گر همی خواهی که بفروزی چو روز / هستی همچون شب خود را بسوز
موصوف ۱۲ صفت ۱۲
دو مگو و دو مدان و دو مخوان[۵۴] / بنده را در خواجه خود محو دان
آفتاب[۵۵] معرفت را نقل نیست / مشرق او غیر جان و عقل نیست
در درون یکذره نور عارفی / به بود از صد معرف ای صفی
سیر عارف هر دمی تا تخت شاه / سیر زاهد هر مهی یک روزه راه
عارفان که جام حق نوشیده اند / رازها دانسته و پوشیده اند
بر لبش قفلست و در دل رازها / لب خموش و دل پر از آوازها
هر که را اسرار کار آموختند / مهر کردند و دهانش دوختند
عارفا تو از معرف فارغی / خود همی بینی که نور بازغی
شناسا کننده ۱۲ — یعنی روشن ۱۲

[۵۱] قوله ساکنان مراد از عارفان و متقیان ۱۲

[۵۲] یعنی چون از قیود و لوازم هستی یکسر گذشتی قیدی قید معیت حق گشتی دریجا جزا مقدم ست بر شرط ۱۲

[۵۳] قوله چون ز ساعت یعنی هر گاه که انسان خودی و هستی خویش را فانی ساخت

[۵۴] [illegible] ۱۲

[۵۵] قوله آفتاب [illegible] آفتاب معرفت [illegible] باشد [illegible] آفتاب [illegible] ۱۲

از غم و احوال آخر فارغند	عارفان ز آغاز گشته هوشمند
آنچه با ما میشد آنهم زماست	گفت شاه ما همه صدق و صفاست

باب پانزدهم در صدق

از نبی برخوان رجال صدقوا	صدق جان دادن بود هین سابقوا
راستیها دانه دام دلست	در حدیث راستی آرام دلست
آب و روغن هیچ نفروزد فروغ	دل نیارامد ز گفتار دروغ
راستست آن جان ربانی بود	آن دروغست این تن فانی بود
همچنانکه روغن اندر متن دوغ	جوهر صدقت خفی شد در دروغ
روغن جان اندرو فانی و لاش	سالها این دوغ تن پیدا و فاش
پیش عاقل باشد آن بس سهل چیز	کودکی گرید پی جوز و مویز
طفل کی در دانش مردان رسد	پیش دل جوز و مویز آمد جسد
مرد آن باشد که بیرون از شکست	هر که محجوبست او خود کودکست
هر بزی را ریش و مو باشد بسی	گر بریش و جامه مردستی کسی
ترک این ما و منی و تشویش کن	هین روش بگزین و ترک ریش کن
پیشوا و رهنمای گلستان	تا شوی چون بوی گل با عاشقان
عرض او خواهد که با زیب و فرست	پس قیامت روز عرض اکبرست
روز عرضش نوبت رسواییست	هر که چون هندوی بد سوداییست

۵۱ قوله از نبی ای بالضم مراد از قرآن مجید و این لفظ از آیت است و اشاره است بکریمه که در سوره احزاب واقعست ۱۲

۵۲ قوله در حدیث است اشاره است بحدیث شریف که الصدق ینجی والکذب یهلک یعنی راستی نجات میدهد و دروغ هلاک می کند ۱۲

۵۳ قوله هر که محجوب است یعنی کسیست که نور معرفت بر دلش پرتو انداز نشده باشد پس آنکس مثل کودک باشد که از جمیع لذات صوری و معنوی بی بهره است ۱۲

۵۴ قوله هر که چون هندو یعنی کسی که دغل و دیرا طوار است بروز قیامت ذلیل و رسوا خواهد شد ۱۲

صدق میخواهد گواهِ حالِ او / تا بتابد نور او بی گفتگو
برق و فرِ روی خوبِ صادقین / تن فنا شد و آن بجا تا یوم دین
رنگِ شک و رنگِ کفران و نفاق / تا ابد باقی بود بر جانِ عاق
رنگِ صدق و رنگِ تقوی و یقین / تا ابد باقی بود بر عابدین
چونکه هنگامِ فراقِ جان شود / دیو دلالِ درِ ایمان شود
پس فروشد ابله ایمان را شتاب / اندران تنگی بیک ابریقِ آب
آن خیالی باشد و ابریق نی / قصدِ آن دلال جز تخریق نی
این زمان که تو صحیح و فربهی / صدق را بهرِ خیالی میدهی
میفروشی هر زمانی در دکان / همچو طفلی می ستانی گردکان
پس دران رنجوری روزِ اجل / نیست نادر گر بود اینت عمل
ای فسرده عاشقِ مسکین نمد / کو ز بیمِ جان ز جانان میرمد

بابِ شانزدهم در عشق

شاد باش ای عشق خوش سودای ما / ای طبیبِ جمله علتهای ما
ای دوای نخوت و ناموسِ ما / ای تو افلاطون و جالینوسِ ما
سینه خواهم شرحه شرحه از فراق / تا بگویم شرح دردِ اشتیاق
عاشقِ تصویر و وهمِ خویشتن / کی بود چون عاشقانِ ذو المنن
جسمِ خاک از عشق بر افلاک شد / کوه در رقص آمد و چالاک شد

قوله چونکه هنگام فی الواقع
وقت مرگ که در استحالت سوای
ایمان چیزی بکار آمدنی نیست
بلکه آن زمان هنگام امتحان
ایمان انسانست پس می باید
که در آن وقت ایمان خود را از
دست برد شیطان محفوظ دارد ۱۲

قوله پس دران یعنی هرگاه
حال تو در صورت صحت چنین
باشد پس در حالت بیماری
روز مرگ چه عجب که ایمان را
شیطان [illegible] ۱۲

۴۶

قوله یعنی اے عاشق
مسکین [illegible]
افسرده دل [illegible]
عاشق صادق [illegible]
از خوف جان معشوق [illegible]
[illegible] شد ۱۲

عشق جانِ طور آمد عاشقا ۵۰ — طور مست و خرّ موسیٰ صعقا

افتاد بر موسی بیهوشی الخ

جمله معشوقست و عاشق پردهٔ — زنده معشوقست و عاشق مرده

چون نباشد عشق را پروای او — او چو مرغی ماند بی پر وای او

عاشقِ عشق ست کاندر نی فتاد ۵۲ — جوشش عشقست کاندر می فتاد

آتش ست این بانگ نای و نیست باد — هر که این آتش ندارد نیست باد

عاشقی پیداست از زاریِ دل — نیست بیماری چو بیماریِ دل

علتِ عاشق ز علتها جداست — عشقِ اصطرلاب اسرار خداست

عاشقی گر زین سر و گر زان سرست — عاقبت ما را بدان سر رهبرست

هر چه گویم عشق را شرح و بیان ۵۳ — چون بعشق آیم خجل باشم ازان

گرچه تفسیر زبان روشنگرست ۵۴ — لیک عشقِ بی زبان روشنترست

چون قلم اندر نوشتن می شتافت — چون بعشق آمد قلم بر خود شگافت

عقل در شرحش چو خر در گل بخفت — شرح عشق و عاشقی هم عشق گفت

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب ۵۵ — گر دلیلت باید از وی رخ متاب

عشقهائی کز پی رنگی بود ۵۶ — عشق نبود عاقبت ننگی بود

زانکه آن مسِ زر اندود آمدست — ظاهرش نور اندرون دود آمدست

چون شود پر نور و شد پیدا دخان — بفسرد عشق مجازی آن زمان

عشق بر مرده نباشد پایدار ۵۸ — عشق را بر حیّ و بر قیّوم دار

۵۰ قوله جمله معشوق یعنی حقیقت ذات معشوق موجودی دارد و عاشق برای نام و معدوم ۱۲

۵۲ قوله آتش ست آتش بودن نای و آواز آن بجهت سوز دل [illegible] تا اثری میکند [illegible]

۵۴ [illegible] خود سا بیش مخاطب ظاهر کرد الا آنکه عاشقانه که محویت و بیخودی است ازبیان آن زیاده تر روشن کننده باشد ۱۲

۵۵ مراد از آفتاب اول و ثانی باعتبار نور مطلق ذات واجب الوجود و ظاهرست که وجود خالق از وجود مخلوقات شناخته شد ۱۲

۵۶ قوله عشقهای یعنی هر عشق که مجرد بر صورت ظاهری باشد آخر کار موجب عار و ننگ گردد ۱۲

۵۸ قوله عشق بر مرده یعنی عشق انسان بر انسان که مرده و فانی است پایدار نباشد باید که عاشق بر حی و قیوم گردد که همیشه باقی است و از زوال و فنا نیست ۱۲

زانکه عشق مردگان پاینده نیست / زانکه مرده سوی ما آینده نیست
هر چه جز عشق خدای احسنست / گر شکر خوردن بود جان کندنست
عشق زنده در روان و در بصر / هر دمی باشد ز غنچه تازه‌تر
عشق آن زنده گزین کو باقیست / از شراب جان فزایت ساقیست
عشق آن بگزین که جمله انبیا / یافتند از عشق او کار و کیا
عاشق صنع خدا با فر بود / عاشق مصنوع او کافر بود
هر که عاشق دیدیش معشوق دان / کو بنسبت هست هم این و هم آن
تشنگان گر آب جویند از جهان / آب هم جوید بعالم تشنگان
بیدلان را دلبران جسته بجان / جمله معشوقان شکار عاشقان
چونکه عاشق اوست تو خاموش باش / او چو گوشت میکشد تو گوش باش
عاشق از خود چون غذا یابد رحیق / عقل آنجا گم شود گم ای رفیق
عاشقی زین هر دو حالت برترست / بی بهار و بی خزان سبز و ترست
باغ سبز عشق کو بی منتهاست / جز غم و شادی درو بس میوه‌هاست
عقل جزوی عشق را منکر بود / گرچه بنماید که صاحب سر بود
زیرک و داناست اما نیست نیست / تا فرشته لا نشد آهرمنیست
آتشی از عشق در جان بر فروز / سر بسر فکر و عبارت را بسوز
من غلام آن مس همت پرست / کو بغیر کیمیا نارد شکست

مراد از طالب با همت ۱۲

قوله عقل جزوی یعنی عقل کو چیزیست که منکر عشق می باشد اگرچه صاحب عشق کامل آثار عشق باو بنماید زیرا که در عشق و عقل مباینت کلی است ۱۲

قوله زیرک و دانا یعنی عقل اگرچه ادراک و دانش بسیار دارد لیکن چون خود را در عشق حقیقی فنا نکرده است [illegible]

مراد از شراب معرفت است

خراب خالص [illegible]

از خود رحیق یابد [illegible]

قوله عاشق [illegible] یعنی تا شکار ۱۲

از نسبت معنی قوی

کافر بود اما نه از اهل

عاشق مخلوقات

اهل حقیقت [illegible]

قوله عاشق [illegible]

[illegible] سبب آنکه [illegible] فنا [illegible] در ذات باری [illegible] اینجا هست که [illegible] ۱۲

ناف ما بر مهر او ببریده اند / عشق او در جان ما کاریده اند

ما هم از مستان این می بوده ایم / عاشقان درگه وی بوده ایم

عاشقان را هر نفس سوزیدنیست / بر ده ویران خراج و عشر نیست

سخت تر شد بند من از پند تو / عشق را نشناخت دانشمند تو

۵۱ آن طرف که عشق می افزود درد / بوحنیفه شافعی درسی نکرد

۵۲ اندرین بحث ار خرد ره بین بدی / فخر رازی رازدار دین بدی

۵۳ لیک چون من لم یذق لم یدر بود / عقل و تخییلات او حیرت فزود

۵۴ آنکه ارزد صید را عشقست و بس / لیک او کی گنجد اندر دام کس

تو مگر آیی و صید او شوی / دام بگذاری بدام او روی

۵۵ عشق میگوید بگوشم پست پست / صید بودن بهتر از صیادیست

گول من کن خویش را و غره شو / آفتابی را رها کن ذره شو

بر درم ساکن شو و بیخانه باش / دعوی شمعی مکن پروانه باش

تا ببینی چاشنی زندگی / سلطنت یابی نهان در بندگی

۵۶ صدق عاشق بر جمادی می تند / چه عجب که بر دل دانا زند

۵۷ غیر ازین معقولها معقولها / یابی اندر عشق با فر و بها

چون ببازی عقل در عشق صمد / عشر امثالت دهد تا هفتصد

آن زنان چون عقلها در باختند / بر رواق عشق یوسف تاختند

۵۱ قوله ناف الخ یعنی ما ... ابوحنیفه و امام شافعی ... از عشق حقیقی ... [illegible] ... که عدم ... علم شرعی شود ... دلیل ... [illegible] ... کاملان ... ۱۲

۵۲ قوله اندرین بحث الخ ... فخر الدین رازی ... امام فخر الدین ... ایشان ... تشریح ... درحالت ... سلطنت ... ایشان ... شیخ نجم الدین کبری ... شیطان ... [illegible] ... معرفت ... ۱۲

۵۳ قوله لیک الخ ... چون امام موصوف از معرفت الهی ... باطنی ... حیرت بر حیرت افزود ۱۲

۵۴ قوله آنکه ارزد الخ ... عشق حقیقی ... علی النسب ... ۱۲

۵۵ قوله عشق میگوید الخ ... گفتن اشارت ... آهسته ... ۱۲

۵۶ قوله صدق عاشق ... از صفات عاشق ... ۱۲

۵۷ قوله غیر ازین ... معقولها اول ... خیالات ... ۱۲

۴۹

عقل شان یکدم ستد باقی عمر (ای گرفت) — سیر گشتند از خرد باقی عمر
اصل صد یوسف جمال ذو الجلال — ای کم از زن شو فدای آن جمال
ای عدو شرم و اندیشه بیا — که دریدم پردهٔ شرم و حیا
عاشقم من بر فن دیوانگی — سیرم از فرهنگی و فرزانگی
عاشق مستی و بگشاده زبان — الله الله اشتری بر ناودان[۵۱]
[۵۲] وقت آن آمد که من (بای خطاب) عریان شوم — جسم بگذارم سراسر (بای خطاب ۱۲) جان شوم
بوی جانان سوی جانم میرسد — بوی یار مهربانم میرسد
باز آمد آب جان در جوی ما — باز آمد شاه ما در کوی ما
ملک دنیا تن پرستان را حلال — ما غلام ملک عشق بی زوال
عقل هر عطار کاگه شد ازو — طبلها را ریخت اندر آب جو
اژدهای (مراد از طالب ۱۲) ناپدید و دلربا — عقل (موصوف) همچون کوه او را کهربا
عشق (مراد از عشق ۱۲) قهارست و من مقهور عشق — چون شکر شیرین (صفت ۱۲) شدم از شور عشق
برگ کاهم پیش تو ای تندباد — من چه دانم که کجا خواهم فتاد
در نگنجد عشق در گفت و شنید (عشق ۱۲) — عشق دریاییست قعرش ناپدید
[۵۳] عشق و ناموس (ننگ) ای برادر راست نیست — بر در ناموس ای عاشق مایست
نعرهٔ مستانه خوش می آیدم — تا ابد ای جان چنین می بایدم
هر چه غیر شورش و دیوانگیست — اندرین ره دوری و بیگانگیست

مراد از عشق ۱۲

یعنی اے طالب کم از زن مصری فدای آن جمال شو ۱۲

۵۱ چون اشتر بر ناودان نمی تواند
لهذا چنین فرموده اند ۱۲

۵۲ قوله وقت آن میفرمایند که
تا حال حرف توحید در پردهٔ معرفت
را بلباس عبارت مخفی گفتم حالا وقت
آن رسید که برقع ابهام و اجمال را
از روی شاهد شرح و بیان توحید بر
کشم و مغز سخن را نمایم ۱۲

۵۳ قوله عشق و ناموس
۵۰
یعنی آنکه عاشق صادق است
هستی نامی و ثبات ازلی نجوید
اینها و [illegible] را بگذارد و در پیچ
عاشقان و ترک آن کرده عشق را
ننگ و ناموس [illegible]
نباشد ۱۲

۵۱ زانکه نزد عقل هر داننده است — آنکه با شوریده شوراننده است

۵۲ بنگر این کشتی خلقان غرق عشق — اژدهایی گشت سوی حلق عشق

الف و نون زائد ۱۲

عاشقان در سیل تند افتاده اند — بر قضای عشق دل بنهاده اند

از قدح گر در عطش آبی خورند — در درون آب حق را ناظر اند

آنکه عاشق نیست او در آب در — صورت خود بیند ای صاحب نظر

صورت عاشق چو فانی شد درو — پس در آب اکنون که را بیند بگو

کی رسند این خائفان در گرد عشق — کاسمان را فرش سازد درد عشق

۵۳ دیو اگر عاشق شود هم گوی برد — جبرئیلی گشت وان دیوی بمرد

مایه در بازار دنیا این زرست — مایه آنجا عشق و دو چشم ترست

خواب را بگذار امشب ای پدر — یکشبی بر کوی بیخوابان گذر

۵۴ عشق را پانصد پرست و هر پری — از فراز عرش تا تحت الثری

۵۵ زاهدان با ترس میتازد بپا — عاشقان پران تر از برق و هوا

شرح عشق ار من بگویم بر دوام — صد قیامت بگذرد وان ناتمام

زانکه تاریخ قیامت را حدست — حد کجا آنجا که وصف ایزد است

عشق ز اوصاف خدای بی نیاز — عاشقی بر غیر او باشد مجاز

۵۶ توبه کرم و عشق همچون اژدها — توبه وصف خلق و آن وصف خدا

عاشقی و توبه یا امکان صبر — این محالی باشد ای جان بس سطبر

۵۳ قوله دیو اگر یعنی عشق آن تاثیر دارد که دیو را فرشته می گرداند ۱۲

۵۴ قوله عشق را [illegible] ۱۲

۵۵ قوله زاهدان ظاهرا الف و نون زائد باشد که صیغه می تازد واحد است [illegible] ۱۲

۵۶ قوله توبه کرم یعنی توبه [illegible] عاشق صادق

بنده آزادی طمع دارد ز جد   عاشق آزادی نخواهد تا ابد
بنده دائم خلعت و ادرار (روزینه ۱۲) جوست   خلعت عاشق همه دیدار اوست
دور گردونها ز موج عشق دان   گر نبودی عشق بفسردی جهان
همچو سنگ آسیا اندر مدار   روز و شب گردان و نالان بیقرار
عشق بشکافد فلک را صد شکاف   عشق لرزاند زمین را از گزاف
عشق جوشد بحر را مانند دیگ   عشق ساید کوه را مانند ریگ
با محمد بود عشق پاک جفت   بهر عشق او را خدا لولاک گفت
منتهی عشق چون او بود فرد   پس مر او را ز انبیا تخصیص کرد
گر نبودی بهر عشق پاک را   کی وجودی دادمی افلاک را
من بدان افراشتم چرخ سنی   تا علو عشق را فهمی کنی
خاک را من خوار کردم یکسری   تا ز ذل عاشقان بوئی بری
خاک را دادیم سبزی و نوی   تا ز تبدیل فقیر آگه شوی
با تو گویند این جبال راسیات (بلند ۱۲)   وصف حال عاشقان اندر ثبات
لحم عاشق را نیارد خورد دد (درنده ۱۲)   عشق معروفست پیش نیک و بد
تا تو باشی در حجاب بو البشر   سرسری در عاشقان کمتر نگر
زین گذر کن پند من بپذیر هین   عاشقانرا تو بچشم عشق بین
فهم کن موقوف آن گفتن مباش   سینهای عاشقانرا کم خراش

۵۱ خاک را یعنی تبدیل کیفیت خاک که گاهی خشک و گاهی تر باشد دلیل است بر تغیر حالات اهل معرفت ۱۲

۵۲ تو زخاک را یعنی چنانکه خاک در ظاهر ذلیل و خوار است مگر در حقیقت چندین صفات در ذات خود دارد همچنین حال عاشق را قیاس ۱۲

۵۳ تا تو باشی یعنی [illegible] انسان در حجاب بشریت [illegible] عاشقان [illegible] تحقیر [illegible] ۱۲

۵۲

خانه را من روفتم از نیک و بد | خانه ام پُر است از عشق احد

چونکه با حق متصل گردید جان | ذکر آن اینست و ذکر اینست آن
ای حیاتاً لاغیر عدا ۱۲

دین من از عشق زنده بودنست | زندگی زین جان و سر ننگ منست

۵۱ چون غبار تن بشد با هم بتافت | ماه جان من هوای صاف یافت

۵۲ عشق ارزد صد چه خرقه کالبد | که حیاتی دارد و حسن و خرد

۵۳ خاصه خرقه ملک دنیا ابتریست | پنج دانگه مستیش در دسر است

غرق عشقم که غرقست اندرین | عشقهای اولین و آخرین

رستم از آب و زنان همچون سمک | بیغرض گردم برین در چون فلک

۵۴ بیغرض نبود بگردش در جهان | غیر جسم و غیر جان عاشقان

۵۵ هرچه گوید مرد عاشق بوی عشق | از دهانش میجهد در کوی عشق

سالها پرّم به پرّ و بالها | سالها چه بود هزاران سالها

۵۶ می دوم یعنی نمی ارزد بدان | عشق جانان کم مدان از عشق نان

عشق جانان کو غذای عاشقست | بند هستی نیست هر کو صادقست

عاشقان را کار نبود با وجود | عاشقان راهست بی سرمایه سود

۵۷ عشق را با پنج و با ششش کار نیست | مقصد او جز که جذب یار نیست

عاشقان اندر عدم خیمه زدند | چون عدم یکرنگ و نفس واحدند

بال نی و گرد عالم می پرند | دست نی و گوی میدان می برند
ای پر نیست ۱۲

۵۱ قوله چون غبار تن یعنی [illegible] انسان از [illegible] گرد [illegible] یافت [illegible] ۱۲

۵۲ قوله عشق ارزد یعنی عشق [illegible] آن صد کالبد [illegible] در وجلیت [illegible] حسن و خرد و [illegible] ۱۲

۵۳ قوله خاصه [illegible]

۵۵ یعنی عاشق [illegible]

۵۵ از هر سخن او بوی عشق می آید گو آن سخن از حکایات عشق نباشد ۱۲

۵۶ یعنی این تلاش من در بجا کمی برد زیرا که انسان در تلاش نان چقدر مشقت می کشد که بدست می آید پس حاصل شدن عشق از طلب نان بچگونه کم باید دانست ۱۲

۵۷ قوله عشق را مراد از پنج و ششش فلان و جهات ست و کاف در مصراع دوم زائد یعنی عاشق را [illegible] وصل معشوق حقیقی [illegible] بیان و آن کاری [illegible] بلغت ولیس ۱۲

عشق چون در سینه منزل گرفت / جان آنکس را ز هستی دل گرفت
هر کجا شمع بلا افروختند / صد هزاران جان عاشق سوختند
مر ورا این درد در خون افگند / سرنگون از پرده بیرون افگند
۵۱ تو مکن تهدید از کشتن که من / تشنهٔ زارم بخون خویشتن
این ابیات از دفتر چهارم است ۱۲
گر بریزد خون من آن دوست رو / پای کوبان جان برافشانم برو
گر بریزد خونم آن روح الامین / جرعه جرعه خون خورم همچون جنین
۵۲ چون جنین و چون زمین خونخواره ام / تا که عاشق گشته ام این کاره ام
یعنی از وقتیکه ۱۲
گو بران بر جان مستم خشم خویش / عید قربان اوست عاشق گاو و میش
ایمن از ماندن ۱۲
۵۳ سوی تیغ عشقش ای ننگ زنان / صد هزاران جان نگر دستک زنان
عشق چون دعوی جفا دیدن گواه / چون گواهت نیست شد دعوی تباه
چون گواهت خواهد این قاضی مرنج / بوسه ده بر مار تا یابی تو گنج
۵۴ عشق از اول چرا خونی بود / تا گریزد هر که بیرونی بود
تو بیک خواری گریزانی ز عشق / تو بجز نامی چه میدانی ز عشق
یعنی در اندک تکلیف ۱۲
چون تو عاشق نیستی ای نرگدا / همچو کوه بیخبر ۵۵ داری صدا
تا خیال دوست در اسرار ماست / جانگزی و جانسپاری کار ماست
۵۶ آزمودم مرگ من در زندگیست / چون رهم زین زندگی پایندگیست
اقتلونی اقتلونی یا ثقات / انّ فی قتلی حیاتاً فی حیات

[illegible] ۱۲

[illegible]

۵۰ قوله تو مکن یعنی عاشق خود
از جان و دل مشتاق قتل باشد چنانکه
نیست که کسی بر قتل و تهدید و بیجی تهدید کند ۱۲

۵۲ قوله چون جنین و چون
خون خوردن جنین که بچه در شکم را گویند
ظاهر است که غذای او در شکم مادر خون
حیض باشد اما خون خوردن زمین
باعتبار آنکه همه چیز را فرو می برد ۱۲

۵۳ قوله سوی تیغ خطاب
بعاشق کاذب است که ای ننگ زنان
نمی بینی که عاشقان صادق بکمال
جان رغبت بقتل خود ها دارند

۱۴۱

۵۴ قوله عشق از اول یعنی
از دست معشوق ۱۲
عشق از ابتدا این سبب خونیست
که کاذب از صادق
ممتاز گردد ۱۲

۵۵ یعنی کوه بیجان
سر و از شنود و ادراک
سر آواز میشنود و او را از آن شعور نیست ۱۲

۵۶ قوله اقتلونی یعنی
بکشید مرا ای ثقات یاران
که در قتل من زندگی
جاودانی بعد از مرگ هست ۱۲

۵۱ یا منیر الخد یا روح البقا / اجتذب روحی و جد لی باللقا

۵۲ لی حبیب حبه یشوی الحشا / لو یشا یمشی علی عینی مشا

پارسی گو گرچه تازی خوشترست / عشق را خود صد زبان دیگرست

بوی آن دلبر چو پران می شود / آن زبانها جمله حیران می شود

بس کنم چون دلبر آمد در خطاب / گوش کن والله اعلم بالصواب

چونکه عاشق توبه کرد اکنون بترس / کو چو عیاران کند بر دار درس

۵۳ عاشقان را شد مدرس حسن دوست / دفتر و درس و سبقشان روی اوست

خامشند و نعرهٔ تکرارشان / میرود تا عرش تخت یارشان

۵۴ درسشان آشوب چرخ و زلزله / نی زیادات است و باب سلسله

۵۵ سلسلهٔ این قوم جعد مشکبار / مسئلهٔ دورست لیکن دور یار

هر که اندر عشق یابد زندگی / کفر باشد پیش او جز بندگی

عاشقانرا شادمانی و غم اوست / دست مزد و اجرت خدمت هم اوست

عشق آن شعله‌ست کو چون بر فروخت / هر چه جز معشوق باقی جمله سوخت

۵۶ تیغ لا در قتل غیر حق براند / در نگر زان پس که بعد لا چه ماند

ماند الا الله باقی جمله رفت / شاد باش ای عشق شرکت سوز زفت

عاشقی کز عشق یزدان خورد قوت / صد بدن پیشش نیرزد تره توت ۵۷

عاشق آنم که هر آن آن اوست / عقل و جان در امر یک فرمان اوست

زبان عربی ۱۲

یعنی چون عاشق از عشق [illegible] عشق [illegible] ۱۲

۵۱ یا منیر یعنی ای روشن رخ و ای جان پاینده بکش جان مرا بسوی خویش و بخشش کن مرا بدیدار خود ۱۲

۵۲ لی حبیب یعنی مرا حبیبیست که دوستی او دل را بریان میکند و اگر خواهد او در دل مرا بر دو چشم من برود ۱۲

۵۳ یعنی عاشقان بجز خیال معشوق سبقی دیگر نخوانند و درسی دیگر ندارند ۱۲

۵۴ قوله درس نی زیادات و باب سلسله نام کتابیست فاصل آنکه درس عشاق از وجد و حال است نه از قیل و قال ۱۲

۵۵ قوله سلسله این یعنی سلسلهٔ عشاق مثل زلف معشوقان پیچدار است و مسئلهٔ دور هم دارند لیکن نه مثل دور و تسلسل مصطلح حکما بلکه دور و تسلسل اینها بسوی یارست ۱۲

۵۶ قوله تیغ لا مراد از کلمهٔ طیب لا اله الا الله است که بعد لا اله همان الا الله است ۱۲

۵۷ طعم تیز که زبان بگزد ۱۲

از محبت تلخها شیرین شود
از محبت مسها زرین شود
از محبت دردها صافی شود
از محبت دردها شافی شود
از محبت مرده زنده می شود
از محبت شاه بنده می شود
دوست گیری چیزها را از اثر
پس چرا از آثار بخششی نجنبد
از خیالِ دوست گیری خلق را
چون نگیری شاهِ غرب و شرق را
هیچ عاشق خود نباشد وصل جو
که نه معشوقش بود جویای او
میلِ معشوقان نهانست و ستیر
میلِ عاشق با دو صد طبل و نفیر
لیک میلِ عاشقان تن زه کند
میلِ معشوقان خوش و فربه کند
چون درین دل برقِ مهرِ دوست جست
اندران دل دوستی میدان که هست
در دلِ تو مهرِ حق چون شد دوتو
هست حق را بیگمانی مهرِ تو
هیچ بانگِ کف زدن ناید بدر
از یکی دستِ تو بیدستِ دگر
تشنه می نالد که کو آبِ گوار
آب هم نالد که کو آن آبخوار
عشقِ معشوقان دو رخ افروخته
عشقِ عاشق جانِ او را سوخته
۵۷ جذبِ آبست این عطش در جانِ ما
ما ازانِ او و او هم زانِ ما
حکمتِ حق در قضا و در قدر
کرد ما را عاشقان باهمدگر
لیک شمعِ عشق چون آن شمع نیست
روشن اندر روشن اندر روشنیست
او بعکسِ شمعهای آتشیست
مینماید آتش و جمله خوشیست

۵۵ قوله میل معشوقان یعنی معشوقان نیز بسوی عاشق میل و توجه دارند مگر بدین صورت که بر کسی ظاهر نشود ۱۲

۵۶ قوله [illegible] میل عاشقان بر خلاف [illegible] ۱۲

[illegible] آن [illegible]

۵۷ قوله جذب آبست یعنی [illegible] ما در حالت تشنگی حاجت آب داشته همچنان آب نیز [illegible] ۱۲

[51] پس شدند اشکسته اش آن صادقان
لیک کو آن خود شکستِ عاشقان

عاقلان اشکسته اند از اضطرار
عاشقان اشکسته با صد اختیار

عاقلانش بندگانِ بندی اند
عاشقانش شکّری و قندی اند

[52] ائْتِیا کَرْهاً مهارِ عاقلان
ائْتِیا طَوْعاً مهارِ عاشقان

با دو عالم عشق را بیگانگی
اندرو هفتاد و دو دیوانگی

سخت پنهانست و پیدا حیرتش
جانِ سلطانانِ جان در حسرتش

غیر هفتاد و دو ملت کیشِ او
تختِ شاهان تخته بندی پیشِ او

[53] مطربِ عشق این زند وقتِ سماع
بندگی بند و خداوندی صداع

[54] نعل بینی واژگونه در جهان
[55] تخته بندان را لقب گشته شهان

پس چه باشد عشق دریای عدم
در شکسته عقل را آنجا قدم

[56] عقل کی ماند چو باشد مرده او
کُلُّ شَیْءٍ هالِکٌ اِلّا وَجْهَهُ

بندگی و سلطنت معلوم شد
زین دو پرده عاشقی مکتوم شد

عشق را صد ناز و استکبار هست
عشق با صد ناز می آید بدست

[57] عشق چون وافیست وافی می خرد
در حریفِ بیوفا می ننگرد

آن جماعت را که وافی بوده اند
بر همه اصناف شان افزوده اند

عاشقانی کز درونِ خانه اند
شمع روی یار را پروانه اند

ملتِ عشق از همه دینها جداست
عاشقان را مذهب و ملت خداست

۵۱ قوله پس شدند یعنی عاقلان بصد اکراه و جبر یعنی برضای قضا تن دادند و عاشقان بطوع و رغبت چنانکه در تفصیل آن خواهد آمد ۱۲

۵۲ قوله ائتیا کرها یعنی عقلا بکراهت و عاشقان برغبت امتثال خلاف نفس با کراه و [illegible] می کنند و این آیه [illegible] فقال لها و للارض ائتیا طوعا

۵۳ قوله مطرب عشق یعنی [illegible] نیست بر بندگی [illegible] معلوم عشق است [illegible] خداوندی [illegible] و جهان [illegible] باشد ۱۲

۵۴ قوله نعل [illegible] واژگونه بینی [illegible] سرگردان [illegible] اصطلاح

۵۵ تخته بند در اصطلاح اهل علم آنکه او را میان دو تخته بند دارند بر سرش کشند تا نتواند جنبید و دوباره اش کنند ۱۲

۵۶ قوله عقل کی یعنی هرگاه انسان در دریای عشق غرق شد عقل کجا ماند زیرا که از مرده عقل و حواس ساقط می شوند ۱۲

۵۷ قوله عشق در ذات خود کامل است پس کاملی را میجوید و در شخص بوالهوس بیوفا نمی نگرد ۱۲

یعنی عاشقان [illegible] دین و ملت [illegible] ۱۲

٥ قوله تا که در
یعنی چون هر گوش
لذت شنیدن این
رمز ندارد تا زمانی که
نشنود از بسیار صد
اسرار نهانی نمی‌گویم
نمی‌گویم و نمی‌نویسم
گفت که این اسرار نهانی
راز کی نشنود از این جهت
از صد یکی هم نمی‌گویم
اگر گفته باشم عقلها
شنو سرگذشت [illegible] دل
شوند و اگر نوشته باشم قلمها
شکسته گردند و تاب تحریر نیارند و توحید
خالی از ذوق [illegible] سبب تا باید شنوندگان نی
او دو بیت دارد فافهم ۱۲

شرح این هجران و این خون جگر — این زمان بگذار تا وقت دگر
چونکه گل رفت و گلستان درگذشت — نشنوی زان پس ز بلبل سرگذشت
هر که او از همزبانی شد جدا — بی‌نوا شد گرچه دارد صد نوا
با لب دمساز خود گر جفتمی — همچو نی من گفتنیها گفتمی
تا که در هر گوش ناید این سخن — یک همی گویم ز صد سرّ لدن
ور بگویم عقلها را بر کند — ور نویسم بس قلمها بشکند
گر گشاید دل سر انبان راز — جان بسوی عرش سازد ترکتاز
بعد از این گر شرح گویم ابلهیست — زانکه شرح این ورای آگهیست
در نیابد حال پخته هیچ خام — پس سخن کوتاه باید والسلام

٦ قوله گر گشاید دل یعنی هرگاه که دل از راز حقیقی که عبارت از معرفت کاملست آگاه می‌شود بسوی عرش می‌تازد یعنی بمرتبهٔ کمال میرسد و این کیفیت هر کس را روزی نگردد ۱۲

باب هفتدهم در اخلاص

این بیت دفتر اول است ۱۲

کار پنهان کن تو از چشمان خود — تا بود کارت سلیم از چشم بد
چونکه اسرارت نهان در دل شود — هر مرادت زودتر حاصل شود
گفت پیغمبر که هر کو سر نهفت — زود گردد با مراد خویش جفت
دانها چون در زمین پنهان شود — سرّشان سرسبزی بستان شود
شرط من جاء بالحسن نی کردنست — این حسن را سوی حضرت بردنست
در حدیث آمد که تسبیح از ریا — همچو سبزهٔ گولخن دان ای کیا
کار او دارد که حق را شد مرید — بهر کار او ز هر کاری برید

باب ۱۷ در اخلاص

۷ قوله کار پنهان [illegible] ۵۸ [illegible]

۹ قوله شرط من [illegible]

[illegible] ۱۲

[٥١] پس ریای شیخ به ز اخلاص ما   کز بصیرت باشد آن وین از عما
[٥٢] بی ادب حاضر ز غائب خوشتر است   حلقه گر کج بود هم بر در است
عیب کم کن بندهٔ الله را   متهم کم کن بدزدی شاه را
در رخ مه عیب بینی می کنی   در بهشتی خار چینی می کنی
در تگ دریا گهر با سنگهاست   فخرها اندر میان ننگهاست

حکایت

آتشی افتاد در عهد عمر   همچو چوب خشک میخورد او حجر
در فتاد اندر بنای خانها   تا زد او بر پر مرغ و لانها
نیم شهر از شعلها آتش گرفت   آب میترسید و زان میشگفت
مشکهای آب و سرکه میزدند   بر سر آتش کسان هوشمند
آتش از استیزه افزون میشدی   [٥٣] میرسید او را مدد از بیحدی
خلق آمد جانب عمر شتاب   کآتش ما می نمیرد هیچ ز آب
گفت آن آتش ز آیات خداست   شعلهٔ آن آتش از بخل شماست
آب چه بود بر عطای نان تنید   بخل بگذارید اگر آل [٥٤] منید
خلق گفتندش که در بگشوده ایم   ما سخی و اهل فتوت [٥٥] بوده ایم
گفت نان در رسم و عادت داده اید   دست از بهر خدا نگشاده اید
بهر فخر و بهر بوش و بهر ناز   نه برای ترس و تقوی و نیاز

٥١ قوله ریای شیخ الخ اشارت است بقول شیخ ابوسعید ابوالخیر [illegible] ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین ۱۲

٥٢ سبحان الله [illegible] که بی ادبی [illegible] و مجردی او وفائی بهتر از [illegible] است ۱۲

٥٣ یعنی از ذاتی که او را صفاتش را حدی و نهایتی نیست ۱۲

٥٤ در اینجا مراد از آل تابع است ۱۲

٥٥ بضمتین و تشدید واو جوانمردی و کرم ۱۲

هین مگو زین پس فرا گیر احتراز | که ز بخشایش در توبه ست باز

باب هیجدهم در توبه

توبه را از جانب مشرق دری | تا قیامت باز باشد بر وری
تا ز مغرب بر زند سر آفتاب | باز باشد آن در از وی رو متاب
هست جنت را ز رحمت هشت در | یک در توبه ست زان هشت ای پسر
آن همه گه باز باشد گه فراز | وان در توبه نباشد جز که باز
هین غنیمت دار در باز ست زود | رخت آنجا کش بکوری حسود
توبه کن مردانه رو آور براه | که فمن یعمل[۵۲] بمثقال ذره
در فسون نفس[۵۳] کم شو غره | کافتاب حق نپوشد ذره
ور ببندی چشم خود را از حجاب | کار خود را کی گذارد آفتاب
هست ذرات خواطر وقت کار | پیش خورشید حقایق آشکار
ای خبرها از خبرده بی‌خبر | توبه تو از گناه تو بتر
ای تو از حال گذشته توبه جو | کی کنی توبه ازین توبه بگو
عقل تو از بسکه آمد خیره سر | هست عذرت از گناه تو بتر
همچو کم عقلی که از عقل تباه | بشکند توبه بهر دم از گناه
سخره[۵۴] ابلیس گردد در زمن | از ضعیفی رای آن توبه شکن
میخورد از غیب بر سر زخم او | از شکست توبه آن ادبار جو

شکسته گردد ۱۲

۵۱ یعنی کلمات ... شوند ... یعنی که بخشایش عفو

مشو زیرا در توبه باز است و امید مغفرت دارد ۱۲

۵۲ یعنی کسی که عمل خیر کرد بقدر ذره جزای آن خواهد یافت بروز جزا ۱۲

۵۳ قوله در فسون نفس یعنی با غوای نفس مغرور مشو که در عبادت و ریاضت کامل شدم و مطابق عقل خود کار کن زیرا که کار نفس گمراه کردن است و کار عقل نمودن صراط مستقیم پس

۱۸

۶۰

نفس ... و مقابل عقل ... آفتاب

مکر ذره دارد و نمی تواند ... عقل با پنهان کردن تواند ... ۱۲

غلبه عقل نفس [illegible]

۵۴ قوله سخره یعنی [illegible] ... توبه می کند و باز ... عصیان ... ابلیس ... عالم ... خنده می زند ... ملامت ۱۲

توبه او جوید که کردست او گناه — راه او جوید که گم کردست راه
هین سوار توبه شو در روز درس — جامها از دزد بستان باز پس
مرکب توبه عجائب مرکبست — بر فلک تازد بیک لحظه ز پست
لیک مرکب را نگه میدار ازان — کو بدزدید آن قبایت را نهان
تا ندزدد مرکبت را نیز هم — پاس دار این مرکبت را دمبدم
هین به پشت آن مکن جرم و گناه — که کنم توبه درآیم در پناه
می بباید آب و تابی توبه را — شرط شد برق و سحابی توبه را
تا نباشد برق دل و ابر دو چشم — کی نشیند آتش تهدید و خشم
آتش و آبی بباید میوه را — واجب آمد ابر و برق آن شیوه را
سجده گه را تر کن از اشک روان — که خدایا وارهانم زین گمان
عمر بی توبه همه جان کندنست — مرگ حاضر غائب از حق بودنست
لیک استغفار هم در دست نیست — ذوق توبه نقل هر سرمست نیست
هر ولی را سجده هم دستور نیست — مزد رحمت قسم هر مزدور نیست
گر سیه کردی تو نامه عمر خویش — توبه کن زانها که کردستی تو پیش
عمر اگر بگذشت بیخش این دمست — آب توبش ده اگر او بی نمست
بیخ عمرت را بده آب حیات — تا درخت عمر گردد با ثبات
جمله ماضیها ازین نیکو شوند — زهر پارینه ازین گردد چو قند

اے اعمال حسنه ۱۲

ای توبه ۱۲

[illegible]

باقی است گویا بیخ درخت عمر قائم [illegible]
پس به آب توبه بیخ آن درخت را
تازه کن که ثمره مراد بخشند ۱۲

سیئات را مبدل کرد حق ٥١ — تا همه طاعت شود آن ما سبق

٥٢ خواجه بر توبهٔ نصوحی خوش بتن — کوششی کن هم بجان و هم بتن

٥٣ نقض توبه و عهدِ آن اصحابِ سبت — موجبِ مسخ آمد و اهلاک و مقت

اندرین امت نبد مسخِ بدن — لیک مسخِ دل بود ای بو الفطن

از رهِ سر صد هزارانِ دگر — گشته از توبه شکستن خوک و خر

چونکه عمرت برد دیو فاضحه — بی نمک باشد اعوذ و فاتحه

٥٤ گرچه باشد بی نمک اکنون چنین — هست غفلت بی نمکتر دان یقین

هم چنین هم بی نمک می نال نیز — که ذلیلان را دوا کن ای عزیز

قادری بیگاه باشد یا پگاه — از تو چیزی فوت کی شد ای اله

باب نوزدهم در زهد

٥٥ چون خیالی میشود در زهدِ تن — تا خیالات از درونه روفتن

آرزو بگذار تا رحم آیدش — آزمودی که چنین میبایدش

٥٦ آرزو جستن بود بگریختن — پیشِ عدلش خونِ تقوی ریختن

این جهان دامست و دانه اش آرزو — در گریز از دامهاے دامِ او

دام را بدران رها کن دانه را — باز کن درهای تو این خانه را

چون چنین رفتی بدیدی صد گشاد — چون شدی در ضدِ آن دیدی فساد

حق همی خواهد که تو زاهد شوی — تا غرض بگذاری و شاهد شوی

٥١ قوله سیئات اشاره بقول حق در کلام مجید [illegible] عمل نیک میکند [illegible] اورا بنیکیها بدل [illegible] میکنم ۱۲

٥٢ قوله خواجه بر [illegible] یعنی ای خواجه [illegible] نصوح [illegible] قوله القضی [illegible] و در آخر این کتاب [illegible] ۱۲

٥٣ قوله نقض توبه [illegible] یعنی بنی اسرائیل را از شکار کردن [illegible] منع فرموده بود چون بعضی از آنها [illegible] ایزدی عمل نکردند ایزد تعالی آنها را مسخ کرد یعنی از صورت انسانی بصورت بوزینه متشکل گردانید چنانچه این ماجرا در قرآن مجید مرقومست ۱۲

٥٤ قوله اگرچه باشد یعنی اگرچه از کثرت معصیت لطفی در عبادت نمانده مگر غفلت و ترک کردن آن زیاده موجب بی لطفی ست پس می باید که درین حال هم از گریه و زاری غافل [illegible]

٦٢

١٩ در زهد [illegible]

[illegible] ای مخاطب ۱۲

٥٥ قوله چون خیالی [illegible]

٥٦ قوله [illegible]

خدا [illegible]

[51] کین غرضها پردهٔ دیده بود / برنظر چون پرده پیچیده بود

زهد و تقوی را گزیدم دین و کیش / زانکه میدیدم اجل را پیش پیش

[52] مرگ همسایه مرا واعظ شده / [53] کسب و دکان مرا برهم زده

چون بآخر فرد خواهی ماندن / خو نباید کرد با هر مرد و زن

رو بخواهی کرد آخر در لحد / آن به آید که کنی خو با احد

چون زنخ را بست خواهد آن صنم / آن به آید که زنخ [54] کمتر زنم

ای بزربفت و کمر آموخته / آخرستت جامهٔ نادوخته

رو بخاک آریم کزوی رسته ایم / دل چرا در بیوفایان بسته ایم

[55] از عقول و از نفوس پر صفا / پیک می آید بجان کای بیوفا

یارگان پنج روزه یافتی / روز یاران کهن برتافتی

بجای یاران ۱۲

شاد از وی شو مشو از غیر وی / او بهارست و دگرها ماه دی

[56] هر چه غیر اوست استدراج تست / گرچه تخت و ملک تست و تاج تست

هر دکان راهست سودای دگر / مثنوی دکان فقرست ای پسر

باب بستم در فقر

مثنوی ما دکان وحدتست / غیر واحد هرچه بینی آن بتست

کار درویشی ورای فهم تست / سوی درویشی تو منگر سست سست

فقر فخری نه از گزافست و مجاز / بل هزاران عزّ پنهانست و ناز

[51] قوله کین غرضها یعنی خیال اغراض در دل آن کودک [illegible] پرده [illegible] ۱۲

[52] قوله مرگ همسایه [illegible] ۱۲

[53] قوله کسب ای مکسب و تعلقات دنیاوی [illegible] ۱۲

[54] قوله زنخ زدن [illegible] گفتن ۱۲

[55] قوله از عقول و نفوس [illegible] ۱۲

[56] قوله هرچه غیر اوست استدراج [illegible] ظاهر شود پس میباید که اگر بی معرفت الهی از تو کرامتی هم بوقوع آید آن استدراج است نه کرامت ۱۲

۵۱ قوله امتحان
کن یعنی دو سه
روز بغنا عیشت و
عشرت کرده ای اکنون
از فقر ست مشغول
باش تا غنا و بزرگی
در آن حاصل شود ۱۲

۵۲ قوله آنچنان
یعنی مردم غافل کفار
فقر و محتاجی که از ترسند
ازین سبب در آب شور
تا بحلق فرو میروند یعنی
از خوردن لقمهٔ حرام و در
آمدن با مور خلاف شرع
باک نمی کنند ۱۲

زانکه درویشان ورای ملک و مال
روزی دارند ژرف از ذو الجلال

سوای ۱۲
اے بسیار ۱۲

۵۱ امتحان کن فقر را روزی دو تو
تا بفقر اندر غنا بینی دو تو

زاید ۱۲

صبر کن در فقر و بگذار این ملال
زانکه در فقرست عزّ ذو الجلال

۵۲ آنچنان کز فقر میترسند خلق
زیر آب شور رفته تا بحلق

گر بترسندی ازان فقر آفرین
گنجهاشان کشف گشتی در زمین

ای خدا ۱۲

فقر فخری را فنا پیرایه شد
چون زبانهٔ شمع او بیسایه شد

شعلهٔ آتش ۱۲

چون فناش از فقر پیرایه شود
او محمدوار بی سایه شود

فقر فخری بهر آن آمد سَنی
تا ز طماعان گریزم در غنی

بالفتح اول بلندی

گنجها را در خرابی زان نهند
تا ز حرص اهل عمران وارهند

دیو میترساندت هر دم ز فقر
همچو کبکش صید کن ای بازِ فقر

بازِ سلطانِ عزیزِ کامگار
ننگ باشد که کند کبکش شکار

آدمی را عجز و فقر آمد امان
از بلای نفس پر حرص و غمان

نیست قدرت هر کسی را سازوار
عجز بهتر مایهٔ پرهیزگار

فقر ازان رو فخر آمد جاودان
که بتقوی ماند دستِ نارسان

خضر کشتی را برای آن شکست
که تواند کشتی از فجّار رست

۵۳ چون شکسته میرهد اشکسته شو
امن در فقرست اندر فقر رو

۵۴ چونکه شاهی دست یابد بر شهی
بکشدش یا باز دارد در چهی

۵۳ قوله چون شکسته یعنی
چون رستگاری در شکستگی ست
پس شکسته شو که شکسته
شدن بعینه دست بمقصد زدن ست ۱۲

۵۴ قوله چونکه الحق هر گاه
بادشاهی بر بادشاهی غالب
آید او را بکشد یا در قید

دفتر اول

۶۴

[illegible]
دست یابد او را [illegible]
زندیت نمیکند ۱۲

ور بیابد خسته افتاده را   مرهمش سازد شه و بدهد عطا
راهزن هرگز گدائی را نزد   گرگ گرگ مرده را هرگز گزد

حکایت

آنچه گفتم از عظتها ای عزیز   همبرین بشنودم از عطار نیز
نصیحتها برائے تو ۱۲
رحمة الله علیه گفته است   ذکر شه محمود غازی گفته است
کز غزای هند پیش آن امام   در غنیمت اوفتادش یک غلام
پس خلیفه کرد و بر تختش نشاند   بر سپه بگزیدش و فرزند خواند
حاصل آن کودک بران تخت قضا   شسته پهلوی قباد شهریار
مخفف نشسته ۱۲
گریه کردی اشک میراندی بسوز   گفت شه او را که ای فیروزه روز
نام شهریار ۱۲ — ای تازه ۱۲
از چه گریی دولتت شد ناگوار   فوق افلاکی قرین شهریار
تو برین تخت و وزیران و سپاه   پیش تخت صف زده چون نجم و ماه
گفت کودک گریه‌ام زانست زار   که مرا مادر دران شهر و دیار
از توام تهدید کردی هر زمان   بنیمت در دست محمود ارسلان
پس پدر مر مادرم را در جواب   جنگ کردی کین چه خشمست و عذاب
۱۷ می نیابی هیچ نفرین دگر   زین چنین نفرین مهلک سهلتر
سخت بیرحمی و بس سنگین دلی   که بصد شمشیر او را قاتلی
من ز گفت هر دو حیران گشتمی   در دل افتادی مرا بیم و غمی

۱۷ می نیابی مقصود [illegible] پدر و مادر [illegible] یعنی [illegible] محمود ارسلان [illegible] ۱۲

۶۵ پدر و مادر تحقیر می شدم اکنون که پدر و مادر من شفقت ترا بحال من مشاهده نمایند عقیده ایشان که در خدمت تو باعتبار ظلم دارند باطل شود و در جهان اعتقاد خود ما هزار نفرین نمایند ۱۲

تا چه دوزخ خوست محمود ای عجب | که مثل گشتست در ویل و کرب
من همی لرزیده ام از بیم تو | غافل از اکرام و از تعظیم تو
مادرم کو تا ببیند این زمان | مر مرا بر تخت ای شاه جهان
۵۱ فقر آن محمود تست ای بی سعت | طبع از و دائم همی ترساندت
گر بدانی رحم این محمود راد | خوش بگوئی عاقبت محمود باد
فقر آن محمود تست ای بیم دل | کم شنو زین مادر طبع مضل
چون شکار فقر گردی تو یقین | همچو کودک اشک باری یوم دین
گرچه اندر پرورش تن مادرست | لیک از صد دشمنت دشمن ترست
جهد کن تا نور تو رخشان شود | تا سلوک و خدمتت آسان شود

باب بیست و یکم در جهاد

۵۲ ای خنک آن کو جهادی میکند | بر بدن زجری و دادی می کند
تا ز رنج آن جهانی وا رهد | بر خود این رنج عبادت می نهد
حد ندارد وصف رنج آن جهان | سهل باشد رنج دنیا پیش آن
این ریاضتهای درویشان چراست | که فنای تن بقای جانهاست
مردن تو در ریاضت زندگیست | رنج این تن روح را پایندگیست
کشته و مرده به پیشت ای قمر | به که شاهی زندگان جای دگر
آزمودم من هزاران بار بیش | بی تو شیرین می نبینم عمر خویش

۵۱ نور فقر آن بس بود ای
میفرمایند که چنانکه آن هر دو کس
باعتقاد خود محمود را ظالم دانسته
از و خائف بودند و حال آنکه
او چنان نبود همچنین تو نیز فقر را
۶۶ ۲۱
[illegible]

۵۲ [illegible]
نفس [illegible] جهاد [illegible]

۵۱ همچو آهن آهنِ بدرنگ شو | در ریاضت آئینهٔ بیزنگ شو
شکستهٔ نیست این سر را بند | چند روزی جهد کن باقی بخند
صبر کن اندر جهاد و در عنا | دمبدم می بین بقا اندر فنا
وصفِ سنگی هر زمان کم می شود | وصفِ لعلی در تو محکم می شود
ذرّهٔ کز جهدِ تو افزون بود | در ترازوی خدا موزون بود
پیشِ این شاهان همارهٔ جان کنی | بیخبر ایشان ز غدر و روشنی
گفتِ غمّازی که بد گوید ترا | ضائع آید خدمتِ تو سالها
پیشِ شاهی که سمیعست و بصیر | گفتِ غمّازان نباشد جایگیر
همچو چه کن خاک میکن گر کسے | زین تن خاکی که در آبی رسے
چون ز چاهی میکنی هر روز خاک | عاقبت اندر رسی در آبِ پاک
۵۲ جمله دانند این اگر تو نگروی | هر چه می کاریش روزی بدروی
هر که رنجے دید گنجی شد پدید | هر که جدّی کرد در جدّی رسید
من عجب دارم ز جویای صفا | کو رمد در وقتِ صیقل از جفا
۵۳ هین مراقب باش گر دل بایدت | کز پی هر فعل چیزی زایدت

باب بیست و دوم در مراقبه

گر مراقب باشی و بیدار تو | بینی هر دم پاسخ کردار تو
۵۴ چون مراقب باشی و گیری رسن | حاجتت ناید قیامت آمدن

از بد و نیک ۱۲

گفتند ۱۲

قوله همچو آهن یعنی [illegible] آئینه [illegible] ازین آهن می سازند [illegible] و تکلیف و [illegible] بعد از آن [illegible] یعنی [illegible] ۱۲

قوله جمله دانند یعنی جمله مردم این سخن را خوب دانسته اند که هر چه خواهی کاشت [illegible] پیدا خواهد کرد [illegible] ۱۲

این سخن را اعتقاد [illegible]

قوله هر که رنجی [illegible]

قوله من عجب [illegible] ۱۲

قوله هین مراقب [illegible]

۶۷

یعنی هرگاه که در فکر و ذکر خدا دست خواهی کرد و حبل متین توکل بدست خواهی گرفت از اهوال قیامت نجات خواهی یافت ۱۲

ور ازین افزون ترا همت بود ‎ ‎ ‎ از مراقب کار بالاتر رود
همچو روبه ترک آئین اشکم کنید ‎ ‎ ‎ پیش او روباه بازی کم کنید
جمله ما و من به پیش او نهید ‎ ‎ ‎ ملک ملک اوست ملک او را دهید
چون فقیر آئید اندر راه راست ‎ ‎ ‎ شیر و صید شیر خود آن شماست
زانکه او پاکست و سبحان وصف اوست ‎ ‎ ‎ بی نیاز است او ز نغز و مغز و پوست
هر شکار و هر کرامتی که هست ‎ ‎ ‎ از برای بندگان آن شه است
آنکه دولت آفرید در دو سرا ‎ ‎ ‎ ملک دولتها چه کار آید ورا
پیش سبحان بس نکو دارید دل ‎ ‎ ‎ تا نگردید از گمان بد خجل
کو ببیند سر و فکر و جستجو ‎ ‎ ‎ همچو اندر شیر خالص تار مو
تو مراقب باش بر احوال خویش ‎ ‎ ‎ نوش بین در داد بعد از ظلم نیش
کار تقوی دارد و زهد و صلاح ‎ ‎ ‎ که ازو باشد بدو عالم فلاح

باب بیست و سوم در تقوی

چونکه تقوی بست دو دست هوا ‎ ‎ ‎ حق گشاید هر دو دست عقل را
پس حواس چیره محکوم تو شد ‎ ‎ ‎ چون خرد سالار و مخدوم تو شد
عفو باشد لیک کو فردا امید ‎ ‎ ‎ که بود بنده ز تقوی رو سفید
دزد را گر عفو باشد جان برد ‎ ‎ ‎ کی وزیر و خازن مخزن بود
انتقاد جان چرای دل آگهیست ‎ ‎ ‎ هر که آگه تر بود جانش قویست

۵۳ قوله پیش سبحان یعنی انسان را باید که با خدای خود گمان نیک داشته باشد تا از گمان بد شرمنده نشود چنانکه ممانعت بدگمانی در حدیث شریف هم آمده است ۱۲

۵۴ قوله عفو باشد یعنی از عفو مجرم از عذاب نجات می یابد مگر بمرتبه اعلی نمیرسد چنانکه در حق دزد میفرمایند که دزد از عفو حاکم جان بسلامت می برد مگر بمرتبه وزارت [illegible]

۵۵ قوله انتقاد در بعض نسخ انتقاد و در بعض نسخ [illegible] [illegible]

دامن فضلش بکف کن کور وار   قبض اعمی این بود ای بُردبار
دامن او امر و فرمان ویست   نیک بختی که تقی جان ویست
مرغ با پر می پرد تا آشیان   پرِ مردم همتست ای مردمان
باز اگر باشد سپید و بی نظیر   چونکه صیدش موش باشد شد حقیر
ور بود چغدے و میل او بشاه   او سرِ بازست منگر در کلاه
جان چه باشد باخبر از خیر و شر   خیر و شر منگر تو در همت نگر
جمله عالم زین سبب گمراه شد   کم کسی ز ابدال حق آگاه شد
کافران را دیدهٔ بینا نبود   نیک و بد در دیده شان یکسان نبود
همسری با انبیا بر داشتند   اولیا را همچو خود پنداشتند
گفته اینک ما بشر ایشان بشر   ما و ایشان بستهٔ خوابیم و خور
این ندانستند ایشان از عما   هست فرقی در میان بی منتها
هر دو گون زنبور خوردند از محل   لیک شد زین نیش و زان دیگر عسل
هر دو گون آهو گیا خوردند و آب   زین یکی سرگین شد و زان مشک ناب
هر دو نی خوردند از یک آبخور   آن یکی خالی و آن پر از شکر
صد هزاران همچنین اشباه بین   فرق شان هفتاد ساله راه بین
این خورد گردد پلیدی زو جدا   آن خورد گردد همه نور خدا
اے اہل دنیا ۱۲   اے اہل اللہ ۱۲
این خورد زاید همه بخل و حسد   وان خورد زاید همه عشق احد

۲۵ قوله دامن او یعنی [illegible]

۲۶ قوله [illegible]

۶۹

انبیا علیهم الصلوة والسلام را می گفتند که شما هم مثل ما مردم هستند در خواب و خورد دیگر جمله لوازم بشریت ۱۲

علم وحکمت زاید از لقمهٔ حلال / عشق ورقت زاید از لقمهٔ حلال
نرمی دل ۱۲
زاید از لقمهٔ حلال اندر دهان / میل خدمت عزم رفتن آنجهان
لقمهٔ کو نور افزود وکمال / آن بود آورده کسب حلال
ای حاصل کرده ۱۲
چون ز لقمه تو حسد بینی ودام / جهل وغفلت زاید آنرا دان حرام
لقمه تخمست وبرش اندیشها / لقمه بحر وگوهرش اندیشها
۵۱
ذکر حق کن بانگ غولانرا بسوز / چشم نرگس را ازین کرگس بدوز

باب بست وچهارم در ذکر

اذکروا الله شاه ما دستور داد / اندر آتش دید ما را نور داد
اجازت ۱۲ / المراد بها التجسیم ۱۲ ای جسمیة
گفت اگرچه پاکم از ذکر شما / نیست لایق مر مرا تصویرها
ذکر جسمانه خیال ناقص ست / وصف شاهانه از آنها خالص ست
۵۲
ذکر حق پاکست چون پاکی رسید / رخت بربندد برون آید پلید
میگریزد ضدها از ضدها / شب گریزد چون برافروزد ضیا
چون درآید نام پاک اندر دهان / نی پلیدی ماند و نی آن دهان
نی جسم
از هوا هاکی رهی بی جام هو / ای ز هو قانع شده با نام هو
ای از اسم ۱۲
از صفت وز نام چه زاید خیال / وان خیالش هست دلال وصال
۵۳
اسم خواندی رو مسمی را بجو / مه ببالا دان نه اندر آب جو
گر ز نام وحرف خواهی بگذری / پاک کن خود را ز خود هین یکسری

۵۱ قوله ذکر حق
کن یعنی در ذکر خدا مشغول شو
و شیطان را که برانداختن دین و
ایمان تو بوده اند از خود دفع
کن و چشم خود را که مثل نرگس
است از دیدن این کرگسان
بدوز ۱۲

۵۲ قوله ذکر حق یعنی از ذکر
حق تعالی قلب انسان صفائی پذیرد
و کدورت دلی زایل میگردد ۱۲

۵۳ قوله اسم خواندی
اسم تشخص و مسمی ذات متشخص
اسم نام متشخص ازان اسم بگذر
لیکن ای سالک بسوی ذات رجوع باید کرد
یعنی ذات را که در آب افتد
چنانکه عکس ماه که در آب افتد
آن ماه نیست بلکه ماه در آسمان است
پس صحبت عکس آن ماه را صاحب
حاصل بودن چه فایده
سروری ۱۲

ور گذر از نام و بنگر در صفات
تا صفاتت ره نماید سوی ذات

٥١ اُذکروا الله کارِ هر اوباش نیست
ارجعی بر پای هر قلاش نیست

یعنی کاسب
بیهوده ۱۲

جور دوران و هر آن رنجی که هست
سهلتر از بُعدِ حق و غفلتست

کاهلی و بیباکی ۱۲

زانکه اینها بگذرد و آن نگذرد
دولت آن دارد که جان آگه برد

لاشک ٥٢ این ترکِ هوا تلخی دهست
لیک از تلخی بُعدِ حق بهست

حکایت

آن یکی الله می گفتی شبی
چونکه شیرین میشد از گفتنش لبی

گفت ابلیسش که ای بسیارگو
این همه الله را لبیک کو

می نیاید یکجواب از پیشِ تخت
چند الله میزنی با روی سخت

او شکسته دل شد و بنهاد سر
دید در خواب او خضر را در خضر

علیه السلام

گفت هان از ذکرِ حق وامانده
چون پشیمانی از آن کش خوانده

ای از آن ذات

گفت لبیکم نمی آید جواب
زان همی ترسم که باشم ردِّ باب

مقرونه بشخص الله گو ۱۲

گفت علیه السلام آن الله تو لبیکِ ماست
آن نیاز و درد و سوزت پیکِ ماست

لیک توفیقی که لبیک آورد
هست هر لحظه ندائے از احد

٥٣ ترس و عشقِ تو کمندِ شوقِ ماست
زیر هر لبیکِ تو لبیکهاست

٥٤ جانِ جاهل زین دعا جز دور نیست
زانکه یارب گفتنش دستور نیست

بر دهان و بر دلش قفلست و بند
تا ننالد با خدا وقتِ گزند

٥٠ یعنی خضر علیه السلام در [illegible] ۱۲

٥١ قوله اذکروا الله
یعنی ذکر خدا که عبارت از [illegible]
[illegible]
[illegible]
وارجعی [illegible] النفس المطمئنة
[illegible]
ارجعی [illegible]
خطاب [illegible] ۱۲

٥٢ قوله لاشک یعنی بی
شک ترک خواهش نفسانی
تلخ و [illegible] دشوار است
اگرچه بسیار سخت [illegible]
لیکن از تلخی و دوری حق [illegible]
[illegible] ۱۲

٥٣ قوله ترس و عشق اشاره
است بمضمون کریمهٔ اُجیبُ
دَعْوَةَ الدّاعِ اِذَا دَعَانِ
یعنی اجابت میکنم خواندن خواننده
را هرگاه که مرا می خواند و حاجت
او را روا میکنم ۱۲

٥٤ قوله جان جاهل یعنی
چونکه جاهل از ته دل دعا نمیکنند
او را جز جدائی و دوری
دیگر حاصل نیست ۱۲

مُهرِ حق بر چشم و بر گوش و خرد
گر فلاطونست حیوانش کند

باب بست و پنجم در استغفار

چونکه غم بینی تو استغفار کن
غم بامرِ خالق آمد کار کن

چون بخواهد عینِ غم شادی شود
عینِ بندِ پایِ آزادی شود

ف۵۱ از پدر آموز کادم در گناه
خوش فرو آمد بسوی پایگاه

چون بدید آن عالمِ اسرار را
بر دو پا استاد استغفار را

کوه را که کن باستغفارِ خوش
جامِ مغفوران بگیر و خوش بکش

اُدخُلی تو فی عِبادی یافتی
اُدخُلی فی جنتی دریافتی

اِهدِنا گفتی صراطَ المُستَقیم
دستِ تو بگرفت و بُردت تا نعیم

روی در دیوار کن تنها نشین
وز وجودِ خویش هم خلوت گزین

باب بست و ششم در خلوت

قعرِ چه بگزیده هر کو عاقلست
زانکه در خلوت صفاهای دلست

ظلمتِ چه به که ظلمتهای خلق
سر بزد آنکس که گیرد پای خلق

حال چون جلوه‌ست زان زیبا عروس
وان مقام آن خلوتِ آمد با عروس

جلوه بیند شاه و غیرِ شاه نیز
وقتِ خلوت نیست جز شاهِ عزیز

ف۵۲ هست بسیار اهلِ حال از صوفیان
نادرست اهلِ مقام اندر میان

آنکه در خلوت نظر بر دوختست
آخر آنرا هم ز یار آموختست ف۵۳

ف۵۱ ورد از پدر یعنی از آدم علیه السلام که پدر تست دعا کردن بیاموز که مغفرت حاصل شود این معنی اشاره است بکریمهٔ ربنا ظلمنا انفسنا الآیة ۱۲

ف۵۲ [illegible] بیست [illegible] یعنی بیشتر اہل مقام از اہل حال بالاتر باشند و اینها مراتب اہل حال بالاتر باشند ۱۲

تصنیف خوب بسیار اند

ف۵۳ یعنی دولت خلوت مصنف بدولت عنایت بے عنایت او تعالی است ۱۲

خلوت از اغیار باید نی زیار | پوستین بهر دی آمد نی بهار
هیچ کنجی بی دد و بی دام نیست | جز بخلوتگاه حق آرام نیست
زانکه در خلوت هر انچه تن کند | نه از برای روی مرد و زن کند
جنبش و آرامش اندر خلوتش | جز برای حق نباشد نیتش

باب بیست و هفتم در تفکر

۵۲

فکر کن تا وارهی از فکر خود | فکر کن تا فرد گردی از حسد
چون در معنی زنی بازت کنند | پر فکرت زن که شهبازت کنند
فکر آن باشد که بگشاید رهی | راه آن باشد که پیش آید شهی
شاه آن باشد که از خود شه شود | نی بمخزنها و لشکرگه شود
تا بماند شاهی او سرمدی | همچو عز ملک دین احمدی
روی نفس مطمئنه در جسد | زخم ناخنهای فکرت میکشد
فکرت بد ناخن پر زهر دان | میخراشد در تعمق روی جان
تا گشاید عقده اشکال را | در حدث کرد دست زرین بال را
عقده را بگشاده گیر ای منتهی | عقده سخت است بر کیسه تهی
در گشاد عقدها گشتی تو پیر | عقده چندین دگر بگشاده گیر
حل این اشکال کن گر آدمی | خرج این دم کن اگر آدم دمی
عقده کان بر گلوی ماست سخت | که بدانی گر کسی ای نیکبخت

۵۱ قوله نباید یعنی اختیار خلوت باید صفای قلب و دیدن تجلیات حق است [illegible]

۵۲ قوله فکر کن یعنی [illegible] ۱۲

۵۳ قوله فکر آن باشد یعنی فکری که بمقصود رساند همان فکر خوب باشد دگر هیچ ۱۲

۵۴ قوله فکرت بد یعنی خیالات فاسد و افکار لا یعنی باعث ضرر انسان باشد و جان و دل او را در رنج و محن می اندازد ۱۲

۱ حدّ اعیان و عرض دانسته گیر
حدّ خود را دان که نبود زان گزیر

چون بدانی حدّ خود زین حد گریز
تا به بیحد در رسی ای خاک بیز

عمر در محمول و موضوع رفت
بی بصیرت عمر در مسموع رفت

هر دلیلی بی نتیجه بی خبر
باطل آمد در نتیجه خود نگر

۲ جز بمصنوعی ندیدی صانعی
بر قیاس اقترانی قانعی

۳ هر خیالی که کند در دل وطن
روز محشر صورتی خواهد شدن

حق همیخواهد که هر میر و وزیر
با رجا و خوف باشند و حذیر

باب بیست و هشتم در خوف

هر که ترسید از حق و تقوی گزید
ترسد از وی جن و انس و هر که دید

هر که ترسد مرورا ایمن کنند
مر دلِ ترسنده را ساکن کنند

۴ لا تخافوا هست نُزلِ خائفان
هست در خور از برای خائف آن

از دفتر دوم ۱۲
نی ز دریا ترس و نی از موج و کف
چون شنیدی تو خطاب لا تخف

۵ خوف آنکس راست کو را خوف نیست
قصه آنکس کش اینجا طوف نیست

من بترسانم وقیح یاوه را
آنکه ترسد من چه ترسانم ورا

اُستیان را من بترسانم بعلم
خائفان را ترس بردارم بحلم

پاره دوزم پاره در موضع نهم
هر کسی را شربت اندر خور دهم

۶ هر چه در دل داری از مکر و رموز
پیش ما رسواست و پیدا همچو روز

۱ قوله حدّ اعیان جمع عین که بمعنی جوهر باشد یعنی جوهر و عرض و حد و محمول و موضوع هم از مصطلحات معقول است و مراد از مسموع علم منقول یعنی نباید که همه عمر تو در تحصیل علم معقول و منقول صرف شود [illegible] حاصل کردی [illegible] نتیجه نمائی در بعضات برای آنکه اکنون باید که در نتیجه کمال علم نظری در اصلاح حال خود کوشش نمائی که فائده و نتیجه آن باید گرد ۱۲

۲ قوله جز بمصنوعی یعنی نظر تو همیشه بر مصنوعات ماند و گاهی بطرف صانع توجه نکردی و قیاس اقترانی در اصطلاح اهل منطق آنرا گویند که در آن نتیجه بالفعل مذکور نباشد پس میفرمایند که تو در آن امر مشغول شدی که ثمره آن هیچ نیست یعنی ۱۲

۳ قوله هر خیالی در حدیث شریف آمده است که هر کس [illegible] ۱۲

۲۸ در خوف

۴۷

۴ قوله لا تخافوا اشاره است [illegible] لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا [illegible] یعنی هر که از خدای تعالی ترسید [illegible] خوف نباشد [illegible] بشارت باشد [illegible] ۱۲

۵ قوله خوف [illegible] قصه آنکس [illegible] ۱۲

۶ قوله هر چه [illegible] یعنی [illegible] ۱۲

گر بپوشیمش ز بنده پروری
تو چرا بی شرمی از حد می بری

چونکه بد کردی بترس ایمن مباش
زانکه تخمست و برویاند خداش

راز ها را میکند حق آشکار
چون بخواهد رست تخم بدمکار

چند گاهی او بپوشاند که تا
آید آخر زان پشیمانی ترا

حکایت

عهد عمر آن امیر مومنان
داد دزدی را بجلاد و عوان

بانگ زد آن دزد کای میر دیار
اولین بارست جرمم در گذار

گفت عمر حاش لله که خدا
بار اول قهر نارد[٥١] در جزا

بارها[٥٢] پوشد پی اظهار فضل
باز گیرد از پی اظهار عدل

تا که این هر دو صفت ظاهر شود
آن مبشر گردد این منذر شود

یعنی صفت فضل ۱۲ — یعنی صفت عدل ۱۲

از کرم دان این که می ترساندت
تا بملک ایمنی بنشاندت

رو بترس و طعنه کم زن بر بدان
پیش دام عجز خود او را بدان

این رجا و خوف در پرده بود
تا پس پرده چه پرورده بود

باب بست و نهم در رجا

انبیا گفتند نومیدی بدست
فضل و رحمتهاے یارب بیحدست

از چنین محسن نشاید نا امید
دست در فتراک این رحمت زنید

بعد نومیدی بسی امیدهاست
از پس ظلمت بسی خورشیدهاست

[٥١] یعنی بار اول تعجیل [illegible] بر بندگان [illegible] جزا و [illegible] یعنی

[٥٢] پوشیدن گناه و جرم آن فقیر عین فضل و کرم حق تعالی است و باز پرس و مواخذه محض عدل اوست ۱۲

هین چرا خشکی که اینجا چشمه‌هاست
هین چرا دردی که اینجا صد دواست

یا امید الی کرمهاے خدا (لیے خطاب ۱۲)
که ترا میخواند آن سو که بیا (لیے خطاب ۱۲)

گمرهی را منهج ایمان کند
کجروی را مقصد احسان کند

تا نباشد هیچ محسن بی رجا
تا نباشد هیچ خائن بی رجا

نیستم امیدوار از هیچ سو
وان کرم میگویدم لا تیأسوا ۵۱

گرچه مازین ناامیدی در گویم
چون صلا زد دست اندازان رویم

ناامیدی را خدا گردن زدست ۵۲
چون گنه مانند طاعت آمدست

تو مگو ما را بدین شه بار نیست
با کریمان کارها دشوار نیست

نی مشو نومید و خود را شاد کن
پیش آن فریادرس فریاد کن

کوی نومیدی مرو امیدهاست ۵۳
سوی تاریکی مرو خورشیدهاست

حکایت مطرب پیر چنگی

[illegible] ۱۲

آن شنیدستی که در عهد عمر رض
بود چنگی مطربی با کر و فر

بلبل از آواز او بیخود شدی
یک طرب ز آواز خوبش صد شدی (نواز نده چنگ ۱۲)

مجلس و مجمع دمش آراستی
وز نوای او قیامت خاستی

مطربی کز وی جهان شد پر طرب
رسته ز آوازش خیالات عجب

از نوایش مرغ دل پران شدی
وز صدایش هوش جان حیران شدی

چون برآمد روزگار و پیر شد
باز جانش از عجز پشه گیر شد

۵۱ قوله وان کرم اشاره است بکریمه
که در سوره یوسف واقع است ولا تیأسوا
من روح الله یعنے ناامید مشوید از
رحمت خدا ۱۲

۵۲ قوله ناامیدی را یعنے
یاس و ناامیدی را در بارگاه احدیت
دخلی نیست و چنانکه طاعت باعث
مغفرت است همچنان معصیت
مستحق [illegible] ۱۲

دفتر ۱
۷۶

۵۳ قوله کوی نومیدی
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۱۲

گشت آواز لطیف جانفزاش　　زشت و نزد کس نیرزیدی بلاش
آن نوای رشک زهره آمده　　همچو آواز خر پیری شده
چونکه مطرب پیرتر گشت و ضعیف　　شد ز بی کسبی رهین یک رغیف ٥٠
گفت عمری مهلتم دادی بسی　　لطفها کردی خدایا با خسی
معصیت ورزیده ام هفتاد سال　　باز نگرفتی ز من روزی نوال
نیست کسب امروز مهمان توام　　چنگ بهر تو زنم کان توام
چنگ را برداشت شد الله جو　　سوی گورستان یثرب آه گو
٥١ گفت خواهم از حق ابریشم بها　　کو به نیکوئی پذیرد قلبها
هیچ قلبی پیش او مردود نیست　　زانکه قصدش از خریدن سود نیست
چنگ زد بسیار و گریان سر نهاد　　چنگ بالین کرد و بر گوری فتاد
٥٢ خواب بردش مرغ جان از حبس رست　　چنگ و چنگی را رها کرد و بجست
گشت آزاد از تن و رنج جهان　　در جهان ساده و صحرای جان
آن زمان حق بر عمر خوابی گماشت　　تا که خویش از خواب نتوانست داشت
در عجب افتاد کین معهود نیست　　این ز غیب افتاد بی مقصود نیست
سر نهاد و خواب بردش خواب دید　　کامدش از حق ندا جانش شنید
آن ندائی کاصل هر بانگ و نواست　　خود ندا آنست وین باقی صداست
٥٣ بانگ آمد مر عمر را کای عمر　　بندهٔ ما را ز حاجت باز خر

ناقص ۱۲

یعنی مدینه منوره ۱۲

[illegible] بعزیز بسیار ۱۲

٥١ قوله گفت خواهم [illegible] یعنی [illegible]

[illegible] ناقص ۱۲

٥٢ قوله خواب بردش [illegible]

٥٣ قوله بانگ آمد [illegible] عمر را از غیب آوازی آمد که این بندهٔ ما را حاجت [illegible] ۱۲

۱۰۳

بندهٔ داریم خاص و محترم — سوی گورستان تو رنجه کن قدم

یعنی کرم ۱۲

ای عمر برجه ز بیت المال عام — هفتصد دینار بر کف نه تمام

برجه از جستن یعنی عجله کن ۱۲

ط ۵ پیش او بر کای تو ما را اختیار — این قدر بستان کنون معذور دار

این قدر از بهر ابریشم بها — خرج کن چون خرج شد اینجا بیا

پس عمر زان هیبت آواز جست — تا میان را بهر این خدمت ببست

سوی گورستان عمر بنهاد رو — در بغل همیان دوان در جستجو

گرد گورستان دوانه شد بسی — غیر آن پیر او ندید آنجا کسی

گفت این نبود دگر باره دوید — مانده گشت و غیر آن پیر او ندید

گفت حق فرمود ما را بندهٔ ایست — صافی و شایسته و فرخنده ایست

پیر چنگی کی بود خاص خدا — حبذا ای سر پنهان حبذا

بار دیگر گرد گورستان بگشت — همچو آن شیر شکاری گرد دشت

چون یقین گشتش که غیر پیر نیست — ط ۵۲ گفت در ظلمت دل روشن بسیست

آمد و با صد ادب آنجا نشست — بر عمر عطسه فتاد و پیر جست

مر عمر را دید و ماند اندر شگفت — عزم رفتن کرد و لرزیدن گرفت

گفت در باطن خدایا از تو داد — محتسب بر پیر چنگی او فتاد

چون نظر اندر رخ آن پیر کرد — دید او را شرمسار و روی زرد

پس عمر گفتش مترس از من مرم — کت بشارتها ز حق آورده ام

مرم از رمیدن ۱۲

کت که ترا ۱۲

ط ۵ قوله پیش او بر یعنی هفتصد دینار را پیش آن مطرب ببر و بگو که تو مقبول خدا شدی و این قدر زر و اجرت چنگ نوازی خود بگیر ۱۲

ط ۵۲ ۷۸ قوله در ظلمت دل روشن بسیست

یعنی بسیار مردم صاحب باطن اند که در لباس اهل معصیت و ذلت پوشیده باشند ۱۲

چند یزدان مدحت خوی تو کرد
تا عمر را عاشق روی تو کرد

پیش من بنشین و مهجوری مساز
تا بگوشت گویم از اقبال راز

حق سلامت میکند می‌پرسدت
چونی از رنج و غمان بیحدت

نک قراضه چند ابریشم بها
خرج کن این را و باز اینجا بیا

پیر لرزان گشت چون این را شنید
دست میخائید و بر خود میطپید

بانگ میزد کای خدای بی نظیر
بسکه از شرم آب شد بیچاره پیر

چون بسی بگریست و از حد رفت درد
چنگ را زد بر زمین و خرده کرد

گفت ای بوده حجابم از اله
ای مرا تو راه زن از شاه راه

ای بخورده خون من هفتاد سال
ای ز تو رویم سیه پیش کمال

ای خدای با عطای با وفا
رحم کن بر عمر رفته در جفا

ای چگونه هستی ۱۲

از جلال

باب سی ام در صبر و حلم

گه نیم گویم ز صبر و حلم و داد
کوه را کی در رباید تند باد

صبر از ایمان بیابد سر کله
چلیست لا صَبْرَ فَلَا اِیْمَانَ لَه

مخفف شود ایمعنے گیاہ ۱۲

بیخ

گفت پیغمبر خدااش ایمان نداد
هر که را نبود صبوری در نهاد

یوسف حسنی و این عالم چو چاه
وین رسن صبرست بر امر اله

یوسفا اندر رسن در زن دو دست
از رسن غافل مشو بیگه شدست

مکر شیطانست تعجیل و شتاب
لطف رحمانست صبر و اجتناب

۵۱ قوله گفت ای بوده حجابم یعنی آن
مطرب بجانب خود خطاب کرده گفت
که تو مرا مانع از معرفت الهی بوده
ودرین هفتاد سال بسبب تو
نامه اعمال من سیاه شده ۱۲

۵۲ قوله صبر از ایمان یعنی صبر جزو ایمانست
که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
درباب او ارشاد فرمودند که هر
کسیکه صبر ندارد ایمان ندارد ۱۲

گفت حق ایوب را در مکرمت / من بهر موییت صبری دادمت

هین بصبر خود مکن چندین نظر / صبر دیدی صبر دادن را نگر

صبر کردن جان تسبیحات تست / صبر کن کانست تسبیح درست

هیچ تسبیحی ندارد آن درج / صبر کن اَلصَّبرُ مِفتاحُ الفَرَج

صبر همچون پل صراط آنسو بهشت / هست با هر خوب یک لالای زشت

تا ز لالا میگریزی وصل نیست / زانکه لالا را ز شاهد فصل نیست

تو چه دانی ذوقِ صبر ای شیشه‌دل / خاصه صبر از بهرِ آن نقشِ چگل ^۱

هفت سال ایوب با صبر و رضا / در بلا خوش بود با ضیفِ خدا

از دغا و صلت و علم و حیا / بود چون شیر و عسل او با بلا

صبر مه با شب منور دارد ش / صبر گل با خار اذفر دارد ش

صبر ^۲ شیر اندر میانِ فرث و خون / کرده او را ناعش ابن اللبون

صبر جمله انبیا با منکران / کردشان خاصِ حق و صاحبقران

هر کرا بینی یکی جامه درست / دان که او آنرا بصبر و کسب جست

هر کرا بینی برهنه بی نوا / هست بر بی‌صبری او آن گوا

با ^۳ سیاستهای جاهل صبر کن / خوش مدارا کن بعقل من لدن

صبر بانا اهل اهلان را جلیست / صبر صافی میکند هر جا دلیست

آتش نمرود ابراهیم را / صفوت آئینه آمد در جلا

---

۱ نام شهریست که در آن نقاشان بسیارند و نیز مردم آنجا خوش صورت باشند ۱۲

۲ قوله صبر شیر گفته اند که پیدایش شیر از خون و فضله انسان می شود پس می فرماید که باید دید که چون شیر در فضله و خون صبر کرد ایزد تعالی او را باعث زندگی بچگان شیرخواره گردانید ۱۲

۳ قوله با سیاستهای اشاره است بمضمون کریمه که ایزد تعالی در قرآن خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِين [illegible] ۱۲

جورِ کفرِ نوحیان و صبرِ نوح — نوح را شد صیقلِ مرآتِ روح
گر سخن خواهی که گوئی چون شکر — صبر کن از حرص و این حلوا مخور
صبر باشد مشتهای زیرکان — هست حلوا آرزوی کودکان
٥١ هر که صبر آورد گردون بر رود — هر که حلوا خورد واپستر رود
٥٢ پردهای دیدرا داروی صبر — هم بسوزد هم بسازد شرحِ صدر
صبر را با حق قرین کن ای فلان — ٥٣ آخرِ والعصر را آگه بخوان
صد هزاران کیمیا حق آفرید — کیمیای همچو صبر آدم ندید
٥٤ چونکه رنجِ صبر بنمودم ترا — شرط نبود پس فرو ناید جزا
حبذا آن شرط و شادان آن جزا — آن جزای دلنوازِ جان فزا
چون قلاوزیِ صبرت پر شود — جان باوجِ عرش و کرسی بر رود
مصطفی بین چونکه صبرش شد براق — برکشانیدش ببالا نه طباق
عاقبت جوینده یابنده بود — که فرج از صبر زاینده بود
رزق آید پیش هر که صبر جست — رنجِ کوششها ز بی صبریِ تست
تیغِ حلم از تیغِ آهن تیزتر — بل ز صد لشکر ظفرانگیزتر
این تأنی پرتو از رحمان بود — وان شتاب از هزهٔ شیطان بود

حکایت

گفت عیسی را یکی هشیار سر — چیست در هستی ز جمله صعب تر

---

٥١ قوله مشتهای زیرکان یعنی مطالب
[illegible] می گردد
دیدار اعلی حاصل می گردد
خواب و خورد [illegible] دولت

٥٢ قوله پردهای دید یعنی [illegible]
می افتد ۱۲
[illegible]
و صابر نور معرفت می بیند و شرح صدر که درجه ایست از صفای قلب صابر را حاصل می گردد ۱۲

٥٣ یعنی وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر یعنی اهل ایمان یکدیگر را وصیت کردند بگفتن حق و صبر و شکیبائی ۱۲

٥٤ قوله چونکه رنج صبر یعنی هر کس که رنج صبر نخواهد برداشت فلاح و رستگاری نخواهد یافت إنّ مع العسر یسرا ۱۲

گفت ای جان صعب تر خشمِ خدا   که ازان دوزخ همیلرزد چو ما
گفت از خشمِ خدا چه بود امان   گفت ترکِ خشمِ خویش اندر زمان
تیغِ حلمم گردنِ خشمم زدست   خشمِ حق بر من همه رحمت شدست
صبر آرد آرزو را نی شتاب   صبر کن واللّٰه اعلم بالصواب
شکر میکن مر خدارا در نعم   نیز میکن شکر و ذکرِ خواجه هم

ای محسن طاهری ۱۲

باب سی و یکم در شکر

۵۱ شکرِ منعم واجب آمد در خرد   ورنه بگشاید درِ خشمِ ابد
۵۲ شکر کن مر شاکران را بنده باش   پیشِ ایشان مرده شو افگنده باش
شکرِ یزدان طوقِ هر گردن بود   نی جدال و رو ترش کردن بود
گر ترش رو کردن آمد شکر و بس   پس چو سرکه شکر گوئی نیست کس
شکرِ جانِ نعمت و نعمت چو پوست   زانکه شکر آرد ترا تا کوی دوست
نعمت آرد غفلت و شکر انتباه   صیدِ نعمت کن بدامِ شکرِ شاه
۵۳ گم شد از بی شکر خوبی و هنر   که دگر هرگز نه بیند زان اثر
شکر کن ای مرد درویش از قصور   که ز فرعونی رهیدی و ز کفور
شکر کن مظلومی و ظالم نه   ایمن از فرعونی و هر فتنه
۵۴ شکر گویم دوست را در خیر و شر   زانکه هست اندر قضا از بد بتر
۵۵ چونکه قسّام اوست کفر آمد گله   صبر باید صبر مفتاحُ الصله

یعنی بیداری از خواب غفلت است ۱۲

۵۱ چنانچه سعدی شیرازی گوید ع نفس جز بشکر خدا برمیار + که واجب بود شکر پروردگار +

۵۲ قوله شاکر کن یعنی شکر اختیار کن و شاکران که عبارت از کاملین ست اطاعت میکرده باش ۱۲

۵۳ قوله گم شد مصدق این معنی نزد انچه سعدی علیه الرحمه گفته ع که زایل شود نعمت ناسپاس +

۵۴ قوله شکر گویم یعنی در هر حال شکر خدا باید کرد چه در رنج و چه در راحت زیرا که در پرده تقدیر بهتر در [illegible] بسیار در [illegible] ازین بهتر گردد ۱۲

۵۵ قوله چونکه قسام یعنی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خدا را [illegible] [illegible] ۱۲

غیر حق جمله عدوّند اوست دوست   با عدو از دوست کی شکوه نکوست

٥١ شکر از شکر خدا باشد یقین   چون باحسان کرد توفیقش قرین

رحمت مادر اگرچه از خداست   خدمت او هم فریضه ست و سزاست

ترک شکرش ترک شکر حق بود   حق او لاشک بحق ملحق بود

هر زمان در گلشن شکر خدا   رو برآور همچو بلبل صد نوا

دلبر و مطلوب با ما حاضرست   وز نثار رحمتش جان شاکرست

٥٢ جز ز اهل شکر و اصحاب وفا   که مر ایشانراست دولت در قفا

باب سی و دوم در وفا

٥٣ عقل را باشد وفای عهدها   تو نداری عقل رو ای خربها

عقل را یاد آید از پیمان خود   پردهٔ نسیان بدرّاند خرد

چونکه عقلت نیست نسیان میر تست   دشمن و باطل کن تدبیر تست

٥٤ گر بخواهی رشک ابلیسی بیا   از در دعوی بدرگاه خدا

٥٥ چون وفایت نیست باری دم مزن   که سخن دعویست اغلب ما و من

٥٦ وعدها باشد حقیقی دلپذیر   وعدها باشد مجازی تاسه گیر

وعدهٔ اهل کرم گنج روان   وعدهٔ نااهل شد رنج روان

چونکه در عهد خدا کردی وفا   از کرم عهدت نگهدارد خدا

چون درختست آدمی و بیخ عهد   بیخ را تیمار میباید بجهد

٥١ قوله شکر از یعنی شکر کردن مر او را ادای شکر خدا فرموده است که حق تعالی او را توفیق عطا فرموده است ١٢

٥٢ قوله جز ز اهل یعنی جز اهل شکر و وفا را این دولت میسر نیست و این مرتبهٔ انبیا و اولیا است و سوای ایشان دیگران را نیست ١٢

٥٣ قوله عقل را یعنی بمقتضای عقل است وفا نمودن بعهود و دانشمندی همین است که وفا کند بعهود که کرده باشد و سر رشتهٔ عقل نگاه دارد ١٢

٥٤ قوله گر بخواهی یعنی اگر میخواهی که شیطان بر تو رشک برد و ذلیل شود دعوی را بگذار و قدم ایمان در راه حق بنه ١٢

٥٥ قوله چون وفایت یعنی هرگاه که وفای عهد نداری دعوی کردن محض نخوت است که من چنین و چنان هستم ١٢

٥٦ قوله وعدها باشد یعنی وعدهٔ حقیقی که مراد از صدق دلست مقبول باشد و وعدهٔ مجازی که فقط از زبان باشد باعث تاسه گردد و تاسه مرادف تلواسه است بمعنی اضطراب و بیقراری ١٢

عهد فاسد بیخ پوسیده بود   وز شمار و لطف ببریده بود
گوش نه اوفوا بعهدی گوش دار   تا که اوف عهدکم آید ز یار
از وفای حق تو بسته دیده   اذکروا اذکرکم نشنیده
آن جماعت را که وافی بوده اند   بر همه اصناف شان افزوده اند
۵۱ گشت دریاها مسخر شان و کوه   چار عنصر نیز بنده آن گروه
چون ندارد مرد کج در دین وفا   هر زمانی بشکند سوگند را
راستان را حاجت سوگند نیست   زانکه ایشان را دو چشم روشنیست
نقض میثاق و عهود از احمقیست   حفظ ایمان و وفا کار تقیست
۵۲ جرعه بر خاک وفا آنکس که ریخت   کی تواند صید دولت زو گریخت
سوی عهد بیوفایان هین مرو   کان پل ویران بود نیکو شنو

باب سی و سوم در توکل

گر توکل میکنی در کار کن   کسب کن پس تکیه بر جبار کن
۵۳ گفت پیغمبر بآواز بلند   با توکل زانوی اشتر ببند
رمز الکاسب حبیب الله شنو   از توکل در سبب کاهل مشو
نیست کسبی از توکل خوبتر   چیست از تسلیم خود محبوبتر
۵۴ آن توکل کو خلیلانه ترا   تا نبرد رحمت اسماعیل را
آن توکل کو کلیمانه ترا   تا کنند شهراه قعر نیل را

---

۵۲ قوله جرعه یعنی کسی که در وفای عهد راسخ و واثق نیست ممکن نیست که دولت و سعادت از او کناره گیرد و مراد و حاجت او حاصل نگردد ۱۲

۵۳ قوله گفت پیغمبر یعنی آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرموده که رعایت اسباب ظاهری مانع توکل نیست آدمی را باید که توکل بر خدا دارد و حفاظت اسباب ظاهری نموده باشد که دنیا عالم اسباب است و سبب را موجب وجود مسبب نموده کما قال علیه الصلوة والسلام

کسب جز نامی مدان ای نامدار
جهد جز وهمی مدان ای باعیار

حیله کرد انسان و حیله‌ش دام بود [۸۱]
آنکه جان پنداشت خون آشام بود

ما عیال حضرتیم [۸۲] و شیرخواه
گفت الخلق عیال للاله

آنکسی را کش خدا حافظ بود
مرغ و ماهی مر ورا حارس شود

های هوی [۸۳] باد و شیرافشان ابر
در غم ما اند یکساعت تو صبر

فی السماء رزقکم نشنیده
اندرین پستی چه بر چفسیده

هین توکل کن ملرزان پا و دست
رزق تو بر تو ز تو عاشق‌ترست

عاشقست و میزند او مول مول
که ز بیصبریت دانای فضول

گر ترا صبری بدی رزق آمدی
خویشتن را چون عاشقان بر تو زدی

آنچنان که عاشقی بر رزق زار
هست عاشق رزق هم بر رزق‌خوار

ور تو بشتابی بیاید بر درت
ور تو بشتابی دهد درد سرت

یعنی بیتابی کنی

گر بخواهی ور نخواهی رزق تو
پیش تو آید دوان از عشق تو

رو حیات عشق خواه و جان مخواه
تو از و آن رزق خواه و نان مخواه

آنکه او از آسمان باران دهد
هم تواند کو ز رحمت نان دهد

رزق از وی جو مجو از زید و عمر
مستی از وی جو مجو از بنگ و خمر

یعنی از [illegible] ۱۲

منعمی زو خواه نی از گنج و مال
نصرت از وی خواه نی از عم و خال

عاقبت زینها بخواهی ماندن [۸۴]
هین کرا خواهی دران دم خواندن

[۸۱] قوله حیله کرد یعنی حیله کرد انسان و حیله او [illegible] از جهت حصول [illegible] و دفع [illegible] از وجه [illegible] [illegible]

[۸۲] قوله ما عیال حضرتیم یعنی [illegible] عیال حضرت شیرخواه یعنی [illegible] قول رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم الخلق عیال الله [illegible] بندگان خدا عیال خوانده است زیرا که روزی خوارندگان عیال مراد از روزی خوارندگان خدا است سبب آنکه پرورش‌دهندگان [illegible] می‌کند از تعالی او را دوست

[۸۳] قوله های هوی یعنی بسیار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] از رحمت انسان [illegible] [illegible] [illegible]

۸۵ اندرچنانکه سعدی علیه الرحمه گفته
ابر و باد و مه و خورشید و فلک در کارند
الی آخر القطعه پس انسان را باید
که در طلب روزی صابر باشد
و بر روزی دهنده متوکل ۱۲

[۸۴] در لفظ ماندن و خواندن حرکت نون اول را از تصرفات باید گفت ۱۲

این دم او را خوان و باقی را بمان | تا تو باشی وارث ملک جهان

حکایت

گفت موسی را بوحی دل خدا | کای گزیده دوست میدارم ترا
گفت چه خصلت بود ای ذو الکرم | موجب آن تا من آن افزون کنم
گفت چون طفلی به پیش والده | وقت قهرش دست هم بر وی زده
خود نداند جز که او دیّار نیست | هم ازو مخمور و هم ازو مست
مادرش گر سیلیی بروی زند | هم بما در آید و بروی تند
از کسی یاری نخواهد غیر او | اوست جمله شرّ او و خیر او
خاطر تو هم زما در خیر و شر[51] | التفاتش نیست جاهای دگر
غیر من پیشت چو سنگست و کلوخ | گر صبیّ و گر جوان و گر شیوخ
هست این ایاک نعبد حصر را | در لغت وان از پی نفی ریا
هست ایاک نستعین[52] از بهر حصر | حصر کرده استعانت را بقصر[53]
که عبادت مر ترا آریم و بس | طمع یاری هم ز تو داریم و بس
گفت پیغمبر که جنّت از اله | گر همی خواهی ز کس چیزی مخواه
ور نخواهی ضامنم پس مر ترا | جنّة الفردوس و دیدار خدا
هین ازو خواهید نی از غیر او | آب در یم جو مجو در خشک جو
ور بخواهی از دگر هم او دهد | بر کفش میل سخا هم او نهد

[51] ای تو نیز در خیر و شر خیال بطرف دیگر مکن ۱۲

[52] قوله هست این یعنی اصل کلام چنین بود که نعبدک پس برای حصر کاف خطاب را بلفظ ایاک بدل ساخته بر نعبد مقدم نمودند تا افادهٔ حصر کند و ریا دفع گردد چنانکه در علم معانی مقرر شده

[illegible] افاده [illegible] و لغت [illegible] و مراد از لغت [illegible] معانی است ۱۲ در این مقام [illegible]

[53] [illegible] مخصوص ۱۲ [illegible] بطریق مخصوص [illegible] عبد الحکیم مختصر معانی

حکایت

یک جزیره سبز هست اندر جهان
کاندرو گاویست تنها خوش دهان

جمله صحرا را چرد او تا بشب
تا شود زفت و عجیب و منتخب

شب ز اندیشه که فردا چه خورم
گردد او چون تارِ مو لاغر ز غم

چون برآید صبح گردد سبز دشت
تا میان رسته قصیل و سبز گشت

اندر افتد گاو با جوع البقر
تا بشب او را چرد او سربسر

باز زفت و فربه و لمتر شود
آن تنش از پیه و قوت پُر شود

باز شب اندر تب افتد از فزع
تا شود لاغر ز خوفِ منتجع

که چه خواهم خورد فردا وقتِ خور
سالها اینست کارِ آن بقر

هیچ نندیشد که چندین سالِ من
میخورم زین سبزه زار و زین چمن

هیچ روزی کم نیاید روزیم
چیست این ترس و غم و دلسوزیم

این نفس گاوست و آن دشت این جهان
که همی لاغر شود از خوفِ نان

که چه خواهم کرد مستقبل عجب
قوتِ فردا از کجا سازم طلب

سالها خوردی و کم نامد ز خور
ترک مستقبل کن و ماضی نگر

گر جهان را پر دُرِ مکنون کنند
روزیِ تو چون نباشد چون کنند

غم خور و نانِ غم افزایان مخور
زانکه عاقل غم خورد کودک شکر

ور فکن تدبیر خود را پیشِ دوست
گرچه تدبیرت هم از تدبیر اوست

۵۱ [illegible] یعنی بلندی [illegible]

۵۲ [illegible] گیاه [illegible] ۱۲

۵۳ قوله جوع البقر [illegible] ۱۲

۵۴ [illegible] لاغر شود با وجود سیری ۱۲

۵۵ قوله گر جهان را یعنی اگر تمام عالم از دُر و گوهر پُر شود و روزی و بهرهٔ تو دران نباشد ذرهٔ ازان بدست تو نیاید و این موقوفِ بر اختیار نیست ۱۲

کار آن دارد که حق افراشتست / آخر آن روید که اول کاشتست
هرچه کاری از برای او بکار / چون اسیر دوستی ای دوستدار
ننگ از درویشی ز درویشی ماست / روز و شب از روزی اندیشی ماست
بر دل خود کم نه اندیشهٔ معاش / عیش کم ناید تو بر درگاه باش
ای دو دیده سوی دکان از پگاه / هین بمسجد رو بجو رزق از آله
چون قضا آید شود تنگ اینجهان / از قضا حلوا شود رنج دهان

باب سی وچهارم در رضائے بالقضا

گفت اذا جاء القضا ضاق الفضا / تحجب الابصار اذ جاء القضا
هرگاه آید قضا لطف زندگی نماند ۱۲
گر شود ذرات عالم حیله پیچ / با قضای آسمان هیچست هیچ
چون قضا بیرون کند از چرخ سر / عاقلان گردند جمله کور و کر
حکم تقدیرش چو آید بی وقوف / عقل چه بود در قمر افتد خسوف
غیر آنکه در گریزی در قضا / هیچ حیله ندهدت از وی رها
با قضا هر که شبیخون آورد / سرنگون آید ز خون خود خورد
اعجمی چون گشتهٔ اندر قضا / میگریزانی ز داور مال را
این قضا را هم قضا داند علیج / عقل خلقان در قضا گیجست و گیج
با قضا پنجه مزن ای تند و تیز / تا نگیرد هم قضا با تو ستیز
حیران ۱۲
مرده باید بود پیش حکم حق / تا نیابد زخم از رب الفلق
مه سیه گردد بگیرد آفتاب / چون قضا آید شود دانش بخواب
خسوف ۱۲ کسوف

تحجب یعنی پوشیده شود چشمها وقتی که قضا آید ۱۲

۵ قوله ننگ درویشی یعنی ما مردم که در ننگ درویشی افتاده ایم بسبب اینکه خود را محتاج رزق فهمیده در تلاش روزی دربدر می گردیم اگر پای قناعت در دامن صبر کشیده اضطراب را بخود راه ندهیم از عار ننگ درویشی نجات یابیم ۱۲

۲ قوله این قضا را علیج [illegible] یعنی [illegible] ۱۲

چرخ گردان را قضا گمره کند / صد عطارد را قضا ابله کند
[۵۱] زیرکی بفروش و حیرانی بخر / زیرکی زرقست و حیرانی نظر
داند آنکو نیکبخت و محرمست / زیرکی ز ابلیس و عشق از آدمست
[۵۲] اکثر اهل الجنه البله ای پدر / بهر این گفتست سلطان البشر
زیرکی چون باد کبر انگیز تست / ابلهی شو تا بماند دل درست
[۵۳] ابلهی نی کو بمسخرگی دوتوست / ابلهی کو واله و حیران هوست
چون قضا آید فرو پوشد بصر / تا نداند عقل ما پا را ز سر
[۵۴] چشم آدم چون بنور پاک دید / جان و سر نامها گشتش پدید
اینهمه دانست چون آمد قضا / [۵۵] دانشش یک نهی شد بروی خطا
این قضا ابری بود خورشید پوش / شیر و اژدرها شود زو همچو موش
بر قضا کم نه بهانه ای جوان / جرم خود را چون نهی بر دیگران
بل قضا حقست و جهد بنده حق / هین مباش اعور چو ابلیس خلق
[۵۶] گرد خود برگرد و جرم خود ببین / جنبش از خود بین و از سایه مبین
فعل تو که زاید از جان و تنت / همچو فرزندت بگیرد دامنت
[۵۷] فعل را در غیب صورت می کنند / فعل دزدی را نه داری می زنند
[۵۸] دار کی ماند بدزدی لیک آن / هست تصویر خدای غیب دان
رنج را باشد سبب بد کردنی / بد ز فعل خود شناس از بخت نی

یائے واید ۱۲

یائے مصدری ۱۲

ابلهی نی کز تسخر [illegible] + باشد اندر گردن او طوق [illegible] +

۵۲ قوله زیرکی یعنی زیرکی [illegible] ابلیس [illegible] و عشق حضرت آدم [illegible] علیه السلام [illegible] ۱۲

۵۲ قوله اکثر اهل الجنة البله [illegible]

[illegible]

۵۳ قوله ابلهی نی یعنی آن ابلهی اختیار مکن که مردم ترا مسخره دانند بلکه آن ابلهی که واله و حیران در ذات باری تعالی شوی ۱۲

۵۴ قوله چشم آدم اشاره است بکریمه وعلم آدم الاسماء کلها ۱۲

۵۵ قوله دانشش اشارت بکریمه ولا تقربا هذه الشجرة ۱۲

۵۶ قوله گرد خود یعنی انسان را باید که با محاسبه نفسانی در اعمال خود غور نموده معترف بجرم خود گردد و این لغزش را از شومی نفس خود تصور نماید ۱۲

۵۷ یعنی هر فعلیکه از کسی صادر می شود در عالم غیب صورت پیدا می شود ۱۲

۵۸ قوله دار کی ماند یعنی آن فعل دزدی [illegible] صورت [illegible] ولیکن [illegible] صورت دزدی پیدا کند ۱۲

جرم بر خود نه که تو خود کاشتی — با جزا و عدل حق کن آشتی
هر چه از تو یاوه گردد از قضا — تو یقین دان که خریدت از بلا
گر قضا پوشد سیه همچون شبت — هم قضا دستت بگیرد عاقبت
گر قضا صد بار قصد جان کند — هم قضا جانت دهد درمان کند
این قضا صد بار گر راهت زند — بر فراز چرخ خرگاهت زند
چون قضا خواهد کسی را بفسرد — سروی از صد پوستین هم بگذرد
در وجودش لرزه بنهد که آن — نی بجامه به شود نی ز آتش آن
چون قضا آید طبیب ابله شود — وان دوا در نفع هم گمره شود

حکایت

آمد از آفاق یار مهربان — یوسف صدیق را شد میهمان
کآشنا بودند وقت کودکی — بر وساده آشنائی متکی
یاد دادش جور اخوان و حسد — گفت کان زنجیر بود و ما اسد
عار نبود شیر را از سلسله — نیست ما را از قضای حق گله
در قضا یعقوب چون بنهاد سر — چشم روشن کرد از بوی پسر
در توکل جز که تسلیم تمام — در غم و راحت همه مکرست و دام
شرط تسلیمست نی کار دراز — سود نبود در ضلالت ترکتاز

باب سی و پنجم در تسلیم

که آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرمودند که قضا را قضا تعبیر می کند ۱۲

قوله در قضا یعنی چون حضرت یعقوب علیه السلام بر قضای ایزدی راضی شده صبر را کار فرمود آخرکار بمقصود خود فائز گردید ۱۲

قوله در توکل یعنی توکل تسلیم تمام باشد که حرفی [illegible] ۹۰ از [illegible] و [illegible] در رنج و راحت [illegible]

همچو اسمعیل پیشش سر بنه　　شاد و خندان پیش تیغش جان بده
تا بماند جانت خندان تا ابد　　همچو جان پاک احمد با احد
عاشقان جام فرح انگه کشند　　که بدست خویش خوبانشان کشند
من نهم پیش تو شمشیر و کفن　　میکشم پیش تو گردن را بزن
ای جفای تو ز دولت خوبتر　　و انتقام تو ز جان محبوبتر
آن بدی که تو کنی از خشم و جنگ　　با طرب‌تر از سماع و بانگ چنگ
عاشقم بر قهر و بر لطفش بجد　　ای عجب من عاشق این هر دو ضد
گر مرادت را مذاق شکرست　　بیمرادی نه مراد دلبرست
ناخوش او خوش بود بر جان من　　جان فدای یار دل رنجان من
عاشقم بر رنج خویش و درد خویش　　بهر خشنودی شاه فرد خویش
هر ستارش خونبهای صد هلال　　خون عاشق ریختن او را حلال
چون ز عفو او حیاتی ساختم　　توبه کردم اعتراض انداختم
دوستی چون زر بلا چون آتشست　　زر خالص در دل آتش خوشست

باب سی و ششم در صبر

وصل پیدا گشت از عین بلا　　زان حلاوت شد عبارت ما قلا
رنج گنج آمد که رحمتها درست　　مغز تازه شد چو بخراشید پوست
آن بهاران مضمرست اندر خزان　　در بهارست آن خزان مگریز ازان
رنج و غم را حق پی آن آفرید　　تا بدین ضد خوشدلی آید پدید

[illegible]

91

یعنی زبان طعنه دراز کردند که خدای محمد صلی الله علیه و آله و سلم محمد را گذاشت و ازین سخن آنجناب صلی الله علیه و آله و سلم را ملالی حاصل گشت که برای رفع ملال آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم این سوره نازل گردید که معنی آن اینست که خدا ترا نگذاشته و نه تحقیر نموده و برای مزید تسکین و اطمینان آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم در همین سوره ارشاد شد که ولسوف یعطیک ربک فترضی یعنی ایزد تعالی ترا آن چیز عطا خواهد فرمود که راضی خواهی شد چنانچه مرویست که بعد نزول این آیه اصحاب عرض کردند که یا رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم رضامندی [illegible] هر کدام از امتی به دوزخ [illegible]

[illegible]

آفتابی گر برآید نارگون ... ساعتی دیگر شود او سرنگون

اختری تافته بر چار طاق (ای آسمان ۱۲) ... لحظه لحظه مبتلای احتراق

ماه کو افزود ز اختر در جمال ... شد ز رنج دق او همچون هلال

آب خوش کو روح را همشیره شد ... در غدیری زرد و تلخ و تیره شد

آتشی[۵۱] کو باد دارد در بروت ... هم یکی بادی برو خواند یموت

حال دریا ز اضطراب و جوش او ... فهم کن تبدیلهای هوش او

چرخ سرگردان که اندر جستجوست ... حال او چون حال فرزندان اوست

گه حضیض و گه میانه گاه اوج ... اندرو از سعد و نحسی فوج فوج

چونکه کلیات را رنجست و درد ... جزو ایشان چون نباشد روی زرد

(مراد از کلیات افلاک و عناصر و غیره ۱۲)

گوی آنگه راست بی نقصان شود ... کو ز زخم دست شه رقصان شود

جان سپر کن تیغ بگذار ای پسر ... هر که بی سر بود ازین شه برد سر

همره غم باش و با وحشت بساز ... می طلب در مرگ خود عمر دراز

ما التصوف[۵۲] قال وجدان الفرح ... فی الفواد عند اتیان الترح[۵۳]

عاقلان[۵۴] از بی‌مرادیهای خویش ... باخبر گشتند از مولای خویش

بی‌مرادی شد قلاوز بهشت ... حفت الجنة شنو ای خوش سرشت

دوستان بین کو نشان دوستان ... دوستان را رنج باشد همچو جان

کی گران گیرد ز رنج دوست دوست ... رنج مغز و دوستی آنرا چو پوست

یعنی آفتاب [illegible]

[illegible] آسمان [illegible] ۱۲

غدیر گو آب [illegible] و در [illegible] گرد آمده و مغاک باقی ماند [illegible] ۱۲ ف

[۵۱] قوله آتشی کو یعنی آتش باینهمه حدتها که دارد و از صولت بادی میرد ۱۲

[۵۲] قوله ما التصوف یعنی چیست تصوف گفت یافتن سرور در دل وقت آمدن رنج و اندوه ۱۲

[۵۳] ترح بالفتح [illegible] و بفتحتین اندوه و هلاکی و مرز و اندک چیز ۱۲

[۵۴] قوله عاقلان [illegible] یعنی [illegible] است بقول حضرت [illegible] عرفت ربی [illegible] یعنی [illegible] بفسخ العزائم [illegible] خودها را [illegible] خلاف آن می‌شود ۱۲

بی نشانِ دوستی شد سرخوشی | در بلا و آفت و محنت کشی

چون[۵۱] گرانیها اساسِ راحتست | تلخها هم پیشوای نعمتست

زان حدیثِ تلخ میگویم ترا | تا ز تلخیها فرو شویم ترا

حُفَّتِ[۵۲] الجنّة بمکروهاتها | حُفَّتِ النّیرانُ مِن شهواتها

هرکه در زندان قرینِ محنتست | آن جزای لقمهای شهوتست

جز بشب خلوت نباشد شاه را | جز بدردِ دل مجو دلخواه را

هر کجا شمعِ بلا افروختند | صد هزاران جانِ عاشق سوختند

حق تعالی گرم و سرد و رنج و درد | بر تنِ ما می نهد ای شیر مرد

خوف[۵۳] و جوع و نقصِ اموال و بدن | جمله بهرِ نقدِ جان ظاهر شدن

داد مر فرعون را صد ملک و مال | تا بکرد او دعویِ عزّ و جلال

تو ز تلخی[۵۴] چونکه دل پر خون شوی | پس ز تلخیها همه بیرون شوی

در همه عمرش ندید او دردِ سر | تا ننالد با خدا آن بدگهر

داد او را جمله ملکِ اینجهان | تا نخواند مر خدا را در نهان

شاد از غم شو که غم دامِ لقاست | اندرین ره سوی پستی ارتقاست

غم یکی گنجست و رنجِ تو چو کان | لیک کی در گیرد این در کودکان[۵۵]

کان[۵۶] بلا دفعِ بلاهای بزرگ | وان زیان منعِ زیانهای سترگ

تا بدانی که زیانِ جسم و مال | سود جان باشد رهاند از وبال

۵۱ قوله چون [illegible]

۵۲ قوله حفت الجنة [illegible]

۵۳ قوله خوف و جوع [illegible]

۵۴ قوله تو ز تلخی یعنی [illegible]

۹۳

که رنج دنیا بسیار خواهی کشید از جمله عقوبات اخروی نجات خواهی یافت ۱۲

۵۵ ای این سخن در گوش کودکان که مراد از فرقه غافلان باشد کجا اثر خواهد کرد ۱۲

۵۶ قوله کان بلا یعنی بعض بلا موجب دفع بلاهای بزرگ باشد چنانکه تب یکروزه مومن گنهگار را زایل کننده هفتاد گناه باشد ۱۲

بنده مینالد بحق از درد و نیش
صد شکایت میکند از رنج خویش

حق همیگوید که آخر رنج و درد
مر ترا لابه کنان و راست کرد

نی تو صیادی و جویای منی
بندهٔ افگندهٔ رای منی

حیله اندیشی که در من در رسی
در فراق و جستن من بیکسی

چاره می جوید پی من درد تو
میشنودم دوش آه سرد تو

می توانم هم که بی این انتظار
ره دهم بنمایمت راه گذار

تا ازین گرداب دوران وا رهی
بر سر گنج وصالم پا نهی

لیک شیرینی و لذات مقر
هست از اندازهٔ رنج سفر

آنگه از شهر و ز خویشان برخوری
کز غریبی رنج و محنتها بری

در حقیقت هر عدو داروی تست
کیمیا و نافع و دلجوی تست

که ازو اندر گریزی در خلا
استعانت جویی از لطف خدا

در حقیقت دوستانت دشمن اند
که ز حضرت دور و مشغولت کنند

آدمی را پوست نامدبوغ دان
از رطوبتها شده زشت و گران

تلخ و تیزی مالش بسیار ده
تا شود پاک و لطیف و با مزه

گر نمی تابی رضا ده ای عیار
گر خدا رنجت دهد بی اختیار

که بلای دوست تطهیر شماست
علم او بالای تدبیر شماست

هر زمان گوید بگوشم بخت نو
گر ترا غمگین کنم غمگین مشو

فروتنی ۱۲ ای رها کرده انید ۱۲

عـه ای هر قدر که رنج سفر زیاده باشد لذت رسیدن وطن زیاده باشد ۱۲

عـه قوله آنگه یعنی هرگاه رنج سفر اختیار خواهی کرد بعد از اختیار رنج سفر از شهر و عزیزان خود [illegible] ملاقات حاصل خواهی کرد ۱۲

عـه قوله در حقیقت یعنی دشمن که عیب جوی تو خواهد کرد و تو آن عیب را در خود یافته ترک آن [illegible]

[illegible]

۵۱ قوله ای دراز اشکست یعنی ای [illegible] بسبب اشکستن [illegible] غمگین مشو [illegible] خود را ۱۲ ۵۲ قوله تو مبین یعنی خود را [illegible] بحال باشی با [illegible] بصورت [illegible] رجوع باید کرد [illegible] ۱۲

۵۳ قوله نیکبختی را یعنی هرگاه که بر مومن مصیبتی نازل می شود [illegible] و رضا [illegible] بسبب تسلیم و صبر [illegible] و بر [illegible] بسبب بلای عصیان [illegible] و اضطراب و شکایت [illegible] غضب [illegible]

من ترا غمگین و گریان زان کنم　　تا کت از چشم بدان پنهان کنم
تلخ گردانم ز غمها خوی تو　　تا بگردد چشم بد از روی تو
چون نشان مومنان مغلوبیست　　لیک در اشکست مومن خوبیست
دُر اگرچه خرد و اشکسته شود　　توتیای دیدهٔ خسته شود
ای[۵۱] دراز اشکست خود بر سر مزن　　کز شکستن روشنی خواهد شدن
تو[۵۲] مبین گر بر درختی یا بچاه　　تو مرا بین که منم مفتاح راه
تا توانی بنده شو سلطان مباش　　زخم کش چون گوی شو چوگان مباش
خدمت اکسیر کن مس وار تو　　جور میکش ای دل از دلدار تو
نیکبختی[۵۳] را چو حق رنجی دهد　　رخت را نزدیک تر وامی نهد
لیک چون رنجی دهد بدبخت را　　او براندازد بکفران رخت را
چون محک آید بلا و بیم جان　　زان پدید آید شجاع از هر جبان
همچو آب نیل آمد این بلا　　سعد را آبست و خون بر اشقیا
هر که پایان بین ترا و مسعود تر　　جد ترا و کار کافزون دید تر
عمر[۵۴] خوش در قرب جان پروردنست　　عمر زاغ از بهر سرگین خوردنست

باب سی و هفتم در قرب

قرب[۵۵] بر انواع باشد ای پدر　　می‌زند خورشید بر کهسار و در
آن نمی‌بینی که قرب اولیا　　صد کرامت دارد و کار و کیا

۹۵

۵۴ قوله عمر خوش یعنی کسی که اوقات خود را در اطاعت و تقرب یزدی بسر می برد عمر خوش میگویند از عمر بسیار چه حاصل زیرا که زاغ عمر دراز دارد و در خوردن گندگی بسر می کند ۱۲

۵۵ قوله قرب یعنی تقرب الی الله را اقسام بسیارست که هر کرا بقدر ماده و استعداد او حاصل گردد چنانکه ضیای خورشید یکسان است لیکن هر شی رونقی او را بقدر حالت خود اکتساب می کند ۱۲

آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بر جمیع انبیا علیهم الصلوة والسلام از جهت خاتمیت و محبوبیت است و از جهت نبوت چه در معراج نبوت همه انبیا برابر اند ۱۲

قرب خلق و رزق بر جمله است عام
قرب وحی عشق دارند این کرام
گفت پیغمبر که معراج مرا
نیست بر معراج یونس اجتبا
آن من بر چرخ و آن او نشیب
زانکه قرب حق فزونست از حسیب
قرب نی بالا و پستی رفتنست
قرب حق از قید هستی رستنست
آنکه چون سنگ از اصل کهدانی بود
کی مراو را حرص سلطانی بود
آنچه قصست اقرب از حبل الورید
تو فگنده تیر فکرت را بعید
ای کمان و تیرها بر ساخته
صید نزدیک و تو دور انداخته
هرکه دور انداز تر او دور تر
وز چنین گنجست او مهجور تر

باب سی و هشتم در انس

در غم ما روزها بیگاه شد
روزها با سوزها همراه شد
روزها گر رفت گو رو باک نیست
تو بمان ای آنکه چون تو پاک نیست
۵۳ هرکه جز ماهیست زابش سیر شد
هرکه بی روزیست روزش دیر شد
اتصالی بی تکیف بی قیاس
هست رب الناس را با جان ناس
اتصالی که نگنجد در کلام
گفتنش تکلیف باشد والسلام
پیش من آوازت آواز خداست
عاشق از معشوق حاشا کی جداست
چونکه با حق متصل گردید جان
ذکر آن اینست و ذکر اینست آن
چونکه با معشوق گشتی همنشین
رفع کن دلالگان را بعد ازین

۵۲ قوله در غم ما یعنی در غم ما ابتر گردید و گویا آن زمانه بالکل ضایع گردید گر از تضییع زمانه باکی نداریم زیرا که ما را از تلف

۹۶

خوی با او کن ابا نهاے تو   این آید از افول و از عتو
خوی با او کن که خود را آفرید   خوبهای انبیا را پرورید
رو بجواهی کرد آخر در لحد   آن به آید که کنی خو با احد
آنکه شد انسش بشاه فرد خویش   یافت درمانهای جمله درد خویش
چون ازان اقبال شیرین شد دهان   سبز شد بر آدمی ملک جهان
این خبرها از نظر خود نایبست   بهر حاضر نیست بهر غایبست
هر که او اندر نظر موصول شد   این خبرها پیش او معزول شد

باب سی و نهم در مکاشفه و مشاهده

مطرب جان مونس مستان بود   نقل و قوت و قوت مستان بود
چرخ را در زیر پا آر ای شجاع   بشنو از فوق فلک بانگ سماع
پنبهٔ وسواس بیرون کن ز گوش   تا بگوشت آید از گردون خروش
پاک کن دو چشم را از موی عیب   تا ببینی باغ و سروستان غیب
چشم را در روشنائی خوی کن   گر نه خفاشی نظر آن سوی کن
دیدهٔ بینا از لقای حق شود   حق کجا همراز هر احمق شود
هر که دید الله را اللهیست   هر که دید آن بحر را او ماهیست
حاصل اندر وصل چون افتاد مرد   گشت دلاله به پیش مرد سرد
چون شدی بر بامهای آسمان   سهل باشد جستجوی نردبان

۵۱ قوله [illegible]

۵۲ قوله [illegible]

۹۷

۵۳ یعنی نظر بر حصول عالم اعلی داشته باش از بالاے فلک صداے پرکیفیت بگوش تو رسد ۱۲

۵۴ قوله حاصل اندر یعنی حاجت توسط تا آنزمان است که طالب بمطلوب نرسد ۱۲

غیب را ابری و آبی دیگرست / آسمان و آفتابی دیگرست

۸۲ ناید آن الا که بر خاصان پدید / باقیان فی لبس من خلق جدید

دفع کن از مغز و از بینی زکام / تا که ریح الله آید در مشام

گر به بینی یکنفس حسن ودود / اندر آتش افگنی جان و وجود

چند بینی گردش دولاب را / سر برون کن هم ببین مر آب را

تو همیگویی که می بینم ولیک / دید آنرا بس علامتهاست نیک

گردش کف را چو دیدی مختصر ۸۳ / حیرتت باید بدریا در نگر

آنکه کف را دید سرگویان شود / وانکه دریا دید او حیران شود

هر ولی کو در تحیر با خداست / کی شود پوشیده بر وی چپ و راست

حیرتی ۸۴ باید که روبد فکر را / خورده حیرت فکر را و ذکر را

آنکه کف را دید نیتها کند / وانکه دریا دید دل دریا کند

آنکه کفها دید باشد در شمار / وانکه دریا دید شد بی اختیار

آنکه او کف دید در گردش بود / وانکه دریا دید او بیغش بود

کی کند آن مست جز عدل و صواب / که ز جام حق کشیدست او شراب

جادوان ۸۵ فرعون را گفتند بایست / مست را پروای دست و پای نیست

دست و پای ما شراب حق شدست / دست ظاهر سایه است و کاهیدست

خلق ۸۶ نبود گر سزای آن شراب / آن بریده به ز شمشیر ضراب

۸۲ قوله کف [illegible] مراد از کف در عبد اعمال مظهرات ظاهری اند و مراد از دریا ذات حقیقی ۱۲

۸۳ قوله حیرتی باید الخ

کہ حیرت بر دو قسم است یکی محمود که بعد فکر و ذکر در تصور صفات جمال و جلال حیرتی دست دهد

دوم آنکه در آغاز حق طلبی رو نماید و دست از طلب بازگشد

و اینجا مراد از قسم اولست ۱۲

یعنی آن حیرت باعث ترقی

۸۴ قوله [illegible]

[illegible] ذوق و شوق می شود

وتقدیم نزول رحمت بر دل [illegible]

حصول نعمت [illegible]

۸۵ قوله جادوان [illegible]

[illegible]

۸۶ قوله خلق نبود الخ

[illegible]

دیده کو نبود ز وصلش در فره / آنچنان دیده سفید و کور به
اندران دستی که نبود آن نقاب / آن شکسته به بساطور قصاب
ساجران واقف از دست خدا / کی نهند این دست و پا را دست و پا
آنچنان پایی که از رفتار او / جان نه پیوندد بگلشن زار او
آنچنان پا در حدید اولیست / آنچنان پا عاقبت درد سرست
گوش کو نبود سزای راز او / برکنش از سر که نبود آن نکو
ای همه دریا چه خواهی کرد نم / ای همه هستی چه میجویی عدم
هیچ محتاج می گلگون نه / ترک کن گلگونه تو گلگونه
ای رخ چون زهره ات شمس الضحی / ای گدای رنگ تو گلگونها
باده کاندر خم همی جوشد نهان / ز اشتیاق روی تو جوشد چنان
ای مه تابان چه خواهی گرد کرد / ای که مه در پیش رویت روی زرد
تاج کرمناست بر فرق سرت / طوق اعطیناک آویز برت
جوهرست انسان و چرخ او را عرض / جمله فرع و پایه اند او شد غرض
بحر علمی در نمی پنهان شده / در سه گز تن عالمی پنهان شده
ای غلامت عقل و تدبیرات و هوش / چون چنینی خویش را ارزان فروش
علم جویی از ورقها ای فسوس / ذوق جویی تو ز حلوا ای فسوس
می چه باشد یا سماع و یا جماع / تا بجویی زو نشاط و انتفاع

یعنی [illegible] ۱۲

ذره جوهرست یعنی [illegible] کبریا انسان را بر جمله مخلوقات تفضیل داده است و هرگاه که افلاک با اینهمه رفعت و وسعت از انسان بمرتبه ادنی باشند دیگران در چه حساب باشند ۱۲

آفتاب از ذره شد وام خواه	زهره از خمره شد جام خواه
جان بی کیفی شده محبوس کیف	آفتابی حبس عقده اینت حیف
جای روح پاک علیین بود	کرم باشد کش وطن سرگین بود
بهر مخمور خدا جام طهور	بهر این خمر غان کور این آب شور
درده ای ساقی یکی رطل گران	خواجه را از ریش و سبلت وارهان

باب چهلم در وجد

این نفس جان دامنم برتافتست	بوی پیراهان یوسف یافتست
من چه گویم یک رگم هشیار نیست	شرح آن یاری که او را یار نیست
خوشتر آن باشد که سر دلبران	گفته آید در حدیث دیگران
چون زنم دم کاتش دل تیز شد	شیر هجر آشفته و خونریز شد
آنکه او هشیار خود تندست و مست	چون بود چون او قدح گیرد بدست
مرد برنا زان شراب زود گیر	در میان راه می افتد چو پیر
خاصه این باده که از خم نبیست	نی میی که مستی آن یک شبیست
آنکه از اصحاب کهف از نقل نقل	سیصد و نه سال گم کردند عقل
وان زنان مصر جامی خورده اند	دستها را شرحه شرحه کرده اند
ساحران هم سکر موسی داشتند	دار را دلدار می پنداشتند
جعفر طیار زان می بود مست	زان گرو میکرد بیخود پا و دست

قوله خوشتر آن باشد یعنی خوشتر آنست که ذکر معشوق خود بصراحت نام ایشان نباید کرد بلکه اسم فرضی برای ایشان قرار داده تذکرهٔ ایشان کرده باشند ۱۲

قوله آنکه او هشیار یعنی کسیکه در عالم هوشیاری مست و بیهوش باشد پس او هرگاه که جامی درکشد باید دید که در آن صورت حال چگونه باشد ۱۲

[illegible]

قوله خاصه این باده [illegible]

قوله آنکه از اصحاب کهف [illegible]

قوله جعفر طیار [illegible]

آب رحمت بایدت رو پست شو / وانگهان خور خمر رحمت مست شو

رحمت اندر رحمت آید تا بسر / بر یکی رحمت فرونا ای پسر

سخت مست و بیخود و آشفته / دوش ای جان بر چه پهلو خفته

عشق جوشد باده تحقیق را / او بود ساقی نهان صدیق را

چون بجوئی تو بتوفیق حسن / باده آب جان بود ابریق تن

چون بیفزاید می توفیق را / قوت می بشکند ابریق را

پرتو ساقی ست کاندر شیره رفت / شیره بر جوشید و رقصان گشت زفت

بی تفکر پیش هر داننده هست / اینکه با جنبیده جنباننده هست

گر تو او را می نه بینی در نظر / فهم کن آنرا با ظهار اثر

تن بجان جنبد نمی بینی تو جان / لیک از جنبیدن تن جان بدان

همچنان که قدر تن از جان بود / قدر جان از پرتو جانان بود

گر بدی جان زنده بی پرتو کنون / هیچ گفتی کافران را میتون

بی تماشای صفتهای خدا / گر خورم نان در گلو ماند مرا

چون گوارد لقمه بی دیدار او / بی تماشای گل و گلزار او

زین خرد جاهل همی باید شدن / دست در دیوانگی باید زدن

هر که بستاید ترا دشنام ده / سود و سرمایه بمفلس وام ده

ایمنی بگذار و جای خوف باش / بگذر از ناموس و رسوا باش فاش

از ستودن

[illegible]

[illegible]

یعنی چون [illegible] [illegible]

۱۰۱

ازو عقل فلاسفه بود که با وجود چنین عقول کامله ذات باری را نشناختند و در الحاد افتادند پس بیفزایند که از چنین عقل دیوانگی بهتر است ۱۲

آزمودم عقل دور اندیش را　　بعد ازین دیوانه سازم خویش را
عقل من گنجست و من ویرانه ام　　گنج اگر پیدا کنم دیوانه ام
اوست دیوانه که دیوانه نشد　　این عسس را دید و در خانه نشد
ما اگر قلاش و گر دیوانه ایم　　مست آن ساقی و آن پیمانه ایم
بر خط فرمان او سر می نهیم　　جان شیرین را گروگان میدهیم
بار دیگر آمدم دیوانه وار　　رو رو ای جان زود زنجیری بیار
زین بنه بر پایم آن زنجیر را　　که دریدم سلسلهٔ تدبیر را
غیر آن زنجیر زلف دلبرم　　گر دو صد زنجیر آری بردرم
هرچه غیر شورش و دیوانگیست　　اندرین ره دوری و بیگانگیست
عشق شور انگیز باید مرد را　　تا صلائی در دهد این درد را
تا چنین کاری نیفتد مرد را　　او چه داند عشق را و درد را
باز دیوانه شدم من ای طبیب　　باز سودائی شدم من ای حبیب
حلقهای سلسلهٔ آن ذو فنون　　هر یکی حلقه دهد دیگر جنون
زیر هر حلقه فنون دیگر ست　　پس مرا هر دم جنونی دیگر ست
پس فنون باشد جنون این شد مثل　　خاصه در زنجیر این میر اجل
آنچنان دیوانگی بگسست بند　　که همه دیوانگان پندم دهند
اندرین محضر خردها شد ز دست　　چون قلم اینجا رسید و سر شکست

مراد از محبت الهی ۱۲

ای امراضها الخ ۱۲

۵۱ قوله عقل من یعنی هر که خزینه را پنهان دارد و اگر ظاهر کند دیوانه است ۱۲

۵۲ قوله گروگان یعنی گرو نهاده مراد ازان نثار و تصدق ۱۲

۵۳ قوله زنجیر ۱۰۲

۵۴ قوله زنجیر این میر اجل یعنی
یعنی دیوانگی من تا اینجا رسید
که دیوانگان مرا نصیحت می کنند ۱۲

[illegible]

هیچکس را تا نگردد او فنا | نیست ره در بارگاه کبریا

باب جهل و حکم در فنا و بقا

۵۱ موج خاکی وهم و فهم فکر ماست | موج آبی محو و سکرست و فناست
تا درین سکری ازان سکری تو دور | تا ازین مستی ازان جامی تو کور
۵۲ راه فانی گشته راه دیگرست | زانکه هشیاری گناه دیگرست
هست هشیاری ز یاد ما مضی | ماضی و مستقبلت پرده خدا
آتش اندر زن بهر دو تا بکی | پرگره باشی ازین هر دو چو نی
۵۳ چون بطوف خود بطوفی مرتدی | چون بخانه آمدی هم با خودی
آینه هستی چه باشد نیستی | نیستی بگزین گر ابله نیستی
پیش هست او بباید نیست بود | چیست هستی پیش او کور و کبود
دیده ما چون بسی علت درست | رو فنا کن دید خود در دید دوست
دید ما را دید او نعم العوض | یابی اندر دید او کلّ غرض
طفل تا گویا و تا پویا نبود | مرکبش جز گردن بابا نبود
چون فضولی گشت و دست و پا نمود | در عنا افتاد و در کور و کبود
جانهای خلق پیش از دست و پا | می پریدند از وفا اندر صفا
۵۴ چون بامر اهبطوا بندی شدند | حبس خشم و حرص و خرسندی شدند
هست خود در هست آن هستی بباز | همچو مس در کیمیا اندر گداز

۵۲ قوله راه فانی حاصل این هر دو شعر آنست که هرکه فانی بود او را دید همیشه در استغراق معرفت خواهد بود و هیچگاه از آن کیفیت جدا نخواهد شد هرگاه که هشیار شد از آن حالت مفارقت کرد پس جدا شدن از آن معامله نزد عرفا گناه باشد زیراکه [illegible]

۵۳ قوله چون بطوف [illegible]

۵۴ قوله چون بامر اهبطوا یعنی چون حضرت آدم و حوا علیه السلام در بهشت بودند از جمله آفات دنیا محفوظ بودند و چون [illegible] بود مذاق اهل باطن ست و بس ۱۲

[illegible]

۵۱ در من و ما سخت کردستی تو دست
هست این جمله خرابی از دو هست

۵۲ هستی اندر نیستی بتوان نمود
مالداران بر فقیر آرند جود

نیستی و نقص هر جایی که خاست
آئینهٔ خوبی جمله پیشه‌هاست

نقصها آئینهٔ وصف کمال
وان حقارت آئینهٔ عز و جلال

هر که نقص خویش را دید و شناخت
اندر استکمال خود دو اسپه تاخت

هر که آواز هستی خود دور شد
منتهای کار او سرور شد

علتی بدتر ز پندار کمال
نیست اندر جانت ای مغرور ضال

زان نمی‌پرد بسوی ذو الجلال
کو گمانی می‌برد خود را کمال

از دل و از دیده‌ات بس خون رود
تا ز تو این معجبی بیرون رود

۵۳ علت ابلیس انا خیری بدست
وین مرض در نفس هر مخلوق هست

بس زیادتها درون نقصهاست
مر شهیدان را حیات اندر فناست

گفت قائل در جهان درویش نیست
ور بود درویش او با خویش نیست

۵۴ عاشق حق و حق آنست کو
چون بیاید از تو نبود تار مو

۵۵ صد چو تو فانیست پیش آن نظر
عاشقی بر نفی خود خواجه نگر

۵۶ سایه‌ای و عاشقی بر آفتاب
شمس آید سایه لا گردد شتاب

سایه‌هایی کو بود جویای نور
نیست گردد چون کند نورش ظهور

همچنین جویای درگاه خدا
چون خدا آید شود جوینده لا

۵۱ جاودانی اندر اعمال کرو تو وقت یعنی واجب نابود دانست یعنی خود را نیستی

۵۲ یعنی کیا اولیست ۱۲

که دوری لازم حال هست در وزانی باشد مرا وزین افتاده تا یعنی تا گزیدن

۵۳ قوله درون

۵۳ قوله علت ۱۲ ابلیس یعنی شیطان لعین که خود را از آدم علیه السلام بهتر دانسته و کلمهٔ انا خیر منه گفته و گردید مردود و مراد از لفظ مخلوق در مصراع ثانی مردم عوام اند نه خواص فافهم ۱۲

۵۴ قوله عاشق حقیقی یعنی هر گاه در وصل الهی شدی وجود خود را برابر تار موی هم موجود نخواهی دانست ۱۲

۵۵ قوله صد چو تو [illegible] یعنی مثل تو صد [illegible] فانی مطلق فنا شده [illegible] [illegible] خود باشی [illegible] [illegible] فانی [illegible] وجود حقیقی [illegible] ۱۲

۵۶ یعنی تو مثل سایه هستی و طالب آفتاب

[illegible] ۱۲

گرچه آن وصلت بقا اندر بقاست
لیک ز اول آن بقا اندر فناست
هالک آمد[51] پیش وجهش هست و نیست
هستی اندر نیستی خود طرفه ایست
چیست[52] معراج فلک این نیستی
عاشقان را مذهب و دین نیستی
چون شنیدی شرح بحر نیستی
کوش دائم تا برین بحر ایستی
چون که اصل کارگاه آن نیستیست
که خلا و بی نشانست و تهیست
نیستی چون هست بالایین طبق
برهمه بردند درویشان سبق
سر موتوا[53] قبل موت این بود
کز پس مردن غنیمتها رسد
غیر مردن هیچ فرهنگ دگر
در نگیرد با خدا ای حیله گر
یک عنایت به ز صد گون اجتهاد
جهد را خوفست در کون و فساد
وان عنایت هست موقوف ممات
تجربه کردند این ره را ثقات
تا نگشتند[54] اختران ما نهان
وانکه پنهانست خورشید جهان
ذره سایه عنایت بهترست
از هزاران کوشش طاعت پرست
خرم آنکه عجز و حیرت قوت اوست
در دو عالم خفته اندر ظل دوست
هم در اول هم در آخر عجز دید
مرده شد[55] دین العجایز را گزید
زندگی و مردن تو در محنتست
آب حیوان در درون ظلمتست
چون ز خود رستی همه برهان شدی
چونکه بنده نیستی سلطان شدی
من غلام آنکه نفروشد وجود
جز بدان سلطان با افضال وجود

مکان خالی ۱۲

۵۱ قوله هالک [illegible] یعنی [illegible]

۵۲ قوله چیست معراج [illegible]

۵۳ قوله سر موتوا [illegible]

۵۴ قوله تا نگشتند [illegible] که وجه خورشید عالم تاب طلوع نکرده باشد ۱۲

۵۵ قوله مرده شد یعنی شریعت ست کردن خود را بجان محکم گیرید چنانکه زنان فرتوت بر امور دین خود مستحکم می باشند و قدم [illegible] نمی گذارند ۱۲

۵۱ مرده شو تا مُخرِجُ الحیِّ الصمد / زنده زین مرده بیرون آورد
۵۲ یشم را آنگه شناسی از گهر / گز خیالِ خود کنی کلّی عبر
زانکه هستی سخت مستی آورد / عقل از سر شرم از دل می برد
۵۳ کارگاهِ گنجِ حق در نیستی ست / غرهٔ هستی چه دانی نیست چیست
کاشکی هستی زبانی داشتی / تا ز هستان پرده‌ها برداشتی
۵۴ هرچه گوئی ای دمِ هستی ازان / پردهٔ دیگر برو بستی بدان
اینچنین معدوم کو از خویش رفت / بهترینِ هستها افتاد و رفت
خوش براقی گشت خنگِ نیستی / سوی هستی آردت گر نیستی
۵۵ چون نمردی و نگشتی زنده زو / باغیی باشی بشرکت ملک جو
چون بدو زنده شدی آن خود دوست / وحدتِ محضست آن شرکت کیست
شرحِ این در آینه اعمال جو / که نیابی فهمِ آن از گفتگو
گر همیخواهی که بفروزی چو روز / هستیِ همچون شبِ خود را بسوز
گر بگویم آنچه دارم در درون / بس جگرها گردد اندر حال خون
بس کنم خود زیرکان را این بسست / بانگ ۵۶ دو کردم اگر در ده کسیست

حکایت

آن یکی نحوی بکشتی در نشست / رو بکشتیبان نهاد آن خود پرست
گفت هیچ از نحو خواندی گفت لا / گفت نیم عمرِ تو شد در فنا

معدوم ۱۲

اسپ ۱۲

موجود ۱۲ صفت ۱۲

داننده علم نحو ۱۲

۵۱ قوله مرده شو [illegible] از مخرج الحی الصمد ذات بالکل جناب باری تعالی [illegible] یعنی خود را نیست [illegible] تا تو [illegible] زندگانی جاوید یابی ۱۲

۵۲ قوله یشم [illegible] سنگی است که چندان بیش قیمت نباشد پس معنی [illegible] حاصل کنی که از هستی خود بالکل درگذری ۱۲

۵۳ یعنی تو که در بند این هستی خود افتاده نیست را چه میدانی که چیست هرگاه هستی خود را فراموش کنی آن وقت قدر نیستی معلوم نمائی ۱۲

۵۴ قوله هرچه گوئی آه یعنی آنچه از هستی نشانی خواهی داد [illegible] نیستی پرده دیگر برو خواهد [illegible] که چه هستی‌ها پیش نیستی اصلی [illegible] نباشد ۱۲

۱۰۶

۵۵ قوله چون نمردی [illegible] یعنی [illegible] هرگاه که خود را نیست [illegible] [illegible] [illegible]

۵۶ قوله بانگ دو [illegible] [illegible]

دلشکسته گشت کشتیبان ز تاب	لیک خامش کرد آندم از جواب
باد کشتی را بگرداب افگند	گفت کشتیبان بدان نحوی بلند
هیچ دانی آشنا کردن بگو	گفت نی ای خوش جواب خوبرو
گفت کل عمرت ای نحوی فناست	زانکه کشتی غرق این گردابهاست
۵۱ محو می باید نه نحو اینجا بدان	گر تو محوی بیخطر در آب ران
قوله مولانا ۱۲
آب دریا مرده را بر سر نهد	ور بود زنده ز دریا کی رهد
چون بمردی تو ز اوصاف بشر	بحر اسرارت نهد بر فرق سر
خویش را صافی کن از اوصاف خود	تا ببینی ذات پاک صاف خود
جُهیشان را میدهد حق هوشها	حلقه حلقه حلقها در گوشها
۵۲ پای کوبان دست افشان در ثنا	ناز نازان ربنا احییتنا
ای پروردگار من زنده کردی ۱۲
باز گرد از هست سوی نیستی	طالب ربی و ربانیستی
ای ربانی هستی ۱۲
جهد کن در بیخودی خود را بیاب	زود تر والله اعلم بالصواب

باب چهل و دوم در صحبت

نار خندان باغ را خندان کند	صحبت مردانت از مردان کند
ای انار ۱۲
۵۳ گر اناری میخری خندان بخر	تا دهد خنده ز دانهٔ او خبر
یای وحدت ۱۲
گر تو سنگ خاره و مرمر شوی	چون بصاحبدل رسی گوهر شوی
مهر پاکان درمیان جان نشان	دل مده الا بمهر دلخوشان

[illegible] ۱۲

۵۱ قوله محو می باید بدین مقام
محو شدن بکار می آید نه دانستن
علم زیرا که در مقام معرفت
علم ظاهری را دخلی نباشد ۱۲

۵۲ یعنی اهل عرفان بسبب
آنکه در نیست کردن خود هستی
ها می یابند از بهر ثنای وی
رقص و وجد می کنند و از کمال
طرب می گویند که ای پروردگار ما
زنده کردی ما را بعد از مرگ ۱۲

۱۰۷

۵۳ قوله گر اناری میخری الخ میفرمایند
که اگر طالب شخص کامل بوده
چنان کاملی بدست آر که آثار فیض و
برکت از صورت حال او پیدا
و هویدا باشد ۱۲

دل ترا در کوی اهل دل کشد / تن ترا در حبس آب و گل کشد
هین غذای دل بده از همدلی / رو بجو اقبال را از مقبلی
مرد حجی همره حاجی طلب / خواه هندو خواه ترک و یا عرب
منگر اندر نقش و اندر رنگ او / بنگر اندر عزم و در آهنگ او
حق ز هر چیزی چو زوجان آفرید / پس نتایج شد ز جمعیت پدید
پس صله یاران ره لازم شمار / هر که باشد گر پیاده گر سوار
راه سنت با جماعت خوش بود / اسپ با اسپان یقین خوشتر رود
زانکه انبوهی و جمع کاروان / ره زنان را بشکند تیر و سنان
یار غالب جو که تا غالب شوی / یار مغلوبان مشو هین ای غوی
یار باشد یار را پشت و پناه / گر تو نیکو بنگری یار است راه
اتحاد یار با یاران خوشست / پای معنی گیر صورت سرکشست
صورت سرکش گدازان کن برنج / تا ببینی زیر او وحدت چو گنج
یار شو تا یار بینی بی عدد / زانکه بی یاران بمانی بی مدد
چشمها را چار کن در اعتبار / یار کن با چشم خود دو چشم یار
یار چشم تست ای مرد شکار / از خس و خاشاک او را پاک دار
رو بجو یار خدائی را تو زود / چون چنین کردی خدا یار تو بود
کم ز خاکی چونکه خاکی یار یافت / از بهاری صد هزار انوار یافت

از جبر و رنج بر نفس خود بگذار
تا خزانهٔ وحدت حاصل کنی ۱۲
یعنی چشم تو یار تست

امر هم شوری بخوان اندر صحف — یار را باش و مکن از یار اف
چونکه در یاران رسی خامش نشین — اندران حلقه مکن خود را نگین
یار آئینه است جان را در حزن — بر رخ آئینه ای جان دم مزن
تا نپوشد روی خود را از دمت — دم فرو خوردن بباید هر دمت
چشم را با روی او می دار جفت — گرد منگیزان ز راه بحث و گفت
گفت پیغمبر که در بحر هموم — در دلالت دان تو یاران را نجوم
چشم در استارگان نه ره بجو — نطق تشویش نظر باشد مگو
یار را با یار چون بنشسته شد — صد هزاران سر دل دانسته شد
لوح محفوظ است پیشانی یار — راز کونینش نماید آشکار
اهل دین را باز دان از اهل کین — همنشین حق بجو با او نشین
همنشین اهل معنی باش تا — هم عطا یابی و هم باشی فتا
همنشین مقبلان چون کیمیاست — چون نظرشان کیمیائی خود کجاست
سوی این مرغابیان رو روز چند — تا ترا در آب حیوانی کشند
حاصل این آمد که یار جمع باش — همچو بتگر از حجر یاری تراش
همرهی را جو کزو یابی مدد — همدل و همدرد جویان احد
لیک هر گمراه را همره مدان — غافلان خفته را آگه مدان
هست سنت سوی جماعت چون رفیق — بی ره و بی یار افتی در مضیق

یعنی عمل غیر مثل راه باشد ۱۲

یعنی تنگی ۱۲

ه قوله امرهم الخ یعنی این آیه را در مصحف بخوان [illegible] کار انسان در کار خود [illegible] ۱۲

ه قوله گفت پیغمبر الخ اشارت بحدیث شریف اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم یعنی اصحاب من مثل [illegible] اند هر کسی با ایشان [illegible] باشد ۱۲

ه قوله همنشین مقبلان [illegible] کیمیاست [illegible] کیمیا باشد نظر ایشان [illegible] ۱۲

۱۰۹

ه قوله حاصل این آمد الخ یعنی انسان را ضرورست که صحبت مقبلان اختیار کند و در مجمع اهل دل باشد و اگر همدم اهل بهم نرسند چنانکه بتگر از برای خود از سنگ یاری می تراشد همچنان تو نیز رفیق را بهم رسان باز میفرمایند که گمراه را مصاحب خود مکن که اوقات تو ضایع خواهد شد ۱۲

هر خری کز کاروان تنها رود   بر وی آن راه از تعب صد تو شود
مر ترا میگوید آن خر خوش شنو   گر نه خر همچنین تنها مرو
راه دین زان رو پر از شور و شرست   که نه راه هر مخنث گوهرست
دیو گرگست و تو همچون یوسفی   دامن یعقوب مگذار ای صفی
مراد از نفس یا شیطان ۱۲
گفت اطفال منند این اولیا   در غریبی فرد از کار و کیا
فاعل فعل ایزد تعالیٰ است ۱۲
از برای امتحان خوار و یتیم   لیک اندر سر منم یار و ندیم
ای اصحاب ظاهر ۱۲
هان و هان این دلق پوشان منند   صد هزار اندر هزار و یک تنند
سایهٔ شاهان طلب هر دم شتاب   تا شوی زان سایه بهتر ز آفتاب
گله ۱۲
گرگ اغلب آنگهی گیرا بود   کز رمه شیشک بخود تنها بود
هر نبی خود اندرین راه درست   معجزه بنمود و همراهان بجست
ناریان مر ناریان را جاذبند   نوریان مر نوریان را طالبند
جان هامان جاذب قبطی شده   جان موسیٰ جاذب سبطی شده
هست موسیٰ پیش قبطی بس ذمیم   هست هامان پیش سبطی بس رجیم
بنی اسرائیل ۱۲
آن یکی را صحبت اخیار خار   لاجرم شد پهلوی فجار جار
ای فغان از یار ناجنس ای فغان   همنشین نیک جوئید ای مهان
جان جلیس الله گشت آن نیکبخت   که به پهلوی سعیدی بر درخت
یائے وحدت ۱۲
بندهٔ یکمرد روشندل شوی   به که بر فرق سر شاهان روی

ف۱ وزد را و این تا یعنی راه شریعت را ازین جهت دشوار نهاده اند که هر بد دل و بی همت حاصل کردن آن نمی تواند ۱۲

ف۲ یعنی در ظاهر یک تن باشند و در باطن صد هزار اندر هزار ۱۲

ف۳ وزد گرگ اغلب [illegible]

ربع
۱۱۰

گوسپند که از گله الگ ہو [illegible] حالت تنہائی میں [illegible] ہوتی ہے [illegible] اجتماع میں [illegible] صحبت بزرگان [illegible] شیطان [illegible] ۱۲

ف۴ یعنی لاکھوں میں سے ہزار انتخاب کرو اور ہزار میں سے ایک ہی [illegible] ۱۲

خاک پاکان لیسی و دیوارشان
بهتر از عام و زر و گلزارشان
دوستی جاهل شیرین سخن
کم شنو کان هست چون سم کهن
جان مادر چشم روشن گویدت
جز غم و حسرت ازان نفزویدت
گرگ گر با تو نماید روبهی
هین مکن باور که ناید زو بهی
عاجزی ۱۲
جاهل ار با تو نماید همدلی
عاقبت زخمت زند از جاهلی
حق ذات پاک الله الصمد
که بود به مار بد از یار بد
مار بد جانی ستاند از سلیم
یار بد آرد سوی نار جحیم
هر که با دشمن نشیند در زمن
هست او در بوستان در گولخن
هر کجا باشد شه ما را بساط
هست صحرا گر بود سم الخیاط
هر کجا دلبر بود خود همنشین
فوق گردونست نی زیر زمین
هر کجا که یوسفی باشد چو ماه
جنتست آن ار چه باشد قعر چاه

مثل

گفت معشوقی بعاشق کای فتا
تو بغربت دیده بس شهرها
پس کدامی شهر زانها خوشترست
گفت آن شهری که در وی دلبرست
هر که باشد همنشین دوستان
هست در گلخن میان بوستان
دل ز هر یاری غذائی میخورد
دل ز هر علمی صفائی می برد

قرآن

از لقای هر کسی چیزی خوری
وز قران هر قرین چیزی بری
چون ستاره با ستاره شد قرین
لایق هر دو اثر زاید یقین

باب ۲۴ در صحبت یار
[illegible] ۱۲

۵۱ قوله قصد هر درویش الخ [illegible]

از قران مرد و زن زاید بشر / از قران سنگ و آهن شد شرر

وز قران خاک با بارانها / میوه‌ها و سبزه و ریحانها

وز قران سبزها با آدمی / دلخوشی و بیغمی و خرمی

وز قران خرمی با جان ما / می فزاید خوبی و احسان ما

چونکه گنجی هست در عالم مرنج / هیچ ویران را مدان خالی ز گنج

قصد۵۱ هر درویش مسکین از گزاف / چون نشان یابی بجد میکن طواف

چون ترا آن چشم باطن بین نبود / گنج می پندار اندر هر وجود

گر ترا باز است آن دیدهٔ یقین / زیر هر سنگی یکی سرهنگ بین

تا ز درویشی نیابی تو گهر / کی گهر جوئی ز درویشی دگر

در طلب زن دائما تو هر دو دست / کین طلب در راه نیکو رهبر است

باب چهل و سوم در طلب

لنگ ۵۲ و لوک و خفته شکل و بی ادب / سوی او می غیژ و او را می طلب

۵۳ این طلب در راه حق مانع کشیست / کین طلبگاری مبارک جنبشیست

این طلب مفتاح مطلوبات تست / این سپاه و نصرت رایات تست

گرچه آلت نیستت تو می طلب / نیست آلت حاجت اندر راه رب

هر کرا بینی طلبگار ای پسر / یار او شو پیش او انداز سر

کز جوار طالبان طالب شوی / وز ظلال غالبان غالب شوی

۵۲ قوله لنگ و لوک لنگ معروف و لوک بالضم و واو مجهول و کاف تازی آنکه بزانو و دست راه رود از شدت ضعف و سستی بدن وغیره و برای فارسی بزانو و دست بر زمین رفتن مثل اطفال و مردم مثل یعنی که را کامل یابی افتان و خیزان بسوی او می شتاب و حاجت خود در خواه ۱۲

۵۳ قوله این طلب [illegible] ۱۲

[illegible]

تو بهر حالی که باشی می طلب   آب میجو دائما ای خشک لب
خشک لب را هست پیغامی ز آب   که بمات آرد یقین این اضطراب
آب کم جو تشنگی آور بدست   تا بجوشد آبت از بالا و پست
هرکجا دردی دوا آنجا رود   هرکجا فقری نوا آنجا رود
هرکجا مشکل جواب آنجا رود   هرکجا تشنه است آب آنجا رود
آن نیاز مریمی بوده است و درد   که چنان طفلی سخن آغاز کرد
حق تعالی گر سموات آفرید   از برای دفع حاجات آفرید
هرچه روئید از پی محتاج رست   تا بیابد هر کسی چیزی که جست
تا سقاهم ربهم آید خطاب   تشنه باش الله اعلم بالصواب
گفت پیغمبر که چون کوبی دری   عاقبت زان در برون آید سری
چون نشینی بر سر کوی کسی   عاقبت بینی تو هم روی کسی
سایهٔ حق بر سر بنده بود   عاقبت جوینده یابنده بود
عبرت و بیداری از یزدان طلب   نه ز کتاب و نه ز مقال و حرف و لب
بخشش بسیار دارد شه بدو   ای شده در وهم تصویری گرو
مغز نغزی دارد آخر آدمی   یکدمی آن را طلب گر زان دمی
مرد غرقه گشته جانی می کند   دست را در هر گیاهی می زند
تا کدامش دست گیرد در خطر   دست و پایی می زند از بیم سر

۴۹ قوله خشک لب یعنی اضطراب [illegible]

۵۰ قوله آن نیاز [illegible]

۵۳ یعنی بخشایش الهی را پایانی نیست مگر تو از غفلت اصل ما گذاشته تو به سوی فرع داری ۱۲

۵۴ قوله مرد غرقه یعنی انسان در حالت اضطراب تا کردنی میکند چنانچه مثل مشهور است در عرب که الغریق یتشبث بکل حشیش ۱۲

دوست دارد دوست این آشفتگی ۵۱	کوشش بیهوده به از خفتگی
اندرین ره می تراش و می خراش ۵۲	تا دم آخر دمی فارغ مباش
تا دم آخر دم آخر بود	که عنایت با تو صاحب سر بود
جستجویی از ورای جستجو	من نمیدانم تو میدانی بگو
بانگ می آید که ای طالب بیا ۵۳	جود محتاج گدایان چون گدا
جود میجوید گدایان و ضعاف	همچو خوبان کاینه جویند صاف
روی خوبان ز آینه زیبا شود	روی احسان از گدا پیدا شود
پس ازین فرمود حق در والضحی ۵۴	بانگ کم زن ای محمد بر گدا
چون گدا آیینهٔ جود است هان	دم بود بر روی آیینه زیان
پس گدایان آینهٔ جود حق اند	وانکه با حق اند جود مطلق اند
گر گدایان طامعند و زشت خو	در شکم خواران تو صاحبدل بجو
در تگ دریا گهر با سنگهاست	فخرها اندر میان ننگهاست
الصلا گفتیم یا اهل الرشاد	کین زمان رضوان در جنت کشاد
هین بیا ای طالب دولت شتاب	که فتوحست این زمان و فتح باب
جهد کن تا این طلب افزون بود	تا دلت زین چاه تن بیرون شود
ایکه تو طالب نهٔ تو هم بیا	تا طلب یابی ازین یار وفا
حاصل آنکه هر که او طالب بود	جان مطلوبش بر او راغب بود

۵۱ قوله دوست دارد [illegible] از ایکار [illegible] نفس [illegible] کار [illegible] کردن [illegible] نام [illegible] او [illegible] آنحضرت صلی الله علیه و [illegible] نشسته و [illegible] او را لطف [illegible] صاحب [illegible] کردند که درین چه سر بود ارشاد شد که آن وقت این شخص محض بیکار نشسته بود شیطان مصاحب او بود و این وقت این کس خطی بر زمین می کشد اگرچه فعل عبث است مگر شیطان از و جدا شد ۱۲

۵۲ قوله اندرین ره حاصل آنکه انسان را باید که در علم حیات هر قدر که ممکن باشد از ذکر و فکر غافل نباشد که غفلت و بیکاری محرومیست ۱۲

۵۳ قوله بانگ می آید [illegible] یعنی ۱۱۴

۵۴ قوله [illegible] طالب این [illegible] گدایان طالب [illegible] [illegible] [illegible] نهایت [illegible] [illegible] جود [illegible] ۱۲

۵۵ قوله پس ازین [illegible] [illegible] [illegible] اشاره [illegible] [illegible] [illegible] ۱۲

آب را در جوی نبود زان قرار
که نباشد جوی تشنه و آب خوار

تشنه می‌نالد که ای آب گوار
آب هم نالد که کو آن آب خوار

تشنگان گر آب جویند از جهان
آب هم جوید بعالم تشنگان

دمبدم بر آسمان میدار امید
در هوای آسمان رقصان چو بید

دمبدم از آسمان می آیدت
آب و آتش رزق می افزایدت

گر ترا آنجا برد نبود عجب
منگر اندر عجز و بنگر در طلب

کین طلب در تو گروگان خداست
زانکه هر طالب بمطلوبی سزاست

منگر اندر نقش زشت و خوب خویش
بنگر اندر عشق و در مطلوب خویش

منگر آنکه تو حقیری یا ضعیف
بنگر اندر همت خود ای شریف

چارهٔ آن دل عطای مبدلیست
داد او را قابلیت شرط نیست

بلکه شرط قابلیت داد اوست
داد مغز و قابلیت هست پوست

قابلی گر شرط فعل حق بدی
هیچ معدومی بهستی نامدی

گر بگویم شرح این بی حد شود
مثنوی هشتاد من کاغذ شود

هر ولی را نوح و کشتیبان شناس
صحبت این خلق را طوفان شناس

هرکه خواهد همنشینی با خدا
گو نشین اندر حضور اولیا

باب چهل و چهارم در صفت اولیاء

از حضور اولیا گر بگسلی
تو هلاکی زانکه جزوی بی کلی

ز تا

بدل کننده

پای مصدری

[illegible]

115

ان الله لغنی عن العالمین ۱۲

چون شوی دور از حضور اولیا
در حقیقت گشته‌ای دور از خدا

اولیا[۱۵] اطفال حقند ای پسر
غایبی و حاضری بس باخبر

برترند از عرش و کرسی و خلا
ساکنان مقعد صدق خدا

از برای امتحان خوار و یتیم
لیک اندر سر منم یار و ندیم

پیش خلقان خوار و زار و ریشخند
پیش ما محفوظ و مقبول و پسند

هان و هان این دلق پوشان منند
صد هزار اندر هزار و یک تنند

سایهٔ شاهان طلب هر دم شتاب
تا شوی زان سایه بهتر ز آفتاب

چون نتیجهٔ هجر همراهان غمست
کی فراق روی شاهان زان کمست

این[۱۶] هوا را نشکند اندر جهان
هیچ چیزی همچو سایهٔ همرهان

گر سفر داری بدین نیت برو
ور حضر باشی ازین غافل مشو

گفت حق اندر سفر هر جا روی
باید اول طالب مردی شوی

قصد گنجی کن که این سود و زیان
در تبع آید تو آن را فرع دان

هر که کارد قصد گندم بایدش
کاه خود اندر تبع می‌آیدش

که بکاری بر نیاید گندمی
مردمی جو مردمی جو مردمی

قصد کعبه کن چو وقت حج بود
چونکه رفتی مکه هم دیده شود

قصد در معراج دید دوست بود
در تبع عرش و ملایک هم نمود

پاسبان آفتابند اولیا
در بشر واقف ز اسرار خدا

خلق ۱۲
ای متابعت ۱۲
کاه خشک ۱۲

[۱۵] قوله اولیا اشاره است بحدیث شریف که فرموده است خدای برتر که بندگان من عیال من اند و تفرع این اسم بالا گذشت ۱۲

[۱۶] یعنی خواهش نفسانی و وساوس شیطانی [illegible] اولیا را [illegible] ۱۲

اولیا را هست قدرت از اله — تیر جسته باز آرندش ز راه

کیف مد الظل نقش اولیاست — کو دلیل نور خورشید خداست

سایهٔ یزدان بود بندهٔ خدا — مردهٔ این عالم و زندهٔ خدا

طبع ناف آهو سیت این قوم را — از برون خون و درونشان مشکها

از حدیث اولیا نرم و درشت — تن مپوشان زانکه دینت راست پشت

گرم گوید سرد گوید خوش بگیر — تا ز گرم و سرد بجهی از سعیر

یعنی هرچه ازینها بنصیحت و زجر گویند بگوش دل گیر — ای نصیحت ۱۲ — دوزخ ۱۲

گرم و سردش نوبهار زندگیست — مایهٔ صدق و یقین و بندگیست

دامنِ او گیر و رو تو بیگمان — تا رهی از دامن آخر زمان

اندرین وادی مرو بی این دلیل — لا احب الآفلین گو چون خلیل

گر نه بینایان بدندی و شهان — جمله کوران مرده اندی در جهان

یعنی اگر اولیا نبودندی ۱۲

اخترانند از ورای اختران — کاحتراق و نحس نبود اندران

سایران در آسمانهای دگر — غیرِ این هفت آسمانِ مشتهر

سیر کننده

راسخان در تاب انوارِ خدا — نی بهم پیوسته نی از هم جدا

هر که باشد طالع او زان نجوم — نفسِ او کفار سوزد در رجوم

خشمِ مریخی نباشد خشمِ او — منقلب رو غالب و مغلوب خو

نورِ غالب ایمن از نقص و غسق — درمیان اصبعینِ نورِ حق

حق فشاند آن نور را بر جانها — مقبلان بر داشته دامانها

و موجب تاریکی دل بخلاف
کسی که دل او نورانیست حق
دارد و خشم او محض لله
باشد و مصراع ثانی صفت مریخ
است یعنی روش او برخلاف
اهل الله است و او چو یان غالب و
مغلوب است یعنی گاهی غالب و گاهی مغلوب
و اهل الله همیشه بر نفس غالب
باشند و گاهی مغلوب نفس
نشوند ۱۲

وان نثار نور را او یافته | روی از غیر خدا برتافته

نغمهای اندرون اولیا | اولا گوید که ای اجزای لا

هین ز لای نفی سرها برزنید | این خیال و وهم را یکسو کنید

ای همه پوشیده در کون و فساد | جان باقیتان نروید و نزاد

ای جان باقی شما تر و تازه نگردید

گر بگویم شمه ز آن نغمها | جانها سر بر زنند از دخمها

گورستان

گوش را نزدیک کن کان دور نیست | لیک آن گفتن تو دستور نیست

هین که اسرافیل وقتند اولیا | مرده را زیشان حیاتست و نما

صاحب دل را ندارد آن زیان | گر خورد او زهر قاتل را عیان

زانکه صحت یافت وز پرهیز رست | طالب مسکین میان تب درست

ور تو نمرودیست در آتش مرو | رفت خواهی اول ابراهیم شو

او ز آتش ورد احمر آورد | از زیانها سود بر سر آورد

گل سرخ

اولیا اصحاب کهفند ای عنود | در قیام و در تقلب هم رقود

میکشد شان بی تکلف در فعال | بیخبر ذات الیمین ذات الشمال

چیست آن ذات الیمین فعل حسن | چیست آن ذات الشمال اشغال تن

بندگان خاص علام الغیوب | در جهان جان جواسیس القلوب

جمع جاسوس

در درون دل درآید چون خیال | پیش او مکشوف باشد سر حال

ای راز دل

آنکه واقف گشت بر اسرار هو | سر مخلوقات چه بود پیش او

قوله گوش دارى ... نیست که آن اسرار را بتو گفته شود

۵۳ قوله هین یعنی آگاه باش که اولیا در اثر اسرافیل وقت خود اند که مرده را زنده می کنند چنانکه از آواز صور حضرت اسرافیل علیه السلام مردگان زنده خواهند شد ۱۲

۵۴ قوله اولیا یعنی ... ۱۸ ... چنانکه ... پهلوی راست ... پهلوی چپ ... همچنین اولیا ... می گردانند ۱۲

۵۵ قوله بندگان خاص یعنی ... کنند ... ۱۲

۵۲ قوله نغمهای یعنی اندرون اولیا ... ۱۲

۵۳ قوله گر بگویم ... ۱۲

آنکه بر افلاک رفتارش بود   بر زمین رفتن چه دشوارش بود
چشمشان را هم ز نور آسرشته اند   تا ز روح و از ملک بگذشته اند
چونکه موصوفی باوصاف جلیل   ز آتش امراض بگذر چون خلیل
گردد آتش بر تو هم برد و سلام   ای عناصر مر مزاجت را غلام
بر نویس احوال پیر راه دان   پیر را بگزین و عین راه دان

باب چهل و پنجم در پیر و شیخ

پیر تابستان و خلقان تیر ماه   خلق مانند شب‌اند و پیر ماه
ای مردم ۱۲   ای نه از ۱۲
کرده ام بخت جوان را نام پیر   کو ز حق پیرست نز ایام پیر
مراد از مرد کامل ۱۲
پیر را بگزین که بی پیر این سفر   هست بس پر آفت و خوف و خطر
هر که در ره بی قلاوزی رود   هر دو روزه راه صد ساله شود
یعنی بی رهبر ۱۲
هر که تنها بادیه این ره برید   هم بعون و همت پیران رسید
آن رهی که بارها تو رفته   بی قلاوز اندر آن آشفته
مددگار ۱۲
پس رهی را که ندیدستی تو هیچ   هین مرو تنها ز رهبر سر مپیچ
گر نباشد سایهٔ او بر تو گول   پس ترا سرگشته دارد بانگ غول
ای [illegible] ۱۲   یعنی گمراه کننده ۱۲
اندر آ در سایهٔ آن عاقلی   کش نتاند برد از ره ناقلی
یا ای ابدی ۱۲   ای نتواند برد ۱۲
ظل او اندر زمین چون کوه قاف   روح او سیمرغ بس عالی طواف
در بشر روپوش کردست آفتاب   فهم کن والله اعلم بالصواب

بمعنی نادان و احمق در حقیقت دیگر که حال پیر نشناخت نادانست ۱۲

۱۲ قوله پیر تابستان در
لفظ خلقان بضم خ و [illegible]
[illegible] است و تیر ماه او [illegible]
[illegible] است چون گرمی [illegible]
نفع [illegible]
باب ۴۵ در پیر و شیخ
۱۱۹
پیر طریقت را بگزین [illegible]
نمود یعنی از انفصال [illegible]
بدون هدایت و اعانت
پیر [illegible] صورت نبندد ۱۲

ل ۵ اکمه کور مادرزاد باشد یعنی از فیض صحبت ایشان مرده زنده می شود و اکمه و ابرص را صحیح کردن چه باشد ۱۲

ل ۶ قوله از پی روپوش یعنی حضرات صوفیه مصدرات دل خود را وحی دل نام کرده اند برای دفع اعتراض عوام الناس که تا نا گویند وحی مخصوص با نبیاست پس قید دل با وحی بجهت تفرقه کرده یعنی اگر وحی را مطلق الاطلاق کنند توهم ادعای همسری با پیغمبران علیهم السلام لازم می آمد لهذا عبارت را فی الجمله تغییر داده وحی دل می گویند ۱۲

ل ۵ اکمه و ابرص چه باشد مرده نیز ‏ زنده گردد از فسون آن عزیز
انچه تو در آینه بینی عیان ‏ پیر اندر خشت بیند بیش از آن
هیچ نکشد نفس را جز ظل پیر ‏ دامن آن نفس کش را سخت گیر
چون بگیری سخت آن توفیق هوست ‏ در تو هر قوت که باشد جذب اوست
بی سلاحی تو مرو در معرکه ‏ همچو بیباکان مرو در تهلکه (زبرکت)
پیر آن شانند کین عالم نبود ‏ جان ایشان بود در دریای جود
(ای اینچنان اند ۱۲) لوح محفوظست او را پیشوا ‏ از چه محفوظست محفوظ از خطا (سوال ۱۲)
مومن ارینظر بنور الله شدی ‏ (جواب ۱۲) از خطا و سهو امین آمدے
(ببیند از خدا ۱۲) آنکه از حق یابد او وحی و جواب ‏ هرچه فرماید بود عین ثواب
نه نجومست و نه رملست و نه خواب ‏ وحی حق والله اعلم بالصّواب
ل ۶ از پی روپوش عامه در بیان ‏ وحی دل گویند آن را صوفیان
وحی دل گیرش که منظرگاه اوست ‏ چون خطا باشد چو دل آگاه اوست
دست را مسپار جز در دست پیر ‏ حق شدست آن دست او را دستگیر
چونکه دست خود بدست او دهی ‏ پس ز دست آکلان بیرون جهی
ل ۸ دست تو از اهل آن بیعت شود ‏ (از خورندگان [illegible]) که یدالله فوق ایدیهم بود
چون بدادی دست خود در دست پیر ‏ پیر حکمت که علیمست و خبیر
ل ۹ کو نبی وقت خویشست ای مرید ‏ تا از و نور نبی آید پدید

ل ۷ قوله دست ۱۲۰ [illegible] اشاره است بآن که مرد [illegible] بیعت آنها دست داده [illegible] شیخ کرده است ۱۲ [illegible]

ل ۸ قوله [illegible] شیخ [illegible] ۱۲ [illegible] فی الشیخ ۱۲

[illegible] ۱۲

هر که گیرد پیشه‌ای بی اوستا / ریشخندی شد بشهر و روستا
هر که تازد سوی کعبه بی دلیل / همچو آن سرگشتگان ماند ذلیل
اندر آئینه چه بیند مرد عام / که به بیند پیر اندر خشت خام
چشم بینا بهتر از سیصد عصا / چشم بشناسد گهر را از حصا
سایهٔ رهبر بهست از ذکر حق / یک قناعت به که صد لوت طبق
۵۲ غیر پیر استاد و سرلشکر مباد / پیر گردون نی ولی پیر رشاد
پیر باشد نردبان آسمان / تیر پران از که گردد از کمان
آنچه گوید آن فلاطون زمان / هین هوا بگذار و رو بر وفق آن
دست پیر از غائبان کوتاه نیست / دست او جز قبضهٔ الله نیست
چون گزیدی پیر نازک دل مباش / سست و ریزنده چو آب و گل مباش
چون گرفتی پیر هین تسلیم شو / ۵۳ همچو موسی زیر حکم خضر رو
گرچه کشتی بشکند تو دم مزن / گرچه طفلی را کشد تو مو مکن
آنکه جان بخشد اگر بکشد رواست / نائبست و دست او دست خداست
دست حق میراندش زنده کند / زنده چه بود جان پاینده کند
آن پسر را کش خضر ببرید حلق / سر آنرا در نیابد عام خلق
گر خضر در بحر کشتی را شکست / صد درستی در شکست خضر هست
آن کسی را کش چنین شاهی کشد / سوی تخت و بهترین جاهی کشد

۵۱ [illegible]

۵۲ [illegible]

۱۲۱

پس پیر بهدایت و ارشاد باید که افاضه و استفاضه از وی بوجود آید ۱۲

۵۳ قصهٔ حضرت موسی و حضرت خضر علیهما السلام مشهور است در باب شکستن کشتی و کشتن طفلی وغیره ۱۲

قوله دوست ... بلکه شده ۱۲ گر نشانه راه اولیای و اول بدرجه ثانی بحقیقت حق اند ابتدا اول اند از کرم ... مقام ... حال و مقام صاحب اشاره بکمال اهل قوله ترجمانی ۱۲

نیم جان بستاند و صد جان دهد
آنچه در وهمت نیاید آن دهد
پس بهر دوری ولیی قائمست
تا قیامت آزمایش دائمست
من نجومم زین سپس راه امیر
پیر جویم پیر جویم پیر پیر
ای مرا تو مصطفی من چون عمر
از برای خدمتت بندم کمر
ای لقای تو جواب هر سوال
مشکل از تو حل شود بی قیل و قال
ترجمانی هرچه مارا در دلست
دستگیری هر که پایش در گلست
آن یکی را روی او شد سوی دوست
وان یکی را روی او خود روی اوست
روی هر یک می نگر میدار پاس
بو که گردی تو ز خدمت رو شناس
چون بسی ابلیس آدم روی هست
پس بهر دستی نشاید داد دست
دست ناقص دست شیطانست و دیو
زانکه اندر دام تکلیفست دیو
مر ترا عقلیست جزوی در نهان
کامل العقلی بجو اندر جهان
جزو تو از کل او کلی شود
عقل کل بر نفس چون غلی شود
ای خنک آن مرد کز خود رسته شد
در وجود زنده پیوسته شد
چون تعلق یافت نان با بو البشر
نان مرده زنده گشت و با خبر
موم و هیزم چون فدای نار شد
ذات ظلمانی او انوار شد
سنگ سرمه چون که شد در دیدگان
گشت بینایی شد آنجا دیدبان
وای آن زنده که با مرده نشست
مرده گشت و زندگی از وی بجست

قوله روی هر یکی یعنی ملاحظه نیکو کن روی هر یک ببین تا از ین قسم خدمت کردن روشناس نیکان شوی ۱۲

قوله جزو تو یعنی هرگاه رهبر کامل ترا بدست خواهد آمد برکت و فیض هدایتش از مراتب ادنی بمراتب اعلی خواهی رسید و چون عقل تو بر نفس تو غالب خواهد آمد این مرتبه ترا حاصل خواهد شد ۱۲

قوله ای خنک ای خوشا حال کسی که ... شده در ذات ... فنا ... حتی بالبقا ... صفت اوست و ... ۱۲

کار مردان روشنی و گرمیست[۹۱]
کار دونان حیله و بی شرمیست

حرف درویشان بدزدد مرد دون[۹۲]
تا بخواند بر سلیمی زان فسون

تو چو موری بهر دانه میروی
هین سلیمان جو چه می باشی غوی

دانه جو را دانه اش دامی شود
وان سلیمان جوی را هر دو بود

هم سلیمان هست اکنون لیک ما
از بساطِ دوربینی در عمی

یار با او غار با او در سرود
مهر بر گوشست و بر چشمست چه سود

آن سلیمان پیش جمله حاضرست
لیکِ غیرت چشم بند و ساحرست

او عصاتان داد تا پیش آمدید
آن عصا از خشم هم بر وی زدید

دامنِ او گیر کو دادت عصا
درنگر کادم چها دید از عصی[۹۳]

حلقهٔ کوران بچه کار اندرید[۹۴]
دیدبان را درمیانه آورید

گرنه نامعقول بودی این مزه[۹۵]
کی بدی حاجت بچندین معجزه

گرنه بینایان بدندی و شهان[۹۶]
جمله کوران مرده اندی در جهان

دربدر این شیخ می آرد نیاز
بر فلک صد در برای شیخ باز

گنجهای خاک تا هفتم طبق
عرضه کرده بود پیش شیخ حق

شیخ گفتا خالقا من عاشقم
گر بجویم غیر تو من فاسقم

هشت جنت گر در آرم در نظر
ور کنم خدمت من از خوف سقر

مومنی باشم سلامت جوی من[۹۷]
زانکه این هر دو بود حظ بدن

یعنی شمایان ۱۲

کوری ۱۲

[۹۱] قوله کار مردان یعنی کار مردان راه [illegible] روشنی [illegible] [illegible] ۱۲

[۹۲] قوله حرف درویشان [illegible] تا بخواند [illegible] ۱۲

[۹۳] [illegible] یعنی آدم [illegible] تعدی ۱۲

[۹۴] قوله حلقهٔ کوران [illegible] ای مجمع نابینایان [illegible] دیدبان یعنی مرد بینا را [illegible] ۱۲

[۹۵] قوله گرنه نامعقول [illegible] یعنی اگر این امر نامعقول [illegible] که در عقل و قیاس نگنجد چنانکه معجزات حضرات انبیا علیهم الصلوة والسلام اند ۱۲

[۹۶] قوله گرنه یعنی اگر حضرات انبیا علیهم الصلوة والسلام برای هدایت مخلوق مبعوث نمی شدند کسی را دولت ایمان نصیب نمی شد و تمام عالم محروم می ماندند ۱۲

[۹۷] یعنی درین صورت مومن سلامت جو خواهم بود [illegible] امر [illegible] بدن دارد ۱۲

زلّتِ او به ز طاعت نزدِ حق | پیشِ کفرش جمله ایمانها خَلَق

هر دمی او را یکی معراجِ خاص | بر سرِ تاجش نهد صد تاجِ خاص

از حدیثِ شیخ جمعیت رسد | تفرقه آرد دمِ اهلِ حسد

صورتش بر خاک و جان بر لامکان | لامکانی فوقِ وهمِ سالکان

لامکانی نی که در وهم آیدت | هر دمی در وی خیالی زایدت

بل مکان و لامکان در حکمِ او | همچو در حکمِ بهشتی چار جو

ماهیانِ قعرِ دریای جلال | بحرشان آموخته سحرِ حلال

بس محال از حالِ ایشان حال شد | نحس آنجا رفت و نیکو فال شد

شرحِ این کوته کن و رخ زین بتاب | دم مزن والله اعلم بالصواب

حکایت

آمد از حق سوی موسی این خطیب | کای طلوعِ ماه دیده تو ز جیب

مشرقت کردم ز نورِ ایزدی | من حقم رنجور گشتم نامدی

گفت سبحانا تو پاکی از زیان | اینچه رمز است این بکن یا رب بیان

باز فرمودش که در رنجوریم | چون نپرسیدی تو از روی کرم

گفت یا رب نیست نقصانی ترا | عقل گم شد این سخن را برگشا

گفت آری بندهٔ خاصِ گزین | گشت رنجور او منم نیکو ببین

هست معذوریش معذوریِ من | هست رنجوریش رنجوریِ من

ای خطاب ۱۲

۵ مراد از کفر ایمان کامل است که نفی غیریت و عینیت بود [illegible] ۱۲

[illegible] ۱۲

یعنی در حقیقت او [illegible]

و [illegible] ظاهر [illegible] علیه السلام [illegible] ظاهر [illegible] شد ۱۲

هر که خواهد همنشینی با خدا | گو نشیند در حضور اولیا

هرکرا ۵۱ دیو از کریمان وا برد | بیکسش یابد سرش را او خورد

مقوله مولانا ۱۲

باب چهل و ششم در صوفی

۵۲ صوفی ابن الوقت باشد ای رفیق | نیست فردا گفتن از شرط طریق

دفتر صوفی سواد و حرف نیست | جز دل اسپید همچون برف نیست

زاد دانشمند آثار قلم | زاد صوفی چیست آثار قدم

انوار

چون بنالد زار بی شکر و گله | اندر افتد هفت گردون غلغله

هر دمی صد نامه صد پیک از خدا | یا ربی زو شصت لبیک از خدا

ناله

یا رب فریاد ۱۲

از هزاران اندکی زین صوفیند | باقیان در دولت او میزیند

باشد ابن الوقت صوفی در مثال | لیک صافی فارغست از وقت و حال

وجد

نیستی حال

هست صوفی صفا چون ابن وقت | وقت را همچون پدر بگرفته سخت

هست صوفی غرق عشق ذوالجلال | هست صافی فارغ از اوقات و حال

حال

۵۳ پادشاهان را چنان عادت بود | این شنیده باشی ار یادت بود

دست چپشان پهلوانان ایستند | زانکه دل پهلوی چپ باشد بند

مشرف اهل قلم بر دست راست | زانکه علم و خط و ثبت آن دست راست

صوفیان را پیش رو موضع دهند | کاینه جانند وز آیینه بهند

۵۴ با ازل خوش با اجل خوش شادکام | فارغ از تشنیع و گفت خاص و عام

جمع ... [illegible]

۵۱ قوله هرکرا دیو یعنی هرکرا
شیطان از قرب طالبان ... می‌شود و از حضور کاملان
[illegible] کسانی که از انسان کامل دور می‌گردند
ایمان می‌گیرند ... تا در زنا ...
... می‌شود و تابع شیطان
خدمت اهل الله خواه ... ۱۲
[illegible] نصرت نیز خواه
را ببود ... صوفی ابن الوقت
۵۲ قوله صوفی ابن الوقت ... تا نگوید
در اصطلاح ... صوفیه ... حال
که وقت حاضر و ... حال
... متوجه ... نشود و نه ... ماضی
ابن الوقت ... بسطامی ... ابن الوقت
... ۱۲
۵۳ قوله پادشاهان بیان ۱۲۵
آداب مجلس پادشاهانست ۱۲
۵۴ قوله با ازل یعنی
در هر حال چه در حالت رنج
و چه در حالت مسرت خوش
باشند و گاهی غم و اندوه پیرامون
خاطر ایشان نگردد و از طعن و تشنیع
مردم عوام پروا نمی‌دارند ۱۲

آنکه جان در روی او خندد چو قند ‌ ‌ از ترش روی خلقش چه گزند
آنکه جان بوسه دهد بر چشم او ‌ ‌ کی خورد غم از فلک وز خشم او
در شب مهتاب مه را بر سماک ‌ ‌ از سگان و عوعو ایشان چه باک
سگ وظیفهٔ خود بجا می آورد ‌ ‌ مه وظیفهٔ خود برخ می گسترد
کار خود کی میگذارد هر کسی ‌ ‌ آب نگذارد صفا بهر خسی
خس خسانه میرود بر روی آب ‌ ‌ آب صافی میرود بی اضطراب
مصطفی مه می شگافد نیم شب ‌ ‌ ژاژ میخاید ز کینه بولهب
آن مسیحا مرده زنده می کند ‌ ‌ وآن جهود از خشم سبلت میکند
بانگ سگ هرگز رسد در گوش ماه ‌ ‌ خاصه ماهی کو بود خاص اله
خدمتی میکن برای کردگار ‌ ‌ با قبول ورد خلقانت چه کار
گر دو سه ابله ترا منکر شوند ‌ ‌ تلخ کی گردی چو هستی کان قند
پیرو پیغمبران شو ره سپر ‌ ‌ طعنهٔ خلقان همه بادی شمر
آن خداوندان که ره طی کرده اند ‌ ‌ گوش با بانگ سگان کی کرده اند

باب چهل و هفتم در محقق و مقلد

از مقلد تا محقق فرقهاست ‌ ‌ کین چو داود است و آن دیگر صداست
منبع گفتار این سوزی بود ‌ ‌ وان مقلد کهنه آموزی بود
زانکه تقلید آفت هر نیکوئیست ‌ ‌ که بود تقلید اگر کوه قویست

له پیرو پیغمبران یعنی در اطاعت انبیا بجان و دل مستعد باش و طعنهٔ عوام را بیهوده دانسته [illegible] ۲۶ [illegible] بانگ سگان [illegible] بیهوده است

ای مقلد تو مجو پیشی بر آن
که بود منبع ز نور آسمان
پای استدلالیان چوبین بود
پای چوبین سخت بی تمکین بود
مرغ چون بر آب شوری می تند
ز آب شیرین را ندیدست او مدد
بلکه تقلیدست آن ایمان او
روی ایمان را ندیده جان او
بس خطر باشد مقلد را عظیم
از ره و رهزن ز شیطان رجیم
شیخ نورانی ز ره آگه کند
با سخن هم نور را همره کند
صد دلیل آرد مقلد در بیان
در زبان او ندارد هیچ جان
چونکه گوینده ندارد جان و فر
گفت او را کی بود جان و ثمر
میکند گستاخ مردم را براه
او بجان لرزان ترست از برگ کاه
پس حدیثش گرچه بس با فر بود
در حدیثش لرزه هم مضمر بود
گرچه تقلیدست استون جهان
هست رسوا هر مقلد ز امتحان
وهم مخلوقست و مولود آمدست
حق نزاییدست او لم یولدست
سالها گر ظن دود با پای خویش
نگذرد ز اشکاف بینیهای خویش
گرچه عقلت سوی بالا می پرد
مرغ تقلیدت به پستی می چرد
جهد کن تا مست و نورانی شوی
تا حدیثت را شود نورش روی
آسمان شو ابر شو باران ببار
ناودان بارش کند ناید بکار
آب اندر ناودان عاریتیست
آب اندر ابر و دریا فطریست

قوله شیخ نورانی الخ یعنی پیر کامل مریدان را از راه و رهزن آگاه می کند و سخنان او تا نیز [illegible] می باشد [illegible] باران فیض حاصل [illegible] گرفته او بخلاف مقلد [illegible] می باشد ۱۲

قوله لیکن [illegible] یعنی اگرچه [illegible] گفتگوی [illegible] باشد لیکن [illegible] آب و تاب باشد [illegible] ۱۲

قوله گرچه تقلیدست یعنی اگرچه تقلید [illegible] اعتبار [illegible] وقت امتحان [illegible] ۱۲

قوله تا حدیثت را شود نورش روی ۱۲۶ بفتح اول و کسرهٔ ثانی در اصطلاح عروضیان حرف آخر قافیه را گویند و چون این حرف لازم و ملزوم آن لفظست لهذا فرموده اند که حدیث ترا نور معرفت لازم خواهد بود اگر از راه صدق و صفا در تحصیل معرفت سعی بلیغ خواهی کرد ۱۲

من الهوی فان الجنة هی المأوی ۱۲

۵۱ قوله باد در مردم یعنی هوای نفس و آرزوهای [illegible] مال و جاه و طبیعت انسان باعث [illegible] و گمراهی اوست چون [illegible] رحمت و دولت [illegible] گردید [illegible]

باب چهل و هشتم در مکالمه

خوش بود پیغامهای کردگار / کو ز سر تا پای باشد استوار
باد در مردم ۵۱ هوا و آرزوست / چون هوا بگذاشتی پیغام هوست
چون تو در قرآن حق بگریختی / با روان انبیا آمیختی
گر بخوانی و نهٔ قرآن پذیر / انبیا و اولیا را دیده گیر
ور پذیرائی و بر خوانی قصص / مرغ جانت تنگ آید در قفص
گرچه ۵۲ قرآن از لب پیغمبر است / هر که گوید حق نگفت او کافر است
۵۳ معنی قرآن ز قرآن پرس و بس / وز کسی کاتش زدست اندر هوس
۵۴ پیش قرآن گشته قربانی و پست / تا که عین روح او قرآن شدست
روغنی کو شد فدای گل بگل / خواه روغن بوی کن خواهی تو گل
یای مجهول ۱۲
منطقی کز وحی نبود از هواست / همچو خاکی در هوا و در هباست
ای کلام ۱۲
گر نماید خواجه را این دم غلط / ز اول والنجم بر خوان چند خط
پس بدان کآب مبارک ز آسمان / وحی دلها باشد و صدق و بیان
آب نیلست این حدیث جانفزا / یا ربش در چشم قبطی خون نما

قوم فرعون که [illegible]

قرآن و دلهای انبیا + و ایمان بیگانگی [illegible] +

باب چهل و نهم در مدح نطق و گویائی

آدمی مخفیست در زیر زبان / این زبان پرده است بر درگاه جان
۵۵ زین قبل فرمود احمد در مقال / در زبان پنهان بود حسن رجال

۵۲ قوله گرچه قرآن این کلام حضرت مولوی باعتبار آنست که نزول حضرت جبریل علیه السلام و وحی از چشم مردم پنهان بود و کسی نمی دید ۱۲

۵۳ قوله معنی قرآن یعنی اگر ترا ایزد تعالی ادراک کامل عنایت فرموده است پس فهم در قرآنست ترا خود معلوم خواهد شد ورنه از کسی که طالب هوس است بپرس گمراه [illegible]

۱۲۸

۵۴ قوله پیش قرآن یعنی [illegible] قرآن [illegible] کلام [illegible] قرآن [illegible] ۱۲

۵۵ قوله زین قبل یعنی [illegible] بقول حضرت علی [illegible] و حدیث [illegible] رسول الله صلی الله علیه و سلم [illegible] حقیقت [illegible] ۱۲ [illegible]

۵۱ آن دم نطقت که جزو جزوهاست — فائده شد کل وکل خالی چراست
گفت را گر فائده نبود مگو — ور بود هِل اعتراضی شکر گو
این سخن شیرست در پستان جان — بی کشنده خوش نمی گردد روان
بلکه
۵۲ جذب سمعت از کسی کو خوش لبیست — گرمی و وجد معلم از صبیست
مستمع چون تشنه و جوینده شد — واعظ ار مرده بود گوینده شد
مستمع چون تازه آید بی ملال — صد زبان گردد بگفتن گنگ و لال
چونکه نامحرم درآید از درم — پرده در پنهان شوند اهل حرم
ور درآید محرمی دور از گزند — برگشایند آن ستیران روی بند
هر چه را خوب و خوش و زیبا کنند — از برای دیدهٔ بینا کنند (پرده نشینان ۱۲)
قائل این گفتها شو گوش وار — تا که از زر سازمت من گوشوار
هان و هان هش دار بر ناری دمی — اولا بر جه طلب کن محرمی
چون ز راز و ناز او گوید زبان — یا جمیل الستر خواند آسمان (امر از جستن ۱۲)
۵۳ سرّ چه ورشیم و پنبه آذرست — تا همی پوشیش او پیداترست
چون بکوشم تا سرش پنهان کنم — سر برآرد چون علم کاینک منم
۵۴ رغم انفم گیردم او هر دو گوش — کای مدمّغ چونش می پوشی بپوش
جوش نطق از دل نشان دوستیست — بستگی نطق از بی الفتیست
دل که دلبر دید کی ماند ترش — بلبلی گل دید کی ماند خمش

درس

۵۱ قوله آن دم نطقت یعنی [illegible] جزو جزوست از اجزاء و کلام انسان جز وے باشد [illegible]

۱۲۹

۵۲ قوله جذب سمع یعنی قوت گویائی و وسعت کلام متکلم از جوش و خروش متکلم و خوش مذاقی مستمع می باشد ۱۲

۵۳ یعنی مثل سرچه است که گویا در پنبه آتش نهاده شود ۱۲

۵۴ رغم الانف یعنی بینی را در خاک آلودن و حاصل آن ذلیل و خوار نمودن باشد ۱۲

بیگمان که هر زبان پرده دلست	چون بجنبد پرده سرها واصلست
گر بیانِ نطقِ کاذب نیز هست	لیک بو از صدق و کذبش مخبرست
آن نسیمی که بیاید از چمن	همچنانکه بوی احمد از یمن
بوی صدق و بوی کذبِ گول گیر	هست پیدا در نفس چون مشک و سیر
بانگ حیزان و شجاعانِ دلیر	هست پیدا چون فنِ روباه و شیر
گر نداری یار را از ده دله	از مشامِ فاسدِ خود کن گله
گر ندانی بو دجانِ روشناس	رو دماغی دست آور بو شناس
آن دماغی که بران گلشن تند	چشمِ یعقوبان هم او روشن کند
این سخنهائی که از عقلِ کلست	بوی آن گلزار و سرو و سنبلست
بوی گل دیدی که آنجا گل نبود	جوشِ مل دیدی که آنجا مل نبود
بو قلاوزست و رهبر مر ترا	می برد تا خلد و کوثر مر ترا
بینی آن باشد که او بوئی برد	بوی او را جانب کوئی برد
هر که بویش نیست بی بینی بود	بوی آن بویست کان دینی بود
بود وای چشم باشد نور ساز	شد ز بوئی دیده یعقوب باز
بوی بد مر دیده را تاری کند	بوی یوسف دیده را یاری کند
گفت یوسف ابن یعقوب نبی	بهر بو اَلْقُوا عَلٰی وَجْهِ اَبِی
بهر این بو گفت احمد در عظات	دائما قرة عینی فی الصلوة

۵۱ قوله آن نسیمی اشاره است
بحدیث شریف که فرموده اند
که من هر آینه می یابم نفس رحمان
را از جانب یمن بعضی ازان نفس
مراد داشته اند و بعضی خواجه اویس
قرنی ۱۲

۵۲ قوله بینی آن باشد یعنی انسان
باید که آن راه اختیار کند که او را
بمنزل مقصود رساند ۱۲

۵۳ قوله بود وای چشم
اشاره است به بوی پیراهن
یوسف علیه السلام ۱۲

۵۴ قوله بهر این بو ۱۳۰
اشاره است بحدیث شریف یعنی حُبِّبَ
اِلَیَّ من دنیاکم ثلاث الطیب والنساء
وقرة عینی فی الصلوة ۱۲

[illegible]

چنگِ حکمت چونکه خوش آواز شد
تا چه در از روضِ جنت باز شد
دل بیار آمد ز گفتارِ صواب
آنچنانکه تشنه آرامد بآب

باب پنجاهم در آفتِ لسان

بعد ازان دستوری گفتار نیست
بعد ازین با گفتگویم کار نیست
نکته کان جست ناگه از زبان
همچو تیری دان که جست آن از کمان
وانگردد از ره آن تیر ای پسر
بند باید کرد سیلی را ز سر
عالمی را یک سخن ویران کند
روبهانِ خفته را شیران کند
این زبان هم سنگ وهم آهن وشست
وانچه بجهد از زبان چون آتش است
ای زبان تو بس زیانی مر مرا
چون توئی گویا چه گویم من ترا
ای زبان هم آتش وهم خرمنی
چند این آتش تو در خرمن زنی
در نهان جان از تو افغان میکند
گرچه هر چه گوئیش آن میکند
ای زبان هم گنج بی پایان توئی
ای زبان هم رنج بیدرمان توئی
بانگ گفتِ تو چو در وا میشود
از سقر تا خود چه در وا میشود
غافلند این قوم از خود سر بسر
لاجرم گویند عیبِ همدگر
هر کسی کو عیبِ خود دیدی ز پیش
کی بدی فارغ وی از اصلاحِ خویش
ور خدا خواهد که پوشد عیبِ کس
کم زند در عیبِ معیوبان نفس
چون خدا خواهد که پرده کس درد
میلش اندر طعنهٔ پاکان برد

یعنی رخصت

سقر [illegible] یعنی

قوله در نهان یعنی ای زبان
جان از تو افغان وناله میکند

ع
زبان سرخ سر سبز میدهد برباد ۱۲

له

تا تو می بینی عزیزان البشر / دانکه میراث بلیس ست آن نظر

گر نه فرزند بلیسی ای عنید / پس بتو میراث آن سگ چون رسید

هر کرا افعال دیو و دد بود / باکریانش گمان بد بود

پیش بینا برده سرگین خشک / که بجز این را بجای نافه مشک

بعر را ای گنده مغز گنده مخ / پیش بینی می بری گوئی که اخ

اخ اخی بر داشتی ای گیج کاج / تا که کالائی بدست یابد رواج

تا فریبی آن مشام پاک را / آن چرنده گلشن افلاک را

پیش بینا شد خموشی نفع تو / بهر این آمد خطاب انصتوا

حلم او خود را اگرچه گول ساخت / خویشتن را اندکی باید شناخت

دیگ را گر باز ماند امشب دهن / گربه را هم شرم باید داشتن

خویشتن گر خفته کرد آن خوب فر / سخت بیدارست دستارش ببر

صد هزاران حلم دارند این گروه / هر یکی حلمی ازانها صد چو کوه

از ایشان

گفت تو زان رو که عکس دیگریست / جمله احوالت بجز هم عکس نیست

حرف حکمت بر زبان ناحکیم / حلهای عاریت دان ای سلیم

گفتگوی ظاهر آمد چون غبار / مدتی خاموش کن تو هوشدار

تا بکی عکس خیال لامعه / جهد کن تا گردی صاحب واقعه

تا که گفتارت زحال تو بود / سیر تو با پر و بال تو بود

ای نادان احمق ۱۲

بالضم بمعنی سرگین گوسفند و شتر ۱۲

ای نادان و احمق ۱۲

له قوله تا تو می بینی یعنی بنظر حقارت دیدن و خوار داشتن [illegible] عیب یافتن مردم عادت شیطانست پس اگر ذات تو این عادت دارد تو از پیروان و تابعین شیطان بوده ورنه این میراث شیطانی بتو چگونه رسیدی ۱۲

له قوله حلم او یعنی اگر [illegible] با اعتبار [illegible] خود را احمق و نادان [illegible] ۱۳۲۹ [illegible] معامله داری [illegible] ۱۲

له قوله گفت تو یعنی جمله حال تو [illegible] حقیقت [illegible] ۱۲

صید گیرد تیر هم با پر غیر   لاجرم بی بهره است از لحم طیر
از سخن گویی مجویید ارتفاع   منتظر را به ز گفتن استماع
منصب تعلیم نوع شهوتست   هر خیال شهوتی در ره بتست
گر بفضلش ره ببردی هر فضول   کی فرستادی خدا چندین رسول
این سخن در سینه دخل مغزهاست   در خموشی مغز جان را صد نماست
چون بیامد در زبان شد خرج مغز   خرج کم کن تا بماند مغز نغز
مرد کم گوینده را فکریست زفت   قشر گفتن چون فزون شد مغز رفت
جوز را در پوستها آوازهاست   مغز و روغن را خود آوازی کجاست
چند گاهی بی لب و بی گوش شو   وانگهان چون لب حریف نوش شو
چند گفتی نظم و نثر و راز فاش   خواجه یک روز امتحان کن گنگ باش
ترک معشوقی کن و کن عاشقی   ای گمان برده که خوب و فایقی
ای که در معنی ز شب خامشتری   گفت خود را چند جویی مشتری
سر بجنبانند پیشت بهر تو   رفت در سودای ایشان دهر تو
هست تعلیم خسان ای چشم شوخ   همچو نقش گرد کردن بر کلوخ
خویش را تعلیم کن عشق و نظر   کان بود چون نقش فی جرم الحجر
تا کنی مر غیر را حبر و سنی   خویش را خالی و بد خو میکنی
متصل چون شد دلت با آن عدن   هین بگو مهراس از خالی شدن

مردش

[illegible]

۱۳۳ قوله سر بجنبانند یعنی پند و نصیحت ناکسان محض بیفایده باشد زیراکه ایشان برای خوشدلی تو سر خواهند جنبانید یعنی از زبان تعریف خواهند کرد و در دل ایشان هیچ اثری پیدا نخواهد بود پس اوقات تو مفت ضایع شود ۱۲

بالکسر آله درو کردن غله و نیز مهراس را گویند ۱۲

امر قل زین آمدش ای راستین — کم نخواهد شد بگو دریاست این
انصتوا یعنی که آیت را بلاغ — هین تلف کم کن که لب خشکست باغ
خامشی بحرست و گفتن همچو جو — بحر میجوید ترا جو را مجو
از اشارتهای دریا سر متاب — ختم کن واللّه اعلم بالصواب

[illegible]

باب پنجاه و یکم در مذمت دنیا و اهل آن

ترک دنیا هر که کرد از زهد خویش — بیش آمد پیش او دنیا و بیش
هر که از دیدار برخوردار شد — این جهان در پیش او مردار شد
این جهان خود حبس جانهای شماست — هین روید آنسو که صحرای شماست
تو مکانی اصل تو در لامکان — این دکان بربند و بگشا آن دکان
معدن گرمیست اندر لامکان — هفت دوزخ از شرارش یک دخان
گر به بینی میل خود سوی زمین — نوحه میکن هیچ منشین اینچنین
گر به بینی میل خود سوی سما — پر دولت بر گشا همچون هما
عاقلان خود نوحه ها پیشین کنند — جاهلان آخر بسر بر میزنند
ز ابتدای کار آخر را ببین — تا نباشی تو پشیمان یوم دین
هر چه از وی شاد گردی در جهان — از فراق آن بیندیش آن زمان
زانچه گشتی شاد بس کس شاد شد — آخر از وی جست و همچون باد شد
از تو هم بجهد تو دل بروی منه — پیش از آن کو بجهد تو خود از وی بجه

قوله انصتوا یعنی خاموش شوید و کلمات پند و وعظ از راه بیهودگی بناکسان گفتن ضایع مکنید که آنها لیاقت پند شنفتن ندارند ۱۲

قوله ترک دنیا موافق حدیث شریف است که هر که دنیا را ترک می نماید دنیا کنیزوار پیش او می آید که او را قبول کند ۱۲

قوله عاقلان یعنی دانشمندان پیش از اول کار ملاحظه نموده تامل می نمایند و جاهلان بعد از خرابی بسیار در آخر کار نوحه و زاری می کنند ۱۲

۱۳۴

قوله هرچه از وی یعنی انسان را باید که بر هر چیزی که بسبب دل بستگی او آخر حسرت اندوه رسد آن اندیشه نماید تا از آن تعلق در نخست یابد که بعد از مفارقت بحسرت مبتلا نگردد ۱۲

گفت دنیا لعب و لهوست و شما ‌‌ کودکید و راست فرماید خدا

ای شما در قرآن ۱۲

خلق اطفالند جز مست خدا ‌‌ نیست بالغ جز رهیده از هوا

از لعب بیرون نرفتی کودکی ‌‌ بی ذکات روح کی باشی ذکی

پاکیزگی ۱۲ ‌‌ پاکی

چشم کودک همچو خر در آخرست ‌‌ چشم عاقل در حساب آخرست

هر که آخربین‌تر او مسعودتر ‌‌ هر که آخربین‌تر او بیهوده‌تر

ای پیش بین ای بیننده ۱۲

فضل مردان بر زن ای حالی پرست ‌‌ زان بود که مرد پایان‌بین‌ترست

مرد کاندر عاقبت بینی خمست ‌‌ او ز اهل عاقبت چون زن کمست

بنگر آنها را که آخر دیده‌اند ‌‌ حسرت جانها و رشک دیده‌اند

با دو دیده اول و آخر ببین ‌‌ هین مباش اعور چو ابلیس لعین

اعور آن باشد که حالی دید و بس ‌‌ چون بهایم بیخبر از باز پس

احوال ۱۲

ای تو بنده اینجهان محبوس جان ‌‌ چند گوئی خویش را خواجه جهان

باز گو نه ای اسیر اینجهان ‌‌ نام خود کردی امیر اینجهان

هستی

تخته بند ست آنکه تختش خوانده ‌‌ صدر پنداری و بر در مانده

ای دولت خود ۱۲

پادشاهی نیستت بر ریش خود ‌‌ پادشاهی چون کنی بر نیک و بد

بی مراد تو شود ریشت سپید ‌‌ شرم دار از ریش خود ای کژ امید

ملک بر هم زن تو ادهم وار زود ‌‌ تا بیابی همچو او ملک خلود

خیز بلقیسا بیا و ملک بین ‌‌ بر لب دریای یزدان در بچین

نام زوجهٔ حضرت سلیمان علیه السلام ۱۲

[illegible]

بالغ ست ۱۲

۱۳۵

شرم کن ای نا امید از اعمال خود که ریش تو سپید گردد و از مطلوب خود جدا مانی ۱۲

ارواح اولیای کرام ۱۲

خواهرانت ساکن ملک سنی
تو بمرداری چه سلطانی کنی

یعنی دنیای دون ۱۲

خواهرانت یافته ملک خلود
تو گرفته مملکت کور و کبود

ملک را بگذار بلقیس از نخست
چون مرا یابی همه ملک آن تست

ملک را تو ملک غرب و شرق گیر
چون نمی ماند تو آنرا برق گیر

ای خنک آنرا کزین ملکت بجست
که اجل این ملک را ویران گرست

مقوله مولانا بلا تردد ۱۲

مملکت کرمی نماند جاودان
ای دولت خفته تو آنرا خواب دان

هیچ دیگر بر چنین هیچی منه
نام دولت بر چنین هیچی منه

مرد باش و سخرهٔ مردان مشو
رو سر خود گیر و سرگردان مشو

تابع ۱۲

سله ساحران مهتاب بنمایند زود
پیش بازرگان و زر گیرند سود

سیم بربایند زین گون هیچ هیچ
سیم از کف رفت و آن کرباس هیچ

جاهلان ۱۲

این جهان جادوست ما آن تاجریم
که از و مهتاب پیموده خریم

گر کند کرباس پانصد گز شتاب
ساحرانه او ز نور ماهتاب

تا ستد او سیم عمرت ای رهی
سیم شد کرباس نی کیسه تهی

کیسه رفت ۱۲

سله۲ نیست وش باشد خیال اندروان
تو جهانی بر خیالی بین روان

بر خیال صلحشان و جنگشان
وز خیال فخرشان و ننگشان

آن خیالاتی که دام اولیاست
عکس مه‌رویان بستان خداست

انبیا را کار عقبی اختیار
جاهلان را کار دنیا اختیار

یعنی تحقیر و تشنیع

بمنه ۱۲

[illegible] از غرب و شرق [illegible]

یعنی [illegible] جاهلان ۱۲

سله قوله ساحران یعنی جادوگران بقوت سحر مهتاب را کرباس پانزده بمردم می فروشند و زر حاصل میکنند پس از آنکه آن زر را گرفته راه خود پیش گرفتند آن کرباس که در حقیقت از قوت جادو از شعاع مهتاب بود معدوم شد و بدست مشتری [illegible] هیچ نماند همچنین حال دنیاست که طالب دنیا عمر خود را تلف میکند و در کف او جز باد هیچ نمی ماند ۱۲

سله۲ قوله نیست وش یعنی که در خیالات افتاد وجود او کالعدم [illegible] خیالات [illegible] ۱۲

زانکه هر مرغی بسوی جنس خویش
می پرد او در پس جان پیش پیش

کافران چون جنس سجین آمدند
سجن دنیا را خوش آئین آمدند
زندان ۱۲

انبیا چون جنس علیین آمدند
سوی علیین بجان و دل شدند

بدمحالی جست کو دنیا بجست
نیک حالی جست کو عقبی بجست

فکرها در کسب دنیا بارِ دست
مکرها در ترکِ دنیا وارِ دست

چیست دنیا از خدا غافل بدن
نی قماش و نقره و فرزند و زن

مال و زر سر را بود همچون کلاه
کل بود او کز کله سازد پناه
بالفتح آنکه موی بر سر ندارد ۱۲

آنکه زلف و جعد رعنا باشدش
چون کلاهش رفت خوشتر آیدش

زر به از جانست پیش ابلهان
زر نثار جان بود پیش شهان

مال را گر بهر دین باشی حمول
نعم مالٌ صالحٌ خواندش رسول
بردارنده ۱۲

هین بملک نوبتی شادی مکن
ای تو بسته نوبت آزادی مکن

این جهان زندان و ما زندانیان
حفره کن زندان و خود را وا رهان
سوراخ ۱۲

مرغ کاب شور باشد مسکنش
او چه داند جای آب روشنش

مرغ کو اندر قفس زندانیست
می نجوید رستن از نادانیست

ایکه اندر چشمه شورست جات
تو چه دانی شطِ جیحون و فرات

ای تو نارسته ازین فانی رباط
تو چه دانی صحو و سکر و انبساط

ای که صبرت نیست از دنیای دون
چونت صبرست از خدا ای دوست چون

ایکه صبرت نیست از دنیای دون + صبر چون داری ز نعم الماهدون

ه نام مقامیست نزدیک عرش که درینجا مقام ارواح مومنانست کذا فی الکشف ۱۲

عه قوله بملک نوبتی که نوبت خود بر کسی میدهد ۱۲

عه قوله مرغ کاب شور مرغی که همیشه در آب شور مسکن داشته باشد او را از آب شیرین چه آگاهی باشد همچنین ست حال انسان که اگر همیشه در کجروی و گمراهی مصروف بوده باشد او از کیفیت راه راست چه خبر دارد ۱۲

ب ۱۵ در بند دنیا ست ۱۳۷

ای که صبرت نیست از ناز و نعیم   صبر چون داری ز الله کریم
ای که صبرت نیست از پاک و پلید   صبر چون (چگونه ۱۲) داری ازان کت آفرید
چونکه صبرت نیست از آب سیاه   چون صبوری داری از چشمه آله
اطلس عمرت بمقراض شهور   پاره پاره کرد خیاط غرور (ای غفلت ۱۲)
مال و تن برفند و ریزان و فنا   حق خریدارش که الله اشتری
برفها زان از ثمن اولیستت   که همی در شک یقینی نیستت
مال دنیا دام مرغان ضعیف   ملک عقبی دام مرغان شریف
سوی دریا عزم کن زین آبگیر   بحر جوئی و ترک این گرداب گیر

حکایت

استن حنانه از هجر رسول   ناله می کردی چو ارباب عقول
گفت پیغمبر (ص) چه خواهی ای ستون (نام ستون که در کعبه بود ۱۲)   گفت جانم در فراقت گشت خون
مسندت من بودم از من تاختی   بر سر منبر تو مسند ساختی
گفت خواهی که ترا نخلی کنند   شرقی و غربی ز تو میوه چشند
یا در آن عالم حقت سروی کند   که تر و تازه بمانی تا ابد
گفت آن خواهم که دایم شد بقاش   بشنو ای غافل کم از چوبی مباش

باب پنجاه و دوم در مذمت خلق

کار ما از خلق شد بر ما دراز   داد ازین مشتی گدای بی نیاز

اشاره است بکریمه ان الله اشتری الآیة و تفریع آن بالا گذشت ۱۲

۱۳۸ یعنی از تعلقات

دنیا بر پا کارها مشکل شد سبب فرمایید است از دست اینکه گدایان خدا ۱۲

تا نمیرم از خود و از خلق پاک   برنیاید جان ما از خلق پاک
چون یفر المرء آمد من اخیه   یهرب المولود یوما من ابیه
زان شود هر دوست آن ساعت عدو   که بت تو بود از ره مانع او
این دم ار یارانت با تو ضد شوند   وز تو برگردند و بر خصمی روند

هین بگو نک روز من پیروز شد   آنچه فردا خواست شد امروز شد
یار تو چون دشمنی پیدا کند   حقد را و رشک را سر وا کند
تو از آن افعال او افغان مکن   خویشتن را ابله و نادان مکن
بلکه شکر حق کن و نان بخش کن   که نگشتی در جوال او کهن
از جوالش زود بیرون آمدی   تا بجوئی یار صدق سرمدی
رستی از قلاب و سالوس و دغل   غیر او دیدی عیان پیش از اجل
این جفای خلق با تو در جهان   گر بدانی گنج زر آمد نهان
در شب بد رنگ بس نیکی بود   آب حیوان جنت تاریکی بود
خلق را با تو چنین بدخو کنند   تا ترا ناچار رو آن سو کنند
این یقین میدان در آخر جمله شان   خصم گردند و عدو و سرکشان
تا بمانی با فغان اندر لحد   لا تذرنی را فرد خوان از احد
نازنین یاری که بعد از مرگ تو   رشتهٔ یاری او گردد سر تو
مهر ابله مهر خرس آمد یقین   کین او مهرست و مهر اوست کین

اعراض

قوله چون یفر المرء [illegible] اشاره است بکریمه یوم یفر المرء من اخیه [illegible] یعنی روز قیامت [illegible] ۱۲

قوله زان شود [illegible] ۱۲

قوله [illegible] ۱۲

[illegible] ایزدی بجا آر که از دوست دشمن رهائی یافتی و چون ادا گذاشتی باید که طلب دوست صادق نمائی که بدو و بر منزل مقصود فائز شوی ۱۲

قوله لا تذرنی یعنی هرگاه در گور تاریک خود تنها بمانی آن وقت از ذات باری تعالی مددی طلب کن و این آیه را بخوان رب لا تذرنی فردا یعنی ای رب مرا تنها مگذار که از درد تنهائی بنجات یابی ۱۲

قوله نازنین یاره [illegible] که بعد از [illegible] بهشت [illegible] ذات پاک پروردگار ۱۲

عهدِ او سستست و ویران و ضعیف   گفتِ او زفت و وفای او نحیف

گر خورد سوگند هم باور مکن   بشکند سوگند مردِ کژسخن (زشت ۱۲)

چونکه بی سوگند گفتش بُد دروغ   تو میفت از مکر و سوگندش بدوغ

نفسِ او میرست و عقلِ او اسیر   صد هزاران مصحفش خود خورده گیر (خوانده ن)

می بلرزد عرش از مدحِ شقی ف۱   بدگمان گردد ز مدحش متقی

نار زان آمد عذابِ کافران   که حجر را نار باشد امتحان

این دلِ چون سنگ را تا چند چند   نرم گفتیم و نمی پذرفت پند

نی ترا از روی ظاهر طاعتی   نی ترا در سِرّ و باطن نیّتی

نی ترا شبها مناجات و قیام   نی ترا در روز پرهیز و صیام

نی ترا حفظِ زبان ز آزارِ کس   نی نظر کردن بعبرت پیش و پس

نی ترا بر ظلم توبه پر خروش   ای دغا گندم نمائی جو فروش

چون ترازوی تو کژ بود و دغا ف۲   راست چون جوئی ترازوی جزا

خویش را رنجور سازی زار زار   گر ترا بیرون کنند از اشتهار

کاشتهارِ خلق بندِ محکمست   در رهِ این از بندِ آهن کی کمست

کرد حق ناموس را صد من حدید ف۳   ای بسا بسته به بندِ ناپدید (جهت ۱۲)

ای بسا کفار را سودای دین   بندِشان ناموس و کبر و آن و این (وکبر ن)

بندِ پنهان لیک از آهن بتر   بندِ آهن را کند پاره تبر

ف۱ در حدیث شریف آمده است که هرگاه مدح شقی می نماید ایزد تعالی بر و غضب فرماید و عرش بلرزد اعاذنا الله من ذلک ۱۲

ف۲ قوله چون ترازوی تو خطاب بسوی دست یعنی هرگاه حال تو چنان باشد که در ابیات سابق مذکور شد پس امید رستگاری چگونه میداری ۱۲

ف۳ در حدیث شریف [illegible] بهم آمده است [illegible] ننگ و ناموس دنیا [illegible] است باز میدارد انسان را از دین و راه راست چنانکه اکثر کفار قریش با وجود آنکه حقیت نبوت آنحضرت صلی الله علیه وسلم بر آنها عالی شده بود بسبب ننگ و عار دنیوی اسلام قبول نکردند و داخل دوزخ شدند ۱۲

بندِ آهن را توان کردن جدا	بندِ غیبی را نداند کس دوا
ای عجب این بندِ پنهان وگران	عاجز از تکسیرِ آن آهنگران

علاج ۱۲ — شکستن ۱۲

حکایت

آن یکی میگفت در وقتِ شعیب	که خدا از من بسی دیدست عیب
چند دید از من گناه و جرمها	وز کرم یزدان نمیگیرد مرا
حق تعالی گفت در گوشِ شعیب	در جوابِ او فصیح از راهِ غیب
که بگفتی چند کردم من گناه	وز کرم نگرفت در جرمم اله
عکس میگوئی و مقلوب ای سفیه	ای رها کرده ره و بگرفته تیه
چند چندت گیرم و تو بیخبر	در سلاسل ماندهٔ پا تا بسر
رنگِ تو بر توت ای دیگِ سیاه	کرد سیمای درونت را تباه
بر دلت زنگار بر زنگارها	جمع شد تا کور شد ز اسرارها
چون شعیب آن نکتها با او بگفت	زان دمِ جان در دلِ او گل شگفت
جانِ او بشنید وحی آسمان	گفت گر بگرفت ما را کو نشان
گفت یا رب دفعِ من میگوید او	وان گرفتن را نشان میجوید او
گفت ستارم نگویم رازهاش	جز یکی رمز از برای ابتلاش
یک نشانش آنکه بگرفتم ورا	آنکه طاعت دارد و صوم و دعا
از زکات و از نماز و غیرِ آن	لیک یک ذره ندارد ذوقِ جان

علیه السلام ۱۲ — علیه السلام ۱۲ — احمق ۱۲ — صفت سفیه است ۱۲ — ته بته ۱۲ — تاے خطاب ۱۲ — علیه السلام ۱۲ — پیغامبر خدا ۱۲ — نشان گرفتن ۱۲ — امتحان ۱۲ — ای پروردگار من — شعیب گفت — الله

تو میگفتی ۱۲ [illegible] خدای تعالی فرمود که من بسیار
عیوب بندگان خود را مستور میکنم
[illegible] اورا [illegible]
[illegible]
۱۴۱
ام و علامت آن این است
که آنچه در اشعار آینده بیان
شد ۱۲

میکند طاعات و افعال سنی   لیک یک ذره ندارد چاشنی
مثلا روغن ۱۲
طاعتش نغز است و معنی نغز نی   جوزها بسیار و وی مغز نی
ذوق باید تا دهد طاعات بر   مغز باید تا دهد دانه شجر
ثمر
دانهٔ بی مغز کی گردد نهال   صورت بیجان نباشد جز خیال
چون شعیب این نکتها بر وی بخواند   از تفکر همچو خر در گل بماند

باب پنجاه و سوم در مذمت اهل نفاق

آن منافق با موافق در نماز   از پی استیزه آید نی نیاز
در
یعنی جنگ کردن ۱۲
در نماز و روزه و حج و زکات   با منافق مومنان در برد و مات
غلبه ۱۲
مومنان را برد باشد عاقبت   بر منافق مات اندر آخرت
نرد
عاجزی ۱۲
چند صورت آخر ای صورت پرست   زانکه معنی در بر صورت پرست
مقابله ۱۲
گر بصورت آدمی انسان بدی   احمد و بوجهل پس یکسان بدی
یعنی خیالها ۱۲
بت پرستی چون بمانی در صور   صورتش بگذار و در معنی نگر
جمع صورت ۱۲
گر ز صورت بگذری ای دوستان   جنتست و گلستان در گلستان
چونکه آبش هست جو خود آن بود   آدمی آنست کو را جان بود
نهر ۱۲
این نه مردانند اینها صورتند   مردهٔ نان اند و کشتهٔ شهوتند
زین قدحهای صور کم باش مست   تا نگردی بت تراش و بت پرست
نان گلست و گوشت کمتر خور از این   تا نمانی همچو گل اندر زمین

۵۱ یعنی همه عبادات او تا بعیت است که او نه دل نمی کند و لطف عبادات او را حاصل نیست ۱۲

۵۲ قوله طاعتش سے یعنی بظاهر عبادات او از اعمال حسنه است مگر چون با اخلاص نیست نتیجه آن که عبادت از رضای ایزدی باشد از آن هیچ نیست ۱۲

باب پنجاه و سوم ۱۴۲

۵۳ قوله آن منافق یعنی منافق که با مومن در نماز برابر می باشد این برابری او از ستیزه [illegible] است نه بطریق اخلاص و عبادت ۱۲

۵۴ قوله با منافق برد و مات [illegible] در شطرنج [illegible] باشد که از آن [illegible] ۱۲

چون گرسنه میشوی سگ میشوی   تند و بدپیوند و بدرگ می شوی
چون شدی تو سیر مرداری شدے   بیخبر افتاده دیواری شدی
پس دمی مردار و دیگر دم سگی   چون کنی در راهِ شیران خوش تگی
گوش خر بفروش و دیگر گوش خر   کین سخن را در نیابد گوش خر
لافِ شیخی در جهان انداخته   خویشتن را بایزیدے ساخته
هم ز خود سالک شده واصل شده   محفلے واکرده در دعوے کده

اے در گمان خود ۱۲

از خدا بوی نه او را نے اثر   دعویش افزون ز شیث و بوالبشر
دیو ننموده ورا هم نقشِ خویش   او همی گوید ز ابدالیم بیش
حرفِ درویشان بدزدیده بسے   تا گمان آید که هست او خود کسے
این جهان پر آفتاب و نور ماه   او بهشته سر فرو برده بچاه
جمله عالم شرق و غرب آن نور یافت   تا تو در چاهی نخواهد بر تو تافت

یعنے بجاه خودی ۱۲

خرده گیرد در سخن بر بایزید   ننگ دارد از وجود او یزید
بی نوا از نانِ خوان آسمان   پیش او ننداخت حق یک استخوان

ای محروم از نعمت سرمدی ۱۲

در گوی کو در چهی ای قلتبان   دست دارا از سبالِ دیگران

اے کوتاه کن ۱۲

سوی من منگر بخواری سست سست   تا نگویم آنچه در رگهای تست

آفرین ۱۲

چند دزدی حرفِ مردانِ خدا   تا فروشی و ستانی مرحبا
طالبِ حیرانیِ خلقان شدیم   دستِ طمع اندر الوهیت زدیم

۵۰ منسوب بحضرت بایزید بسطامی قدس سره کرده ولی سالک بود و نبد ۱۲

۵۱ قوله و نقش ننموده یعنی حال آنکه او را شیطان هم صورت خویشی ننماید با اینهمه دعوی خدا شناسی میکند ۱۲

۵۳ یعنے فیض قلیل هم باو حاصل نشد ۱۲

۵۴ کنایه از دشنام که در هند بهڑوا گویند و دیوث و بی حمیت و بی غیرت ۱۲ رفیعی

تا به افسون مالکِ دلها شویم　　این نمی بینیم ما کاندر گویم
آن محک که او نهان دارد صفت　　نی محک باشد نه نورِ معرفت
آئنه که عیبِ رو دارد نهان　　از برای خاطرِ هر قلتبان
آئنه نبود منافق باشد او　　اینچنین آئینه تا بتوان مجو
گر هزاران طالبند و یک ملول　　از رسالت باز میماند رسول
صد کس از گرگین همه گرگین شوند　　خاصه این گرِ خبیثِ ناپسند
یک کسی نامستمع از رویِ رد　　صد کسِ گوینده را خامش کند
پند گفتن با جهولِ خوابناک　　تخم افگندن بود در شوره خاک
چاکِ حمق و جهل نپذیرد رفو　　تخمِ حکمت کم دهش ای پندگو
گرچه ناصح را بود صد داعیه　　پند را اُذنی بباید واعیه
تو بصد تلطیف پندش میدهی　　او ز پندت می کند پهلوتهی
ز انبیا ناصح تر و خوش لهجه تر　　که گهی بگرفت دمشان در حجر
زانکه کوه و سنگ در کار آمدند　　می نشد بدبخت را بگشاده بند
آنچنان دلها که بدشان ما و من　　نعت شان شد بل اشدّ قسوةً
گر تو پیغامِ زنی آری و زر　　پیشِ تو بنهند جمله سیم و سر
کای فلان جا شاهدی میخواندت　　عاشق آمد بر تو او میداندت
ور تو پیغامِ خدا آری چو شهد　　کای بیا سوی خدا ای نیک عهد

[illegible]

ف قوله صد کس از گرگین مرض منزش را گیرند درین بیماری متعدیست یعنی از یکی بدیگری میرسد همچنین حال صحبت نااهلان و غافلان ست که هر که در صحبت ایشان نشیند غافل گردد ۱۲

ف یعنی از انبیا کدام ناصح تر بود که نصیحت شان در سنگ اثر میگردد ۱۲

ف قوله زانکه یعنی کوه و سنگ را فیضی حاصل می شود مگر بدبخت را فایده نشدی ۱۲

ف قوله آنچنان [illegible] صفت شان [illegible] آمده است [illegible] بلکه از [illegible] اشتغال بلذات فانی [illegible] آثار ناصح و واعظ [illegible]

ف قوله گر تو [illegible] دنیا مستغرق شده اند در لذات [illegible] و از پیغام آلهی [illegible] باز ایشان [illegible] ۱۲

از جهانِ مرگ سوی برگ رو
چون بقا ممکن بود فانی مشو

یعنی عالم اخروی ۱۲

قصدِ خونِ تو کنند و قصدِ سر
نه از برای حمیت و دین و هنر

بلکه از چفسیدگی بر خان و مان
تلخ شان آید شنیدن این بیان

۵۰ محبت ۱۲

خرقهٔ بر ریشِ خر چفسیده سخت
چونکه خواهی برکنی ز و لخت لخت

جفته انداز د یقین آن خر ز درد
حبذا آنکس کز ینه و پرهیز کرد

جفته انداز کنایه از لگد زدن است ۱۲

خاصه پنجه ریش و هر جا خرقهٔ
بر همش چفسیده در یم غرقهٔ

چسپیده ۱۲

کنایه از ریش بسیار و سخت ۱۲

خان و مان چون خرقه و این حرص ریش
حرص هر که بیش باشد ریش بیش

خان و مانِ جغد ویرانست و بس
نشنود اوصافِ بغداد و حبش

باب پنجاه و چهارم در حرص

بدگمانی کردن و حرص آوری
کفر باشد پیشِ خوانِ مهتری ۵۲

هر که دور از رحمتِ رحمان بود
او گدا چشمست اگر سلطان بود

ای ساهیه حرص ۱۲

حرص نابیناست بیند مو بمو
عیبِ خلقان و بگوید کو بکو

عیبِ یک ذره دو چشمِ کورِ او
می نه بیند گرچه هست او عیب جو

بارها در دامِ حرص افتادهٔ
حلقِ خود را در بریدن دادهٔ

تنگ

حرصِ تو چون آتشست اندر جهان
باز کرده بهرِ خوردن صد دهان

۵۳ رسن

بگسل آن حبلی که حرصست و حسد
یاد کن فی جیدها حبل من مسد

حرص کورت کرد و محرومت کند
دیو همچو خویش مرجومت کند

ای شیطان ۱۲ مرجوم بمعنی سنگسار کردن

۵۱ قوله خرقه بر ریش تشبیه کرده [illegible] چسپیده باشد [illegible] کسی خواهد [illegible] مردمست که از منع نمودن آزرده و خشمناک می شوند ۱۲

۵۲ مراد از خوانِ مهتری احکام خدا و رسول باشد ۱۲

۵۳ قوله بگسل آن یعنی حرص و حسد را بگذار و نظر کن سوی زن ابولهب که بسبب حرص و حسد رسنی در گردنِ او افتاد و هلاک شد ۱۲

حرص کور و احمق و نادان کند / مرگ را بر احمقان آسان کند

نیست آسان مرگ بر جانِ خران / که ندارند آبِ جانِ جاودان

چون ندارد جانِ جاوید آن شقیست / جرأتِ او بر اجل از احمقیست

حرص[۵۱] در پیری جهودان را مباد / ای شقی نتوان خداش آن حرص داد

ای شقی کش خدا این حرص داد

ریخت دندانهای سگ چون پیر شد / ترکِ مردم کرد و سرگین گیر شد

این سگانِ شصت ساله را نگر / هر دمی دندانِ سگشان تیزتر

پیرِ سگ را ریخت پشم از پوستین / این سگانِ پیر اطلس پوش بین

عشقشان و حرصِشان در فرج و زر / دمبدم چون نسلِ سگ بین بیشتر

اینچنین عمری که مایه دوزخست / مر قصابانِ غضب را مسلخست

اژدهای هفت سر دوزخ بود / حرصِ تو دانه ست و دوزخ فخ بود

دام را[۵۲] بدران بسوزان دانه را / باز کن درهای نو اینخانه را

این نو خانه

آن حریصی عاقبت نادیدنست / بر دل و بر عقل خود خندیدنست

هر که را جامه ز عشقش چاک شد / او ز حرص و جمله عیبش پاک شد

حرص و شهوت مرد را احول کند / ز استقامت روح را مبدل کند

هوشیاری[۵۳] آفتاب و حرص یخ / هوشیاری آب و این عالم وسخ

مرغ کو ناخورده است آبِ زلال / اندر آبِ شور دارد پرّ و بال

در میانِ چوب گوید کرمِ چوب / مر کرا باشد چو من حلوای خوب

[۵۱] قوله حرص در پیری یعنی که در عالم پیری کافران را نیز حرص نصیب مباد چه جای مومنان مگر این امر و اختیار کسی نیست مشیت ایزدیست ۱۲

[۵۲] قوله دام را یعنی حرص مال و جاه را از دل خود دور کن و بر دل خود دروازه صبر و قناعت باز کن ۱۲

[۵۳] قوله هوشیاری یعنی [illegible] ۱۴۶۳ [illegible] چنانکه یخ از آفتاب [illegible] ۱۲

عیبی

[illegible]

کرم سرگین در میان آن حدث ‌‌ ‌ در جهان نقلی نداند جز خبث
پلیدی ‌ ناپاکی ۱۲
جز بضد ضد راهی نتوان شناخت ‌ ‌ چون ببیند زخم بشناسد نواخت
ن دهان
۵۴ لاجرم دنیا مقدم آمدست ‌ ‌ تا بدانی قدر اقلیم الست
[illegible] ۱۲
چون ازینجا وارهی آنجا روی ‌ ‌ در شکرخانهٔ ابد شاکر شوے
گوئی آنجا خاک را می بیختم ‌ ‌ زین جهان پاک می بگریختم
در جنت ۱۲
صد حکایت بشنود مدهوش حرص ‌ ‌ در نیاید نکته در گوش حرص
بند بگسل باش آزاد ای پسر ‌ ‌ چند باشی بند سیم و بند زر
گر بریزی بحر را در کوزهٔ ‌ ‌ چند گنجد قسمت یک روزهٔ
کوزهٔ چشم حریصان پر نشد ‌ ‌ تا صدف قانع نشد پر در نشد

باب پنجاه و پنجم در قناعت

۵۵ از قناعت کی تو جان افروختی ‌ ‌ از قناعتها تو نام آموختی
گفت پیغمبر قناعت چیست گنج ‌ ‌ گنج را تو وانمیدانی ز رنج
چون قناعت را پیمبر گنج گفت ‌ ‌ هر کسی را کی رسد گنج نهفت
این قناعت نیست جز گنج روان ‌ ‌ تو مزن لاف از غم و رنج روان
سیر که مفروش و هزاران جان ببین ‌ ‌ از قناعت غرق بحر انگبین
ای ترش [illegible] ۱۲ ‌ ‌ پیچیدن ۱۲
از قناعت هیچکس بیجان نشد ‌ ‌ وز حریصی هیچکس سلطان نشد
زانکه مرغی کو بترکِ دانه کرد ‌ ‌ دانه از صحرای بی تزویر خورد
مکر ۱۲

۵۴ قوله لاجرم یعنی در
دنیا ترا ابتدای این آورده‌اند
تا [illegible] را یافته و [illegible]
[illegible] است را یابی [illegible]
عالم آخرت بشناسی و بمقصود
خود برسی ۱۲

۵۵ قوله از قناعت کی یعنی
در قناعت ۱۴۷
تو فقط نام قناعت آموختی
و مفهوم قناعت را نفهمیدی
و بران عمل ننمودی ورنه دولت
صبر و قناعت ترا حاصل میشد ۱۲

چون بُریده گشت حلقِ رزق خوار — یُرزَقُونَ فَرِحِینَ شد خود خوشگوار
هم بدان قانع شد و از دام جست — هیچ دامی پرّ و بالش را نه بست
سائل آن باشد که جانِ او گداخت — قانع آن باشد که جسمِ خویش باخت
می روم سویِ قناعت دل قوی — تو چرا سوی شناعت می روی
عاقل اندر بیش و نقصان ننگرد — زانکه این هر دو چو سیلی بگذرد
خواه صاف و خواه سیلِ تیره رو — چون نمی پاید دمی از وی مگو
اندرین عالم هزاران جانور — میزید خوش عیش بی زیر و زبر
شکر میگوید خدا را فاخته — بر درخت[۵۱] و برگ شب ناساخته
حمد میگوید خدا را عندلیب — کاعتمادِ رزق بر تست ای مجیب
همچنین از پشه گیری تا بپیل — شد عیال الله و حق نعم المعیل
بس کن ای دون همّتِ کوته زبان — تا کیست باشد حیاتِ جاودان
زان نداری میوه مانند بید — کابرو بردی پیِ نانِ سفید
زردی رو بهترینِ رنگهاست — زانکه اندر انتظارِ آن لقاست
لیک سرخی بر رخی کان لامعست — بهر آن آمد که جانش قانعست
گر ندارد[۵۲] صبر زین نان جانِ حس — کیمیا را گیر و زر گردان تو مس
جامه شوئی کرد خواهی ای فلان — رو مگردان از محلّه گازران
قلتی[۵۳] کان از قناعت و ز تقاست — آن ز فقر و قلتِ دونان جداست

تهیدستی و مفلسی ۱۲

۵۱ یعنی فاخته بر درختی نشسته شکر خدای گوید و فکر قوت شب ندارد ۱۲

۵۲ قوله گر ندارد یعنی اگر بر دولت قناعت صبر کردن نمی توانی پس هادی کامل را که بمنزلهٔ کبریت است بدست آر و مس خود را زر کن یعنی ستوده افعال شو ۱۲

۵۳ قوله قلتی کان از یعنی [illegible] ۱۴۸ [illegible]
مفلسی که بسبب ناداری و دون
قناعت او ناداری عیب
[illegible]
[illegible] ۱۲

حبه این گر بیاید بر سر نهد
وان ز گنج و زر بهمت می جهد
این همه غمها که اندر سینهاست
از بخار و گرد باد و بود ماست
آن غمان بیخ کن چون داس ماست
اینچنین شد وانچنان وسواس ماست
جمع غم بر خلاف قیاس ۱۲
حاش لله طمع من از خلق نیست
از قناعت در دل من عالمیست
از طمع هرگز نخواهم من فسون
این طمع را کرده ام من سرنگون

آله درودن سرون ۱۲

باب پنجاه و ششم در طمع

صاف خواهی چشم عقل و سمع را
بر دران تو پردهای طمع را
گر ترا زو را طمع بودی بمال
راست کی گفتی ترازو وصف حال
هر کرا باشد طمع الکن بود
با طمع کی چشم دل روشن بود
پیش چشم او خیال جاه و زر
همچنان باشد که مو اندر بصر
خواجه در عیبست غرقه تا بگوش
خواجه را مالست و مالش عیب پوش
کز طمع عیبش نه بیند طامعی
گشت و طهار اطمعها جامعی
ور گدا گوید سخن چون زر کان
ره نیابد کاله او در دکان
کور از خلقان طمع دارد ز جهل
من ز تو گر تست هر دشوار سهل
اسباب ۱۲

باب پنجاه و هفتم در حسد

ور حسد گیرد ترا در ره گلو
ور حسد ابلیس را باشد غلو
کو ز آدم ننگ دارد از حسد
با سعادت جنگ دارد از حسد

۵۵ ورنه خواجه در [illegible]
[illegible] عیبهای انسان را می پوشد
مال عیبهای [illegible] میپوشد
[illegible]
۵۴ [illegible]

۱۴۹ در بهاران یعنی هرکه دیده بصیرت ندارد و بسبب جهل و نادانی از مخلوق طمع فلاح دارد و من از تو که حلال مشکلات عالم بوده طمع نجاح و فلاح دارم که هر دشواری از فضل و کرم تو آسان میگردد ۱۲

عقبهٔ زین صعبتر در راه نیست
ای خنک آنکش حسد همراه نیست

این جسد خانهٔ حسد آمد بدان
کز حسد آلوده باشد خاندان

گر جسد خانهٔ حسد آمد ولیک
آن جسد را پاک کرد الله نیک

طهرا بیتی بیانِ پاکیست
گنجِ نورست ار طلسمِ خاکیست

چون کنی بر بی حسد مکر و حسد
زان حسد دل را سیاهیها رسد

خاک شو مردانِ حق را زیرِ پا
خاک بر سر کن حسد را همچو ما

خود حسد نقصان و عیبِ دیگرست
بلکه از جمله کمینها بدترست

هر کسی کو را حسد بینی کند
خویشتن بی گوش و بی بینی کند

آن ابوجهل از محمد ننگ داشت
وز حسد خود را ببالا میفراشت

بوالحکم نامش بُد و بوجهل شد
ای بسا اهل از حسد نااهل شد

آن بلیس از ننگ و عارِ کمتری
خویشتن را افگند در صد ابتری

از حسد میخواست تا بالا بود
خود چه بالا بلکه خون پالا بود

آن شیاطین خود حسودِ کهنه اند
یک زمان از رهزنی خالی نیند

یوسفان از مکرِ اخوان در چهند
کز حسد یوسف بگرگان میدهند

از حسد بر یوسفِ مصری چه رفت
این حسد اندر کمین گرگیست زفت

لاجرم زین گرگ یعقوبِ حلیم
داشت بر یوسف همیشه خوف و بیم

گرگ ظاهر گرد یوسف خود نگشت
این حسد در فعل از گرگان گذشت

۵۱ ظاهرست که از حسد خاندانها خراب شده اند ۱۲

۵۲ قوله گر جسد یعنی حسد و حرص در طبع بشری خلقیست و نفس انسانی بران مجبولست اگر جناب باری تعالی از کرم و فضل خود نفس انسان را از عیوب حسد پاک میفرماید ۱۲

۱۵۰

۵۳ قوله طهرا بیتی اشارتست بکریمه ان طهرا بیتی للطائفین والعاکفین الآیة یعنی اگر چه جسم انسان خاکی است مسکن [illegible] نور معرفت جا دارد [illegible] طلسم [illegible] جسم انسانی او [illegible] ۱۲

هر که را باشد مزاج و طبع سست / او نخواهد هیچکس را تندرست
زانکه هر بدبختِ خرمن سوخته / می نخواهد شمعِ کس افروخته
هین کمالی دست آور تا تو هم / از کمالِ دیگران نافتی بغم
هر کرا دید او کمال از چپ و راست / از حسد قولنجش آمد درد خاست
در نعیمِ فالے مال و جسد / چون همی سوزند عامه از حسد
پادشاهان بین که لشکر می کشند / از حسد خویشانِ خود را می کشند
هان و هان ترکِ حسد کن با شهان / ورنه ابلیسے شوی اندر جهان
از خدا میخواه دفعِ این حسد / تا خدایت وارهاند زین حسد
کز حسد وز چشم بد بی هیچ شک / سیر و گردش را بگرداند فلک
پرِّ طاؤس مبین و پای بین / تا که سوء العین نگشاید کمین
که بلغزد کوه از چشمِ بدان / ۵۱ یُزلقونک از نبی برخوان بدان
۵۲ احمدا چون کوه لغزید از نظر / در میانِ راهِ بی گِل بے مطر
در عجب درماند کین لغزش ز چیست / من نه پندارم که این عالم تهیست
۵۳ تا بیامد آیت و آگاه کرد / کان ز چشمِ بد رسیدت در نبرد
۵۴ گر بُدی غیری تو در دم لا شدے / صیدِ چشم و سخرهٔ افنا شدے
کافران همجنسِ شیطان آمده / جانِ شان شاگردِ شیطانان شده
صد هزاران خوی بد آموخته / دیده های عقلِ و دل بر دوخته

مهان

ای نیفتی ۱۲

بالضم و فتح لام بیماریست ۱۲

چشم بد ۱۲

باران ۱۲

۴۹ [illegible]

۵۰ [illegible]

۵۱ با آنکه برآنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم نیز نظر بد اثر کرده بود چنانچه سورهٔ فلق بران شاهد است ۱۲

۵۳ مراد از آیت همان آیهٔ و ان یکاد الذین کفروا الآیه بوده است ۱۲

۵۴ قوله گر بدی یعنی اگر تو از خاصانِ خدا نبودی از نظر بد دشمنان فنا شدی ۱۲

کمترین خوشان بزشتی آن حسد
آن حسد که گردن ابلیس زد
زان سگان آموخته صید و حسد
که نخواهد خلق را ملک ابد
وان بنی آدم که عصیان (ای گنهگار ۱۲) گشته اند
وز حسودی نیز شیطان گشته اند

باب پنجاه و هشتم در عداوت شیطان

طفل[۵۱] جان از شیر شیطان باز کن
بعد از آنش با ملک انباز کن
تا تو تاریک و ملول و تیرهٔ
دان که با دیو لعین همشیرهٔ (شریک ۱۲)
جان بابا گویدت ابلیس هین
تا بدم بفریبدت دیو لعین
همچنین تلبیس با بابات کرد
آدمی را این سیه رخ مات کرد
در گلو ماند خس او سالها
چیست آن خس مهر جاه و مالها (ای عاجز ۱۲)
مال[۵۲] مار آمد که در وی زهرهاست
وان قبول و سجدهٔ[۵۳] خلق اژدهاست
مال خس باشد چه هست ای بی ثبات
در گلویت مانع آب حیات
گر برد مالت عدوِ پر فنی
رهزنی را برده باشد رهزنی
هر که دید آن مال جاهش سجده کرد
سجدهٔ افسوسیان را او بخورد
بخورد
چونکه برگردد از و آن ساجدش
داند او کان زهر بود و مؤبدش
جان[۵۴] فدا کردن برای صید غیر
کفر مطلق دان و نومیدی ز خیر
چند هنگامه نهی بر راه عام
کام جستی برنیاید هیچ کام
چند
بیشتر رفتست و بیگاه است روز (ای عمر ۱۲) (ای کم ۱۲)
تو بسجد در صید خلقانی (ای خلق ۱۲) هنوز

۵۱ قوله طفل جان مشهور است که بر طفل شیرخوار شیر زنی که می نوشند خصلت آن زن در و اثر می کند لهذا می فرمایند که خود را از پیروی شیطان جدا کرده خصال فرشتگان حاصل کن که نجات یابی ۱۲

۵۲ قوله مال مار در حدیث شریف آمده است که المال حیة فی الطبع یعنی مال اژدهای قبرست پس چنانکه المال قبرستم همچنین اطاعت و خوشامد در حق انسان زهرست ۱۲

۵۳ گویا اشاره بمضمون ۱۵۲ [illegible] حب الجاه [illegible] دیتانش نقل کرده که المال [illegible] فی القلب والجاه [illegible]

۵۴ قوله جان فدا یعنی [illegible] فوت شد ل [illegible] مطلق [illegible] [illegible] خود را [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۱۲

کارت این بود است از وقت ولاد
صید مردم کردن از دام و داد

زان شکار و انبهی باد و بود
دست درکن هیچ یابی تار و پود

۵۱ چون شکار خوک آمد صید عام
رنج بیحد لقمه زو خوردن حرام

۵۲ پس فرشته وارگشته عرضه دار
بحر تحریک عروق اختیار

۵۳ وان فرشته خیرها بر رغم دیو
عرضه دارد میکند در دل غریو

میشود زالهامها و وسوسه
اختیار خیر و شرت ده کسه

۵۴ وقت تهلیل و نمازای بانمک
زان سلام آورده باید بر ملک

که زالهام و دعای خوبتان
اختیار این نمازم شد روان

۵۵ باز از بعد گنه لعنت کنی
بر بلیس آنرا کز وی مجتنبی

۵۶ این دو صد عرضه کننده در شرار
در حجاب غیب آمد عرضه دار

چونکه پرده غیب برخیزد زپیش
تو به بینی روی دلالان خویش

در سخن شان واشناسی بی گزند
کان سخن گویان نهان اینها بدند

۵۷ دیو گوید ای اسیر طبع و تن
عرضه میکردم نکردم زور من

وان فرشته گویدت من گفتمت
که ازین شادی فزون گردد غمت

آن فلان روزت نگفتم من چنان
که ازان سوی است ره سوی جنان

ما محب جان روح افزای تو
ساجدان مخلص بابای تو

این زمان هم خدمت تو می کنیم
سوی مخدومی صلایت میزنیم

۵۰ قوله چون ... یعنی ... [illegible]

۵۱ ... [illegible] ... خوردن ۱۲

۵۳ قوله وان فرشته یعنی فرشته نیکیها میکند و ... [illegible]

۵۴ یعنی لا اله الا الله ... [illegible]

۵۵ قوله باز از بعد ... [illegible] ... مجتنبی از جنابت ... ۱۲

۱۵۳ ... بر تو صادر می شود بر شیطان که از گناه آموخته بودی لعنت میکنی و از وی دوری میجوئی ۱۲

۵۶ یعنی شیاطین که ترا در وساوس می اندازند از نظر تو غائب و محجوب اند ۱۲

۵۷ قوله دیو گوید یعنی بروز قیامت شیطان خواهد گفت که من سوای اینکه وسوسه در دل شما افگندم هیچ دست شما گرفته بر معصیت مستعد نکردم چنانچه در سوره ابراهیم مذکور شیطان ... وقال الشیطان لما قضی الامر الآیة ۱۲

آن گره با آیت را بوده عدا / در خطاب اسجدوا اکروه ابا
آدم علیه السلام ۱۲ — ای گروه که مراد از ابلیس ست ۱۲

۵۱ آن گرفتی وان ما انداختی / حق خدمتهای ما نشناختی

این زمان ما را و ایشان را عیان / درنگر بشناس از مغز و نیان

۵۲ بس عداوتها که آن یاری بود / بس خرابیها که معماری بود

هرکه در دنیا خورد تلبیس دیو / وز عدوی دوست رو تعظیم دیو

چونکه ویران کرد چندین عالم او / پس بگفت انی بری منکم

هرکه جست از دام شیطان در نماز / رست از قید دو عالم وقت راز
خلاص یافت ۱۲

زانکه این شیطان عدو جان تست / دائما در فکرت ایمان تست
بردن

۵۳ بانگ شیطان گله بان اشقیاست / بانگ سلطان پاسبان اولیاست

باب پنجاه و نهم مدح طاعت

آدمی را هست در هر کار دست / لیک از مقصود این خدمت بدست

ما خلقت الجن و الانس بخوان / جز عبادت نیست مقصود از جهان

ذوق دارد هر کسی در طاعتی / لاجرم نشکیبد از وی ساعتی

ما درین دهلیز قاضی قضا / بهر دعوی الستیم و بلی ۵۴

که بلی گفتیم آن را ز امتحان / فعل و قول ما شهود ست و عیان
بیان

این نماز و روزه و حج و جهاد / هم گواهی دادنست از اعتقاد

این زکوة مال و ترک این حسد / هم گواهی دادنست از سر خود

۵۱ قوله آن گرفتی یعنی بر وسوسهٔ شیطانی عمل کردی و فرمودهٔ ما یکسر گذاشتی ۱۲

۵۲ قوله بس عداوتها اشارتست بآیه عسی ان تکرهوا شیئا الآیه یعنی باشد که مکروه داشته باشید بعضی چیزها را که در حق شما بهتر باشد و محبت کرده باشید بعضی چیزها که در حق شما بد بوده باشند ۱۲

۵۳ قوله بانگ شیطان یعنی چنانکه از آواز چوپان گله بز و غیره جمع می شوند همچنان اشقیا از اغوای ابلیس بسوی او میل میکنند و مراد از سلطان حق تعالی ست یعنی حق تعالی دوستان خود را از اغوای شیطان محفوظ میدارد ۱۲

۵۴ اشارتست بقوله تعالی الست بربکم قالوا بلی ۱۲

فعل و قول اظهار سرست و ضمیر
هر دو پیدا میکند سر ستیر
بر مصلی مسجد آمد هم گواه
کو همی آمد بمن از دور راه
این گواهی چیست اظهار نهان
خواه قول و خواه فعل و غیر آن
فعل قول آمد گواهان ضمیر
زین دو بر باطن تو استدلال گیر
تزکیه باید گواهان را بدان
تزکیه‌اش صدقی که موقوفی بدان
بهر این آورد ما یزدان برون
ما خلقت الانس الا یعبدون
چون تو می‌بینی که نیکی می‌کنی
بر حیات و راحتی برمی زنی
چونکه تقصیر و فسادی میرود
آن حیات و ذوق پنهان میشود
دست کورانه بحبل الله بزن
جز بامر و نهی یزدانی متن
۵۱ چیست حبل الله رها کردن هوا
کین هوا شد صرصری مر عاد را
خلق در زندان نشسته از هواست
مرغ را پرها ببسته از هواست
خشم شحنه شعلهٔ نار از هواست
رفته از مستوریان عار از هواست
۵۲ لا تطرحنی فی هواک سلسبیل
من جناب الله نحو السلسبیل
۵۳ لا تکن طوع الهوی مثل الحشیش
ان ظل العرش اولی من عرش
گوش سر بربند از هزل و دروغ
تا ببینی شهر جان با فروغ
۵۴ هیچ وازر وزر غیری برنداشت
هیچکس ندرود تا چیزی نکاشت
سال بیگه گشت و وقت کشت نی
جز سیه روئی و فعل زشت نی

پوشیده ۱۲

ای بحبل الله ۱۲

ای هوای نفس ۱۲

یعنی تمام ۱۲

۵۱ قوله چیست مراد از حبل الله صراط مستقیم است و آن ترک کردن خواهش نفسانی است که بباید نمودن جهاد و سبب گرفتاری طوفان عاد بینا از نفسانی شدند ۱۲ صرصر [illegible] ۱۲

۵۲ قوله لا تطرحنی یعنی میفگن مرا نفس طبع شو در خواهش نفس بجناب باری تعالی ۱۲

۵۳ قوله لا تکن یعنی مشو مثل گیاه بهوا خاطر مانند کاه که بتحقیق سایهٔ عرش بهترست از عریش و عریش خانه باشد که از برگ درختان و گیاه ساخته باشند ۱۲

۵۴ قوله وازر اشاره است بکریمه و لا تزر وازرة وزر اخری یعنی بر ندارد هیچ نفس گناه کننده بار گناه نفس دیگر ۱۲

روز بیگه لاشه لنگ و ره دراز | کارگه ویران عمل رفته ز ساز

ای شام ۱۲ خر ۱۲ یعنی ترکیب ضعیف ۱۲ | بے سامان ۱۲

بیخهای خوی بد محکم شده | قوت بر کندن آن کم شده

کرم در زیر درخت تن فتاد | بایدش بر کند و بر آتش نهاد

هین و هین ای راه رو بیگاه شد | آفتاب عمر سوی چاه شد

ای شام ۱۲ ای آگاه باش ۱۲

این دو روزک را که زورت هست زود | پر فشانی بکن از راه جود

ای محنت ریاضت ۱۲

این قدر تخمی که ماندستت بباز | تا بروید زین دو دم عمر دراز

تا نمردست این چراغ با گهر | هین فتیلش ساز و روغن زودتر

هین مگو فردا که فرداها گذشت | تا بکلی نگذرد ایام کشت

عمر تو مانند همیان زرست | روز و شب مانند دینار اشمرست

در زمانه مر ترا سه همرهند | آن یکی وافی و آن دو غدر مند

رهنند

آن یکی یاران و دیگر رخت و مال | وان سوم وافیست آن حسن الفعال

مال ناید با تو بیرون از قصور | یار آید لیک آید تا بگور

یعنی از خانه بیرون ۱۲

چون ترا روز اجل آید به پیش | یار گوید از زبان حال خویش

تا بدینجا بیش همره نیستم | بر سر گورت زمانی بایستم

فعل تو وافیست زو کن ملتحد | که در آید با تو در قعر لحد

پیمبر ۱۲

پس پیمبر گفت بهر این طریق | با وفاتر از عمل نبود رفیق

گر بود نیکو ابد یارت شود | ور بود بد در لحد مارت شود

اے یار مدامی ۱۲

قوله تا نمردست یعنی تا مرده نشود که روح از جسم مفارقت نکرده است در اعمال حسنه کوششی کن و زاد آخرت بهم رسان ۱۲

قوله عمر تو یعنی عمر انسان مانند زر است در روز و شب بمنزله شمار کننده زر پس چنانکه زر را در همیان نگاه میدارند همچنان باید که عمر خود را در لهو و لعب تضییع و ضائع نکنی و در حسن ۱۵۶ اعمال صرف نمائی سبب زینت

بکار آید ۱۲

قوله در زمانه مر ترا سه همراه اند یکی وفادار و دو بیوفا یکی اهل و عیال دیگر مال سوم اعمال او پس این هر دو اول وا پس می مانند و سیوم همراه او میرود یعنی اعمال ۱۲

عاشقانت در پس پرده کرم · بهر تو نعره زنان هین دمبدم
عاشق آن عاشقان غیب باش · عاشقان پنجروزه کم تراش
که بخوردندت بخدعه جذبه · سالها زیشان ندیدی حبه
وقت صحت با تو یارند و حریف · وقت درد و غم بجز حق کو الیف
وقت درد چشم و دندان هیچکس · دست تو گیرد بجز فریادرس
پس همان درد و مرض را یاد دار · چون ایاز آن پوستین کن اعتبار
در تمام کارها چندین مکوش · جز بکاری که بود در دین مکوش
عاقبت تو رفت خواهی ناتمام · کارهایت ابتر و نانت تو خام
وان عمارت کردن گور و لحد · نی بسنگست و بچوب و نی لبد
بلکه خود را در صفا گوری کنی · در منی او کنی دفن منی
خاک او گردی و مدفون غمش · تا دمت یابد مددها از دمش
گورخانه قبها و کنگره · نبود از اصحاب معنی آن سره
از برون بر ظاهرش نقش و نگار · وز درون اندیشهاے زارزار
همچو گور کافران بیرون حلل · اندرون قهر خدا عز و جل
حق همی گوید چه آوردی مرا · اندرین مهلت که من دادم ترا
عمر خود را در چه پایان برده · قوت و قوت در چه فانی کرده
گوهر دیده کجا فرسوده · پنج حس را در کجا پالوده

ای کارهاے دنیا ۱۲

دفع

۱۵۶ ایاز [illegible] پوستین [illegible] گاه گاه آنرا دیده که تا اصلی خود را فراموش نکند ۱۲

چشم و گوش و هوش و گوهرهای عرش   خرج کردی چه خریدی تو ز فرش
دست و پا دادیم چون بیل و کلند   من بنه بخشیدم ز خود آن کی شدند
آن بکن که هست مختار نبی   وان مکن که کرد مجنون و صبی

باب شصتم در مذمت معصیت

هر روش هر ره که آن محمود نیست   عقبه و مانعی و رهزنیست
راه تنگ میان کوه ۱۲
بس کسان کایشان ز طاعت گمرهند   دل برضوان و ثواب آن نهند
ف۱ توبه نندیشد دگر شیرین شود   بر دلش آن جرم تا بی دین شود
آن پشیمانی و یارب رفت ازو   شست بر آئینه زنگ پنج تو
یعنی نشست ۱۲
آهنش را زنگها خوردن گرفت   گوهرش را زنگ کم کردن گرفت
ای فریاد و زاری ۱۲
خود حقیقت معصیت باشد خفی   بس کدرکان را تو پنداری صفی
چون ز دستت زخم بر مظلوم رفت   آن درختی گشت ازو زقوم رست
کدورت ۱۲
چون ز خشم آتش تو در دلها زدی   مایهٔ نار جهنم آمدی
آن سخنهای چو مار و کژدمت   مار و کژدم گشت می گیرد دمت
ف۲ پیشها و خلقها همچون جهیز   سوی خصم آیند روز رستخیز
گرچه دیوار افگند سایه دراز   باز گردد سوی او آن سایه باز
ف۳ این جهان کوهست و فعل ما ندا   سوی ما آید نداها را صدا
حمله بر خود می کنی ای ساده مرد   همچو آن شیری که بر خود حمله کرد

اشارتست بقصهٔ شیر و روباه ۱۲

ع مراد از [illegible] ۱۲

ف۱ قوله توبه یعنی کسانیکه عبادت معبود حقیقی را گذاشته در معصیت افتاده اند و از گناهان توبه نمی کنند آن معاصی در دل آنها چنان لذیذ بوده اند که ترک آنها برایشان خیلی دشواری نماید و روز بروز تیرگی دل می افزاید ۱۲

ف۲ قوله پیشها یعنی اعمال و افعال انسان بروز حشر پیش او خواهد آمد ۱۲

ف۳ قوله این جهان یعنی [illegible] و ندای انسان از کوه [illegible] باز میگردد و بسوی انسان باز [illegible] همچنین افعال و اعمال انسان بروز قیامت بسوی او عاید خواهند شد ۱۲

ای زده بر بیخودان تو ذو الفقار
بر تن خود میزنی تو هوش دار

هر که او بنهاد ناخوش سنتی
سوی او نفرین رود هر ساعتی

نیکوان رفتند و سنتها بماند
واز لئیمان ظلم و لعنتها بماند

تا قیامت هر که جنس آن بدان
در وجود آید بود رویش بدان

بر کنار بامی ای مست مدام
پست بنشین یا فرود آ والسلام

ن بر لب بامی تو ای مست مدام

هر زمانی که شدی تو کامران
آن دم خوش را کنار بام دان

سیرتی کان در وجودت غالبست
هم بدان تصویر حشرت واجبست

روز محشر هر نهان پیدا شود
هم ز خود هر مجرمی رسوا شود

دست و پا بدهد گواهی با بیان
بر فساد او به پیش مستعان

دست گوید من چنین دزدیده ام
لب بگوید من چنین بوسیده ام

پای گوید من شدستم تا منی
فرج گوید من بکردستم زنی

یعنی آرزو دارد ۱۲

چشم گوید کرده ام غمزه حرام
گوش گوید چیده ام سوء الکلام

یعنی اشاره ابرو کرده ام ۱۲

گر همی خواهی سلامت از ضرر
چشم ز اول بند و پایان را نگر

اینچنین مشکین که زلف یار ماست
چونکه بی عقلیم این زنجیر پاست

حلم حق گرچه مواساها کند
لیک چون از حد بشد رسوا کند

یعنی آسانی و نیکوئی کردن ۱۲

اینچنین نخلی که لطف یار ماست
چونکه ما دزدیم نخلش دار ماست

اینچنین لطفی چو نیلی میرود
چونکه فرعونیم چون خون می شود

ن چون خون می شود ۱۲

۱۵۸ قوله سیرتی یعنی انسان بسبب
سیرتی خود ... که در دنیا
حال معصیت [illegible] داشت چنانکه در
بیان مشغول [illegible] است که [illegible]
حدیث شریف [illegible]
یبعثون [illegible]

۱۵۹ قوله حلم حق یعنی اگرچه
ذات پاک جناب باری تعالی غفور و
رحیم ست لاکن چون انسان در
ارتکاب معصیت از حد گذشت
نزد او لا جرم افتاد ۱۲

جنبد او و چشم پایان بین او — که نگهدارند تن را از فساد
هر که او عصیان کند شیطان شود — کو حسود دولت نیکان شود
دیو سوی آدمی شد بهر شر — سوی تو ناید که از دیوی بتر
تا تو بودی آدمی دیو از پیت — میدوید و می چشانید او میت
چون شدی در خوی دیوی استوار — میگریزد از تو دیو نابکار
سر ز خفتن کی توان برداشتن — با چنین صد تخم غفلت کاشتن
خواب مرده لقمه مرده یار شد — خواجه خفت و دزد شب در کار شد
آنکه تخم خار کارد در جهان — هان و هان او را مجو در گلستان
گر گلی گیرد بکف خاری شود — ور سوی یاری رود ماری شود
کیمیای زهر مارست آن شقی — بر خلاف کیمیای متقی

راد بمعنی کریم و جوانمرد و شجاع و دل‌دار و حکیم و دانا و سخنگو ۱۲

بیدار

باب شصت و یکم در عدل و ظلم

عدل چه بود آب ده اشجار را — ظلم چه بود آب دادن خار را
عدل وضع نعمتی بر موضعش — نی بهر بیخی که باشد آبکش
ظلم چه بود وضع در ناموضعی — که نباشد جز بلا را منبعی
ظلم آری مدبری جف القلم — عدل آری بر خوری جف القلم
بین جفا را هم جفا جف القلم — وان وفا را هم وفا جف القلم
فعل تست این غصه‌های دمبدم — این بود معنی قد جف القلم

موضع

بل

۵۵ تو ز خواب مرده یعنی اولا غفلت
از طاعت کردی و چون لقمهٔ حرام خوردی
غفلت بر غفلت افزوده و شیطان بر تو
مسلط گردید و عقل ترا بغارت برد ۱۲

۱۶۰

۵۶ تو ز ظلم [illegible] یعنی [illegible]

۱۴ در عدل و ظلم

در روز ازل از ظلم و عدل [illegible]
[illegible] ثبت شده است
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عدل [illegible]
[illegible] ۱۲

[illegible] ۱۲

ای دریده پوستین یوسفان
گر بدرد گرگ آن از خویش دان

ای که تو از جاه ظلمی میکنی
از برای خویش چاهی می کنی

این ندانی کز پیے چه چه کنی
همدران چه عاقبت خود فگنی

گرد خود چون کرم پیله بر متن
یعنی چاه ۱۲
بهر خود چه میکنی اندازه کن
ای خود را ۱۲

چاه مظلم گشت ظلم ظالمان
تاریک ۱۲
اینچنین گفتند جمله عالمان

هر که ظالم تر چهش با هول تر
عدل فرمودست بدتر را بتر

ای زننده بے گناهان را قفا
در قفای خود نمی بینی چرا

مر ضعیفان را تو بے خصمی مدان
از نبی اذا جاء نصر الله بخوان
در زبان فارسی کلام مجید را گویند ۱۲

گر تو پیلے خصم تو از تو رمید
نک جزا طیر ابابیلت رسید
اینک ۱۲

آنکه از پنجه بسے سرها بکوفت
همچو خس جاروب مرگش پاک رفت

هست دنیا قهر خانهٔ کردگار
قهر بین چون قهر کردی اختیار

تو مرا چون برهٔ دیدی بی شبان
تو گمان بردی ندارم پاسبان

کی کم از بره کم از بزغاله ام
که نباشد حارسے از دنباله ام
نگهبان ۱۲ عقب من ۱۲

حارسی دارم که ملکش می سزد
داند او بادی که بر من می وزد

سرد بود آن باد یا گرم آن حکیم
نیست غافل نیست غائب ای سقیم

گر ضعیفی در زمین خواهد امان
غلغل افتد در سپاه آسمان

گر بنالد آسمان گریان شود
ور بگرید چرخ یارب خوان شود

قوله هست دنیا یعنی
دنیا مسکنی نیست که [illegible]
[illegible] شر او و وجود انسان
۱۶۱ در عدل و ظلم
واقع شود پاداش آن
بیاید ۱۲

تا دلِ مردِ خدا نامد بدرد
هیچ قومی را خدا رسوا نکرد

صد هزاران شهر را خشمِ شهان ‏— نهان
سرنگون کردست ای بدگمان

خشمِ مردان خشک گرداند سحاب
خشمِ دلها کرد عالمها خراب

۵۱ خشم و مکر و ظلمِ تو الله باد
فضل و عقلِ تو ز ما کوتاه باد

گرچه خوی آن عوان هست ای خدا
که هماره خلق را خواهد بلا

مخفف همواره بمعنی همیشه ۱۲
سگ هماره حمله بر مسکین کند
ای همواره ۱۲
تا تواند زخم بر غمگین زند

گر خبر آید که شه جرمی نهاد ‏— درو قت
بر مسلمانان شود او زفت و شاد

در خبر آمد که شه رحمت نمود
از مسلمانان فکند آنرا بجود

۵۲ ماتمی در جانِ او افتد از آن
صد چنین ادبارها دارد عوان

این عوان در حقِ غیری سود شد
لیک اندر حقِ خود مردود شد

رحمِ ایمانی ازو ببریده شد
کینِ شیطانی برو پیچیده شد

۵۳ هر که را خوی نکو باشد برست ‏— بدست
هر کسی کو شیشه دل باشد شکست

باب شصت و دوم در حسنِ خلق

من ندیدم در جهانِ جستجو
هیچ اهلیت به از خوی نکو

ور عدو باشد همین احسان نکوست
که باحسان بس عدو گشتست دوست

ور نگردد دوست کینش کم شود
زانکه احسان کینه را مرهم شود

تو هم از دشمن چو کینه مے کشی
ای زبونِ شش غلط در هر ششی

جمال شاہد مقصود محروم می گردد
و آن شخص می شود و از مشاهده
غم و الم بسیار دامنگیر حال او
می شود و بیفزاید که این حجاب
بوده در حق غیر فائده مند می شود
باین سبب که او از مشاهده حال
آن محروم بیشتر دیده خود از امتحان
محنت و ریاضت میکند که آن پرده
از میانه مسایر بیفتد پس این
حجاب در حق شخص اول [illegible]
۱۶۲ [illegible] شخص

طالب و مطلوب جمالی
در جهان [illegible] را گاه یا ماند
۵۲ [illegible]
[illegible] ۱۲
[illegible] با کار نصیب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
۵۱ [illegible]

سود مند گردید ۱۲
[illegible] یعنی [illegible]
۵۳ قوله برست [illegible] ب و
اخلاق نیک [illegible] از عذاب [illegible]
عقاب الهی نجات یافت یعنی
هر کسی که شیشه دل باشد یعنی
تنگ ظرف که مراد از بدخوئی
شکست یافت یعنی در غضب
الهی گرفتار گردید ۱۲

آن عداوت اندر و عکس حقست   کز صفات قهر آنجا مشتقست
وان گنه در تو ز عکس جرم تست   باید آن خواری ز طبع خویش شست
خلق زشتت اندر و رویت نمود   که ترا او صفحهٔ آئینه بود
چونکه قبح خویش دیدی ای حسن   اندر آئینه بر آئینه مزن
یعنی در آئینه صورت ببیند و نظر می آید ۱۲
در پی خوش باش و با خوش خوش نشین   خو پذیری گل و روغن به بین
درگذر از فضل و ز جلدی و فن   کار خدمت دارد و خلق حسن
پس بدانکه صورت خوب و نکو   با خصال بد نیرزد یک تسو
ور بود صورت حقیر و ناپذیر   چون بود خلقش نکو در پاش میر
صورت ظاهر فنا گردد بدان   عالم معنی بماند جاودان
چند بازی عشق با نقش سبو   بگذر از نقش سبو و آب جو
صورتش دیدی ز معنی غافلی   از صدف دُر را گزین گر عاقلی
بارها از خوی بد خسته شدی   حس نداری سخت بی‌حس آمدی
خاربن دان هر یکی خوی بدت   بارها در پای خار آخر زدت
تو به گلبن وصل کن این خار را   وصل کن با نار نور یار را
تا که نور او کشد نار ترا   وصل او گلشن کند خار ترا

باب شصت و سوم در سخا

لب به بند و کف پر از زر بر گشا   بخل تن بگذار و پیش آور سخا

۱۶۳ خار خوی بدست یعنی [illegible] که خوی بد را با خوی نیک وصل کن تا آن نار بر تو نور گردد ۱۲

ترکِ شهوتها و لذتها سخاست
هر که در شهوت فرو شد برنخاست

این سخا شاخیست از سروِ بهشت
وای او کز کف چنین شاخی بهشت

می برد شاخِ سخا ای خوب کیش
مر ترا بالا کشان تا اصلِ خویش

آن فتوت بخششِ بی علتست
پاکبازی خارجِ هر ملتست

گفت پیغمبر که دائم بهر پند
دو فرشته خوش منادی میکنند

کای خدایا منفقان را سیر دار
هر درمشان را عوض ده صد هزار

کای خدایا ممسکان را در جهان
تو مده الا زیان اندر زیان

گر نماند از جود در دستِ تو مال
کی کند فضلِ الهت پایمال

هر که [۵۱] کارد گردد انبارش تهی
لیکش اندر مزرعه باشد بهی

وانکه در انبار ماند و صرفه کرد
ستّه و موشِ حوادث پاک خورد

غُلِّ بخل از دست و گردن دور کن
بختِ نو دریاب از چرخ کهن

یک

باب شصت و چهارم در ادب

از ادب پر نور گشتست این فلک
از ادب معصوم و پاک آمد ملک

از خدا جوییم توفیقِ ادب
بی ادب محروم گشت از لطفِ رب

بی ادب تنها نه خود را داشت بد
بلکه آتش در همه آفاق زد

مائده از آسمان در میرسید
بی شری و بیع و بی گفت و شنید

در میانِ قومِ موسی [۵۲] چند کس
بی ادب گفتند کو سیر و عدس

۵۱ قوله هر که کار[د] تهیست
بکمال صرف کننده مال درباره غذا هرگاه کشاورز
غله خود را در زمین می اندازد انبار
غله اش تهی میگردد و هرگاه زراعت
حاصل شد آن وقت صد حصه از
اصل غله زائد باو حاصل می شود
و کسی که بخوف کمی در بذل و ایثار
بخل کرد در خوشه آن مال و
۱۶۴
تمتع او تلف [illegible]
[illegible] نیست مانده ۱۲

۵۲ قوله درمیان قوم موسی
[illegible] است انفعه قوم موسی
[illegible] آسمانی
علیه السلام [illegible] بطعام
قناعت نکردند و درخواست
سیر و عدس و غیره [illegible] نمودند ۱۲

منقطع شد نان و خوان از آسمان
ماند رنج زرع و بیل و داس مان

زان گدارویان نادیده ز آز
آن در رحمت بر ایشان شد فراز

هر چه آید بر تو از ظلمات و غم
آن ز بی‌باکی و گستاخیست هم

این همه غمها که اندر سینه‌هاست
از بخار و گرد باد و بود ماست

بد ز گستاخی کسوف آفتاب
شد عزازیلی ز جرأت رد باب

هر که بی‌باکی کند در راه دوست
رهزن مردان شد و نامرد اوست

هین مدو گستاخ در دشت بلا
هین مرو کورانه اندر کربلا

آن گروهی کز ادب بگریختند
آب مردی و آب مردان ریختند

ای تواضع برده پیش ابلهان
ای تکبر کرده تو پیش شهان

گرچه شه با تو نشیند بر زمین
خویش را بشناس و نیکوتر نشین

آن تکبر بر خسان خوبست چست
هین مرو معکوس عکسش بند تست

برون

ما کییم اندر جهان پیچ پیچ
چون الف او خود ندارد هیچ هیچ

پیچ دیگر بر چنین پیچی منه
نام دولت بر چنین هیچی منه

بشنو این پند از حکیم غزنوی
تا بیابی در تن کهنه نوی

ناز را رویی بباید همچو ورد
چون نداری گرد بدخویی مگرد

زشت باشد روی نازیبا و ناز
سخت باشد چشم نابینا و باز

پیش یوسف نازش و خوبی مکن
جز نیاز و آه یعقوبی مکن

۱۴ قوله بد ز گستاخی [illegible]

۱۵ قوله هین مدو [illegible]

۱۶۵ شعر را از ملحقات قرار داده اند و کسانیکه توجیهات را در معنی شعر دخل میدهند هیچیک بجای خود نمی رسد ۱۲

معنی مردن ز طوطی بُد نیاز — در نیاز و فقر خود را مرده ساز
تا دمِ عیسی ترا زنده کند — همچو خویشت خوب و فرخنده کند
از بهاران کی شود سرسبز سنگ — خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ
سالها تو سنگ بودی دلخراش — آزمون را یک زمانی خاک باش
دل نگهدارید ای بی حاصلان — در حضورِ حضرتِ صاحبدلان
پیشِ اهلِ دل ادب بر باطنست — زانکه دل شان بر سرائر فاطنست
همچنان که گفت آن یارِ رسول — چون نبی برخواندی برما این فصول
آن رسولِ مجتبی وقتِ نثار — خواستی از ما حضور و صد وقار
آنچنان که بر سرت مرغی بود — کز فراقش جانِ تو لرزان شود
تو نیاری هیچ جنبیدن ز جا — تا نگیرد مرغِ خوبِ تو هوا
دم نیاری زد به بندی سرفه را — تا نیاید که بپرّد آن هما
ور کست شیرین بگوید یا ترش — بر لب انگشتی نهی یعنی خمش
حیرتِ آن مرغ خاموشت کند — بر نهد سرِ دیگ و در جوشت کند
جز خضوع و بندگی و اضطرار — اندر آن حضرت ندارد اعتبار
پیشِ بینایان کنی ترکِ ادب — نارِ دوزخ را از آن گشتی حطب
حق چو سیما را معرف خوانده است — چشمِ عارف سوی سیما مانده است
گفت سیماهم وجوه هم کردگار — که بود غماز باران سبزه زار

نماز

پس

سرپوش

له و ز معنی مردن
اشاره است بقصه طوطی
و تاجر [illegible]
طوطی [illegible] چون
[illegible] طوطی
[illegible]
[illegible]
[illegible] گفت [illegible]
خودش چون پیغام طوطی
ادا کرد [illegible]
طوطیان صحرائی بر خود
به لرزید چون مرده خود را
بیرون انداخت تاجر بمعاینه این
حال کمال اندوهگین شد که چرا
پیغام اجل باین طوطی رسانیدم
هر گاه بوطن خود مراجعت نمود
این حالت را با طوطی خود بگفت
طوطی تاجر هم بشنیدن این کیفیت
بر خود لرزان شده در قفس افتاد
و شکل مرده گردید تاجر چون
طوطی را مرده دید تاسف خورد و او
از قفس بیرون انداخت طوطی
فوراً در پرواز آمد و براه خود
آمد ۱۶۶

[illegible]

باب شصت و پنجم در کبر و عجب

چند حرف طمطراق و کار و بار ٭ کار و بار خود ببین و شرم دار
کبر زشت و از گدایان زشت‌تر ٭ روز سرد و برف آنگه جامه تر
چند دعوی و دم و باد و بروت ٭ ای ترا خانه چو بیت العنکبوت
خلق را طاق و طرم عاریتیست ٭ امر را طاق و طرم ماهیتیست
از پی طاق و طرم خواری کشند ٭ بر امید عز در خواری خوشند
بر امید عز ده روزه خدوک ٭ گردن خود کرده اند از غم چو دوک
ابتدای کبر و کین از شهوتست ٭ راسخی شهوتت از عادتست
چون ز عادت گشت محکم خوی بد ٭ خشمش آید بر کسی کت وا کشد
کند
بت پرستان چونکه خو با بت کنند ٭ مانعان راه بت را دشمنند
چون خلاف خوی تو گوید کسی ٭ کینها خیزد ترا با او بسی
که مرا از خوی من بر می کند ٭ خویش بر من میر و سرور میکند
تو بدان فخر آوری کز ترس و بند ٭ چاپلوست کرد مردم روز چند
هر که را مردم سجودی می کنند ٭ زهر اندر جان او می آگنند
آن تکبر زهر قاتل دان که هست ٭ از می پر زهر شد آن گیج مست
چون می پر زهر نوشد مدبری ٭ از طرب یکدم بجنباند سری
بعد یکدم زهر بر جانش فتد ٭ زهر در جانش کند داد و ستد

ای گروه فقرا ۱۲
غرور ۱۲
ای خود را ۱۲
خوشامد ۱۲

۲ قوله خلق را یعنی [illegible] مردم در عالم دنیا
۵ [illegible] حقیقی ۱۶۷ [illegible] باشد ۱۲

ای خنک آنرا که ذلت نفسه — وای آن کز سرکشی شد خوی او
ذلیل کردن نفس خود را ۱۲

۵۱ نردبان خلق این ما و منست — عاقبت زین نردبان افتادنست

هرکه بالاتر رود ابله ترست — کاستخوان او بتر خواهد شکست

این فروعست و اصولش آن بود — کز ترفع شرکت یزدان بود

حد خود بشناس و بر بالا مپر — تا نیفتی در نشیب شور و شر

۵۲ مؤمنان آئینهٔ همدیگرند — این خبر را هم پیمبر آورند

۵۳ ای بدیده عکس بد در روی عم — بد نه عمست آن توئی از خود مرم

خانه روزن ساختی شیشه کبود — نور خورشیدی کبودت می‌نمود

گر نه کوری این کبودی دان ز خویش — خویش را گو بد مگو کس را تو بیش

ای خنک جانی که عیب خویش دید — هرکه عیبی گفت آن بر خود خرید

زاغ گر زشتی خود بشناختی — همچو برف از درد و غم بگداختی

۵۴ ذلت آدم ز اشکم بود و باه — وان ابلیس از تکبر بود و جاه

لاجرم او زود استغفار کرد — وان لعین از توبه استکبار کرد

خود چه باشد پیش نور مستقر — کر و فر افتخار بو البشر
مستقر

گوشت پاره آلت گویای او — پیه پاره منظر بینای او
ای چشم ۱۲

مسمع او آن دو پاره استخوان — مدرکش دو قطره خون یعنی جنان
ای زبان ۱۲

از منی بودی منی را واگذار — ای ایاز آن پوستین را یاد دار

۵۱ قوله نردبان [illegible] بلند و اوج چون روزی [illegible] می افتد [illegible] که هر قدر [illegible] زیاده خواهد بود معاذ الله ذلت در سوال [illegible] ۱۲

۵۲ قوله مؤمنان [illegible] حدیث است المؤمن مرآة المؤمن ۱۲

۵۳ قوله ای بدیده ای در لفظ عم قیاس اتفاقی نیست و حاصل بیت که اگر کسی را بد می‌بینی او بد نیست بلکه این اثر عیب بینی تست چنانچه در شعر لاحق میفرمایند که هرکس در که خانهٔ خود شیشهای کبود نصب خواهد کرد لاجرم عکس آفتاب مایل بکبودی نظر خواهد آمد حال آنکه عکس آفتاب سیاه نیست پس این کبودی از سبب رنگ شیشها باشد [illegible]

۱۶۸

۵۴ قوله ذلت آدم [illegible]

کرمکی و از قدر آگنده
طمطراقی در جهان افکنده

قذر یا آنچه یک پلیدی ۱۲
شوکت ۱۲

باد را بشکن که بس فتنه ست
پیشش از آن کت بشکند او همچو عاد

عاد را آن باد ز استکبار بود
یار خود پنداشتند اغیار بود

کبر زان جوید همیشه جاه و مال
که ز سرگینست گلخن را کمال

مال چون مارست و آن جاه اژدها
سایهٔ مردان زمرّد این دو را

باعث هلاک مار باشد ۱۲

زان زمرّد مار را دیده جهد
کور گردد مار و ره رو وا رهد

خواجه باز آ از منی و از سری
سروری جو کم طلب کن سروری

باب شصت و ششم در آفت ریاست

آنچه منصب میکند با جاهلان
از فضیحت کی کند صد ارسلان

حرص بد یکتاست این پنجاه تا
حرص و شهوت مار و منصب اژدهاست

۵۲ حرص بد از شهوت حلقست و فرج
در ریاست بیست چندانش درج

حرص خلق و فرج هم از بدرگیست
لیک منصب نیست آن اشتلنگیست

بیخ و شاخ این ریاست اگر
باز گویم وقتی باید دگر

مال و منصب تا کسی آرد بدست
طالب رسوائی خویش او شدست

یا کند بخل و عطا ها کم دهد
یا سخا آرد بنا موضع نهد

حکم چون در دست گمراهی فتاد
جاه پندارید و در چاه او فتاد

۵۳ احمقان سرور شدستند و ز بیم
عاقلان سرها کشیده در گلیم

۵۱ قوله [illegible] منصب یعنی [illegible] دولت و حشمت دنیوی [illegible]

۵۲ قوله حرص بد یعنی [illegible] منشا حرص بد خواهش نفس اماره است [illegible] لطیفه و شهوت نفس [illegible] موجب ضرر [illegible] و در ریاست و حکومت [illegible] صد چند ضرر نسبت آن ۱۲

۵۳ قوله احمقان یعنی کسانیکه درین دار دنیا مدار سروری و حکومت حاصل کردند درحقیقت احمق اند که از روز حساب بیخوف شدند و کسانیکه ترک هوا و هوس دنیوی نموده خاموش و گوشه نشین گردیدند عاقل اند که از محاسبهٔ روز جزا نجات یافتند ۱۲

بمعنی ریاست ۱۲
آنخداوندی که نبود راستین
مر ورا نی دست دان نی آستین

یای معروف ۱۲ ای برحق ۱۲
آنخداوندیکه در دیده بود
بیدل و بیجان و بی دیده بود

آنخداوندی که داوندت عوام
باز بستانند از تو همچو وام

سرداری ۱۲
ده ۵۱ خداوندی تو عاریت بحق
تا خداوندیت بخشد متفق

مهتری نفطست ۵۲ و آتش ای غوی
ای برادر چون بر آذر میروی

بمعنی آتش ۱۲
هر چه او هموار باشد بازمین
تیرها را کی هدف گردد ببین

هر کجا ۵۳ خواهد خدا دوزخ کند
اوج را بر مرغ و دام و فخ کند

دام شکار ۱۲
هم ز دندانت برارد دردها
تا بگوئی دوزخست و اژدها

یا کند آب دهانت را عَسَل
که بگوئی این بهشتست و حلل

جمع حلها ۱۲
از بنِ دندان برویاند شکر
تا بدانی قدرتِ حکمِ قدر

پس بدندان بیگناهان را مگز
فکر کن از ضربتِ نامحترز

شیطنت گردن کشی بُد در لغت
مستحقِ لعنت آمد این صفت

صد خورنده گنجد اندر گرد خوان
دو ریاست می نگنجد در جهان

آن شنیدستی که اَلملکُ عقیم
قطع خویشی کرد ملکت جو ز بیم

که عقیمست و ورا فرزند نیست
همچو آتش با کسش پیوند نیست

هر چه یابد او بسوزد بر درد
چون نیابد هیچ خود را میخورد

هیچ شو وارَه تو از دندانِ او
رحم کم جو از دلِ سندانِ او
سلب رها شو ۱۲ سخت ۱۲

۵۱ قوله ده خداوندی یعنی ریاست و سرداری را براه حق صرف کن تا سرداری معنوی بتو عنایت کنند ۱۲

۵۲ نفط نوعی از آتش بازی و بالکسر و تخفیف معروف و کسر فصیح تر است و بعضی بفتحتین آبله کف دست ۱۲

۵۳ قوله هر کجا خواهد یعنی [illegible] هر جا که خواهد دوزخ پیدا کند و مرغ را با اوج و بلندی در دام [illegible] حال آنکه مرغ در حالت [illegible] ۱۲

١٧٠

چونکه گشتی هیچ از سندان مترس
هر صباح از فقر مطلق گیر درس
هست الوهیت ردای ذو الجلال
هرکه در پوشد برو گردد وبال
منصبی[۵۱] کانم ز رویت محجبست
عین معزولیست نامش منصبست
تاج ازان اوست وزان ما کمر
وای او کز حد خود دارد گذر
فتنهٔ تست این پر طاوسیت
کاشتراکت باید و قدوسیت
خویش[۵۲] را عریان کن از فضل و فضول
تا کند هر دم ترا رحمت نزول
زیرکی[۵۳] ضد شکستست و نیاز
زیرکی بگذار و باگولی بساز
بیشتر اصحاب جنت ابلهند
تا ز شر فیلسوفی (احمقی ۱۲) وارهند
بار خود بر کس منه بر خویش نه
سروری را کم طلب درویش به
چونکه کرد ابلیس خو با سروری
دید آدم را بتحقیر از خری
سروری چون شد دماغت را ندیم
هرکه بشکستت شود خصم قدیم
شاه[۵۴] را باید که باشد خوی رب
رحمت او سبق دارد بر غضب

باب شصت و هفتم در رحم و شفقت

سبق رحمت بر غضب هست ای فتی
لطف غالب بود در وصف خدا
بندگان دارند لابد خوی او
مشکهاشان پر ز آب جوی او
آن رسول حق قلاوز سلوک
گفت الناس علی دین الملوک
بی غضب غالب بود (ورزگار ۱۲) مانند دیو
بی ضرورت چون کند از بهر ریو

[۵۱] قوله منصبی یعنی [illegible] منصبی که انسان را از [illegible] محجوب [illegible] ساز [illegible] آن منصب در حقیقت معزولی است ۱۲

[۵۲] قوله خویش [illegible] فضل و فضول [illegible] ۱۲

[۵۳] قوله زیرکی [illegible] و نیاز [illegible] ابلیس علیه اللعن مصداق آنست و نیز حال حکمای فلاسفه ۱۲

[۵۴] قوله شاه را باید که مراد از خوی رب سعی در تخلقوا باخلاق الله است علی العموم و پادشاهان را بتخصیص می باید که خلق الهی گرفته می شوند ۱۲

۵۱ قوله بی حلمی مخنث یعنی حلم و تحمل در احکام دینی که نزد شرع روا نیست یعنی نبی کریم آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم از حضرت باری بر آید [illegible] خلق عظیم خاطب شده اند و یا ایها [illegible] در امورات دینیه بالکفار بجای خود در شدت روا و در شدت نرمی کردن خلاف کتاب و سنت باشد آن حلم مخنثان باشد ۱۲

بی حلیمی[۵۱] مخنث وار نیز / که شود زن روسپی زان کنیز

خیر کن با خلق بهر ایزدت / تا بیابی راحت جان خودت

آنکه سرها بشکند او از علو / رحم حق و خلق ناید سوی او

عتو

بر بدیهای بدان رحمت کنید / بر منی و خویش بین لعنت کنید

هین مبادا غیرت آید از کمین / سرنگون افتند در قعر زمین

بر همه[۵۲] کفار ما را رحمت ست / گرچه جان جمله کافر نعمت ست

بر سگانم رحمت و بخشایش ست / که چرا از سنگهاشان مالش ست

آن سگی که می گزد گویم دعا / که ازین خو وارهانش ای خدا

این سگان را هم دران اندیشه دار / که نباشد از خلایق سنگسار

زان بیاورد اولیا را بر زمین / تا کندشان رحمة للعالمین

گفت[۵۳] پیغمبر که رحم آرید بر / حال من کان غنیا فافتقر

والذی کان عزیزا فاحتقر / او صفیا عالما بین المضر

گفت[۵۴] پیغمبر که با این سه گروه / رحم آرید ار ز سنگید ار ز کوه

آنکه او بعد عزیزی خوار شد / وان توانگر هم که بی دینار شد

وان سوم آن عالمی اندر جهان / مبتلا گردد میان جاهلان

زانکه از عزت بخواری آمدن / همچو قطع عضو باشد از بدن

گفت پیغمبر که زن بر عاقلان / غالب آید سخت بر صاحبدلان

۵۲ قوله بر همه کفار یعنی جناب کبریا را بر کافران هم رحم می آید اگرچه آنها کافر نعمت اند و این رحمت بر حال آنها در دنیاست که از مال و متاع متمتع می باشند نه در آخرت ۱۲

۵۳ قوله گفت پیغمبر یعنی آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرموده اند که [illegible] رحم کنید بر سه کس یکی توانگری که فقیر گردیده باشد دوم کسی که از اوج عزت بپستی ذلت افتاده باشد سوم عالمی که اتفاقاً بدست جاهلان گرفتار آمده باشد ۱۲

۵۴ قوله گفت پیغمبر یعنی آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرموده اند که زنان بر مردان عاقل غالب می آیند بسبب [illegible] و جاهلان [illegible] بر زنان غالب می آیند ع [illegible] ۱۲

باز برزن جاهلان چیره شوند | روشند | زانکه ایشان تند و بس خیره شوند

۵۱ کم شود شان رقت و لطف و وداد | زانکه حیوانیست غالب بر نهاد

مهر و رقت وصف انسانی بود | خشم و شهوت وصف حیوانی بود

۵۲ ستر کن تا بر تو ستاری کنند | تا ببینی ایمنی بر کس مخند

آنچه بر تو خواه آن باشد پسند | بر دگر کس آن کن از رنج و گزند

گرچه صرصر بس درختان میکند | با گیاه تر وی احسان میکند

دست دادستت خدا کاری بکن | مکسبی کن یاری یاری بکن

۵۳ زانکه جمله کسب ناید از یکی | هم درودگر هم سقا هم حائکی

هین بانبازیست عالم برقرار | هر کسی کاری گزیند ز افتقار

هر کسی در مکسبی پا می نهد | یاری یاران دیگر می دهد

۵۴ هر دروئی که خیال اندیش شد | چون دلیل آری خیالش بیش شد

چون سخن در وی رود علت شود | تیغ غازی دزد را آلت شود

پس جواب او سکوتست و سکون | هست با ابله سخن گفتن جنون

آن خیال و وهم بد چون شد پدید | صد هزاران یار را از هم برید

عالم وهم و خیال و طمع و بیم | هست رهرو را یکی بند عظیم

ظن نیکو بر برادران صفا | گرچه آید ظاهر از ایشان جفا

۵۵ هین ز بدنامان نباید ننگ داشت | گوش بر اسرارشان باید گماشت

می افتد اگر اورا از دلائل خود نصیحت و منع کنی خیال او زیاده تر می گردد پس درین صورت سکوت بهتر است و مثل آنکه همین تیغ در دست غازی کفار را قتل سازد و همین تیغ در دست رهزنان باعث آزار مردم شود پس تیغ مجاهدان باعث ثواب و تیغ رهزنان موجب عذاب باشد همچنین از مردم متوهم المزاج بحث کم باید کرد

خاکساران جهان باشند که بظاهر خوار و ذلیل نمایند پس باید که نظر بر اسرار یعنی باطن ایشان

مشفقی[۵۷] گر کرد جور از امتحان / عقل باید کو نباشد بدگمان
بلکه کوه و سنگ و آب و خاک را / هست و انگشت نهانی با خدا
هیچ کافر را بخواری منگرید / که مسلمان مُردنش باشد امید
چه خبر داری ز ختم کار او / که بگردانی از و یکباره رو
عمر
در میان بحر[۵۸] اگر بنشسته ام / طمع در آب سبو هم بسته ام
زور را بگذار و زاری را بگیر / رحم سوی زاری آید ای فقیر

باب شصت و هشتم در تضرع و بکا

چون خدا خواهد که مان یاری کند / میل ما را جانب زاری کند
ای ما را ۱۲
داغ دل آور که در میدان درد / اهل دل از داغ بشناسند مرد
ای سوزان [illegible]
ای خنک چشمی که آن گریان اوست / وی همایون دل که آن بریان اوست
آخر هر گریه آخر خنده ایست / مرد آخر بین مبارک بنده ایست
ای خنک آن کو نکو کاری گرفت / زور را بگذاشت او زاری گرفت
هر کجا[۵۹] آب روان خضرت بود / هر کجا اشک روان رحمت بود
زانکه آدم زان عتاب از اشک رست / اشک دم باشد دم توبه پرست
چشم تر
یعنی خوردن گندم ۱۲
بهر گریه آدم آمد بر زمین / تا بود گریان و نالان و حزین
آدم از فردوس و از بالای هفت / پای[۶۰] ماچان از برای عذر رفت
گر ز پشت آدمی وز صلب او / در طلب می باش هم در طلب او

[illegible] ۱۲

۵۷ قوله مشفقی اگر شفیقی بطور امتحان بر تو سختی نماید اگر عاقل هستی با و بدگمان نشوی که آن سختی خالی از مصلحت نخواهد بود ۱۲

۵۸ قوله در میان بحر مراد از بحر و سبو مرد کامل و غیر کامل باشد یعنی از هر دو امید استفاده دارم ۱۲

۵۹ قوله هر کجا یعنی چنانکه آب روان باعث دمیدن سبزه گردد همچنین گریه و زاری باعث [illegible] ۱۲۷۴ [illegible]

[illegible] یعنی [illegible] عفو گردید ۱۲ [illegible]

۶۰ [illegible]

ز آتشِ دل و آبِ دیده نقل ساز　　بوستان از ابر و خورشیدست تاز

تو چه دانی ذوقِ آبِ دیدگان　　عاشقِ نانی تو چون نادیدگان

۵۱ گر تو این انبان ز نان خالی کنی　　پر ز گوهرهای اجلالی کنی

اشک کان از بهرِ او بارند خلق　　گوهرست و اشک پندارند خلق

نالم آنرا نالها خوش آیدش　　از دو عالم ناله و غم بایدش

هرکه باشد شاه دردش را دوا　　گر چو نی نالد نباشد بینوا

۵۲ چون تضرع را برِ حق قدرهاست　　وان بها کانجاست زاری را کجاست

هین امید اکنون میان را چست بند　　خیز ای گرینده و دائم بخند

۵۳ که برابر می کند شاهِ مجید　　اشک را در وزن با خونِ شهید

نهد

اشک می بارد همی سوز از طلب　　همچو شمعِ سر بریده نیم شب

تا نگرید کودکِ حلوا فروش　　بحرِ بخشایش نمی آید بجوش

چون بگرید او بجوشد رحمتم　　آن خروشنده بنوشد نعمتم

رحمتم موقوفِ آن خوش گریهاست　　چون گریست از بحرِ رحمت موج خاست

۵۴ زامرِ حق وَابْکُوا کَثِیراً خوانده　　چون سرِ بریان چه خندان مانده

گفت فَلْیَبْکُوا کَثِیراً گوش دار　　تا بریزد شیرِ فضلِ کردگار

ذوقِ خنده دیده ای خیره خند　　ذوقِ گریه بین که هست آن کانِ قند

روشنیِ خانه باشی همچو شمع　　گر فرو باری تو همچون شمع دمع

اشک ۱۲

۵۱ [illegible] گر تو این انبان [illegible] چنانچه شیخ سعدی علیه الرحمه [illegible] اندرون از طعام خالی دار تا درو نور معرفت بینی ۱۲

۵۲ قوله چون تضرع [illegible] ورد زاری [illegible] عبارت از حالت ابتدائی [illegible] حالت انتها [illegible] ۱۲

۱۷۵ ۵۳ قوله که برابر میکند در حدیث شریف آمده است که جناب کبریا اشک گریه کنندگان را در روز حساب با خونِ شهیدان برابر خواهد کرد ازین جا ثابت شد که اجر گریستن با اجر جهاد برابر است ۱۲

۵۴ قوله زامر حق یعنی در قرآن مجید میفرماید که ولیبکوا کثیرا و باید که گریه بسیار کنند ۱۲

[۵۱] چون جهنم گریه آرد یاد آن — پس جهنم خوشتر آید از جنان
خنده‌ها در گریه‌ها آمد کتیم (پنهان) — گنج در ویرانها جو ای سلیم
[۵۲] تو که یوسف نیستی یعقوب باش — همچو او در گریه و آشوب باش
اشک خواهی رحم کن بر اشکبار — رحم خواهی بر ضعیفان رحم آر
[۵۳] پس بدان این اصل را ای اصل جو — هر کرا دردست او بردست گو
هر کجا دردی دوا آنجا رود — هر کجا پستیست آب آنجا رود
هر که او بیدارتر پر دردتر — هر که او آگاه‌تر رخ زردتر
ای دریغا اشک من دریا بدی — تا نثار دلبر زیبا بدی
دیده بر دیگران نوحه‌گری — مدتی بنشین و بر خود میگری
زابر گریان شاخ سبز و تر شود — زانکه شمع از گریه روشن‌تر شود
گر نباشد برق دل و ابر دو چشم — کی نشیند آتش تهدید و خشم
کی بروید سبزهٔ ذوق وصال — کی بجوشد چشمها ز آب زلال
کی گلستان راز گوید با چمن — کی بنفشه عهد بندد با سمن
کی چناری کف گشاید در دعا — کی درختی سر فشاند در هوا
کی شکوفه آستین پر نثار — بر فشاند گیرد ایام بهار
کی فروزد لاله را رخ همچو خون — کی گل از کیسه برآرد زر برون
زاری و گریه عجب سرمایه است — رحمت کلی قوی تر دایه است

تان

۵۱ قوله چون جهنم یعنی یاد عذاب دوزخ باعث گریه و یاد نعیم بهشت موجب خنده است پس یاد جهنم از یاد بهشت خوشتر آید گریه کنندگان ۱۲

۵۲ قوله تو که یوسف مراد از یوسف معشوقی و مراد از یعقوب عاشقی است یعنی تو که لیاقت معشوق بودن نداری پس باید که عاشق باشی و مثل عاشقان در گریه و زاری بسر کنی ۱۲

۱۷۶

۵۳ قوله پس بدان یعنی عشق و سوز را اصل حاصل [illegible] وصول معرفت الهی است حاصل [illegible] تا او [illegible] سبب [illegible] پیدا [illegible] ۱۲

[illegible]

گفت [۱] ادعوا الله بیزاری مباش — تا بجوشد شیرهای مهرهاش

دعوت [۲] زاریست روزی پنج بار — بنده را که در نماز آر و بزار

نعرهٔ موذن که حی [۳] علی الفلاح — وان فلاح این زاریست و اقتراح

تا نگرید ابر کی خندد چمن (از ان کننده ۱۲) — تا نگرید طفل کی جوشد لبن (آینده ۱۲)

طفل یکروزه همیداند طریق — که بگریم تا رسد دایهٔ شفیق

تو نمیدانی که دایهٔ دایگان — کم دهد بی گریه شیرا و رایگان

گریهٔ [۴] ابرست و سوز آفتاب (یعنی از تقاضا ۱۲) — استن دنیا همین دو رشته تاب

گر نبودی سوز مهر و اشک ابر — کی شدی اجسام با زفت و سطبر (یعنی ستون ۱۲ · سخت ۱۲ · فربه ۱۲)

کی بدی معمور این هر چار فصل — گر نبودی این تف و این گریه اصل

آفتاب عقل را در سوز دار — چشم را چون ابر اشک افروز دار

گریهٔ با صدق بر جانها زند — تا که چرخ و عرش را گریان کند

اثر تیز میکند ۱۲

حکایت

زاهدی را گفت یاری در عمل — کم گری تا چشم را ناید خلل (نارد)

گفت زاهد از دو بیرون نیست حال — چشم بیند یا نبیند آن جمال (از فرط گریستن ۱۲)

گر ببیند نور حق خود چه غمست — در وصال حق دو دیده کی کمست

ور نخواهد دید حق را گو برو — اینچنین چشم شقی گو کور شو (یعنی بصیرت دل ۱۲)

غم [۵] مخور از دیدگان عیسی تراست — چپ مرو تا بخشدت دو چشم راست

۱ه قوله گفت ادعوا الله اشارتست بآیهٔ فادعوا الله مخلصین له الدین یعنی بخوانید خدا را از روی اخلاص دین [illegible] او ۱۲

۲ه قوله دعوت زاریست یعنی نماز [illegible] حاجت نمودن برای [illegible] زاری در روز و شب پنج بار از شان [illegible] تضرع و زاری بحضرت باری نموده باشد ۱۲

۳ه قوله حی علی الفلاح یعنی بیایید بسوی رستگاری پس مقصود آنکه موذن که نعرهٔ حی علی الفلاح میزند گویا میگوید که بسبب این زاری بسوی رستگاری بیایید [illegible] ۱۷۷ خود را دریاب ۱۲

۴ه قوله گریهٔ ابر ظاهرست که نشو و نمای اشیای کائنات از وجود همین دو چیز که ابر و آفتاب باشد از حکم خالق برحق صورت می بندد ۱۲

۵ه قوله غم مخور یعنی هرگاه چشم تو از کثرت گریه بخوف ایزدی کور خواهد شد غم کوری مخور که رحمت ایزدی در حق تو مسیحائی خواهد کرد اختیار مکن که جانب دنیا [illegible] بگرایاند دو چشم راست بینا عنایت خواهد نمود ۱۲

باب شصت و نهم در دعا

گر نداری تو دم خوش در دعا [۵۱] | رو دعا میخواه ز اخوان صفا
آرزو میخواه [۵۲] لیک اندازه خواه | بر نتابد کوه را یک برگ کاه
در حدیث آمد که مومن در دعا | چون امان خواهد ز دوزخ از خدا
دوزخ از وی هم امان خواهد بجان | که خدا یا دور دارم از فلان
دوزخ از مومن گریزد آنچنان | که گریزد مومن از دوزخ بجان
زانکه گوید دوزخ ای مومن تو زود | برگذر که نور تو نارم ربود
ایمن [۵۳] آبادست این راه نیاز | ترکتازش گیر و با آن ره بساز
ای اخی [۵۴] دست از دعا کردن بدار | با اجابت یا رد اویت چه کار
هر که را دل پاک شد ز اعتزال | آن دعایش میرود تا ذو الجلال
پس بهر حاجت ای محتاج زود | تا بجوشد مد کرم دریای جود
آن چنان [۵۵] کن که دهانها مر ترا | در شب و در روزها گوید دعا
کان [۵۶] دعای شیخ نی چون هر دعاست | فانیست و گفت او گفت خداست
چون [۵۷] خدا از خود سوال و کد کند | پس دعای خویش را چون رد کند
آن دعای بیخودان خود دیگرست | آن دعا زو نیست گفت داورست
آن دعا حق میکند چون او فناست | آن دعا و آن اجابت از خداست
راه کن در اندرون خویش را | دور کن ادراک عقل اندیش را

یعنی دوزخ

یعنی از انسان ۱۲

بلکه از دعای شیخ دعای حق [illegible] ۱۲

۵۱ قوله گر نداری یعنی اگر ترا خضوع و خشوع با قلب حاضر نیست و ذوق و شوق نداری و از دعا [illegible] حاضر نمی توانی [illegible] لازم است که از بندگان خاص با صفا [illegible] در حق خود دعا طلبی [illegible]

۵۲ قوله آرزو میخواه یعنی انسان را لازم است که در حق خود بحسب لیاقت و در خور حال خویش دعا بکند و باشد و اگر زیاده از مقدار استعداد خود خواهش خواهد کرد چگونه متحمل آن خواهد شد چنانکه برگ کاه طاقت تحمل کوه ندارد ۱۲

۵۳ قوله ایمن آباد یعنی دعا و التجا برای رهائی خود موجب امن و امانست پس انسان را باید که درین باب سعی بسیار کرده باشد ۱۲

۵۴ قوله ای اخی [illegible]

[illegible]

۵۵ قوله آن چنان [illegible]

[illegible] ۱۲

۵۶ قوله کان دعای [illegible]

[illegible]

۵۷ قوله چون [illegible]

[illegible]

کیمیا داری دوای پوست کن / دشمنان را زین صناعت دوست کن

چون شدی زیبا بدان زیبا رسی / کو رهاند روح را از بیکسی

واسطه مخلوق نی اندر میان / بیخبر زان لابه کردن جسم و جان

بندگان حق رحیم و بردبار / خوی حق دارند در اصلاح کار

مهربان بی رشوتان یاری گران / در مقام سخت و در روز گران

هین بجو این قوم را ای مبتلا / هین غنیمت دارشان پیش از بلا

نی همه ملک جهان دون دهند / صد هزاران ملک گوناگون دهند

داد داد حق شناس و بخشش / عکس آن داد است اندر پنج و شش

گر بود داد خسان افزون ز ریگ / تو نمانی وان بماند مرده ریگ

عکس آخر چند پاید در نظر / اصل بینی پیشه کن ای کج نظر

حق چو بخشش کرد بر اهل نیاز / با عطا بخشیدشان عمری دراز

خود که گوید این در رحمت نثار / که / که نیابد در اجابت صد هزار

ای بسا مخلص که نالد در دعا / تا رود دود خلوصش بر سما

تا رود بالای این سقف برین / بوی مجمر از انین المذنبین

پس ملائک با خدا نالند زار / هر دعائی / کای مجیب هر دعا وای مستجار

بنده مومن تضرع می کند / او نمی داند بجز تو مستند

صله ها بیگانگان را می دهی / تو عطا / از تو دارد آرزو هر مشتهی

تملق و چاپلوسی ۱۲

ای بروم و نیا ۱۲

گریه علاء هبان ۱۲

۱۲۹

قوله ۵ اگر مردم دنیا هر قدر که خواهند داد آخر روزی تو معدوم خواهی شد و بخشیده ایشان همراه تو نخواهد رفت بخلاف عطیه الهی که در دنیا و آخرت همراه بنده می باشد ۱۲

قوله ۶ خود که گوید یعنی کیست که در رحمت الهی را کوفت و از رحمت او محروم ماند ۱۲

قوله ۷ بضم اول و کسره نون

۵۱ قوله حاجت آوردش یعنی جناب کبریا در جواب ملائکه ارشاد می فرماید که حاجت کشان کشان بسبب [illegible] خود بسوی من یعنی آورد و غفلت پس اگر حاجت او را جلد روا سازم باز در همان غفلت [illegible] افتادن در محنت در توقف اجابت دعاهای بندگان یعنی باشد ۱۲

حق بفرماید نه از خواری اوست — عین تاخیر عطا یاری اوست
۵۱ حاجت آوردش ز غفلت سوی من — آن کشیدش مو کشان در کوی من
گر بر آرم حاجتش او وا رود — هم در آن بازیچه مستغرق شود
گرچه مینالد بجان یا مستجار — دل شکسته سینه خسته گو بزار
من برین در دار وارش می کنم — از ره پنهان شکارش می کنم
خوش همی آید مرا آواز او — وان خدایا گفتن وآن راز او
بی مرادی مومنان از نیک و بد — تو یقین میدان که بهر این بود

رسان

گو بزار

[illegible]

حکایت

دزدکی از مارگیری مار برد — ز ابلهی آنرا غنیمت می شمرد
وا رهید آن مارگیر از زخم مار — مار کشت آن دزد خود را از ازار
مارگیرش دید و پس بشناختش — گفت از جان مار من پرداختش
۵۲ در دعا میخواستی جانم ازو — کش بیابم مار بستانم ازو
شکر حق را کان دعا مردود شد — من زیان پنداشتم آن سود شد
بس دعاها کان زیانست و هلاک — وز کرم می نشنود یزدان پاک
۵۳ پنبه اندر گوش حس دون کنید — بند حس از چشم خود بیرون کنید

باب هفتادم در حواس

۵۴ پنبه آن گوش سر گوش سر است — تا نگردد این کر آن باطن کر است

یعنی گوش سر و چشم ۱۲

۵۲ قوله در دعا یعنی آن مارگیر می گوید که من دعا میکردم که اگر آن دزد را بیابم مار خود را از آن دزد بگیرم پس خوب شد که دعای من بدرجهٔ اجابت نرسید ورنه این مار مثل دزد مرا هلاک میکرد ۱۲

۵۳ قوله پنبه اندر یعنی تا آنکه حواس ظاهری معطل نشوند

۸۰ الصمت

حواس باطنی [illegible] رجوع بحواس [illegible] رجوع بحضرت [illegible] و توجه بحواس باطنی وارد ۱۲

۵۴ قوله پنبه آن گوش یعنی [illegible] سر نهاده ماندن گوش ظاهری باعث کر بودن گوش باطنی است تا وقتیکه گوش ظاهری [illegible] باشد گوش باطنی [illegible] [illegible] حواس ظاهری [illegible] [illegible] حواس ظاهری [illegible] گوش [illegible]

[illegible]

بی حس و بی گوش و بی فکرت شوید   تا خطاب ارجعی را بشنوید
سیر بیرونیست قول و فعل ما   سیر باطن هست بالای سما
زان سو حس عالم توحید دان   گر یکی خواهی بدان جانب بران
حس خشکی دید کز خشکی بزاد   عیسی جان پای در دریا نهاد
چونکه عمر اندر ره خشکی گذشت   گاه کوه و گاه دریا گاه دشت
سیر جسم خشک بر خشکی فتاد   سیر جان پا در دل دریا نهاد
آب حیوان از کجا خواهی تو یافت   موج دریا را کجا خواهی شگافت
حس دنیا نردبان این جهان   حس دینی نردبان آسمان
صحت این حس ز معموری تن   صحت آن حس ز ویرانی بدن
صحت این حس بجوئید از طبیب   صحت آن حس بجوئید از حبیب
گوش جان و چشم جان جز این حسست   گوش عقل و گوش حس زین مفلس ست
شاه جان مر جسم را ویران کند   بعد ویرانیش آبادان کند
ساز و اسرافیل روزی ناله را   جان دهد پوسیده صد ساله را
انبیا را در درون هم نغمهاست   طالبان را زان حیات بی بهاست
نشنود آن نغمها را گوش حس   کز ستمها گوش حس باشد نجس
رو بر سلطان و کار و بار بین   حسن تجری تحتها الانهار بین
اینچنین حسها و ادراکات ما   قطره باشد دران بحر صفا

بر بر

[illegible] ۱۲

۴۹ قوله حس خشکی یعنی حواس ظاهری پابند عالم ظاهر باشند و حواس باطنی در عالم معنی سیر میکنند بسبب مراد از خشکی عالم صورت و مراد از دریا عالم معنی باشند و نظایر بسیار است

۵۰ قوله عیسی بندگان مقبول ایزدی بر روی آب بی تکلف میروند چنانکه بر روی زمین ۱۲

۵۲ قوله شاه جان غرض از ویرانی جسم محنت کشی ریاضت و عبادت ست و بی شبهه نتیجه این ریاضت راحت جاودانی باشد ۱۲

راهِ حس راهِ خرانست ای سوار ❊ ای خرانرا تو مزاحم شرم دار

پنج حسی هست جز این پنج حس ❊ آن چو زرّ سرخ واین حسها چو مس

اندران بازار کاهل محشر اند ❊ حسِ مس را چون حسِ زر کی خرند

حسِ ابدان قوتِ ظلمت میخورد ❊ حسِ جان از آفتابی میچرد

[۱] چشمِ حس را هست مذهب اعتزال ❊ دیدهٔ عقلست سُنّی در وصال

سخرهٔ حس اند اهلِ اعتزال ❊ خویش را سُنّی نمایند از ضلال

هر که در حس ماند او معتزلیست ❊ گرچه گوید سُنّیم از جاهلیست

چون ز حس بیرون نیاید آدمی ❊ باشد از تصویر غیبی اعجمی

[۲] گر بدیدی حسِ حیوان شاه را ❊ پس بدیدی گاو وخر الله را

گر نبودی حسِ دیگر مر ترا ❊ جز حسِ حیوان ز بیرونِ هوا

[۳] پس بنی آدم مکرم کی بدی ❊ کی بحسِ مشترک محرم شدی

خاک زن در دیدهٔ حس بینِ خویش ❊ دیدهٔ حس دشمنِ عقلست وکیش

دیدهٔ حس را خدا اعماش خواند ❊ بت پرستش گفت وضدِّ ماش خواند

زانکه او کف دید و دریا را ندید ❊ زانکه حالی دید و فردا را ندید

ور دو چشمِ حق شناس آمد ترا ❊ دوست پر بین دیدهٔ هر دو سرا

[۴] پس دو چشمِ روشن ای صاحب نظر ❊ مر ترا صد مادرست وصد پدر

خاصه چشمِ دل که آن هفتاد توست ❊ وین دو چشمِ حس خوشه چین او ست

عرصه

ای ظاهر ۱۲ نادان ۱۲ ای از دوست ۱۲ ای پاکیزه ۱۲

۱ در بیت جهان متعذرست ودر آخرت بنواسطه کریمه الی ربها ناظرة از دولت دیدار پروردگار بهره ور خواهند شد وحدیث شریف یعنی انکم سترون ربکم کما ترون القمر لیلة البدر [illegible] مذهب حق اهل سنت است ۱۲ مذهب اهل سنت که رویت باری [illegible] قیاس می کنند بر امور دیدنی امور آخرت را [illegible] بسبب نقش [illegible] گویا استدلال جانب باری از معتزله [illegible] حس [illegible]

۲ قوله گر بدیدی یعنی حیوانات را این قدر ادراک [illegible] ۱۸۲ [illegible] بشناسند [illegible] حیوانات [illegible] تجلیات [illegible] ۱۲

۳ قوله پس بنی آدم شرف نوع انسان بسبب حواس باطنی است [illegible] حیوانات [illegible] حواس باطنی [illegible]

۴ قوله پس دو چشم [illegible] ۱۲

دیدهٔ حسی زبون آفتاب — دیدهٔ ربانی جوی و بیاب
تا زبون گردد به پیش آن نظر — شعشعات آفتاب با شرر
کان نظر نوری و این ناری بود — نار پیش نور بس تاری بود
چشم ظاهر ضابطهٔ حلیهٔ بشر — چشم سر حیران ما زاغ البصر
دیدهٔ تن دائما تن بین بود — دیدهٔ جان جان پرفن بین بود
ور گداز این جمله تن را در بصر — در نظر رو در نظر رو در نظر
یک نظر دو گز همی بیند ز راه — یک نظر دو کون دید و روی شاه
در میان این دو فرق بیشمار — سرمه جو والله اعلم بالسرار

بشر
گداز

یعنی چشم سر ۱۲
چشم دل ۱۲
یعنی دو جهان ۱۲

باب هفتاد و یکم در مذمت بدن

چون ز ره دان این تن پر حیف را — نی شتا را شاید و نی صیف را
قیمتش کاهی نه و حرصش چو کوه — جسته بی‌وجهی وجوه از هر گروه
بت شکستن گیر ابراهیم وار — کو بت تن را فدا کرده بنار
گرز بر خود زن منی را در شکن — زانکه پنبه گوش آمد چشم تن
تن چو شد بیمار داروجوت کرد — ور قوی شد مر ترا طاغوت کرد
هر که شیرین میزید او تلخ مرد — هر که او تن را پرستد جان نبرد
گوسفندان را ز صحرا میکشند — آنکه فربه‌تر مر او را میکشند
چشم آخربین تواند دید راست — چشم آخربین غرورست و خطاست

گرسنه ۱۲
یعنی دیو ۱۲
یعنی بیفکند متاع دنیا ۱۲

۱ قوله دیدهٔ حسی یعنی چشم سر [illegible]
۲ قوله چشم ظاهر یعنی [illegible]
آرایش [illegible]
۳ قوله [illegible]
تن خاکی [illegible]
۴ قوله [illegible]

۱۸۳ قدر و قیمت بدن خاکی بمقدار کاه هم نیست و حرص و هوس مثل کوه دارد و با این همه طالب و سائل هر قسم غذا بوده است ۱۲

۵ قوله گرز بر خود یعنی سر غرور و خودی را از گرز ریاضت بشکن زیرا که منی و تکبر برای گوش و چشم تن بجای پنبه است که از شنیدن و دیدن امور حق باز میدارد ۱۲

۱۰

۵۱ قوله این جهان تن یعنی تن خاکی بسبب [illegible] بغفلت با موران [illegible] انسان را گمراه میکند مگر آنکس که خود [illegible] نفسانی گذاشت از دست این مرکب رهائی یافت ۱۲

۵۲ قوله آن تنی بطور تمثیل می فرمایند که هر جسم که در اصل رنجوری دارد اگر آن را در عسل غوطه دهی به نشود با وصف اینکه جناب کبریا عسل را موجب شفای هر مرض فرموده است ۱۲

روز مرگ این حس تو باطل شود
نور جان داری که یار دل شود

در لحد این چشم را خاک آگند
هست آنچه گور را روشن کند

آن زمان که دست و پایت بر درد
پر و بالت هست تا جان بر پرد

آن زمان که جان حیوانی نماند
جان باقی بایدت بر جان فشاند

چونکه گشته گرد این جسم گران
زنده گردد هستی اسرار دان

این جهان تن غلط انداز شد
جز مر آنرا کو ز شهوت باز شد

آن تنی را که بود در جان خلل
خوش نگردد گر بگیری در عسل

این کسی داند که روزی زنده بود
از کف آن جان جامی ربود

این تن از فکرت معکوس رو
صد هزار آزاد را کرده گرو

زین بدن اندر عذابی ای پسر
مرغ روحت بسته با جنس دگر

جان گشاید سوی بالا بالها
در زده تن در زمین چنگالها

سر گرانی و کسل خود از تن ست
جان ز خفت جمله در پریدنست

گنده تن راز پای جان بکن
تا کند جولان بگرد آن چمن

سجده نتوان کرد بر آب حیات
تا نیابی زین تن خاکی نجات

چون بمردم از حیات بوالبشر
حق مرا شد سمع و ادراک و بصر

پند من بشنو که تن بند قویست
کهنه بیرون کن گرت میل نویست

باز کن بیگار غم را بر تنت
بر دل و جان کم نه آن جان کندنت

۵۳ قوله این کسی یعنی این رمز را کسی داند که دلش زنده باشد و از دست حبیب جام باده حقیقت یافته باشد ۱۲

۵۴ قوله زین بدن ای روح [illegible] مرغ روح [illegible] نفسانی تعلق [illegible]

۱۸۴

۵۵ قوله جان گشاید یعنی اقتضای روح [illegible]

۵۶ [illegible]

۵۷ قوله [illegible] از عبادت [illegible]

۵۸ [illegible]

حواس

[illegible]

در زمین مردمان خانه مکن
کار خود کن کار بیگانه مکن

کیست بیگانه تن خاکی تو
کز برای اوست غمناکی تو

لامکان مسکن بود هرجا تن
نزد عارف این بود حب الوطن

این همان خرگاه آمد روح را
یا مثال کشتی مر نوح را

تن قفس شکلست تن شد خار جان
در فریب داخلان و خارجان

اینش گوید من شوم همراز تو
وانش گوید من نیم انباز تو

اینش گوید نیست چون تو در وجود
در جمال و فضل و در احسان و جود

آنش گوید هر دو عالم آن تست
جمله جان و مان طفیل جان تست

او چو بیند خلق را سرمست خویش
از تکبر میرود از دست خویش

گشت آن مشک گدای ژنده دلق
از سجود و از تحیتهای خلق

او نداند که هزاران را چو او
دیو افگندست اندر آب جو

لطف سالوس جهان خوش لقمه است
کمترش خور کان پر آتش لقمه است

آتشش پنهان و ذوقش آشکار
دود او ظاهر شود پایان کار

هرکه داد او حسن خود را در مزاد
صد قضای بد سوی او رو نهاد

چشمها و خشمها و رشکها
بر سرش ریزد چو آب از مشکها

دشمنان او را ز غیرت میدرند
دوستان هم روزگارش میبرند

در پناه لطف حق باید گریخت
کو هزاران لطف بر ارواح ریخت

یعنی اندک غرورش پیدا شد ۱۲

۱۸۵

۵۳ قوله تن قفس یعنی جسم بمنزله قفس ست برای طائر روح و مراد از داخلان و خارجان احباب دنیا که انسان را از ابله فریبی گمراه می کنند ۱۲

۵۴ قوله گشت آه دریغ مشک کاف تصغیر یا تحقیر باید فهمید یعنی هرگاه مردم دنیا با او در کمال اطاعت وانکسار پیش آمدند و کلمات حیرت افزا با و گفتند آن بیچاره گمراه شد یا مغرور گردید

[illegible]

قوله ۱ اشتر آمد [illegible] قالب خاکی انسان را [illegible] اشتر خار خورنده [illegible] زاده گفته بجهت قافیه [illegible] مصطفی [illegible]

قوله ۲ قسم شان [illegible] یعنی حصه موش و مار [illegible] در عالم بهار هم همان [illegible] خاکست [illegible] جهانی نعمتها پر [illegible] از خاک [illegible] قناعت کرده ۱۲

اشتر آمد این وجود خارخوار
مصطفی زادی برین اشتر سوار

اشترا تنگ گلی بر پشت تست
کز نسیمش در تو صد گلزار رست

میل تو سوی مغیلانست و ریگ
تا چه گل چینی ز خار ای مرده ریگ

تا تو تن را چرب و شیرین میدهی
جوهر جان را نه بینی فربهی

این شراب و این کباب و این شکر
خاک رنگین ست و نقشین ای پسر

قوت اصلی را فرامش کرده
روح را اندر مرض آورده

قوت اصلی بشر نور خداست
قوت حیوانی مر او را ناسزاست

گر جهان باغی پر از نعمت شود
قسم موش و مار هم خاکی بود

قسم شان خاکست وگر دی گر بهار
میر گوئی خاک چون نوشی چو مار

گل مخور گل را مخور گل را مجوی
زانکه گل خوارست دایم زرد روی

این دهان خود خاک خواری آمدست
لیکه خاکی را که آن رنگین شدست

چونکه خوردی و شد آنها لحم و پوست
رنگ لحمش داد و این هم خاک گوست

هم ز خاکی بخیه بر گل میزنند
جمله را هم باز خاکی میکنند

هندی و قپچاق و رومی و حبش
جمله یکرنگ اند اندر گور خوش

تا بدانی کان همه رنگ و نگار
جمله روپوشست و مکر و مستعار

رنگ باقی صبغة الله است و بس
غیر این بر بسته دان همچون جرس

ای بدیده لوتهای چرب خیز
فضله آن را ببین در آب ریز

قوله ۳ درین مصراع دو لطف ست یکی اینکه زرد رو در اصطلاح شرمنده است دیگر اینکه هر که گل می خورد رنگ آن کس زرد میگردد ۱۲

قوله ۴ این دهان یعنی دهان انسان خورنده خاکست و خاک رنگین مراد از غذاهای لطیف باشد و ظاهرست که وجود جمله اشیا از خا[ک] [illegible]

۱۸۶

قوله ۵ هم ز خاکی مراد از خاک پخته غذاست و مراد از گل انسان یعنی گل انسان را بخیه میزنند و سبز می کنند ۱۲

قوله ۶ رنگ باقی [illegible] اسلام است [illegible]

مر خبیث را گو که آن خوبیت کو	بر طبق آن ذوق و آن نغزیت کو
(ای فضله ۱۲)
گوید آن دانه بد و من دام آن	چون شدی تو صید دانه شد نهان
گر میان مشک تن را جا شود	روز مردن گند او پیدا شود
آن منافق ۵۱ مشک بر تن می نهد	روح را در قعر گلخن می نهد
مشک را بر تن مزن بر دل بمال	مشک چه بود نام پاک ذو الجلال

باب هفتاد و دوم در مذمت نفس

۵۲ مادر بتها بت نفس شماست	زانکه آن بت مار و این بت اژدهاست
بت سیاه آبست در کوزه نهان	نفس مر آب سیه را چشمه دان
آن بت منحوت چون سیل سیاه	نفس بتگر چشمه بر شاهراه
بت شکستن سهل باشد نیک سهل	سهل دیدن نفس را جهلست جهل
۵۳ صورت نفس ار بجوئی ای پسر	قصهٔ دوزخ بخوان با هفت در
هر نفس مکری و در هر مکر آن	غرقه صد فرعون با فرعونیان
۵۴ صد زبان و هر زبانش صد لغت	زرق و دستانش نیاید در صفت
(مکر ۱۲) (فریب ۱۲)
در خدای موسی و عمران گریز	آب ایمان را ز فرعونی مریز
(ای مغرور ۱۲)
آهن نفس ۵۵ و هوا بر هم مزن	کین دو میزایند همچو مرد و زن
بسکه خود را کرده بند هوا	گر کلی را کرده تو اژدها
ای تو شیری در تگ این چاه زرد	نفس چون خرگوش خونت میخورد

۵۱ قوله آن منافق یعنی آن کس که تن خود را آرایش میدهد بجهت تن خود بوی خوش می اندازد و روح خود را بدبو میکند حاصل آنکه ۱۲

۵۲ قوله مادر بتها یعنی اصل بتها نفس انسان است و پرستش بت هم از نفس است ۱۲

۵۳ قوله صورت نفس یعنی اگر حقیقت نفس را بجوئی پس نفس مانند دوزخ است چنانکه دوزخ را هفت در است و حق تعالی در کلام مجید ۱۸۷ لها سبعة ابواب ارشاد فرموده است ۱۲

۵۴ قوله صد زبان یعنی مکر و کید نفس را پایانی نیست که بحیطهٔ شمار درآید ۱۲

۵۵ قوله آهن نفس یعنی نفس و خواهش نفس را جمع مکن که از اجتماع این هر دو هزارها فساد پیدا می شود ۱۲

[۱] شیر را خرگوش در زندان نشاند ننگ شیری کو ز خرگوشی بماند
نفس خرگوشت بصحرا در چرا تو بقعر این چه چون و چرا
ای که خود را شیر یزدان خوانده سالها شد با سگی درمانده
آلت اشکار خود جز سگ مدان کمترک انداز سگ را استخوان
زانکه سگ چون سیر شد سرکش شود کی سوی صید و شکاری خوش دود
چون کند این سگ برای تو شکار چون شکار سگ شدستی آشکار
[۲] آب تماجیست آب روی عام که سگ شیطان ازو یابد طعام
هین سگ این نفس را زنده مخواه کو عدو جان تست از دیرگاه
آدمی را دشمن پنهان بسیست آدمی با حذر عاقل کسیست
دشمن ار چه دوستانه گویدت دام دان گرچه ز دانه گویدت
گر ترا قندی دهد آن زهر دان گر ترا لطفی کند آن قهر دان
[۳] آن عجب نبود که میش از گرگ جست این عجب کین میش دل در گرگ بست
گرگ اگر با تو نماید روبهی هین مکن باور که ناید زو بهی
آنچه گوید نفس تو کاینجا بدست مشنوش چون کار او ضد آمدست
تو خلافش کن که از پیغمبران این چنین آمد وصیت در جهان
دوزخست این نفس و دوزخ اژدهاست کو بدریاها نگردد کم و کاست
هفت دریا را در آشامد هنوز کم نگردد سوزش آن خلق سوز

[۱] قوله شیر را [illegible] قصه شیر و خرگوش در دفتر اول مرقومست که خرگوش از مکر و فریب شیر را در چاه انداخت پس دراینجا مراد بر شیر که از دست خرگوش عاجز آمد و دراینجا اشاره بکسی عقل و نفس است ۱۲

[۲] قوله آب تماجی مراد از آب روی عام خوشامد و تملق باشد یعنی کلمات چاپلوسی خلائق آب تماجی است که غذا سگ باشد و ظاهرست که نفس انسان از خوشامد [illegible] فربه می‌شود و قوت او [illegible] نفس میگیرد و [illegible] نباید داد [illegible]

[۳] قوله آن عجب نبود [illegible] مراد از میش عقل و روح و مراد از گرگ نفس و شیطان [illegible] اگر گرگ نفس [illegible] از نفس [illegible] روح و [illegible] نفس [illegible] عقل و روح با نفس [illegible] باشد ۱۲

عالمی را لقمه کرد و در کشید — معده‌اش نعره زنان هل من مزید
چونکه جزو دوزخست این نفس ما — طبع کل دارد همیشه جزوها
هر که مرد اندر تن او نفس گبر — مر ورا فرمان برد خورشید و ابر
نفس‌ها خود را کش جهانی زنده کن — خواجه گشتست و را بنده کن
کشتن این کار عقل و هوش نیست — شیر باطن سخرهٔ خرگوش نیست
این قدم حق را بود کو را کشد — غیر حق خود که کمان او کشد
در کمان ننهند الا تیر راست — این کمان را بازگون کج تیرهاست
راست شو چون تیر و واره از کمان — کز کمان هر راست بجهد بیگمان
چونکه واگشتم ز پیکار برون — روی آوردم به پیکار درون
قد رجعنا من جهاد الاصغریم — با نبی اندر جهاد اکبریم
ای شهان کشتیم ما خصم برون — ماند خصمی زو بتر در اندرون
قوت از حق خواهم و توفیق لاف — تا بسوزن برکنم این کوه قاف
سهل شیری دان که صفها بشکند — شیر آن باشد که خود را بشکند
گاو نفس خویش را زوتر بکش — تا شود روح خفی زنده و بهش
این سگان کشتی ورا که بهر آن ولی — هر دمی قصد عزیزی میکنی
نفس کشتی باز رستی ز اعتذار — کس ترا دشمن نماند در دیار
رحم بر عیسی کن و بر خر مکن — طبع را بر عقل خود سرور مکن

۱ [illegible] اشاره است [illegible]

یعنی بدست خالق نفس ۱۲

۲ قوله نفس خود را [illegible] یعنی کشتن نفس [illegible] یعنی کشتن خواجه خود را که این بنده [illegible] قتل کرده است یا روح ۱۲ خواجه [illegible] نفس

۳ قوله در کمان [illegible] کمان [illegible] و این کمان [illegible] یعنی نفس [illegible] ۱۲

۴ [illegible] ۱۸۹

۵ قوله چونکه مراد از پیکار برون همین جنگ و جدل با اسلحه ظاهر است و عبارت از پیکار درون مقاتله و قتال با نفس است چنانچه در حدیث شریف آمده است که بازگشتیم از جهاد اصغر که محاربت با کفار است بسوی جهاد اکبر که مقابله با نفس است ۱۲

[illegible] از نفس [illegible] ۱۲

مخفف زود تر ۱۲

سالها خربنده بودی بس بود   زانکه خربنده ز خر واپس بود
ترک عیسی کرده خر پرورده   لاجرم چون خر برون پرده
غیر فهم و جان که در گاو و خرست   آدمی را عقل و جان دیگرست
بلبشهٔ آمد وجود آدمی   پر حذر شو زین وجود ار زادمی
گرد نفس و روزگار او مپیچ   هر چه آن نه کار حق هیچست هیچ
نفس تست آن مادر بد خاصیت   که فساد اوست در هر ناحیت
از وی این دنیای خوش بر تست تنگ   از پی او با حق و با خلق جنگ
نفس میخواهد که تا ویران کند   خلق را گمراه و سرگردان کند
نفس خود را زن شناس از زن بتر   زانکه زن جزویست نفست کل شر
مشورت با نفس خود گر میکنی   هر چه گوید کن خلاف آن دنی
گر نماز و روزه میفرمایدت   نفس مکارست مکری زایدت
نفس را تسبیح و مصحف در یمین   خنجر و شمشیر اندر آستین
مصحف و سالوس او باور مکن   خویش با او همسر و همسر مکن
نفس بدعهدست زار و گفتنیست   او دنی و قبله گاه او دنیست
نفس اگر چه زیرکست و خورده دان   قبله اش دنیاست او را مرده دان
دشمنی داری چنین در سر خویش   مانع عقلست و خصم جان و کیش
نان جو حقا حرامست و فسوس   نفس را در پیش نه نان سبوس

بر آنکه در بارگاه سلطانی نمود
اسپ را با بار یابی باشند خر سوار
را پس ازین سبب از حضور درگاه
قدسی دست محروم بوده ۱۲
۵۳ قوله نفس تست اشاره
بسوی قصهٔ آن پسر و مادرست
در دفتر دوم مفصل رقوم شده
و بالاجمال اینکه پسری مادری
داشت زناکار و آن پسر کسی را
که با مادرش زنا میکرد قتل
میساخت و از قتل کردن زانیان
کثیر عاجز آمد آخر الامر [illegible]

[illegible]

۱۹۰

دشمن راه خدا را خوار دار / دزد را منبر منه بر دار دار

مراد از نفس [illegible] گرش باشد ۱۲ — یعنی گردن هندی کا سولی ۱۲

دزد را تو دست ببریدن پسند / از بریدن عاجزی دستش ببند

گر نبندی دست او دست تو بست / گر تو پایش نشکنی پایت شکست

گرگ درنده ست نفس تو یقین / چه بهانه می‌نهی بر هر قرین

پس ترا هر غم که پیش آید ز درد / بر کسی تهمت منه بر خویش گرد

همچو فرعونی که موسی هشته بود / طفلگان خلق را سر می‌ربود

آن عدو در خانهٔ آن کوردل / با عدو خوش بیگناهان را اذل

چه خرابت میکند نفس لعین / دور می‌اندازدت سخت این قرین

الخ

در خبر بشنو تو این پند نکو / بین جنبیکم لکم اعدا عدو

طمطراق این عدو مشنو گریز / کو چو ابلیس ست در رنج و ستیز

سفیهان چرب و شیرین ۱۲

بر تو او از بهر دنیا و نبرد / آن عذاب سرمدی را سهل کرد

چه عجب گر مرگ را آسان کند / او ز سحر خویش صد چندان کند

آدمی اندر بلا گشته بدست / نفس کافر نعمتست و گمرهست

تو سلیمانی شو که تا دیوان تو / سنگ می‌برند از پی ایوان تو

تو سلیمان باش بی وسواس و ریو / تا ترا فرمان برد جنی و دیو

خاتم تو این دلست و هوش دار / تا نگردد دیو را خاتم شکار

جان که او دنبالهٔ زاغان پرد / زاغ او را سوی گورستان برد

قوله در خبر یعنی از حضرت
صلی الله علیه وسلم در حدیث وارد است که اعدی
عدوک نفسک التی بین جنبیک
یعنی دشمن‌ترین دشمنان تو
نفس تست که میانه دو پهلوی
تو جا دارد ۱۲

هین مرو اندر پی نفس چو زاغ
کو بگورستان برد نی سوی باغ

گر روی رو در پی عنقای دل
سوی قاف مسجد اقصای دل

در ضلالت هست صد کل را کله
نفس زشتت کفر ناک و پر سفه

زین سبب میگویم ای بنده فقیر
سلسله از گردن سگ بر مگیر

گر معلم گشت این سگ هم سگست
باش ذلت نفسه کو بد رگست

جمله قرآن شرح خبث نفسهاست
بنگر اندر مصحف آن چشمت کجاست

ذکر نفس عادیان کالت نیافت
در قتال انبیا مو می شکافت

مر بشر را پنجه و ناخن مباد
که نه دین اندیشد آنگه نی سداد

قرن قرن از نفس شوم بی ادب
ناگهان اندر جهان میزد لهب

تو ستوری هم که نفست غالبست
حکم غالب را بود ای خود پرست

خر نخواندست اسپ خواندت ذو الجلال
اسپ تازی را عرب گوید تعال

قل تعالوا قل تعالوا گفت رب
ای ستوران رمیده از ادب

میر آخر بود حق را مصطفی
بهر استوران نفس پر جفا

قل تعالوا قل تعالوا ای غلام
هین که ان الله یدعو الی السلام

قل تعالوا گفته که من حافظم
تا ریاضت تان دهم من رایضم

نفسها را تا مروض کرده ام
زین ستوران بس لگدها خورده ام

هر کجا باشد ریاضت باره
از لگدهاش نباشد چاره

قوله ذکر نفس عادیان یعنی خباثت نفس قوم عاد را باید که دید که با وجود آنکه اسباب محاربه با انبیا نیز نداشتند و با وجود این بی سامانی در قتل انبیا فکری و اندیشه می نمودند ۱۲

قوله مر بشر را مضمون این شعر مطابق این کریمه است ولو بسط الله الرزق لعباده لبغوا فی الارض ۱۲

[illegible]

[۵۰]لاجرم اغلب بلا بر انبیاست
که ریاضت دادن خامان بلاست

[۵۱]آنچه در فرعون هست اندر تو هست
لیک اژدرهات محبوس چهیست

آتشت را هیزم فرعون نیست
زانکه چون فرعون او را عون نیست

حکایت

یک حکایت بشنو از تاریخ گوی
تا بری زین راز سرپوشیده بوی

مارگیری رفت سوی کوهسار
تا بگیرد او بافسونهاش مار

او همی جستی یکی مار شگرف
گرد کوهستان و در ایام برف

اژدهای مرده دید آنجا عظیم
که دلش از شکل او شد پر ز بیم

مارگیر اندر زمستان شدید
مار میجست اژدهای مرده دید

[۵۲]مارگیر از بهر حیرانی خلق
مار گیرد اینت نادانی خلق

آدمی کوهست چون مفتون شود
کوه اندر مار حیران چون شود

خویشتن نشناخت مسکین آدمی
از فزونی آمد و شد در کمی

صد هزاران مار که حیران اوست
او چرا حیران شدست و ماردوست

مارگیر آن اژدها را برگرفت
سوی بغداد آمد از بهر شگفت

اژدهایی چون ستون خانهٔ
میکشیدش از پی دانگانهٔ

او همی مرده گمان بردش ولیک
زنده بود و او ندیدش نیک نیک

او ز سرماها و برف افسرده بود
زنده بود و شکل مرده مینمود

هم کژدهاے مرده آورده ام ؞ در شکارش بس جگرها خورده ام

۵۰ قوله لاجرم چون انبیا علیهم الصلوة والسلام برای هدایت گمراهان مبعوث شدند لامحاله از دست منکران رنج والم بردند ۱۲

۵۱ قوله آنچه در فرعون یعنی نفس سرکش مثل فرعون تو نیز داری لیکن بسبب نقصان اسباب و ذریعت حاجت بهستی ۱۲

۵۲ قوله مارگیر یعنی این گمان باشد که ۱۹۳ ۲۷ برای تماشای مردم مار را میگیرد این سراسر نادانی آنهاست بلکه او برای معیشت خود این پیشه را اختیار کرده است ۱۲

۵۳ قوله آدمی یعنی انسان را جناب کبریا شرف وعقل و کمال هرگونه عنایت فرموده است پس مقام افسوس است که انسان قدر خود را نشناخته از ترقی به تنزل میگراید و خود را ذلیل میگرداند ۱۲

عالم افسرده است و نام او جماد / جامد افسرده بود ای اوستاد
باش تا خورشید حشر آید عیان / تا ببینی جنبش جسم جهان
این سخن پایان ندارد مارگیر / میکشید آن مار را با صد زحیر
تا به بغداد آمد آن هنگامه جو / تا نهد هنگامهٔ بر چارسو
بر لب شط مرد هنگامه نهاد / غلغله در شهر بغداد اوفتاد
مارگیری اژدها آورده است / بوالعجب نادر شکاری کرده است
جمع آمد صد هزاران خام ریش[۵۲] / صید او گشته چو او از ابلهیش
منتظر ایشان و هم او منتظر / تا که جمع آیند خلق منتشر
مردم و هنگامه افزون تر شود / کدیه[۵۳] و توزیع[۵۴] نیکوتر شود
جمع آمد صد هزاران ژاژخا / حلقه کرده پشت پا بر پشت پا
مرد را از زن خبر نی ز ازدحام / فتنه درهم چون قیامت خاص و عام
اژدها کز زمهریر افسرده بود / زیر صد گونه پلاس و پرده بود
بسته بودش با رسنهای غلیظ[۵۵] / احتیاطی کرده بودش آن حفیظ
در درنگ و انتظار اتفاق / تافت بر آن مار خورشید عراق
آفتاب گرم سیرش گرم کرد / رفت از اعضای او اخلاط سرد
مرده بود و زنده گشت او از شگفت / اژدها بر خویش جنبیدن گرفت
خلق را از جنبش آن مرده مار / گشتشان آن یک تحیر صد هزار

[۵۱] یعنی عالم افسرده بمنزلهٔ بی‌حس حال عالم است که در غفلت افتاده اند و هرگاه خورشید حشر خواهند دید مثل همان مار افسرده که از تابش آفتاب قوت حاصل کرد و افسردگی از و زائل گردید بیدار و هوشیار خواهند شد ۱۲

[۵۲] خام ریش یعنی [illegible] ۱۹۴ [illegible] ۱۲ نادان و [illegible] و مسکین [illegible]

[۵۳] کدیه [illegible] گدا را گویند [illegible] و فتح [illegible] و یعنی [illegible] ۱۲

[۵۴] توزیع پراگنده [illegible] جنبش کردن [illegible] ۱۲ [illegible]

[۵۵] غلیظ یعنی مضبوط و پایدار

با تحیر نعره‌ها انگیختند　　جملگی از جنبشش بگریختند
۵۱ می‌شکست او بند زان بانگ بلند　　هر طرف میرفت چاقاچاق تُند
بندها بشکست و بیرون شد ز زیر　　اژدهای زشت غران همچو شیر
در هزیمت بس خلائق کُشته شد　　وز فتاده و کشتگان صد پشته شد
مارگیر از ترس بر جا خشک گشت　　که چه آوردم من از کهسار و دشت
گرگ را بیدار کرد آن کور میش　　رفت نادان سوی عزرائیل خویش
اژدها یک لقمه کرد آن گیج را　　سهل باشد خون خوری حجاج را
خویش را بر استنی پیچیده بست　　استخوان خورده را درهم شکست
اما از حجاج ۱۲
نفس اژدرهاست او کی مرده است　　از غم بی آلتی افسرده است
۵۲ گر بیابد آلت فرعون او　　که بامر او همی رفت آب جو
آنگه او بنیاد فرعونی نهد　　راه صد موسی و صد هارون زند
۵۳ کرمکست آن اژدها از دست فقر　　پشه گردد ز مال و جاه صقر
اژدها را دار در برف فراق　　هین مکش او را بخورشید عراق
تا فسرده می‌بود آن اژدهات　　لقمهٔ اوئی چو او یابد نجات
مات کن او را و ایمن شو ز مات　　رحم کم کن نیست او ز اهل صلات
مار شهوت را بکش در ابتدا　　ورنه اینک گشت مارت اژدها
۵۴ کان تف خورشید شهوت بر زند　　آن خفاشش مرده ریگت پر زند
حاشیه بر صفحه ۱۹۶

۵۱ قوله می‌شکست یعنی آن اژدها [illegible] جمیع [illegible] و از [illegible] میکرد و [illegible] بندها [illegible] می‌شکست [illegible]

۵۲ قوله گر بیابد یعنی اگر نفس را اسباب و سامان فرعونی حاصل گردد و چنان شود که از تکبر او [illegible] گردد و ابر و دریا روان [illegible] راه صد موسی و هارون علیهما السلام بزند ۱۲

۵۳ قوله کرمکست یعنی اژدهای نفس بسبب بی‌سامانی کرمک است و اگر این پشه را مال و جاه حاصل گردد چون صقر گردد ۱۲

میکشش او را در جهاد و در قتال مرد وار الله یجزیک الوصال

باب هفتاد و سوم در آفت شهوت

آفت این در هوا و شهوتست ورنه اینجا شربت اندر شربتست
بندهٔ شهوت ندارد او خلاص جز بفضل ایزد و انعام خاص
عاقبت بینی نشان نور تست شهوت خاکی حقیقت گور تست
زآتش شهوت نسوزد اهل دین باقیان را برده تا قعر زمین
گردن خر گیر و سوی راه کش سوی رهبانان و رهدانان خوش
هین مهل خر را و دست از وی مدار زانکه میل اوست سوی سبزه زار
گر یکی دم تو بغفلت واهلیش او رود فرسنگها سوی حشیش
نار بیرونی بآبی بفسرد نار شهوت تا بدوزخ می برد
چه کشد این نار را نور خدا نور ابراهیم را ساز اوستا
نار شهوت می نیارامد بآب زانکه دارد طبع دوزخ در عذاب
نار شهوت را چه چاره نور دین نورکم اطفاء نار الکافرین
تا ز نار نفس چون نمرود تو وارهد این جسم همچون عود تو
رستم ارچه با سر و سبلت بود دام پاگیرش یقین شهوت بود
چون براندی شهوت و پرت بریخت لنگ گشتی وان خیال از تو گریخت
پر نگهدار و چنین شهوت مران تا پر میلت برد سوی جنان

۵۰ قوله [illegible] نفس [illegible] که خفاش از روشنی آفتاب [illegible] النفس را [illegible] مغلوب نمی‌تواند کرد [illegible] غالب خفاش چنانکه خفاش از [illegible] نفس پرواز می‌کند ۱۲

۵۱ قوله آفت این یعنی درین عالم بجز از آفات و مکروهات یا انسان میرسد بسبب خواهش نفس میرسد ورنه درین جهان صد گونه نعمتهاست باین وجه که انسان از اعمال حسنه بنعیم جنت میرسد و مدار عمل درین عالم است ۱۲

۵۳ قوله از آتش یعنی خواهش نفس مر اهل دین غالب نمی‌شود ۱۹۶ [illegible]

۵۴ یعنی آتش نفس [illegible] [illegible] اتباع ملت ابراهیم [illegible] گشت ۱۲

۵۵ قوله رستم یعنی اگر [illegible] [illegible] نفس [illegible] باشد [illegible] جگر کرده ۱۲

۵۶ قوله چون [illegible] [illegible] نفس [illegible] ۱۲

۵۱ خلق پندارند عشرت میکنند
بر خیالی پرّ خود بر میکنند

زان عوانِ مقتضی که شهوتست
دل اسیرِ حرص و آز و آفتست

۵۲ دُم این استور نفست شهوتست
زین سبب بس بس لیس رو آن خود پرست

۵۳ شهوتِ او را که دُم آمد ز تن
ای مبدل شهوتِ عقبیش کن

۵۴ چون نه بندی شهوتش را از رغیف
سر کند آن شهوت از عقلِ شریف

حکایت

آن یکی با شمع بر میگشت روز
گردِ بازاری دلش با عشق و سوز

بو الفضولی گفت او را کای فلان
هین چه می جوئی بسوی هر دکان

هین چه میگردی تو جویان با چراغ
در میانِ روزِ روشن چیست لاغ

گفت میجویم بهر سو آدمی
که بود حی از حیاتِ او دمی

گفت هست از مرد این بازار پُر
مرد مانند آخر ای دانای حُر

گفت خواهم مرد بر جادهٔ دو ره
در رهِ خشم و بهنگامِ شره

این نه مردانند اینها صورتند
مردهٔ نانند و کشتهٔ شهوتند

۵۵ وقتِ خشم و وقتِ شهوت مرد کو
طالبِ مردی دوانم کو بکو

کو درین دو حال مردی در جهان
تا فدای او کنم امروز جان

۵۶ ترکِ خشم و شهوت و حرص آوری
هست مردی و رگِ پیغمبری

حکایت

۵۱ خلق پندارند یعنی [illegible] عیش و عشرت دنیا [illegible] ۱۲

۵۲ قوله دم این [illegible] ۱۲

۵۳ قوله شهوت [illegible] ۱۲

۵۴ قوله چون نه بندی [illegible] ۱۲

۱۹۷

۵۵ قوله وقت خشم یعنی وقت شهوت و خشم انسان از انسانیت در میگذرد و مثل حیوانان می شود پس بران مرد اطلاق انسان نباید کرد از ین سبب من طالب مرد هستم ۱۲

۵۶ قوله ترک خشم یعنی ترک خشم و شهوت و حرص صفت مردی و عادات انبیا علیهم الصلوٰة و السلام ۱۲

گفت استا احولی را کاندر آ   رو برون آر از وثاق آن شیشه را
گفت احول زان دو شیشه من کدام   پیش تو آرم بکن شرح تمام
گفت استاد آن دو شیشه نیست رو   احولی بگذار و افزون بین مشو
گفت ای استا مرا طعنه مزن   گفت استا زان دو یک را در شکن
چون یکی بشکست هر دو شد ز چشم   مرد احول گردد از میلان خشم
۵۱ خشم و شهوت مرد را احول کند   ز استقامت روح را مبدل کند
چون غرض آمد هنر پوشیده شد   صد حجاب از دل بسوی دیده شد
چون دهد قاضی بدل رشوت قرار   کی شناسد ظالم از مظلوم زار
عقل ضد شهوتست ای پهلوان   آنکه شهوت می‌تند عقلش مخوان

باب هفتاد و چهارم در عقل

۵۲ عقل را قربان کن اندر عشق دوست   عقل را باری از آن سویست کوست
ای برده عقل هدیه تا اله   عقل آنجا کمترست از خاک راه
عقل چون سایه بود حق آفتاب   سایه را با آفتاب او چه تاب
عقل چون شحنه است چون سلطان رسید   شحنهٔ بیچاره در کنجی خزید
عقل کامل را قرین کن با خرد   تا که باز آید خرد از خوی بد
۵۳ وای آنکه عقل او ماده بود   نفس زشتش نر و آماده بود
لاجرم مغلوب باشد عقل او   جز سوی خسران نباشد نقل او

۵۱ قوله خشم و شهوت یعنی غلبهٔ غضب و شهوت آدمی را از جادهٔ آدمیت دور می‌اندازد و روح را از صراط مستقیم منحرف گرداند ۱۲

۵۲ قوله عقل را یعنی عقل را بالعشق الهی قربان باید کرد

۱۹۸

قوله عقل‌ها [illegible] یعنی زیرا که عقل‌ها از جناب باری پیدا شده است [illegible] بجناب باری تعالی [illegible] عقل‌ها [illegible] است [illegible] کردن مناسب [illegible] ترتیب و تمیز میان باطل و حق [illegible] نیست و عشق بالا تر از عقل است ۱۲

۵۳ قوله وای آنکه یعنی افسوس بر حال کسیست که نفس او بر عقل او غالب باشد ۱۲

ای خنک آنکس که عقلش نر بود / نفس زشتش ماده و مضطر بود
بس نکو گفت آن رسولِ خوش نواز / ذرهٔ عقلت به از صوم و نماز
زانکه عقلت جوهرست این دو عرض / این دو در تکمیلِ آن شد مفترض
گرکمِ عقلی مبادا گبر را / شومیش بی آب دارد ابر را
گفت پیغمبر که احمق هر که هست / او عدوِّ ما و غولِ رهزنست
هر که او عاقل بود او جانِ ماست / روحِ او و ریحِ او ریحانِ ماست
عقل دشنامم دهد من راضیم / زانکه فیضی دارد از فیاضیم
نبود آن دشنامِ او بیفائده / نبود آن مهمانیش بی مائده
احمق ار حلوا نهد اندر لبم / من از آن حلوایِ او اندر تبم
زاحمقان بگریز چون عیسی گریخت / صحبتِ احمق بسی خونها که ریخت
گفت رنجِ احمقی قهرِ خداست / رنجِ کوری نیست قهر آن ابتلاست
ابتلا رنجیست کو رحم آورد / احمقی رنجیست کو زخم آورد
آن گریزِ عیسی نی از بیم بود / آمنست او آن پیِ تعلیم بود
جهد کن تا پیرِ عقل و دین شوی / تا چو عقلِ کل تو باطن بین شوی
بستان
ای بسی ریشِ سیاه و مرد پیر / ای بسی ریشِ سفید و دل چو قیر
شیخ که بُد پیر یعنی مو سفید / معنیِ این مو بدان ای بی امید
هست آن مویِ سیه هستیِ او / تا ز هستیش نماند تارِ مو

١ قوله زانکه یعنی عقل [illegible] جوهرست و نفس [illegible] عرض [illegible] بسبب آن تکمیل [illegible] ماه را

٢ قوله گر کم عقلی یعنی خدا کافر را هم کم عقل نکند زیرا که کم عقلی انسان را از سعادت وا دارد ۱۲

٣ قوله هر که او یعنی هر که عاقل هست جان ماست و راحت او باغ و بوستان ماست [illegible] ۱۲

٤ قوله گفت یعنی عیسی علیه السلام فرموده که رنج احمقی قهر خداست و رنج کوری قهر نیست [illegible] آزمایش است [illegible]

۱۹۹

احمق انسان در زحمت می افتد ۱۲

٥ قوله ای بسی یعنی بسیار جوانان باشند که عادات پیرانه داشته باشند یعنی صالح و نیکوکار و بسیار پیران باشند که از افعال بد باز نمی آیند ۱۲

چونکه هستیش نماند پیر اوست گر سیه مو باشد او با خود دو موست

هست آن موی سیه وصف بشر نی سفیدی موی اندر ریش و سر

کم نشین بر اسپ توسن بدلگام عقل و دل را پیشوا کن والسلام

از بلیس[۴۰] او پیر تر خود کی بود چونکه عقلش نیست او لاشی بود

عقل[۴۱] و دلها بیگمانی عرشیند در حجاب از نور عرشی میزیند

تا چه عالمهاست در سودای عقل تا چه با پهناست این دریای عقل

عقل[۴۳] از جان گشت با ادراک و فر روح او را کی شود زیر نظر

لیکه جان در عقل تاثیری کند زان اثر آن عقل تدبیری کند

عقل جزوی را وزیر خود مگیر عقل کل را ساز ای سلطان وزیر

عقل جزوی عقل را بدنام کرد کام دنیا مرد را بیکام کرد

عقل[۴۴] کل را گفت مازاغ البصر عقل جزوی میکند هر سو نظر

عقل مازاغست نور خاصگان کور و عقل زاغ استاد گور مردگان

زین[۴۵] قدم زین عقل رو بیزار شو چشم غیبی جو و برخوردار شو

غیر[۴۶] آن عقل تو حق را عقلهاست که بدان تدبیر اسباب شماست

که بدین عقل آوری ارزاق را زان دگر مفرش کنی اطباق را

آفت مرغست چشم کام بین مخلص مرغست عقل دام بین

چونکه عقل تو عقیله مردمست آن نه عقلست آن که مار و کژدمست

ماجرای مرد و زن افتاد نقل آن مثال نفس خود میدان و عقل

۴۰ قوله از بلیس
چونکه عقل ندارد
محض لاشی ست او را
از ابلیس نه زیاده باید
گفت شد کم ۱۲

۴۱ قوله عقل و
دلها یعنی عقل و دل
را نسبت از عرش معلی ست
و زندگی آنها از نور
عرشی ست و این

دریا سی بی پایان عقل
چه گلهای [illegible] میکند خود دریا ۱۲

۴۳ قوله عقل از جان یعنی
[illegible] روح ادراکی حاصل
کرده است پس عقل با روح
کی در خیال خود آرد یعنی که
هرگاه روح در عقل تاثیری
میکند آنگاه از عقل کارهای
شایسته بظهور می آید ۱۲

۴۴ قوله عقل کل را مراد از
عقل کل ذات بابرکات جناب
رسالت مآب است صلی الله [illegible]
[illegible]

عقل ناقص [illegible] باشد ۱۲
[illegible] مراد از [illegible] ۱۲

۴۵ [illegible] عقل جزوی [illegible]
[illegible] عقل [illegible] یعنی

۴۶ قوله غیر آن [illegible]
عقل [illegible] استعداد
[illegible]
باشد که [illegible]
عقل کامل [illegible]
[illegible]
[illegible]
شنیده ۱۲

این زن و مردی که نفس ست و خرد	نیک بایسته ست بهر نیک و بد
وین دو پابسته درین خاکی سرا	روز و شب در جنگ و اندر ماجرا
زن همی خواهد حوایج خانگاه	یعنی آب رو و نان و خوان و جاه
نفس همچون زن پی چاره گری	گاه خاکی گاه جوید سروری
عقل خود زین فکرها آگاه نیست	در دماغش جز غم الله (ذات ۱۲) نیست (عزت ۱۲)
عقل باید نور ده چون آفتاب	۵۱ تا زند تیغی که نبود جز صواب
ورنه عقلت نیست با عقل دگر	یار باش و مشورت کن ای پسر
عقل خود با عقل یاری یار کن	۵۲ امر هم شوری بخوان و کار کن
با دو عقل از بس بلاها وارهی	پای خود بر اوج گردونها نهی
۵۳ زین سر از حیرت گر این عقلت رود	هر سر مویت سر و عقلی بود
عقل ایمانی چو شحنه عادلست	پاسبان و حاکم شهر دلست
عقل او باشد که او با مشعله ست	او دلیل و پیشوای قافله ست
این تفاوت عقلها را نیک دان	در مراتب از زمین تا آسمان
هست عقلی همچو قرص آفتاب	هست عقلی کمتر از ذره شهاب
هست عقلی چون چراغ سرخوشی	هست عقلی چون ستاره آتشی
۵۴ هست پنهانی شقاوت عقل را	کی بیابد منزل بی نقل را
گلشنی کز نقل روید یکدمست	گلشنی کز عقل روید خرمست (آخرت ۱۲)

۵۱ قوله تا زند [illegible] یعنی زبان [illegible] را با بریدن آن فعل حاصل کند [illegible] صادر نشود ۱۲

۵۲ قوله امر هم شوری یعنی [illegible] بمشورت صادر شده است ۱۲

۵۳ قوله زین سر اگر از سر تو عقل جزوی زائل شود همه تن سر عقل کامل شوی ۱۲

۵۴ قوله هست پنهانی یعنی عقل ناقص که در وی شقاوت پنهانی مضمرست کجا منزل بی نقل را که عبارت از عالم باقی ست خواهد یافت ۱۲

گلشنی کز گل دمد گردد تباه
گلشنی کز دل دمد وا فرحتا

صیقل عقلت بدان دادست حق
که بدو روشن کنی دل را ورق

باب هفتاد و پنجم در قلب

هر کسی[۵۱] اندازهٔ روشن‌دلی
عیب را بیند بقدر صیقلی

هر که صیقل بیش کرد او بیش دید
بیشتر آید برو صورت پدید

پس چو آهن گرچه تیره هیکلی
صیقلی کن صیقلی کن صیقلی

صیقلی کن یکدو روزه سینه را
دفتر خود ساز آن آیینه را

تا دلت آیینه گردد پر صور
اندرو هر سو ملیحی سیمبر

آیینه دل چون کنی صافی و پاک
نقشها بینی برون از آب و خاک

هم ببینی نقش و هم نقاش را
فرش دولت را و هم فراش را

آهن ارچه تیره و بی نور بود
صیقلی آن تیرگی از وی ربود

گر تن خاکی غلیظ و تیره است
صیقلش کن زانکه صیقل گیره است

صیقلی دید آهن و خوش کرد رو
تا که صورتها توان دیدن درو

تا در اشکال غیبی رو دهد
عکس حوری و ملک در وی جهد

خانهٔ آن دل که ماند بی ضیا
از شعاع آفتاب کبریا

تنگ و تاریکست چون جان جهود
بی نوا از ذوق سلطان ودود

گوهر[۵۲] بهتر از چنین دل مر ترا
آخر از گورتیِ دل خود برتر آ

[۵۱] قوله هر کسی یعنی هر شخص بقدر صفائی قلب خود آثار غیب می نماید ۱۲

[۵۲] قوله گوهر بهتر یعنی [illegible] ۲۰۲ [illegible] دلی که صفا نه [illegible] باشد [illegible] پس می باید که [illegible] دل خود [illegible] ۱۲

۵۱ قوله همچو موسی یعنی کسی که پابند تعلیم و تعلم گردید پیش شخص حضرت موسی علیه السلام و صف نورانی کی حاصل می تواند کرد و معرفت الهی را با تحصیل علوم ظاهر چه سر و کار ۱۲

۵۱ همچو موسی نور کی یابد ز جیب — سخرهٔ استاد و شاگرد و کتیب

رو بره دل رو که تو جزو دلی — هین نه بندهٔ پادشاه عادلی

یعنی خدای تعالی ۱۲

بندگی او به از سلطانی است — که انا خیر دم شیطانی است

صاحب دل جو اگر بیجان نهٔ — جنبش دل شو گر تو خود سلطانهٔ

۵۲ موجب ایمان نباشد معجزات — بوی جنسیت کند جذب صفات

معجزات از بهر قهر دشمن است — بوی جنسیت پی دل بردن است

۵۳ صاحب دل آینهٔ شش رو بود — حق ازو در شش جهت ناظر شود

آن که زرق او خوش آید مر ترا — او ولی نیست ولی خاص خدا

۵۴ هر که بر خوی و بر طبع تو زیست — پیش طبع تو ولی نیست و نبیست

رو هوا بگذار تا خویت شود — وان مشام عنبرین بویت شود

از هوا رانی دماغت فاسد است — مشک و عنبر پیش مغزت کاسد است

۵۵ یک سبد بر نان ترا بر فرق سر — تو همی جوئی لب نان در بدر

در سر خود پیچ هل خیره سری — رو در دل زن چرا بر هر دری

تا بزانوی میان آب جو — غافل از خود این و آن تو آب جو

پس هم آب و پیش روی اوست آن — اندر آب و بیخبر ز آب روان

ز هست آب و پیش روی اوست آن + اندر آبی بیخبر ز آب روان

۵۶ منفذی داری به بحر ای آبگیر — ننگ دار از جستن آب از غدیر

چشمهٔ شیرست در تو بی کنار — تو چرا می شیر جوئی از تغار

۵۲ قوله موجب ایمان یعنی ظهور معجزات باعث ایمان نباشند زیرا که اگر کفار معجزها دیدند و ایمان نیاوردند و تاثیر وعظ و نصیحت بسبب هم جنسی می باشد ۱۲

۵۳ قوله صاحب دل یعنی کسی که قلب صاف دارد و مشابه آینه است شش جهت می بیند و در همه عالم بینش او و علم او پیدا دارد ۱۲

۵۴ قوله هر که بر خوی یعنی کسی که موافق خواهش و طبع تو سخنی می گوید از احکام و دین پیش تو بیان کسی نبی و ولی است ۲۰۳ ۱۲

۵ در قلب

۵۵ قوله یک سبد مضمون این شعر مطابق این شعر است که دوست نزدیک تر از من به من است ۱۲

۵۶ قوله منفذی داری یعنی بجای نفاذ و مخرج راه تو بسوی دریاست پس عار و ننگ بیاید از تلاش و آب از حوض و مشک که گنده اند به خاک از تو ره بر دار ۱۲

رو نُعَمِّرْهُ نُنَکِّسْهُ بخوان ‌ ‌ ‌ دل طلب کن دل منه بر استخوان

کان جمال دل جمال باقیست ‌ ‌ ‌ دولتش از آب حیوان ساقیست

عرش با آن نور و با پهنای خویش ‌ ‌ ‌ چون بدید او را برفت از جای خویش

گفت پیغمبر که حق فرموده است ‌ ‌ ‌ من نگنجم هیچ در بالا و پست

در زمین و آسمان و عرش نیز ‌ ‌ ‌ من نگنجم این یقین دان ای عزیز

در دل مومن بگنجم ای عجب ‌ ‌ ‌ گر مرا جوئی در آن دلها طلب

در کف حق بهر داد و بهر زین ‌ ‌ ‌ قلب مومن هست بین الاصبعین

اصبع لطفست و قهری در میان ‌ ‌ ‌ کلک دل با قبض و بسطی زین بنان

ای قلم بنگر گر اجلالیستی ‌ ‌ ‌ که میان اصبعین کیستی

دیدهٔ دل هست بین الاصبعین ‌ ‌ ‌ چون قلم در دست کاتب ای حسین

یوسف وقتی و خورشید سما ‌ ‌ ‌ زین چه و زندان برآی و رو نما

دل که او بستهٔ غم و خندیدنست ‌ ‌ ‌ تو مگو که لایق آن دیدنست

گام در صحرای دل باید نهاد ‌ ‌ ‌ زانکه در صحرای گل نبود گشاد

ایمن آباد است دل ای دوستان ‌ ‌ ‌ چشمها و گلستان در گلستان

گرد پایه دل همیگرد ای پسر ‌ ‌ ‌ هان ز پایه حوض تن میکن حذر

دل چو نبود تن چه داند گفتگو ‌ ‌ ‌ دل نجوید تن چه داند جستجو

ای دل از کین و کراهت پاک شو ‌ ‌ ‌ وانگهان الحمد خوان چالاک شو

ط قوله اصبع یعنی در دست قدرت جناب باری لطف و قهر هر دو موجود است و دل انسان در میان انگشت قدرت الهی است گاهی [illegible] و فراخی دارد ۱۲

ظ قوله [illegible] ۲۰۴ یعنی دلی که از اسباب سرور و از ظهور رنج غمناک [illegible] دل لیاقت دیدار [illegible] ۱۲

بر زبان الحمد و اکراه درون   از زبان تلبیس باشد یا فسون
حمد گفتی کو نشان حامدون   نی برونت هست اثر نی اندرون
حمد عارف مر خدا را راست است   که گواه حمد او شد پا و دست
از چه تاریک جسمش بر کشید   وز تنگ زندان دنیایش خرید
هست دل مانندهٔ خانهٔ کلان   خانهٔ دل را نهان همسایگان
از شکاف و روزن دیوارها   مطلع گردند بر اسرارها
وانکه دل بیدار دارد چشم سر   گر بخسپد بر گشاید صد بصر
طوطیی کاید ز وحی آواز او   پیش زآغاز وجود آغاز او
اندرون تست آن طوطی نهان   عکس او را دیده بر این و آن
میبرد شادیت را تو شاد ازو   می پذیری ظلم را چون داد ازو
دل تو این آلوده را پنداشتی   لاجرم دل ز اهل دل برداشتی
تو همی گوئی مرا دل نیز هست   دل فراز عرش باشد نی بپست
نی دل اندر صد هزاران خاص و عام   در یکی باشد کدامست آن کدام
آن دلی کز آسمانها برترست   آن دل ابدال یا پیغمبرست
آن ولی آور که قطب عالمست   جان جان و جان جان آدمست
نور نور چشم خود نور دلست   نور چشم از نور دلها حاصلست
باز نور نور دل نور خداست   کو ز نور عقل و حس پاک و جداست

ن جان جان جان آدمست ×

۵۰ قوله حمد گفتی
یعنی اینجا حمد و ثنا می
کنی که نقطه او در زبانست
و دل تو در دنیا و حس
ست یعنی نشان نه اثر در ظاهر
و نه در باطن ۱۲

۵۲ قوله طوطیی کاید الخ
مراد از طوطی دل صفا
یعنی مراد از دل که اصفا آمده
عیب سر میبیند از ابتدا
معرفت الهی مشغول باشد
حاصل از معرفت از آغاز وجود
قبل از او و آن از او باشد ۱۲

جمله موجودات اندرون تست
۵۳ قوله اندرون
مراد از طوطی وجود مطلق است
یعنی طوطی تو در باطن تو پنهان
ست اگر هست بر شادی او
عکس او می شوی
گاه در صید
و در طلب شکار بسیار از صید
مرغ باز شکاری ۱۲

۵۴ قوله دل یعنی دل
و واند یکی آنکه باعث نشو و نما
و بقای صورت جسمی باشد
و درین دل جمله ذی روح شریک
اند و دیگر دل مخصوص انسان
که بدان معرفت الهی حاصل میشود
لهذا اهل عرفان را اهل دل می گویند
پس میفرمایند که تو این دل شریک
را دل تصور کرده و ندانی دل
که در حقیقت دلست غافل شده ۱۲

۵۵ قوله آن دلی یعنی آن
دل حاصل کن که مورد تجلیات
ایزدی و مهبط انوار معرفت
الهی باشد و هر گاه نور
دل و از نور حق منور
شده باشد چشم نور
گی نور پیدا خواهد
شد ۱۲

نور دل را نور حق تزیین بود معنی نورٌ علی نور این بود
وانگهان گفته خدا که ننگرم من بظاهر من بباطن بنگرم
منظر حق دل بود در دو سرا که نظر در شاه آید شاه را
نی نظرگاه شعاع آن آهنست پس نظرگاه خدا دل نی تنست
حق همیگوید نظر ما بر دلست نیست بر صورت که آن آب و گلست
ننگرم در تو در آن دل بنگرم تحفه آور آور ای جان بر درم

حکایت

دید موسی یک شبانی را براه کو همیگفت ای خدا وای اله
ای خدای من فدایت جان من جمله بزها و خان و مان من
گر ببینم خانه ات را بر دوام روغن و شیرت بیارم صبح و شام
هم پنیر و نانهای روغنین دیگهای جوغرات نازنین
سازم و آرم به پیشت صبح و شام از من آوردن ز تو خوردن طعام
تو کجائی تا شوم من چاکرت چارقت دوزم کنم شانه سرت
کفشت ار پاره بود پاره زنم ور بود در پای خاری را کنم
ور ترا بیماری آید به پیش من ترا غمخوار باشم همچو خویش
دستکت بوسم بمالم پایکت وقت خواب آید بروبم جایکت
ای فدای تو همه بزهای من ای بیادت هی هی و هیهای من

تحفه آن عجوزات ۱۴۳۱
۲۰۶

زین نمط بیهوده میگفت آن شبان / گفت موسی با که است این ای فلان
گفت با آنکس که ما را آفرید / این زمین و چرخ ازان آمد پدید
گفت موسی های خیره سر شدی / خود مسلمان ناشده کافر شدی
گفت موسی نهی مکن تو این سخن / زین همه باشد منزه ذو المنن
این چه ژاژست و چه کفرست و فشار / پنبهٔ اندر دهان خود فشار
گنده کفر تو جهان را گنده کرد / کفر تو دیبای دین را ژنده کرد
چارق و پاتابه لایق مر تراست / آفتابی را چنینها کی سزاست
گر نبندی زین سخن تو حلق را / آتشی آید بسوزد خلق را
دوستی بیخبر خود دشمنیست / حق تعالی زین چنین خدمت غنیست
شیر آن نوشد که در نشو و نماست / چارق آن پوشد که آن محتاج پاست
لم یلد لم یولد او را لایقست / والد و مولود را او خالقست
گفت ای موسی دهانم دوختی / وز پشیمانی تو جانم سوختی
جامه را بدرید و آهی کرد تفت / سر نهاد اندر بیابان و برفت
حق تعالی کرد با موسی خطاب / بندهٔ ما را چرا کردی عتاب
وحی آمد سوی موسی از خدا / بندهٔ ما را ز ما کردی جدا
تو برای وصل کردن آمدی / یا برای فصل کردن آمدی
تا توانی پا منه اندر فراق / ابغض الاشیاء عندی الطلاق

[illegible]

بعالم ظاهر لهذا آن شبان را
از اینچنین کلمات منع فرمودند
پس اینچنین اقوال لایق حال
هر کس نباشد زیرا که بسا امور
باشد که در حق یکی مفید و
در حق دیگری مضر از اینجاست
که فرموده اند حسنات الابرار سیئات
المقربین و از همین قبیل ست که
مولانا میفرمایند در حق او شهد
در حق تو سم ۱۲ [illegible]
این معنی که جناب کبریا حضرت
موسی علیه السلام را [illegible]

هر کسی را سیرتی بنهاده ام ‏ هر کسی را اصطلاحی داده ام
هندیان را اصطلاح هند مدح ‏ سندیان را اصطلاح سند مدح
در حق او مدح و در حق تو ذم ‏ در حق او شهد و در حق تو سم
ما بری از پاک و ناپاکی همه ‏ وز گرانجانی و چالاکی همه
ما زبان را ننگریم و قال را ‏ ما روان را بنگریم و حال را
ناظر قلبیم اگر خاشع بود ‏ گرچه گفت لفظ ناخاضع بود
چند ازین الفاظ و اضمار و مجاز ‏ سوز خواهم سوز با آن سوز ساز
موسیا آداب دانان دیگرند ‏ سوخته جان و روانان دیگرند
گر خطا گوید ورا خاطی مگو ‏ گر بود پر خون شهید او را مشو
خون شهیدان را ز آب اولیتر است ‏ این خطا از صد ثواب اولیتر است
گر زبانت کج بود معنیست راست ‏ آن کجی لفظ مقبول خداست
تو ز سرمستان قلاوزی مجو ‏ جامه چاکان را چه فرمائی رفو
چونکه موسی این عتاب از حق شنید ‏ در بیابان از پی چوپان دوید
بر نشان پای آن سرگشته راند ‏ گرد از پره بیابان برفشاند
عاقبت دریافت او را و بدید ‏ گفت مژده ده که دستوری رسید
هیچ آدابی و ترتیبی مجوی ‏ هرچه میخواهد دل تنگت بگوی
کفر تو دین است و دینت نور جان ‏ ایمنی وز تو جهانی در امان

جان ۱۲

ناخاضع یعنی نافرمانی کننده ۱۲

خاشع یعنی ترسان و فروتنی کننده ۱۲

[illegible] از [illegible] فرمایی چاکان را مجو

۵۷ قوله گر زبانت مثل حضرت بلال رضی الله عنه که شین معجمه از زبان شان بر نمی آمد و بجای اشهد بشین معجمه اسهد بسین مهمله گفتند بار ها ملائکه ملا اعلی انتظار ۲۰۸

۵۸ قوله سرگشته یعنی شبان [illegible] از دست شان گشته اند

چنانچه [illegible] وصف شان [illegible]

۵۹ [illegible]

۶۰ قوله عاقبت لفظ [illegible] بلال ۱۲ یعنی رسانید [illegible] ذات پاک با نجه [illegible] از ان ذات حضرت موسی علیه السلام [illegible] بعد اجازت [illegible]

اى معافِ يفعلُ الله ما يشا | بى محابا روزبان را برگشا
گفت[1] اى موسى ازان سو رفته ام | صد هزاران سال زان بگذشته ام
تازيانه برزدى اسپم بگشت | گنبدى كرد وز گردون برگذشت
محرمِ ناسوت ما لاهوت باد | آفرين بر دست و بر بازوت باد
هان و هان گر حمد گوئى ور سپاس | همچو نافرجامِ آن چوپان شناس
حمدِ[2] تو نسبت بدان گر بهترست | ليك آن نسبت بحق هم ابترست
رو دهانِ خويشتن را پاك كن | روحِ خود را چابك و چالاك كن

[illegible]

باب هفتاد و ششم در روح

بحثِ جان اندر مقامِ ديگرست | بادهٔ جان را قوامِ ديگرست
بحثِ عقلى گر درّ و مرجان بود | آن دگر باشد كه بحثِ جان بود
بحثِ عقل[3] و حس اثر دان يا سبب | بحثِ جانى يا عجب يا بوالعجب
آبِ صافى در گلى پنهان شده | جانِ صافى بستهٔ ابدان شده
چون بحق بيدار نبود جانِ ما | هست بيدارى چو دربندانِ ما
جان[4] همه روز از لگدكوبِ خيال | در زيان و سود از خوفِ زوال
نى صفائى ماندش نى لطف و فر | نى بسوى آسمان راهِ سفر
روح ميبردت سوى چرخِ برين | سوى آب و گل شدى در اسفلين
خويشتن را مسخ كردى زين سفول | زان وجودى كو بُدان رشكِ عقول

[illegible]

[1] قوله گفت اى موسى [illegible] يعنى چوپان گفت كه اى موسى [illegible] از آن حال [illegible] كه [illegible] از اقوال ظاهر تو آن حالات [illegible] شنيده چون [illegible] بدست آفرين [illegible] تكميل معنى و زبانى ١٢

[2] قوله حمد تو يعنى اگرچه حمد و ثناى تو باعتبار الفاظ كه [illegible] شرع [illegible] بهتر است ليكن [illegible] ١٢

٢٠٥

در روح

[3] قوله بحث عقل و حس يعنى عقل و حس از اثر معلوم شود و از سبب مى يابد پس از عقل و حس شبهات خالى نباشد و جان كه كارش ذوق و وجدان است هم مشاهدهٔ جمال جانان و هم سير گلستان اطمينان ميكند ١٢

[4] قوله جان همه روز يعنى جان كه در تن خاكى جا گرفته است روز و شب از خيال سود و زيان در تشويش مى باشد و صفائى ذاتى او بكدورت بدل ميگردد ١٢

جان بی معنی درین ره بی‌خلاف   هست همچون تیغ چوبین در غلاف
تا غلاف اندر بود با قیمتست   چون برون شد سوختن را آلتست
اسپ همت سوی آخور تاختی   آدم مسجود را نشناختی
آخر آدم‌زاده‌ای ای ناخلف   چند پنداری تو پستی را شرف
صورت رفعت بود افلاک را   معنی رفعت روان پاک را
۵۱ صورت رفعت برای جسمهاست   جسمها را پیش معنی اسمهاست
روح همچون صالح و تن ناقه است   روح اندر وصل و تن در فاقه است
۵۲ روح صالح قابل آفات نیست   زخم بر ناقه بود بر ذات نیست
ناقهٔ جسم ولی را بنده باش   تا شوی با روح صالح خواجه‌تاش
عیسی روح تو با تو حاضرست   نصرت از وی خواه کو خوش ناصرست
۵۳ لیک بیگار تن پر استخوان   بر دل عیسی منه تو هر زمان
روح خود را متصل کن ای فلان   زود با ارواح قدس سالکان
روح محجوب از بقایش در عذاب   روح واصل در بقا پاک از حجاب
آینهٔ آهن برای نقشهاست   ۵۴ آینهٔ سیمای جان سنگین بهاست
۵۵ آینهٔ جان نیست الا روی یار   روی آن یاری که باشد زان دیار
جان اول مظهر درگاه شد   جان جان خود مظهر الله شد
۵۶ روح‌هایی کز قفصها رسته‌اند   انبیا و رهبر شایسته‌اند

[illegible]

۵۱ قوله صورت رفعت یعنی در عالم جسم رفعتی هست و در حقیقت جسم مانند اسم [illegible] در روح مانند مسمی ست و الم با بدن [illegible] یعنی نباشد ۱۲

۵۲ قوله روح صالح یعنی روح همه در بلای بعضی نیفتاد [illegible] صالح علیه السلام را ضرر رسانیدن نتوانستند و ایذای که رسانیدند بر ناقه رسانیدند ۱۲

۵۳ قوله لیک بیگار یعنی الزام نفس بر روح نباید کرد زیرا که روح را با نفس هرگز موافقتی نباشد ۱۲

۵۴ قوله آینهٔ سیمای یعنی آینهٔ جان بسیار بیش قیمت است که در وی جمال معرفت الهی مشاهده میکردد ۱۲

۵۵ قوله آینهٔ جان یعنی آینهٔ جان سالک [illegible] نیست مگر روی آن یاری که از آن دیار باشد ۱۲

۲۱۰

۵۶ قوله روح‌هایی یعنی ارواحی که از الواث غفلت [illegible] آن ارواح پاک و صاف [illegible] ذوات انبیا علیهم الصلوة والسلام و اولیا راشد اند ۱۲

مرغ کو اندر قفس زندانیست / ور بجوید رستن از نادانیست
مرغ را اندر قفس زان سبزه زار / بی خورش ماندست و بی صبر و قرار
سر ز هر سوراخ بیرون میکند / تا بود کین بند از پا برکند
٥١ چون دل و جانش چنین بیرون بود / آن قفس را در گشائی چون بود
٥٢ اهبطوا افگند جان را در بدن / تا بگل پنهان کند دُرِّ عدن
ای که جان را بهرِ تن میسوختی / سوختی جان را و تن افروختی
ای دریغا ای دریغا ای دریغ / کان چنان ماهی نهان شد زیر میغ
هرگیا را کش بود میلِ عُلا / در مزیدست و حیات و در نما
یای مجهول ۱۲
چونکه گرداند سر سوی زمین / در کمی و خشکی و نقص و غبین
میل روحت چون سوی بالا بود / در تزاید مرجعت آنجا بود
پری ۱۲
ور نگون سازی سرت سوی زمین / آفلی حق لا اُحِبُّ الآفلین
آفل غروب شونده ۱۲
فی السماء رزقکم بشنیده / اندرین پستی چه بر چفسیده
چسپیدی ۱۲
هرچه در پستیت آمد از علا / چشم را سوی بلندی نه هلا
هر ندائی که ترا بالا کشید / آن ندا میدان که از بالا رسید
٥٣ تو بتن حیوان بجانی از ملک / تا روی هم بر زمین هم بر فلک
گر نرفتی تو بجان بر آسمان / کمتر از حیوان شدی این ای جوان
٥٤ جبرئیلی را بر استن بسته / پر و بالش را بصد جا خسته
ستون ۱۲

٥١ قوله چون دل و جان
درین شعر مطابق [illegible]
از شمار بالا بیان روح
در تن آلوده [illegible]
[illegible] بیت یعنی [illegible]
مرغ سوی در قفس [illegible]
[illegible] بسیار [illegible]
[illegible] دیگر مکن ۱۲

قوله اهبطوا این نقطه
٥٢ قوله [illegible] در شان حضرت
[illegible] است و اینجا
آدم علیه السلام است یعنی جان
مراد و معنی لغوی است [illegible] اعلی
گویا از پایه [illegible]
سوی بدن آمد [illegible] نگاه کرده ۱۲
[illegible] در گل پنهان کرده ۱۲
تا جواهر در تن مضمون

٥٣ قوله تو بتن [illegible] این قطعه
این شعر موجب [illegible]
رباعی
آدمی زاده طرفه معجونیست
از فرشته سرشته وز حیوان
گر کند میل این شود به ازین
ور کند میل آن شود بد از ان ۱۲

٥٤ قوله جبرئیلی مراد از
جبرئیل اینجا روح است یعنی بسبب
انهماک در لذات نفسانی روح را
از سیر عالم بالا و استحصال معرفت
عرفان باز داشته ۱۲

۵۱ قوله پیش
از بیست نوازده
عظمت روح را در
با نوازش ملاقات فرشته
او وی نمانی چنانکه
حضرت ابراهیم علیه السلام
برای فرشتگان گوساله
خود را بریان کرده
نبودند او نشان بخوردند
زیرا که غذای فرشتگان
فقط تنبیه است
باهمچنین تو با روح
میگوئی که موافق خواهش نفس
عمل کن و لیکن ندانی که قوت روح دیگر
از غذاست ۱۲

پیش او گوساله بریان آوری
گه کشی او را که کهدان آوری

که بخور اینست ما را لوت پوت
نیست او را جز لقاء الله قوت

قدر جان زان می ندانی ای فلان
که بدادت حق به بخشش رایگان

زیر و بالا پیش و پس وصف تن است
بی جهتها ذات جان روشن است

گر تو خود را پیش و پس داری گمان
بسته جسمی و محرومی ز جان

قبله جان را چو پنهان کرده اند
هر کسی رو جانبی آورده اند

خود غریبی در جهان چون شمس نیست
شمس جان باقیست کو را امس نیست

شمس در خارج اگرچه هست فرد
می توان هم مثل او تصویر کرد

شمس جان کو خارج آمد از اثیر
نبودش در ذهن و در خارج نظیر

احسن التقویم در والتین بخوان
که گرامی گوهرست ای دوست جان

این گهر از هر دو عالم برترست
هین بجز زین طفل جاهل کو خرست

پیش خر خرمهره و گوهر یکیست
آن اشک اورا دُر و دریا یکیست

احسن التقویم از عرش او فزون
احسن التقویم از فکرت برون

جسم را نبود بجز جان بهره
جسم پیش بحر جان چون قطره

حد جسمت یک دو گز خود بیش نیست
جان تو تا آسمان جولان کنیست

تا ببغداد و سمرقند ای همام
روح را اندر تصرف نیم گام

دو درم سنگست پیه چشمتان
نور روحش تا عنان آسمان

ای
یعنی گاهی ۱۲
آخوره ۱۲
بمعنی آ حضرت ۱۲
معرفت ۱۲
گره
یعنی ذات او ۱۲
شمس دنیا یعنی آسمانی
نام سوره ۱۲
ای جان ۱۲
۵۳
دانشمند ۱۲
۵۵

[illegible]

۵۲ قوله شمس در خارج یعنی
اگرچه آفتاب در ظاهر نظر خود ندارد
دیگر ممکن است که مثل او را فرض
نمایند بخلاف جان که مثل او در عالم
تصور هم ممکن ندارد چه جای تحقیق ۱۲

۵۳ قوله احسن التقویم یعنی
هر انسان موافق شوده استعمال ۱۲
خدا و رسول عمل شود و اقرار
با بشر یکی باشد و در رتبه از فرشته
دیگر بود و در رتبه او از فلک و دنیا
بیرون باشد ۱۲

۵۴ قوله دو درم یعنی
آدمی اگر چه بهر مقدار حس
چشم چیزی کم است و نزد ایشان
تا آسمان پرواز میکند ۱۲

جان ز ریش و سبلت تن فارغ است
لیک تن بیجان بود مردار پست

موسی جان سینه را سینا کند
طوطیان کور را بینا کند

خسرو شیرین جان نوبت زدست
لاجرم در شهر قند ارزان شدست

۵۱ یوسفان غیب لشکر می کشند
تنگهای قند و مصری میرسند

اشتران مصر را رو سوی ما
بشنوید ای طوطیان بانگ درا

شهر ما فردا پر از شکر شود
شکر ارزانست ارزان تر شود

ها

در شکر غلطید ای حلوائیان
همچو طوطی کوری صفرائیان

[illegible]

میکشد حق راستان را تا رشد
قسم باطل باطلان را می کشد

معده حلوائی بود حلوا کشد
معده صفرائی بود سرکا کشد

۵۲ هیچ مگذار از تپ صفرا اثر
تا بیابی از دهان طعم شکر

نیشکر کوبید کار اینست و بس
جان برافشانید یار اینست و بس

۵۳ یک ترش در شهر ما اکنون نماند
چونکه شیرین خسروان ابر نشاند

فشاند

نقل بر نقلست و می بر می هلا
بر مناره رو و بزن بانگ صلا

سرکه نه ساله شیرین می شود
سنگ مرمر لعل و زرین می شود

آفتاب اندر فلک دستک زنان
ذره ها چون عاشقان بازی کنان

چشمها مخمور شد از سبزه زار
گل شگوفه می کند بر شاخسار

چشم دولت سحر مطلق می کند
روح شد منصور انا الحق می کند

۵۱ قوله یوسفان غیب: غرض ازین [illegible] چنین است [illegible] از غایت لطافت [illegible] نهانی [illegible] نیست [illegible] عشقی [illegible] مطلب [illegible] الفاظ [illegible] باشد [illegible] بالطبع می باشند و ازینجاست [illegible] آنحضرت صلی الله علیه وسلم [illegible] ۲۱۳ و نموده اند المؤمن حلو و یحب الحلو ۱۲۸

۵۲ قوله هیچ مگذار: ظاهر که برائے اهل صفرا شیرینی ضرر میکند لهذا میفرمایند که صفرا را زایل کن تا قابل خوردن شیرینی باشی و مراد از صفرا همان خواهش نفسانی باشد و بس ۱۲

۵۳ قوله یک ترش: یعنی استغفار بیان لذت با لی خود از فیضان پیدا و فیض بکمال حجت و بلاغت میفرمایند ۱۲

روح بازست و طبایع زاغها / دارد از زاغان و چغدان داغها
او بماند در میانشان زار زار / همچو بوبکری میان سبزوار
میل تن در سبزه و آب روان / زان بود که اصل او آمد از آن
میل جان اندر حیات و در حیست / زانکه جان لامکان اصل ویست
میل جان در حکمتست و در علوم / میل تن در باغ و راغست و کروم
میل جان اندر ترقی و شرف / میل تن در کسب اسباب و علف
میل عشق آن شرف هم سوی جان / زین یحب را و یحبون را بدان
چونکه هر جزوی بجوید ارتفاق / چون بود جان غریب اندر فراق
گویدش ای اجزای پستی فرشیم / غربت من سخت‌تر من عرشیم
جهد کن تا جان مخلد گرددت / تا بروز مرگ برگی باشدت

باب هفتاد و هفتم در موت فجار

مرگ هر یک ای پسر همرنگ اوست / پیش دشمن دشمن و بر دوست دوست
ای که می‌ترسی ز مرگ اندر فرار / آن ز خود ترسانی ای جان هوش دار
خلق در بازار یکسان میروند / آن یکی در ذوق و دیگر دردمند
همچنین در مرگ یکسان میرویم / نیم در خسران و نیمی خسرویم
عاقبت آید صباحی خشم وار / چند باشد مهلت آخر شرم دار
عذر خود از شه بخواه ای پرحسد / پیش از آن که بر تو آن روزی رسد

قوله دوست میدارند او را ۱۲ ضد اوشان را اوشان یعنی دوست میدارد [illegible] اشاره به حدیث نبوی [illegible] قوله زین [illegible] ابوبکر شبلی رحمة الله [illegible]

قوله گوید ای یعنی هرگاه جان شریف در فراق مطلوب خود مبتلا شود با جزای بدن که پست و فرش اند بگوید که غربت من سخت‌تر است که من عرشیم یعنی از بالا به پایه پست افتاده ام ۱۲

قوله مرگ هر یک یعنی نیکوکاران را مرگ دوست نماید و گنه‌کاران را دشمن که آنها ۱۲ [illegible]

[illegible]

هین بده ای زاغ این جان باز باش   پیش تبدیل خدا جانباز باش
کشتن ٥١ و مردن که بر نقش و تن است   چون انار و سیب را بشکستنست
آنچه شیرینست او شد نار دانگ   وانکه پوسیدست نبود غیر بانگ
آنچه با معنیست خود پیدا شود   وانچه پوسیدست او رسوا شود
گوید اندر نزع از جان آه مرگ   این زمان کردت ز خود آگاه مرگ
در دقائق خویش را در باختی   رمز مردن این زمان دریافتی
پس عزا بر خود کنید ای خفتگان   زانکه بد مرگیست این خواب گران
دردها از مرگ می آید رسول   از رسولش رو مگردان ای فضول
مرگ ٥٢ کین جمله ازو در وحشتند   می کنند این قوم بروی ریشخند

باب هفتاد و هشتم در موت ابرار و احرار

از برون آوازشان آید ز دین   که ره رستن ترا اینست این
ما بدین رستیم زین تنگین قفس   جز که این ره نیست چاره زین قفس
ظاهرش مرگ و بباطن زندگی   ظاهرش ابتر نهان پایندگی
تلخ ٥٣ نبود پیش ایشان مرگ تن   چون روند از چاه و زندان در چمن
تلخ کی باشد کسی را کش برند   از میان زهر ماران سوی قند
روح ٥٤ سلطانی ز زندانی بجست   جامه چه دریم و چه خائیم دست
رفت آن طاوس عرشی سوی عرش   چون رسید از هاتفانش بوی عرش

ندا است

٥١ قوله کشتن و مردن که بر نقش و تن یعنی تشبیه مردن [illegible] چنان است که [illegible] را بشکنند آنچه خوب باشد قابل [illegible] و آنچه ناقص [illegible] افکندن باشد همچنین حال نفس [illegible] اعمال [illegible] دارد [illegible] اعمال [illegible] دارد قابل رحمت [illegible] قابل عذاب باشد ١٢

٥٢ قوله مرگ کین [illegible] ٢١٥ [illegible] مقبولان بارگاه احدیت که برین قوم استهزا میکنند ١٢

٥٣ قوله تلخ نبود چون دنیا برای مومنین بموجب حدیث شریف زندانست خلاصی از قید لا محاله موجب مسرت باشد

٥٤ قوله روح [illegible] بارگاه سلطان روح از قید رهائی یافت مقام مسرت و نشاط است نه جلسهٔ ماتم و افسوس و حسرت ١٢

چونکه ایشان خسرو دین بوده اند
وقت شادی شد چو بشکستند بند

سوی شادروان دولت تاختند
کنده و زنجیر را انداختند

جان مجرد گشته از غوغای تن
می پرد با پر دل بی پای تن

جسم ظاهر عاقبت خود رفتنیست
تا ابد معنی بخواهد شاد زیست

آن عتاب ار رفت هم بر پوست رفت
دوست بی آزار سوی دوست رفت

بط را ز اشکستن کشتی چه غم
کشتیش بر آب بس باشد قدم

مرگ[٥١] بی مرگی بود ما را حلال
برگ بی برگی بود ما را نوال

ما بقا و خون بها را یافتیم
جانب جان باختن بشتافتیم

ما بمردیم و بکلی کاستیم
بانگ حق آمد همه برخاستیم

بانگ[٥٢] حق اندر حجاب و بی حجیب
آن دهد که داد مریم را ز جیب

ای فنا[٥٣] تان نیست کرده زیر پوست
بازگردید از عدم ز آواز دوست

انبیا را تنگ آمد این جهان
چون شهان رفتند اندر لامکان

سوئی

آن توئی که بی بدن داری بدن
پس مترس از جسم جان بیرون شدن

گر[٥٤] نخواهد بی بدن جان تو زیست
فی السماء رزقکم روزی کیست

گر نخواهد زیست جان بی این بدن
پس فلک ایوان که خواهد شدن

ورنه گردی[٥٥] زندگانی منیر
یک دو دم ماندست مردانه بمیر

بهر روز مرگ این دم مرده باش
تا شوی با عشق سرمد خواجه تاش

٥١ قوله در برگ بی برگی مراد از برگ بی برگی حیات باطن است [illegible] از برگی بی برگی سامانی [illegible] ظاهر است بلکی سامانی موجب فرح و انبساط [illegible]

٥٢ قوله بانگ حق بی پرده و بحجاب ١٢ یعنی عظمت بحجاب باری اگرچه ظاهر او در حجابست لاکن بی پرده میدهد چنانکه حضرت مریم را داد و مراد از عظمت مریم یا ذات اقدس حضرت عیسی علیه السلام باشد یا عظمتی که در وقت ولادت حضرت عیسی علیه السلام از غیب حضرت مریم را رسیده بود کما جاء فی القرآن المجید ١٢

٥٣ قوله ای فنا درین مقام فنا بمعنی فانی است یعنی ای فانی خود را نیست کن قبل از مرگ تا از آواز دوست حقیقی از عدم [illegible] باز گردی ١٢

٢١٦

٥٤ قوله [illegible] ١٢

٥٥ قوله [illegible] یعنی اگر زندگی [illegible] ١٢

[illegible]

خلق گوید مُرد آن مسکین فلان   تو بگوئی زنده ام ای غافلان
گر تنِ من همچو تنها خفته است   هشت جنت در دلم بشگفته است
جان چو خفته در گل و نسرین بود   چه غمست ار تن دران سرگین بود
۵۱ ور رحم زادن جنین را رفتنست   در جهان او را ز نو بشگفتنست
چون مرا سوی اجل عشق و هواست   نهی لَا تُلْقُوا بِاَیْدِیکُم مراست
زانکه نهی از دانهٔ شیرین بود   تلخ را خود نهی حاجت کی شود
دانه مردن مرا شیرین شدست   بَل هُم اَحیاءُ پیِ من آمدست
دانهٔ کش تلخ باشد مغز و پوست   تلخی و مکروهیش خود نهیِ اوست
مرگ شیرین گشت و نقلم زین سرا   چون قفص هشتن پریدن مرغ را
چون تمنوا الموت گفت ای صادقین   صادقم جان را برافشانم برین
۵۲ چون نفخت بودم از لطفِ خدا   نفخ حق باشم زنایِ تن جدا
صورتِ تن گر بمیرد من کیم   نفس کم ناید که چون من باقیم
۵۳ حملهٔ دیگر بمیرم از بشر   تا برارم از ملائک پا و سر
بار دیگر از ملک قربان شوم   انچه اندر وهم ناید آن شوم
خنجر و شمشیر شد ریحان من   مرگِ من شد بزم و نرگسدانِ من
۵۴ ور هوایِ عشقِ حق رقصان شوید   همچو قرصِ بدر بی نقصان شوید
۵۵ جانهایِ بسته اندر آب و گل   چون رهند از آب و گلها شاد دل

[illegible]

جمله

۲۱۷

دادن مرا لازم آمد ۱۲

۵۲ قوله چون نفخت بودم
بمضمون این کریمه ایزد برحق از
روح در من دمیده است پس
مناسبت که تن را گذاشته
باز این جزو را بکل رسانم ۱۲

۵۳ قوله حملهٔ دیگر یعنی اینا
جامهٔ بشریت را پاره کنم تا بدرجهٔ
ملائکه برسم و آن رتبه مرا حاصل شود
که در وهم و گمان کسی نیاید ۱۲

۵۴ قوله در هوای یعنی ای
طالبان صادق در عشق معشوق
حقیقی رقصان شوید تا کامل
بی نقصان گردید ۱۲

۵۵ قوله جانهای
بسته یعنی هر گاه که جان از قید
آب و گل آزادی یابد و شادی
[illegible]

چشمشان در رقص و جانها خود مپرس — وانکه گردد جان ازآنها خود مپرس
[٥١] عمر و مرگ این هر دو با حق خوش بود — بی خدا آب حیات آتش بود
[٥٢] هر که دید او نباشد دفع مرگ — دوست نبود که نه میوه‌ش نه برگ
[٥٣] کار آن کارست ای مشتاق مست — کاندران کار ار رسد مرگت خوشست
شد نشان صدق ایمان ای جوان — آنکه آید خوش ترا مرگ اندران
گر نشد ایمان تو ای جان چنین — نیست کامل رو بجو اکمال دین
شد هوای مرگ طوق صادقان — که جهودان را بُد این دم امتحان
[٥٤] در نبی فرمود کای قوم یهود — صادقان را مرگ باشد گنج و سود
همچنان که آرزوی سود هست — آرزوی مرگ بردن زان بهست
ای جهودان بهر ناموس کسان + بگذرانید این تمنا بر زبان
یک جهودی اینقدر زهره نداشت — چون محمد این علم را بر فراشت
مرگ پیش از مرگ اینست ای فتا — اینچنین فرمود ما را مصطفی
[٥٥] گفت موتوا کلکم من قبل ان — یاتی الموت تموتوا بالفتن
رو بگورستان دمی خامش نشین — آن خموشان سخنگو را ببین
لیک اگر یکرنگ بینی خاکشان — نیست یکسان حالت چالاکشان
[٥٦] هیچ مرده نیست پر حسرت ز مرگ — حسرتش آنست کش کم بود برگ
[٥٧] ورنه از چاهی بصحرا اوفتاد — در میان دولت و عیش و گشاد
[٥٨] مقعد صدق و جلیس حق شده — رسته زین آب و گل آتشکده

[٥٢] قوله هر که دید [illegible] یعنی اشاره است بآیه قل یا ایها الذین هادوا الی آخر الآیه یعنی ایزد تعالی با حضرت صلی الله علیه وسلم ارشاد فرمود که بگوی ای محمد بقوم یهود که اگر گمان می برید که شما از دوستان خدا هستید راست گو [illegible] آرزوی مرگ [illegible] نکنند [illegible] ازانست [illegible] ١٢

٢١٨

[٥٥] قوله گفت موتوا یعنی فرموده آنحضرت صلی الله علیه وسلم [illegible] بمیرید پیش از آنکه بمیرید [illegible]

[٥٦] قوله هیچ مرده [illegible] حسرت [illegible] ١٢

[٥٧] قوله [illegible]

[٥٨] قوله مقعد صدق [illegible]

راست گفتست آن سپهدار بشر　　که هر آنکو کرد از دنیا گذر

نیستش درد و دریغ و غبن موت　　بلکه هستش صد دریغ از بهر فوت

که چرا قبله نکردم مرگ را　　مخزن هر دولت و هر برگ را

قبله کردم من همه عمر از حول　　آن خیالاتی که گم شد در اجل

حسرت آن مردگان از مرگ نیست　　زانست کزاین نقشها گردیم نیست

ما ندیدیم آنکه آن نقش ست و کف　　لیکه او بر هر یکی وارد شرف

آن یکی میگفت خوش بودی جهان　　گر نبودی پای مرگ اندر میان

آن دگر گفتا نبودی مرگ هیچ　　می نیرزیدی جهان پیچ پیچ

عمرها بر طبل عشقت ای صنم　　انّ فی موتی حیاتی میزنم

کار من سربازی و بیخویشیست　　کار شاهنشاه من سربخشیست

گر ببرد او بقهر خود سرم　　شاه بخشد شصت جان دیگرم

فخر آن سر که کف شاهش برد　　ننگ آن سر کو بغیری بگرد

غیر شه را بهر آن لا کرده‌ام　　که بسوی شه تولا کرده‌ام

من نیم سگ شیر حقم حق پرست　　شیر حق آنست کز صورت برست

شیر دنیا خواهد آبادی و برگ　　شیر مولی جوید آزادی و مرگ

سیف و خنجر چون گل و ریحان او　　نرگس و نسرین عدو جان او

دائما او شوق یارب گوی باد　　پیش چوگان محبت گوی باد

یعنی [illegible] دنیا ۱۲ [illegible] + [illegible] ۱۲

۴۹ قوله راست [illegible] [illegible]

۵۰ [illegible] خیالات [illegible] نیست [illegible] ۱۲

۵۱ قوله ماندیدیم [illegible] خیال [illegible] ما امیان [illegible] نقش [illegible] صاحب نقش [illegible]

۵۲ قوله [illegible] ذات خدا [illegible] ۱۲

۲۱۹

معبود حقیقی رو آورده ام ۱۲

۵۴ قوله سیف و خنجر یعنی عاشق صادق را قتل شدن از دست معشوق بجاے باغ و بوستان ست و گلهاے ظاهری را دشمن جان خود میداند که موجب غفلت و محرومیت از توجه بسوی ایزد تعالی باشد ۱۲

۵۵ قوله دائما درین شعر دعاست یعنی عاشق [illegible] از ذوق و شوق دلی در ذکر الهی باشد و در محبت او جان و دل خود را نثار کرده باشد

حکایت در بیان توبهٔ نصوح چنانکه شیر از پستان بیرون آید و باز به پستان نرود و آنکه توبهٔ نصوح کرده باشد هرگز از آن گناه یاد نکند بطریق رغبت بلکه هر دم نفرتش افزون شود و آن نفرت دلیل آن باشد که آن تائب لذت قبول یافته است از آن شهوت اول بی لذت شده این لذت بجای آن نشست چنانکه ~~ نبرد عشق را جز عشق دیگر * چرا یاری نگیری زو نکوتر * آنکه دلش باز بآن گناه راغب میشود علامت آنست که لذت قبول نیافته است و لذت قبول گناه نه نشسته است و نیسره للیسری نشده است و نیسره للعسری بروی باقیست و یافته شود والحر یکفیه الاشارة

بود مردی پیش ازین نامش نصوح / بد ز دلاکی زنان او را فتوح
بود روی او چو رخسار زنان / مردی خود را همین کرد او نهان
او بحمام زنان دلاک بود / در دغا و حیله بس چالاک بود
سالها میکرد دلاکی و کس / بو نبرد از حالت آن بلهوس
زانکه آواز و رخش زن وار بود / لیک شهوت کامل و بیدار بود

چادر و سربند پوشیده و نقاب / مرد شهوانی و در غرّ شباب
دختران خسروان را زین طریق / خوش همی مالید و می‌شستی عشیق
توبه‌ها میکرد و پا در می‌کشید / نفس کافر توبه‌اش را می‌درید
رفت پیش عارفی آن زشت کار / گفت ما را در دعایی یاد آر
سر او دانست آن آزاد مرد / لیک چون حلم خدا پیدا نکرد
بر لبش قفلست و در دل رازها / لب خموش و دل پر از آوازها
عارفان که جام حق نوشیده اند / رازها دانسته و پوشیده اند
هر کرا اسرار کار آموختند / مهر کردند و دهانش دوختند

سست خندید و بگفت ای بد نهاد / زانکه دانی ایزدت توبه دهاد

در بیان آنکه دعای عارف واصل و درخواست او از حق همچون درخواست حقست از خویشتن که کنت له سمعا و بصرا و لسانا و یدا و قوله تعالی و ما رمیت اذ رمیت و لکن الله رمی و آیات و اخبار و آثار [illegible] و شرح سبب [illegible] آن نیکبخت [illegible]

[illegible]

[illegible]

کان دعای شیخ نه چون هر دعاست | فانیست و گفت او گفت خداست
چون خدا از خود سوال و کد کند | پس دعای خویش را چون رد کند
یک سبب انگیخت صنع ذو الجلال | که رهانیدش ز نفرین و وبال
اندر آن حمام پر می کرد طشت | گوهری از دختر شه یاوه گشت
گوهری از حلقه‌های گوش او | یاوه گشت و هر زنی در جستجو
پس در حمام را بستند سخت | تا بجویند اول اندر پیچ رخت
رختها جستند چون پیدا نشد | دزد گوهر نیز هم رسوا نشد
پس بجد جستن گرفتند از گزاف | در دهان و گوش و اندر هر شکاف
در شکاف تحت و فوق و در طرف | جستجو کردند دُر از هر طرف
بانگ آمد که همه عریان شوید | هر که هستید از عجوز و از نوید
یک بیک را حاجبه جستن گرفت | تا پدید آمد گهر دانه شگفت
آن نصوح از ترس شد در خلوتی | روی زرد و لب کبود از خشیتی
پیش چشم خویش او می دید مرگ | سخت میلرزید او مانند برگ
گفت یارب بارها برگشته ام | توبه‌ها و عهدها بشکسته ام
کرده ام آنها که از من می سزید | تا چنین سیل سیاهی در رسید

من اگر این بار تقصیری کنم
پس دگر مشنو دعا و گفت من
این همی زارید و صد قطره روان
که در افتادم بجلاد و عوان
تا نمیرد هیچ افرنگی چنین
توبها کرد او و بر جان خویش
روی عزرائیل دیده پیش پیش
ای خدا و ای خدا چندان بگفت
کان در و دیوار با او گشت جفت
در میان یارب و زاری بد او
بانگ آمد در میان جستجو

[illegible]

از غریو و نعره و دستک زدن   پر شده حمام قد زال الحزن
مژدگانی ده که گوهر یافتیم   حزن رفت و در فرح در تافتیم
[illegible] عذر خواستن   [illegible] حلالی خواستن
صاحبان و کنیزکان از نصوح   پیش او رفتن [illegible]
بعد از آن خوف و هلاک جان بُده   مژده‌ها آمد که اینک گم شده

جمله را جستیم پیش آی ای نصوح   گشت بیهوش آن زمان پرید روح
همچو دیوار شکسته در فتاد   هوش و عقلش رفت آن ساعت ز یاد
چونکه هوشش رفت از تن آن زمان   سرّ او با حق بپیوست از نهان
چون تهی گشت و وجود او نماند   باز جانش را خدا در پیش خواند
چون شکست آن کشتی او بی مراد   در کنار رحمت دریا فتاد
جان بحق پیوست چون بیهوش شد   موج رحمت آن زمان در جوش شد
چونکه جانش وا رهید از ننگ تن   رفت شادان پیش اصل خویشتن
جان چو باز و تن مر او را کنده   پای بسته پر شکسته بنده
چونکه هوشش رفت و پایش برگشاد   می پرید آن باز سوی کیقباد
چونکه دریاهای رحمت جوش کرد   سنگها هم آب حیوان نوش کرد
ذرهٔ لاغر شگرف و زفت شد   فرش خاکی اطلس و زربفت شد
مردهٔ صدساله بیرون شد ز گور   دیو ملعون شد بخوبی رشک حور
این همه روی زمین سرسبز شد   چوب خشک اشکوفه کرد و نغز شد
گرگ با بره حریف می شده   ناامیدان خوشدل و خوش پی شده
بانگ آمد ناگهان که رفت بیم   شد پدید آن گم شده دُرِّ یتیم

آن نصوح رفته باز آمد بخویش   دید چشمش تابش صد روز بیش
می حلالی خواست از وی هر کسی   بوسه می دادند بر دستش بسی
بدگمان بردیم و کن ما را حلال   گوشت تو خوردیم اندر قیل و قال
زانکه ظن جمله بر وی بیش بود   زانکه در قربت ز جمله پیش بود
[illegible] نصوح   [illegible] روح
[illegible]
اول او را خواست جستن تا خبیر   [illegible]
[illegible]
سبب حلالیها از وی می خواستند   [illegible]
[illegible] حلالی [illegible]

کس نیارد سوی من کردن زبان
... ای تو ستار در بیان
... نعره ... می ... چون

آنچه گفتیدم ز بد از صد یکیست / بر من این کشفست اگر کس را شکیست
کس چه میداند ز من جز اندکی / وز هزاران جمله بد فعلی یکی
من همی آن دانم و ستار من / جرمها و زشتی کردار من
اول ابلیسی مرا استاد بود / بعد از ان ابلیس پیشم باد بود
حق بدید آن جمله و نادیده کرد / تا نگردم در فضیحت روی زرد
باز رحمت پوستین دوزیم کرد / توبه شیرین چو جان روزیم کرد
هرچه کردم جمله ناکرده گرفت / طاعت ناکرده آورده گرفت
همچو سرو و سوسنم آزاد کرد / همچو بخت و دولتم دلشاد کرد
نام من در نامهٔ پاکان نوشت / دوزخی بودم ببخشیدم بهشت
عفو کردم جملگی جرم و گناه / شد سفید آن نامه و روی سیاه
آه کردم چون رسن شد آه من / گشت آویزان رسن در چاه من
آن رسن بگرفتم و بیرون شدم / شاد و زفت و فربه و گلگون شدم
در بن چاهی همی بودم اسیر / روز و شب اندر فغان و در نفیر
از هوس در تنگنا بودم زبون / در همه عالم نمی گنجم کنون
آفرینها بر تو بادا ای خدا / ناگهان کردی مرا از غم جدا

باز خواندن شهزادگان نصوح را از بهر دلاکی بعد از استحکام توبه و قبول و بهانه کردن و دفع گفتن نصوح

بعد از ان آمد کسی از حضرت
دختر سلطان ما میخواند بیا
دختر سلطان همی خواند ترا
تا سرش شوی کنون ای پارسا
جز تو دلاکی نمی خواهد دلش
که بشوید یا بمالد با گلش
گفت رو رو دست من بیکار شد
وین نصوحت هم کنون بیمار شد
رو کسی دیگر بجو اشتاب تفت
که مرا والله دست از کار رفت
با دل خود گفت کز حد رفت جرم
از دل من کی رود آن ترس و گرم
من یکی بار مردم و باز آمدم
من چشیدم تلخی مرگ و عدم
توبه‌ای کردم حقیقت با خدا
نشکنم تا جان شود از تن جدا
بعد از ان محنت کرا بار دگر
پا رود سوی خطر الا خری

قصیدہ در منقبت پیران پیر دستگیر روشن ضمیر محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم حضرت سیدنا ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی الحسنی الحسینی قدس سرہ العزیز مصنفہ جناب مولوی صوفی ولایت حسین صاحب قادری چشتی صابری امروہوی دامت فیوضہم

مہ تابان وحدت آفتاب برج عرفانی
جناب قطب ربانی محی الدین جیلانی

علی کے لاڈلے اور شبر و شبیر کے جانی
رسول اللہ کے آرام جان محبوب سبحانی

مریدی لاتخف سے کہلگیا یہ راز پنہانی
غلام غوث اعظم کو نہین کچھ خوف شیطانی

خدا نے دی تھی شہ کو وعظ مین تاثیر روحانی
جو سنگین دل بھی سنتے تھے تو دل ہو جاتے تھے پانی

شرف ہر خاندان پر قادری مشرب کا روشن ہے
ستارون مین منور جس طرح ہو مہر نورانی

تمہارے سلسلہ مین جو کوئی داخل ہوا شاہا
اوسے حاصل ہوا فضل خدا سے قرب ربانی

کیا جب سلوک اوسکو بقا کا مرتبہ بخشا
پڑی جس پر نگاہ جذب اوسکو کر دیا فانی

کیا داماں امید گدا کو پر گہر دم مین
ترا دست عطا ہے یا ہے شاہا ابر نیسانی

بہت مدت سی یہ جان مصر مین تھا ماہ کنعانی
کریا تھی صورت مین حسن یوسفی جلوا

زبان پاک سے ہے گویا تمہاری بیعت [illegible]
کمال انس سے جو کیا [illegible]

ہماری پشت زیبا پر ہی کا پائی نورانی
قدم ہے پاک ولی کے دوش پر ہے آپکا شاہا

تمہارا جو سگ درگاہ ہے پا [illegible] یزدانی
وہی محفوظ آفات و بلیات زمانہ ہے

بنادی آپ کو آتش تو آتش کو کری پانی
رہی شان جمالی و جلالی کی صفت کیا ہو

تجلی سینہ پر نور مین توحید کی چھکی
اسکے زیبا و عرش سبحانی و ما اعظم شانی

نگاہ فیض سے ابدال کر دیتے ہین چوروں کو
جسے دیکھا [illegible] محرومی و حیرانی

نگاہ غوث اعظم سے [illegible] کا مرتبہ بخشا
یہانتک پاس تھا شرع پیمبر کا بفضل ربانی

[illegible]

نفس [illegible] آفاق مین [illegible] عرفانی
ولایت آپ کی [illegible] دنیا کو

[illegible]

[illegible]

۷۸۶

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ والمنہ

مثنوی حضرت خواجہ باقی باللہ

معہ

تذکرہ حالات حضرت مصنف رحمۃ اللہ

مولفہ

جامع علوم معقول و منقول حاوی فروع و اصول ماہر علوم عرفان واقف اسرار سبحان

جناب مولانا مولوی احمد حسین خاں صاحب

قادری نقشبندی امروہوی مد فیضہم

[illegible] حیدرآباد دکن میں چھپی

سنہ ۱۳۲۸ھ

تذکرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدائے دوجہان و نعت رسول فخرِ عالم و عالمیان فقیر ہیچمدان احمد حسین خان قادری نقشبندی مجددی مظہری نعیم اللہی حکیم بادشاہی امروہوی غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ بخدمت ناظرینِ ہاتمکین مثنوی شریف ہذا عرض پرداز ہے کہ اِس کتاب نایاب سلکِ جواہرِ بے بہا و نظمِ دُررِ غرّا کے مصنف قدس سرہ العزیز کا نام نامی اور اسمِ گرامی مشہور و آشکار کَالشَّمْسِ فِی نِصْفِ النَّہَار ہے آپ کے صحیح اور مختصر حالات کا تذکرہ عام فہم اردو زبان مین قلمبند کر کے ہدیۂ شایقین کیا جاتا ہے تا کہ مثنوی شریف کے ساتھ ساتھ اُس کے مطالعہ سے بھی اربابِ صدق و یقین بہرہ اندوز ہون اور فیضان حاصل کرین وَ اللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ وَھُوَ خَیْرُ رَفِیْقٍ

یہ مثنوی مصنفہ آفتابِ چرخِ ہدایت و ایمان شمعِ بزمِ ولایت و عرفان دستگیرِ بیکسان فریادرسِ حاجتمندان۔ ماحیِ بدع و طغیان سرحلقۂ عرفائے زمان۔ پیشوائے کاملین و مکملان غوثِ وقت و قطبِ دوران چراغِ خانۂ خواجگان نقشبندان۔ واقفِ اسرارِ اللہِ اَحد حضرت خواجہ سیّد رضی الدین محمد المعروف بہ خواجہ باقی باللہ حاجت روائے خلق اللہ

ابن قاضی عبد السّلام کابلی قدّس سرّہٗ العزیز آپکا مولدِ شریف خاص شہر کابل اور سنہ ولادت باسعادت نوسو اکہتر ہجری ہے ۔

یون تو زمانہ طفولیت ہی سے آپ کی جبین صلاحیت آگین سے آثار بزرگی اور تقدس نمایان اور انوارِ ولایت و معرفت تابان ۔ اور طبیعت نیک طویت تفرید و تجرید پسند اور چہرہٗ اقدس سے کمالات فقر درخشان تھے اور کم سنی ہی سے آپ کتب درسیہ علوم عربیہ کی تحصیل علامۂ وقت حضرت **مولٰنا محمدؐ صادق حلوائی** کی خدمت مین کر رہے تھے ہنوز فارغ التحصیل نہ ہونے پائے تھے کہ جذبۂ عشقِ الہی اور ولولہ جوش و خروشِ نامتناہی جو فطرۃً آپ کے خمیر مین داخل اور پہلے ہی سے قدرۃً آپکو حاصل تھا موج زن اور شعلہ افگن ہوگیا ۔

آپ تعلیم علوم ظاہری سے برخاستہ خاطر ہوکر فقرائے کاملین مجاذیب و سالکین کے تلاش مین مختلف امصار و دیار مین تشریف لے گئے اور اون کی جستجو مین شہر بشہر صحرا بصحرا پھرتے پھرتے شہر **ماوراء النہر** مین پہونچے جو اوس زمانہ مین ماوای علماء و فضلا اور مرجعِ فقرا و اولیا تھا ۔ مشائخ وقت کی خدمات مین ملاقی اور اونسے جویائے نشانِ درِ مقصود وگوہر مطلوب ہوے ۔ بعض بزرگون کے معتقد ہوکر اونکی خدمت مین بیعت حاصل کرنے کے ارادہ سے استخارہ بھی لیا ۔ حضرت **خواجہ محمدؐ پارسا** رحمۃ اللہ علیہ کی روحِ پرفتوح سے یہ ارشاد ہوا کہ تعلیم سلوک بعدکہ اول اخلاق کی اصلاح لازم ہے آپ نے حسبہٗ بعد تکمیلِ تہذیبِ اخلاق پہلے حضرت **خواجہ عبید** خلیفۂ **مولنا لطف اللہ** خلیفہ مولنا **خواجگی دہیدی** قدس اسرارہم کی خدمت فیضدرجت مین بیعت توبہ و انابت حاصل فرمائی ۔ بعدہ حضرت **افتخار شیخ** سمرقندی خلیفۂ خاندان کبار **خواجہ احمد یسوی** رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین ۔ پھر اس کے بعد حضرت خواجہ

امیر عبد اللہ بلخی رح کی خدمت مین مگران آخر الذکر بزرگ سے مصافحہ کرتے ہی آپ کو نہایت غیر مترقبہ حاصل ہوئین اور تا قیامت برکات باقی رہنے کی امید بندھی اور خطرات اور وساوس سے ایک حد تک نگاہداشت ہوگئی

پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ کو عالم مثال یعنے خواب مین ذات خاص حضرت خواجہ بزرگ خواجہ بہاء الدین **محمد نقشبند** رضی اللہ عنہ سے بیعت توبہ نصیب ہوئی جس سے آپ کو استقامت تامہ اور جمعیت دائمہ حاصل ہوگئی۔ اور یہ نوبت پہونچی کہ آپ نے اپنے تمام عزیز و اقارب دوست احباب اور سب مشاغل اور جملہ کاروبار کو یک لخت چھوڑ چھاڑ کر زاویۂ خلوت اور گوشۂ عزلت اختیار کرلیا ہمہ وقت یاد الہی مین محو اور مستغرق تھے۔ ایسی آتش عشق و محبت مشتعل ہوی اور محب حقیقی سے ملنے کی آرزو اور تمنا دامنگیر ہوی کہ آپ شب و روز بے تاب و بے قرار نالان و گریان رہتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ اس کیفیت کو بمقتضائے شفقت مادری برداشت نہین کرسکتی تھین اور بعض اوقات بے اختیار ہوکر بارگاہ احدیت مین نہایت گریہ و زاری کے ساتھ مناجات کرتی تھین کہ اے پاک پروردگار میرا فرزند تیری طلب اور محب مین سرگشتہ اور دنیا سے برگشتہ اور شب و روز تیری یاد سے یگانہ اور عزیزون سے بیگانہ ہوکر ذکر مین محو اور مشغول ہے اور تیرے ملنے کی آرزو اور جستجو مین تمام لذائذ دنیا اوس نے چھوڑ دین اوس کے مصائب اور تکلیفات کا صدمہ مجھسے برداشت نہین ہوسکتا ہے اوسکی حالت زار پر رحم فرما اور اوس کو اپنے وصل سے بہرہ ور کر۔ خدا تعالی نے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت کو آپکی مراد مین کامیاب کردیا چنانچہ آپ ارشاد فر ہین کہ مین اپنی والدہ ماجدہ کی دعا کی برکت سے کامیاب ہوا گو مین نے بھی بیتا

اور بے قراری اور حصولِ مدعا کے لئے بے چینی ضرور برداشت کی لیکن میری محنت اور مشقت اور مجاہدہ اور ریاضت کو اولیاءِ متقدمین کی ریاضت سے کچھ بھی نسبت نہین ہے

آپ کی والدہ ماجدہ کی کیفیت یہ تھی کہ آپ خاندان سیادت آل پاک جناب مصطفٰے صلعم اور اولادِ خاصِ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہ نہایت ہی صالحہ اور عابدہ و زاہدہ اور بڑی ہی صابرہ اور شاکرہ بی بی تھین - باوجودیکہ آپ کی خدمت مین بہت سی خادمہ اور کنیزین موجود تھین لیکن فقرا اور درویشون کے لئے آپ خود روٹی تنور مین لگاتی تھین اور خود بہ نفسِ نفیس کھانا ترتیب دیکر بھیجتی تھین اور خود سب کے فارغ ہو چکنے کے بعد کچھ بچا کچا کھانا - روکھی سوکھی روٹی پر قناعت کرتین اور شب کو سب کے بعد بوریہ وغیرہ کا فرش کرا کے اوس پر سو جاتی تھین - آپ نے حضرۃ ممدوحہ کی جب یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو آپکو بلحاظ اُنکے ضعف و ناتوانی کے یہ کیفیت نہایت شاق گزری اور آپ نے دوسرے صاحبون کو اس خدمت کی بجا آوری کے لئے ارشاد فرمادیا -

جب حضرۃ ممدوحہ کو اس کا علم ہوا تو آپ بہت آزردہ ہوئین اور بارگاہ احدیت مین نہایت گریہ و زاری کے ساتھ عرض کیا کہ یارب العلمین مجھسے اس خدمت کی ادائی مین ضرور کچھ قصور یا غلطی سرزد ہوئی ہے کہ مجھسے یہ خدمت علیحدہ کر دینے کے لئے تو نے حکم دیدیا ہے - حضرت کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے بعد معذرت پھر اس خدمت کو حضرۃ ممدوحہ کے تفویض فرما دیا -

اس کے بعد آپ کشمیر تشریف لے گئے وہان حضرت شیخ بابا ولی نقشبندی قدس سرہ العزیز کی خدمت مین حاضر ہو کر اونکے فیوضیات سے بہرہ اندوز ہوئے اور اونکی برکات توجہ سے آپ پر درِ قبولیت کشادہ ہوا چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے

که "جناب ممدوح کے آستانۂ مبارک سے اِس فقیر کو بھی بقدرِ استعداد و ظرف نفحاتِ ربّانیہ نمود ہوئے"۔

اِس کے بعد آپ پر علینیتِ معہودہ حضراتِ خواجگان علیہم الرضوان جلوہ گر ہوئی اور اون کے ارواحِ طیّبات بشارتِ فیض اشارت دینے اور تلقینات فرمانے لگین اور اُنکی توجہات اور برکات کی امداد سے آپ پر دائرۂ علینیت زیادہ وسیع ہوگیا اور راہِ سلوک اچھی طرح کشادہ اور روشن اور جمعیت مزید حاصل ہوئی۔

بعض بعض بزرگون کی روح پر فتوح سے بطریق اویسیت بھی آپ کو فیضان حاصل ہوا ہے جن کے نامون کی تفصیل آپ نے اپنی مثنوی شریف مین فرمائی ہے۔ حضرت خواجۂ بزرگ **خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبند** رح اور حضرت **خواجہ ابوالحسن خرقانی** رح اور حضرت خواجہ **ابوالقاسم گرگانی** رح اور حضرت **رسولِ خدا صلعم**۔ روح پر فتوح حضرت **سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم** سے آپ کو بدرجۂ غایت نسبتی خصوصیت حاصل تھی۔ جیسا کہ منقول ہے کہ آپ ایک روز نماز پڑھا رہے تھے اور اچھی طرح سے روبقبلہ تھے پیچھے سے نمازیون نے دیکھا کہ آپ ہمکو بھی اچھی طرح دیکھ رہے ہین جس سے اون کے بدن پر رعشہ پیدا ہوگیا جیون تیون کر کے نماز کو پورا کیا اور نماز کے بعد آپ کی خدمت مین یہ ماجرا عرض کیا تو ارشاد فرمایا کہ اس کو ہرگز ہرگز کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ آپ کی یہ کیفیت بالکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ سے مطابق ہے۔

یون تو آپ سے بے شمار خوارقِ عادات اور کرامات ظہور مین آئی ہین جن کا احصا ناممکن ہے۔ مگر مشتے نمونہ از خروارے بعض بعض واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ایک شخص نے ایک باکرہ عورت سے نکاح کیا۔ کئی سال گذر گئے تھے کہ وہ اوس سے

ہم بستر نہ ہوسکا اور ہر قسم کے ادویہ وادعیہ کا استعمال کیا مگر مطلق کوئی اثر نہوا۔ وہ شخص آپ کے اوصاف سُن کر خدمتِ مبارک مین حاضر ہوا۔ اُسوقت آپ گھوڑے پر سوار ہوکر کہین تشریف لے جارہے تھے اُس نے آنکر آپکے گھوڑے کی لگام پکڑلی اور حال بیان کرکے زوال نامرادی کا خواستگار ہوا۔ آپ نے تین دفعہ اُس سے سخت معانقہ کیا اور فرمایا کہ ابھی جاکر ہم بستر ہو۔ چنانچہ اُسی وقت اُس نے اپنے اندر عجیب وغریب قوت پائی اور بسہولت تمام وہ عورت پر قادر ہوا۔

ایک ضعیفہ کا تین چار سالہ لڑکا حصار فیروز آباد کی دیوار سے جس کے نیچے فرش پختہ ہے تقریباً تیس (۳۰) گز اونچائی سے نیچے گر پڑا اور کانون کے سوراخون سے خون جاری ہوکر اُس کا دم ٹوٹ گیا۔ اُسکی ماں گریہ وزاری کرنے لگی اور نہایت بیقرار ہوئی اوس نے بجز آپ کے خدمت مین عرض کرنے کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا۔ بالآخر اوس لڑکے کو آپ کے قدمون پر لیجاکر ڈال دیا اور اوس کی زندگی کے لئے التماس کیا۔ آپکی عادت شریف تھی کہ اپنی توجہ وتصرف کو لوگون کے نگاہ سے پوشیدہ رکھتے تھے آپ نے ایک طب کی کتاب طلب کرکے دیکھی اور ارشاد فرمایا کہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ لڑکا مرنے کا نہین ہے۔ حاضرین کو تعجب ہوا کہ ایسی کونسی کتاب ہے جس سے ایسا معلوم ہوسکے تھوڑی دیر آپ خاموش رہے اُس کے بعد دیکھا گیا لڑکا اصلی حال پر تندرست ہوگیا۔ جب حاضرین کو ثابت ہوا کہ آپ کی کرامت تھی۔

ایک بزرگ خواجہ برہان جو ایک حد تک سلوک طے کئے ہوئے تھے آپ کی خدمت مبارک مین حصول فیضان کے غرض سے حاضر ہوئے تو آپ نے اپنے تصور کے لئے ارشاد فرمایا چونکہ یہ ارشاد ابتدائی تعلیم سے متعلق تھا اور وہ صاحب منتھی تھے اِسلئے اُنکو

سخت تعجب ہوا اور اونہون نے لوگون سے اِسکا ذکر کیا کہ اگر آپ مراقبہ مقامات عالیہ تعلیم فرماتے تو مناسب تھا سب نے کہا کہ آپ کو حضرت کے ارشاد کے تعمیل کرنا چاہیئے اِن خیالات کی ضرورت نہین ہے پس اونھون نے نیک عقیدہ کے ساتھ اِس ارشاد کی تعمیل کی اور تصور بہ درجہ اتم محویت کے ساتھ کیا چندہی روز مین نسبتِ عظیم حاصل ہوگئی اور بڑھاپے مین ایسا جذبہ پیدا ہوا کہ کئی جوان اُنکو نہین سنبھال سکتے تھے۔

ایک سپاھی نے خلاف شیوۂ مروت آپکے بعض ہمسایون پر جور وظلم کیا آپ اُسکی یہ حرکت دیکھکر سخت بے چین ہوگئے اور اُس سپاھی کو نصیحت کی لیکن بوجہ کمال بدبختی کے اُس نے آپکی نصیحت قبول نہ کی مظلوم کے حال پر کمال شفقت ورحم دلی کرنے کے باعث آپ نہایت متغیر الحال ہوگئے اور ظالم سے فرمایا یہ لوگ فقراے خواجگان بزرگوار کے قرب وجوار مین رہتے ہین جو نہایت غیور ہین۔ خبردار رہنا۔ چنانچہ دو تین روز کے درمیان مین چوری کی تہمت مین گرفتار ہوا۔ اور مارا گیا۔

آپ کی شفقت ورحمدلی کی کیفیت یہ تھی کہ ایک وقت شہر لاہور مین قحط سالی ہوی آپ بھی وہین تشریف رکھتے تھے کئی روز تک آپ نے کھانا نہین کھایا۔ جب آپکے سامنے کھانا لایا جاتا تھا تو فرماتے انصاف سے بعید ہے کہ کوئی بھوکا پیاسا گلی کوچون مین اپنی جان دے۔ اور ہم کھانا کھائین آپ کھانا بھوکون کے لئے بھجوادیتے اور خود قوتِ روحانی پر جو بمصداق اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ میراث اولیا ہے بسر کرتے تھے بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ آپ سواری پر سوار ہوتے اور کسی غریب مسکین کو پیدل چلتے ہوے دیکھتے آپ سواری سے اتر پڑتے اور سواری پر اوسکو سوار کرتے اور خود پیادہ پا ختمِ منزل تک جاتے اور سر پر چادر یا رومال ڈال لیتے تا کہ کسی دوست کو

اس پر اطلاع نہ ہو۔

آپ حیوانات پر بھی شفقت فرمایا کرتے تھے ایک روز آپ نماز تہجد کیلئے اوٹھے اور بلی آپ کی لحاف مین سو گئی آپ صبح تک سردی کی تکلیف برداشت کرتے رہے لیکن بلی کو لحاف سے نہ نکالا۔

ایک روز آپ لاہور کی کسی مسجد مین نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اثناء نماز مین ایک مہیب آواز آپ کے سینہ فیض گنجینہ سے ظاہر ہوی کہ نمازی حیران و ششدر ہو گئے۔ آپ نماز سے فارغ ہوتے ہی مکان کو تشریف لے گئے اور کئی روز تک مکان مین ہی نماز پڑھا کئے ؎ این ندا از غیب بودہ بیگمان + گرچہ از حلقوم او گشتہ عیان

باوجود حصول کمالات و مقامات عالیہ آپ مسند ارشاد پر بیٹھنا پسند نہین فرماتے تھے بلکہ اکثر امصار و دیار کشمیر و لاہور بلخ و بخارا ماوراالنہر و بدخشان کا سفر کرکے مشائخ کی خدمتون مین حاضر ہو کر اپنے احوال کی تصحیح فرماتے رہتے تھے۔

ابتدائے زمانہ مین آپ لاہور مین ایک مجذوب درویش کی خدمت مین تشریف لیجایا کرتے تھے مگر وہ اصلاً آپ کی طرف توجہ نہ کرتا تھا اگر کبھی آپ اوس کا تعاقب فرماتے تو وہ آپ کو گالیان دیتا تھا پتھر مارتا تھا یا متنفر ہو کر بھاگ جاتا تھا مگر آپ نے استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا اور اوس کی خدمت مین برابر حاضر ہوتے رہے اتفاق سے ایک روز اوس کو خیال آگیا آپ کو اپنے قریب بلا کر آپ کے حصول مدعا کے لئے بہت دعا کی اور آپ وہان سے رخصت ہوئے۔

پھر آپ **مولنا شیر غالی** رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین تشریف لے گئے اون سے ملکر راہی سمرقند ہوئے اثناء سفر مین بعض دوستون کے نام آپ نے خطوط

لکھے ہین اونکی پیشانی پر یہ شعر تحریر فرمایا ؎ من از محیطِ محبت نشان ہمی دیدم + کہ استخوانِ عزیزان بہ ساحل افتادست + اس سفر مین آپ نے بعض واقعات مین حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہین کہ آپ مولنا خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر ہون۔ اس کے بعد آپ نے حضرت مولنا ممدوح کو خواب مین دیکھا وہ خود یہ ارشاد فرماتے ہین کہ "اي فرزند ہماری آنکھ تمہارے راہ پر لگی ہوئی ہے جلد آؤ" اس بشارت سے آپ کو کمال خوشی و خرمی حاصل ہوی اور اس بیت کو ورد زبان فرمایا ؎ میگذشتم زغم آسودہ کہ ناگہ زکمین + عالم آشوب نگاہے سرِ راہے بگرفت + مقام در مقام اور منزل بہ منزل آپ سفر کرتے ہوے آستانہ عالیہ حضرت مولنا خواجہ محمد آدم امکنگی عرف مولنا خواجگی رحمۃ اللہ علیہ پر پہونچے آپ شہر سمرقند کے ایک معمر اور مستند بزرگ اور سر برآوردہ مشائخ سے تھے آپکو اپنے والد بزرگوار خواجہ درویش محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ مولف لب لباب مثنوی معنوی سے خرقہ و خلافت پہونچی تھی اونکو اون کے مامون حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اونکو زبدۃ الاخیار حضرت خواجہ محمد عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ سے

آپ نے مولنا ممدوح کی دست مبارک پر بیعت کی مولنا آپ کے حال اور مقام عالی سے مطلع ہوئے اور آپ پر وفورِ عنایات اور توجہات خاص مبذول فرمائین تین شبانہ روز آپ سے تخلیہ فرمایا اور اسرار خاص سے سرفرازی بخشی اور یہ ارشاد ہوا کہ آپ کا معاملہ بہ برکت اکابر سلسلہ علیہ انجام کو پہونچ چکا ہے اب آپ ہندوستان تشریف لیجائے اور خلق اللہ کو فیض پہونچائے کہ آپ سے اس سلسلہ کو بہت فروغ اور رونق حاصل ہوگی۔ اور طالبان خدا مستفید ہون گے۔ ہر چند کہ آپ نے برا

عجز و انکساری اپنے نقص و قصور کا اعتراف کر کے معافی چاہی اور بہت کچھہ معذرت کی لیکن جناب مولانا نے استخارہ لیا اور موافق آیا تو بہت اصرار فرمایا اور آپ کو خلافت تامہ عنایت فرماکر دہلی کی طرف رخصت کیا آپ ہی جناب مولینا کے خلیفہ اکبر مشہور ہوئے۔

بہ تعمیل ارشاد فیض بنیاد جب آپ راہی شہر دہلی ہوے تو یہ شعر ورد زبان تھا ؎

شکر شکن شوند ہمہ طوطیانِ ہند + زین قند پارسی کہ بہ بنگالہ میرود + آپ کے رخصت ہو چکنے کے بعد جناب مولینا کے قدیم دوستون کو آپ کے اس قدر جلد خلیفہ ہوکر رخصت ہو جانے پر بہت رشک آیا اور غیرت آئی اور جناب ممدوح کی خدمت مین یہ معاملہ پیش ہوا تو ارشاد ہوا کہ آپ صاحبون کو امر واقعی کی کچھہ خبر نہین ہے درحقیقت اس نوجوان کا معاملہ تربیت درجہ کمال کو پہونچا کر ہمارے پاس بھیجا گیا تھا اوس نے ہمارے پاس آکر صرف تصحیح حال فرمائی ہے بے شک جو شخص اس طرح آئیگا وہ اسی طرح جائیگا۔

آپ ہندوستان مین داخل ہوے اور ایک سال تک لاہور مین مقیم رہے وہان کے اکثر علماء اور صوفیہ کرام آپ کی خدمت مین مستفید ہوئے۔ پھر آپ شہر دہلی مین تشریف فرما ہوئے (جو اوس زمانہ مین دار الاولیاء اور بیت الفقرا تھا) اور قلعہ فیروزی مین مقیم ہوئے۔ جو لب دریائے جمن واقع اور نہایت ہی دلکشا مقام ہے۔ وہان بکثرت آپ کی طرف خلق اللہ کے رجوعات ہوئی اور تھوڑے ہی عرصہ مین مرجع خلائق ہو گئے۔ ہزارہا آدمی آپ کا معتقد تھا مگر آپ بہت ہی کم لوگون کو مرید کرتے تھے بعض بعض صاحبون کو حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ کی درگاہ سے آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے لئے ارشاد ہوا اور حاضر خدمت ہوئے مگر آپ نے معذرت فرمائی

اور ارشاد کیا کہ وہ کوئی دوسرے بزرگ ہون گے جن کے لئے ارشاد ہوا ہے مین نے تمہین کہا اور یہ ارشاد کہا۔

آپ کے خلفا کی تفصیل یہ ہے **شیخ تاج الدین** رحمۃ اللہ علیہ **خواجہ حسام الدین احمد** رحمۃ اللہ علیہ **شیخ الہ داد** رحمۃ اللہ علیہ اور **امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی** رحمۃ اللہ علیہ بعض شجرون مین **حضرت امیر سید ابو العلا اکبر آبادی** رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ کے خلفا مین لکھا ہے اور اکثر مین اون کے مرشد کا نام **سید عبد اللہ** مرقوم ہے جو بواسطہ خواجہ یحیی و خواجہ عبد الحق حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ تک پہونچتے ہین۔

جناب خواجہ علیہ الرحمہ کا عرف **خواجہ باقی باللہ** رحمۃ اللہ علیہ مشتہر ہونے کی وجہ عامہ خلائق مین یہ مشہور ہے کہ آپ سے کسی شخص نے بقا باللہ کے معنی دریافت کئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہان زبانی سمجھانے کی بات نہین ہے اوس نے عرض کیا کہ حضرت جس طرح ممکن ہو ارشاد فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری وفات کے وقت ہم سے دریافت کرنا جب آپ کو بعمر چالیس سال وسط جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ مین مرض الموت لاحق ہوا تو اس شخص نے حاضر خدمت فیض درجت ہو کر عرض کیا کہ اب وعدہ ایفا فرمایا جائے تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے جنازہ کی نماز پڑہائے تم اوس سے یہہ دریافت کر لینا جب آپ نے بتاریخ **۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ روز شنبہ وصال فرمایا** تو یہ شخص نماز جنازہ کے وقت حاضر تھا کہین سے ایک شخص برقع پوش آیا۔ سب نے اوس کو آگے بڑہا دیا اوس نے نماز پڑہائی اور نماز پڑہا کر وہ چلا یہ صاحب اوس کے پیچھے پیچھے ہوے یہانتک کہ وہ آبادی سے باہر نکل گیا اور جنگل آگیا اور اوس نے

بڑے بڑے قدم رکھنے شروع کئے اس شخص نے دوڑکر اونکا دامن پکڑ لیا اور عرض حال کیا۔ اونھون نے منہ پھیر کر اس کے طرف کو دیکھا تو وہ خود حضرت خواجہ صاحب ہی تھے یہ ہیبت زدہ ہوکر بیہوش ہوگیا اور وہ چلے گئے جب اسکو ہوش آیا تو اس نے اورونکو اسکی اطلاع کی آپ اس نام سے مشہور ہوگئے **مزار شریف** آپ کا دہلی مین بیرون اجمیری دروازہ قریب درگاہ قدم رسول زیارت گاہ خاص و عام ہے

قصیدہ مولف

لبالب بھر دے اے ساقی مئے باقی سے پیمانہ
کہ ہون مستِ الستِ اول سے مین جانانکا دیوانہ

ملا ہے ساغرِ وحدت خمِ باقیِ باللہ سے
ازل سے ہی خمار اوسکا کہ ابتک ہون مین مستانہ

رہے مخمور تا محشر جو پی لے کوئی ایک جرعہ
یہ فیضِ ذاتِ مطلق ہے کہ ہے خواجہ کا میخانہ

شبستانِ ولایت کے وہی شمعِ ہدایت ہین
اونہین سے بزم ہے روشن انہین کا ہون مین پروانہ

نہین ممکن کہ وصفِ خواجہ ہووے کچھ رقم مجھسے
شہ ذیجاہ ہین خواجہ میرے بکواس رندانہ

تمھارا نام ہے سیّد رضیّ الدین شاہ خواجہ
ہوے فانی ز خود باقیِ باللہ شانِ مردانہ

تمھارے فیض سے پہونچے گدا و شاہ مقصد کو
کسی کو دولتِ عرفان دی کسی کو تاجِ شاہانہ

قدومِ فیض کی برکت سے ہندوستان ہوا جنت
جو کفرستانِ باطل تھا بنا حق کا وہ کاشانہ

بہت مشتاق ہے احمد بھی مدت سے تجلی کا
دکھا دو دلمین اے خواجہ کرو آباد ویرانہ

ف سلوک نقشبندیہ مین توحید وجودی کی تعلیم ابتداءً واقع ہوتی ہے بعد درجہ شہودی کا ہے یہ تینوں الف شعر دونو نکو جامع ہے

بسم الله الرحمن الرحیم

خداوندا بفقرم راه بنمای / درے زان ره سوے درگاه بگشای
که از ناکامیِ خود کامیابم / در افلاسیِ کلِ آرام یابم
غنا در فقر و فقر اندر غنا ام / بشویم دست ازین شوریده قلزم
شوم در فقر دریاے الهی / امانت دارِ دُرهاے الهی
ز آشوبِ دماغِ پُر تحیّر / گهے خود را صدف بینم گه
گهے زین هر دو بالاتر گزینم / صفاتِ بحر را در خود ببی
بجنبش آیم از موجِ تفکر / کنم دامانِ کوه و دشت پُر دُر
بگیرم بر کف از دریا هوائے / هم از خود بر خود افشانم نثارے
ز جوشِ سینه چون گردم سبک سیر / ببیند ازم بنائے این کهن دیر

چو وقت نو خودی جوشش در آید
اگر [illegible] نازیبا چه باک است
جمال پرده گی بس تابناک است
[illegible] بیرون [illegible]
طلب بسیار شد وقت [illegible]
بگویم گر چه [illegible] فضولست
[illegible]
برون [illegible] سر [illegible]
[illegible] طالب این گوشوارند
صدف بشکن ز دریا گوهر آور
[illegible] افتاده کار

[illegible] توحید باری تعالی عزّ [illegible]

[illegible] رب العالمین

کجا آن غرقهٔ بحرِ مطالب
که سر پیچد ز امواجِ کواکب

وجودش موجِ الٰهی بیابد
ز اصلِ موج آگاهی بیابد

ببیند موجِ حُسنِ عشقِ یکدست
شود با موجِ عالمگیر مست

ز یک بحر است چه انفس چه آفاق
چه حسن و عشق چه قید و چه اطلاق

عجب بحریست خود در خود شناور
تعالیٰ شانه الله اکبر

اگر علمی است از علمِ خدائیست
خودی و کبریائی بادشاهیست

درین معمورهٔ کثرت را چه کار است
همین یکذات و دیگر اعتبار است

اگر قدرت وگر علم و اراده است
بظاهر پستی چند او فتاده است

همان اصلِ نسب بے چند و چو نسبت
ز هر نسبت که میدانی برونست

ز بحرِ جود او کونین جوئے
ز جوئے لطف او آدم بسوئے

بسوئے خاک و آتش او ندیده
خدایش جمله از آب آفریده

چو آبِ صاف خالی از کثافت
شده ظاهر ز بیرونش لطافت

لطافت عکسِ نورِ لایزالی
نه آن عکسے که از اصلست خالی

چه عکس است این قدر از اصل معمور
چه نور است اینهمه سبحان فی النور

زهے نورے که چندین بیش و کم ساخت
ز بحرش قطرهٔ بیرون نینداخت

[illegible]

بچنین دانم که خود غواصِ خود بود
چو من در موجِ دریا ره نوردم
گهے در فرق و گه در جمع گردم
چه گویم زیر چوگانِ ارادت
بشارت باد نخشم را سعادت

مناجات بدرگاه قاضی الحاجات

خداوندا درین چاهِ نفس گیر
طلسمِ حیرت و زندانِ تردد
حلاوت [illegible] عزیزان
[illegible]
[illegible] خونریز [illegible]
متعبد خانهٔ پر مار و کژدم
با همه سفها و ابلیس لعین را
نهاده زخم جانِ نازنین را
[illegible]

قبولی گرچه از شیطان شنوده ز شیطان گوے رسوائی ربوده
همه ابلیس را فرزند بی قیل خطابش قرة العین عزازیل
ز آتش زاده و دیو آدمی رنگ با آتش بارگی عالم ازو تنگ
من بیچاره از دستش زبونم درون چاه ادبارش نگویم
گهے در خشم و گه در آرزو خوار میان آب و آتش دارم این کار
گهے در خلوت شیطان کشد رخت در ایوان سیه بختان زند تخت
گهے در روے کارم پرده آرد یقینم را بتاریکی گذارد
گهے نازد پئے کسب کمالات دهد نقدم بتاراج خیالات
گهے این با قبول از بس عداوت پئے جذب قلوب آرد ارادت
ز درویشی کند شرح و بیانی ز علم و شعر خواند داستانی
گه آمد در سکوت و در تفکر شود اهل ارادت از تصور
که جانش غرق دریاے وجود است برون از خلق در عین شهود است
زمانے در مناجات آورد روے ز فکر آخرت گردیده یکسوے
که از بهر جحیم غم زهد کارم ز سر لذات فردوسے ندارم
ازین غافل که دنیاے لعین را بپرورده فساد کار دین را

فراموشش شود هول قیامت
چو چشم پر خمار افتد بحالش
شود نشتر بروے روزگارش
کند مژگان خونریز از کنارش
بعیاری دلش را پاره پاره
نگاه آتش افروز جنون را
بسوزد خرمن صبر و سکون را
فسون از دولت بی برگی و خویش

چو بیند قد سرو از رفتار و قامت
دران دام بلا گردد مقید
برآمد دود وش از زلف مجعد
متاع عقل و دین از دست دادن
دل اندر دست نظاره نهادن
هوادار دو پیمان عنبرین مو
گهی در عشق بازی افکند گوی
بچوپروری عبادت کرده نیوت
نبین دوست پرورده نهان

[illegible]

باستادِ هوس تسلیم کردی   بجند مشکاریش تعلیم کردی
نسیمِ غمزه پردازی بباغش   دمی طرفه دمیدی در دماغش
عنانِ عقل بگرفتی ز دستش   بشیرینِ عشوه دادی شکستش
طریقِ عشقبازی رانمودی   دلِ ناکرده کارش رار بودی
خود از هر سو عبیرافشان رسیدی   بآئینے که مے بایست دیدی
لباسِ مختلف پوشیده مست   ربودی صبرش از دل کارش از دست
بحمد الله که مسجودم که بودی   مدارِ بودِ نابودم تو بودی
اگر در دیر و گر در کعبه بودم   بتو میگفتم از تو مے شنودم
تو بودی حلِّ چندین مشکلِ من   تو بودی راحتِ جان و دلِ من
همین سرگرم سودائے تو بودم   بهر جاے تمنائے تو بودم
اگرچه این سخن مستانه گفتم   غبارِ شرکِ چندین ساله رُفتم
دوروزے اندرین بتخانه بودم   بسانِ سبحه صد دانه بودم
دلے هر یک برآورده دوکانے   بهر جا رنگی و هر سو نشانے
درِ توحید بر رویش کشادند   شعورم در دلِ ریشم نهادند
وجودِ رشته برمیگشت سوزان   بزد در خرمنِ صد رنگ پوشان

[illegible]

غریب افتاده‌ام بی یار و غمخوار
توئی مسکین نواز [illegible]
بجولانگاه [illegible] در آور
چو در گور استخوانم را گذارند
بیک گفت و شنودم برنیارند
[illegible] رنگ ریا و شک گذارم
من و ما در وجود خود [illegible]
[illegible]

حکایت

[illegible]

همان بی رنگی و بی اعتباری دمادم میفزودش بیقراری
سرشک از دیده می بارید و میگفت شگاف سینه میخارید و میگفت
که هر کس را تمنائی محالیست نهانی هر دلی را قیل و قالیست
مرا هم در دماغ آرزو خیز بخاری میدود نومیدی انگیز
که میدانم مرا دم بر نیاید ازین ششدر گشادم بر نیاید
ولیک از قسمت قسّام ذوالمن نصیحت ناشنو جائیست در من
همین نابود خود میخواهد و بس همین در آرزو میکاهد و بس
چو در حشر از لحد بیرون کنم سر زمین بوسی نیابند اهل محشر
مباد آندم شوم از خود گرفتار بنفسی نفسیم افتد سر و کار
بفضلت در بهشت آیم خرامان غبار قصر و باغ از من برافشان
دماغ خود پرستی نیست در من سر بالا و پستی نیست د
بلی آنرا که چشم تیز بین است ولی با داغ خواهش همنش
برون از دوست آرامی ندارد بخود قطعاً سرانجامی ند
من و این طفل نادان در خور و خواب پی آن راه گیرم اندری
زمانی حلقهٔ این در زنم چست کنم بند تعلق از همه سست

در نعت حضرت سید المرسلین محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم

زمانی وارهم زین خودپرستی
زلوح دل بشویم نقش هستی
ازین بازار بردارم سر کار
برهنه از خود و فارغ ز پندار
قلندروار [illegible]
[illegible]

سهی سروی ز بستان خدائیست | ستون بارگاه کبریائیست
سرای کون را دارد نور بینش | ازین فانوس شمع آفرینش
صلای زندگی بخشش بشیر است | که روح القدس از من بهره گیر است
همان عیسی ازین دم بهره ور بود | که در انفاس او چندان اثر بود
سرافیل است ابجد خوان این درس | نهاده گوش در سامان این درس
رخش مرآت نور لامکان را | صلا در داده بینائی جهان را
که هان در من چو دیدی بیشک و ریب | خدا بین آمدی در پردهٔ غیب
درون پرده من بودم که آدم | ملک را بند مسجودی که کردم
جمال یوسف از من آبخور داشت | که عالم را جهان زیر و زبر داشت
ولش آهسته با خود در ترانه | که از تیر عجب دارم نشانه
حریف راز دارم دیگری نیست | نهال عشق را جز من بری نیست
همین دارم که اسرارش کماهی | خودش میداند و علم الهی
عروس خلقش اندر شرح اینست | که نور قدس در پرده نشینست
سرای حسن و خلوتگاه عشقم | ز من جوینده ره من راه عشقم
صفات دوست را بی نقل و تحویل | منم یک نسخه و یک نسخه تنزیل

حساب بندگی گردد فراموش
ازان لب نیز استغفار ننگست
هم از مستغفرین شو [illegible]
چو عشق نامرادی آب گردد
برومندی ره نایاب گردد
بیک یک ذره اش صد گونه رازست
فزود این خامه کاین مشکل درازست
همینم بس که بعد از صد سلامی
[illegible]

مناجات

[illegible]

درین بستان اگر خارے شود کم — کدامی مرغ خواهد داشت ماتم
ازین گلشن اگر برگے شود زرد — که خواهد خاک بر سر کرد ازین درد
چه خواهد شد اگر دریا بجوشد — نقابے بر سر یک قطره پوشد
فلک گر تندبادی را گمارد — کزین محفل غبارے را برآرد
بیا ای نوح طوفانے برانگیز — باین خاکِ هوس آلوده بستیز
اشارت کن بموجِ پر طلاطم — غبارے شرک از روی زمین گم
فرود آ اے کلیم الله ازین کوه — تجلی کن باین فرعونِ اندوه
عصا را اژدها صورت بجنبان — نمود چند را نابود گردان
ثنا ای خواجه ابروے هلالی — بشبخون بر برین شوریده حالی
بگفت آور زبانِ گوهر افشان — غبارِ هوش از مغزم برافشان
یکے روے جهان افروز بنما — حجابِ ماه و رشکِ روز
بتے را گرمیِ بازار بشکن — خلل در طاقِ این کسری بیفگ
بکن دکّانِ این شیطان مشوّش — بهم بر زن بساطِ آب و آتش
سرِ گردن کشی در سجده آور — ابوجهلِ ضلالت را بزن س
گرفتم ناکس و گرتر زبانم — محمد را رسول الله دان

نقاب کبریا از پیش بردار
مرا هم منصب [illegible] در امتی ده
درین دیر کهن تنها شکستی
ز نخستی
دل چیست درین صنم خواهان [illegible]
فسون ما من نابود کردی
هدایت را ببیند کے دود کردی
[illegible] درین ره خورده گردن
صنم خواره دگر را دل بریحان
بکے رخت هدایت بے [illegible]

درین دکّان ببیند کے چنین جست
من اکنون خود ببیند این متاع
نمایک شعله در ابنای عالم
بسے جستم درین نابود گشتم
ز تو گرمی و از من دود گشتن
دلے دارم که خیلے در غلامست
باندک جلوه کارش تمامست
بجو دریاے ملاحت برانداز جوش

[illegible]

حکایت

چو سوز عشق [illegible] سر
[illegible]

[illegible]

[illegible]

نخست از مروی و جوش زبانی — فرستادند لختی ارمغانی
ترحم را شفیع خویش کردند — سر عجز فقیری پیش کردند
شب مجنون و بیدارش کردند — سرشک خون و خونخوارش کردند
همان کاهیدن و خواری نمودن — همان زاری و بیزاری نمودند
ازان سربستهٔ غم تعبیر کردند — بصد سنگین دلی تقصیر کردند
دل مجنون دران مجمع گذر داشت — دران صد پرده خود آهنگ داشت
وگرنه راز غم خوردم ندارم — حدیث عشق از بیغم ندارم
سخن القصه در گرمی در آمد — عزیزان صنم را در خور آمد
بمیدان مروت رخش راندند — به تسلیم و رضا گوهر فشاندند
نیست تقصیری درین باب — ولیکن تاب نیاید کجا تاب
لیکن رخ لیلی مهیا — ولی هوشی ز مجنون ماند اینجا
ان بیچاره ستد باب خویش است — خود افسون خود و خود خواب خوش است
پشه از باد دل تنگ — بدامان سلیمانی بزد چنگ
سلیمان باورا احضار فرمود — حضور باد بود پشه پر بود
وزان پشه اگرچه ظلم ره داشت — ولی از غیر او بخت سیه داشت

[illegible]

سخن کوته [illegible] زبان بندی [illegible]
همه نور است [illegible] تا دل [illegible]
چه لیلی و چه شیرین و چه عذرا
بهر سو پیکر اصل است پیدا
نمود [illegible] چنین پندارم نمود است
بهر جا جلوه گر اصل وجود است
درین صورت بمقصودی در آویز
بتوحیدم درانداز و که برخیز
[illegible]

فنون اهرمن از جان پذیرم — مقام وهم خود اعمی گیرم
بکف بگرفته شمعی از ره رفتم — بنادانی و کوری در چه افتم
نیارد نزد بینا جز حقارت — نظر ناکرده دعوی بصارت
برسم علم توحید از خبیرم — دران کشور بسی روشن ضمیرم
وی بیش ز ترپاکی نشاید — باندک زهره بی باکی نشاید
اگر فتم عین توحید است عالم — ازان جوش است چندین قیل و قالم
چو نور ذات بر دل حمله آرد — کجا تفصیل اسمارا گذارد
دران موطن که دل آرام گیرد — دل از علم صفاتش کام گیرد
دل علمیست در وی مندرج حال — سر آمانی و بنیاد آمال
چنین دل گر بوهم آمد عجب نیست — گمان بعد از وی بی نسبت نیست
ازین معنی بهر صورت زند دست — که باشد گردم از جام صفت مست
کند یاراز درون پرده فریاد — که وقتی عاشق شوریده [illegible]
هنوزم رخصت دیوانگی نیست — طریق شرع جز فرزانگی نیست
شنیدانم خبر جز درین راه — برون از شرع نیکی حاشا لله
به نامشروع گر اندک جالست — درو مضمر بسی مهر و جلالست

همه دیدار کردی بی کم و کاست
برآمد آفتابت از پیچ در است
ز مقصود از [illegible]
چو فرد باطن از ظاهر برآید
چو در بحر وجود از خود برآیی
بجولانگاه ذاتش راه [illegible] آیی
بمطلق از مقید ناتمام است
برو در قید صورت کار خام است
ادب اینست باقی مکر و تزویر
چو بینی حق بحق بینی [illegible]

تو اکنون خاطر از هستی بپرداز
ازین آئینه زنگ خود برانداز
عدم شو کاندران مرآت نورست
جمال دوست را اینجا ظهورست
امانت دار جانان جز عدم نیست
عدم در عرصه لوح و قلم نیست
همیشه خلوت از کونین دارد
ازان سرمایه نور عین دارد

حکایت خطاب بیدل با مطلوب

بیا تا ماند کسی از افسانه گفتن
دلا تا چند ازین افسانه گفتن
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
همه جنبش حقیقت [illegible]
ز وحدت قصه [illegible]
خود اندر [illegible]
حقیقت [illegible]
زبان [illegible]
فرو [illegible]
بیا [illegible]

جهان فانی است بر فانی منه دل / ازین شستِ مذبذب بند بگسل
چو بگسستی ز خود بندِ جهان را / گرفتی پرده نورِ لامکان را
شدی در پردهٔ تصدیق و تسلیم / برون از فکر و استدلال و تعلیم
سبق از عَلَّمَ الرَّحْمٰن گرفتی / ز دستِ موهبت ایمان گرفتی
چو در بحرِ یقین خود را سپردی / ز هر صنعی بصانع راه بردی
دلت زان بے نشان آگاه گردد / محبّت مقتدائے راه گردد
زراہے گر نظر افتد گزندت / شود دورِ تسلسل پائے بندت
گہے مانندِ نجومت داغ بر دل / شوی گاه از طبائع پای در گل
گہے فکرت بتعطیل افگند گوی / چو جسمانیه در وهم آوری روی
ہے نورِ یقین دانائے کارش / همان بر ساده لوحیها مدارش
ی اندر مخبرِ صادق نهادن / بران صدقِ مجرّد و استادن
یرِ محبت بست گشتن / ز طورِ عقلِ خود بین در گذشتن
ی صدق و محبت نیز رستن / بسانِ قطره در دریا شکستن
ه سر برآوردن ز دریا / حباب آسا ولیکن پائے برجا
باحکامِ شریعت سر نهادن / زمینِ استقامت بوسه دادن

[illegible]

سعادت نیست جز نفی ارادت
ز نفی اثبات الا الله یابی
به ایمان مجدد راه یابی
دم آخر ز تجدید گزیرست
ز استدلال و فکر اینجا اثر نیست
بود تجدید ایمان انجذابی
که از من مکتسب گردد جوابی
[illegible]
درین تجدید دایم باش حاضر
[illegible] اندر نفی و اثبات
[illegible]

الفصل ۱۶ احسان

[illegible] روز جوانی
[illegible] در کامرانی
[illegible]

نظر چون از تحیر باز پرداخت بسیمای سعادت دید و بشناخت
گرامی خواجه احرار را دید چه خواجه مخزن اسرار را دید
لب اندر معرفت گوهرفشان داشت سخن از بی‌نشانیها نشان داشت
بگفت ای شاهد خلوتگه راز که دلها در رهش آمد سرانداز
گهی از حسن صورت سر برآرد بجان عشقبازان حمله آرد
گه از صورت ملیح آمد نمودار مغنی گردد از وی گرم بازار
ولی آنرا که در جانش اثر کرد برون از جان و تن در خود سفر کرد
وتار جان شعار تن بینداخت پی مقصود خود از خود بپرداخت
بتحقیق آنکه انسان است این است زچشم غیر پنهان است این است
پیمبر چون زرهش پرده برداشت ظلومی لازم آن نامور ساخت
چو در انوار کل شد محو ناچیز بهم برزد دکان وهم و تمیز
زخود بگذشت و گوی مردمی برد امانت با امانت خواه ب
کدامین ظلم ازین بسیار باشد که بنده بی‌صفت بیکار باش
تکبر نیز وصف ناگزیر است مقید خود بناچیزی اسیر است
نهایت رفت و آمد بی‌نهایت چه کبر است این مبرا از خیانت

ما هنوزم اندران بازار راست
هنوز آن جاده را از جان عشاقیم
ولی زان باده خالی نیست جامم
بارش دیگر نمی باید رسیدم
برآمد سالها کاین خواب دیدم
بانازکی رنگ و بو در قفس بودم
بیک صورت پرستی خاص بودم
ازو بی معرفت گشتم تم و از
وزان شب گریه‌ام بخت بیدار

ما هنوزم دل گرفتار نگاه است
کنون دست من و دامان خواجم
که دریابم از احسان خواجم
چو در اول هدایت از تو دیدم
نهایت در بدایت از تو دیدم
که یابم پرورش دید از نعیمت
قوی دل بودم از خلق کریمت
امیدم بود کاین خاکی نابود
[illegible]
ویران و [illegible] استقامت
ویران نابود [illegible] قیامت
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نهایت این قدر [illegible] ماندی
[illegible] اندر راه ماندی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

بود ببوئے خود کشیدی — بنورِ غیب دیدی انچه دیدی
ین آن کشش در لطف آندید — نشاندی در دلم نخلے ز تجرید
ان معنی که صاحب سِرِّ آنی — فرو ناید ذرے بر هر دکانی
ود نیست چندان سرفرازی — گزان معنی بیابم دلنوازی
ه از اوجِ عزت خود فرود آی — گره ها بسته دارم حیله بکشای
اکِ پایت لے فرخنده دیدار — بسے محتاج و بسیارم طلبگار
وا فتادم از بس غریبی است — شکستم از خمارِ بے نصیبی است
یدانم کدامے سو بر آیم — کجا این بارِ محنت را کشایم
ن عنقاے پنهان از که پرسم — سلیمانِ زبان دان از که پرسم

حکایت

چو در خوابِ سیه روز — جمالِ یوسفی آمد جگر سوز
ت کان مه را چه نام است — مقامِ خاطر افروزش کدام است
بندِ غم کاهیده میداشت — دماغے در هوا شوریده میداشت
درد و همین سوز و همین ریش — نه از معشوق آگاهی نه از خویش
افته جان در تقاضا — برون از شش جهت دل در تماشا

که یابم یوسفم را گاه بیگاه

مناجات

خداوندا مرا از من برون بر — دران قلزم که میدانی فرو بر
نمودِ من که روپوشِ وجود است — زبان بند و صد گفت و شنود است
چو از نورِ هدایت بال و پر یافت — ز اسم المؤمنش اثر یافت

[illegible]

چو پے در پے شد آن نور شهادت | بیکبار از خود افتاد این عمارت
رسید اندر این دو سه مرغ خوش آواز | بقصد لامکان کردند پرواز
کنون در خود که می بینم و حیدم | نه مومن نے مریدم نے شهیدم
چو کار اینجا رسید اے اهل پیکار | بکن نوعے که دانی جلوه درکار
کنون دارم بجاے آن عمارت | پریشان رقعه با صد خسارت
ازین رقعه که مرکش باد درکار | بدست نفس و شیطانم گرفتار
عروسان گاه گاہے برقع انداز | برون آیند در جولانگه ناز
برافگن برقع و در جلوه کن راے | عروسان جهان را پرده بگشاے
در خواهش زیبا کی گشودم | در معنی دلیر بیجا نمودم
نقابے بر رخ این ماجرا کش | خطے بر روی این چون و چرا کش
نهادم دل بهر نوعی که باشم | به تسلیم آمدم والله اعلم

بیان نسبت حضرت خواجه ابو الحسن خرقانی قدس سره ال

ولی گر چشم هر بیننده مستور | بیفتد از خود و بالیست از دور
برون از خود مقامے بر گزیند | ز بس کاثار جذب دوست بیند
کند در سینه گوهر نشانے | ز اخلاق نبوت ترجمانے

چو طیفور اندران منزل بیافتند
دو کس چه خرقانی از پیش راند
چنان در نقشبندے بے کم و کاست
نسیم تربیت از رفتگان خواست
بظاهر پیرش از پیر کمال است
بباطن مجدد نقشش اتصال است
علی الاطلاق رشد از پیشگاه است
علی الحق مرشد مطلق اله است
نمود است نقش آدمی زاد

وسے طیفور ازین سر روشنی یافته و ... رفت
جو صادق رو ازین ره آورده او
هدایت بخش رو آورده او
شود سلطان جان در پرده او
رتند در کشور و اسکان ...
جواز وی بر فا میدون کشد رخت
شود فرزانه دستور در بست
و نقش آینه نور رسالت

... آبا و ... ان آورده ...
و لیکن سنت الحضرت ... پرده داری
... کنایات پرده داری

حکایت

زلیخا چون ... یوسف ...
... ز ... فارغ شد ...
[illegible]

بمصر آمد و لے از شوق پرجوش ‌‌ هوائے وصل همخواب و هم آغوش
نظر چون در عزیزش رهنمون شد ‌‌ بلا از یکطرف چندان فزون شد
فریب روزگارش تنگدل ساخت ‌‌ سلوکش از محبت منفعل ساخت
همی بارید بے پایان جگرگے ‌‌ ز باغ آرزو نگذاشت برگے
ز کوه رنج سیلی قد برافراخت ‌‌ نشان عشرت از عالم براندا خت
برآمد تیغ بر کف برق بیداد ‌‌ بخرمن گاه شادی دست بکشاد
زلیخا را دران صحرائے خونریز ‌‌ خسے افتاد در چشم آتش انگیز
جهان تاریک شد چون تار گیسوش ‌‌ بتاریکی در آمد چشم جادوش
چو ظلمت بست چشم از این و آنش ‌‌ نظر افتاد بر خود ناگهانش
یر نگاه جادوانه ‌‌ دلش شد تیر الفت را نشانه
ں کز تیر ترکان پر برآورد ‌‌ پئے نظاره چشم دیگر آورد
واز آمد آن مرغ هوس گشت ‌‌ ز اقلیم شهادت چست بگذشت
یب افتاد با یوسف دوچارش ‌‌ سروش غیب کرد امیدوارش
دران امید روزے چند مے بود ‌‌ بآن بود و مگر خرسند مے بود
سوے غیبش درے بکشاده بودند ‌‌ دران در دیده بنهاده بودند

[illegible]

ز کنعان ماه کنعانی بدر شد
چو ملک مصر زو شد گرم بازار
زلیخا گشت ازین معنی خبردار
بصد جان در خریداری درآمد
بلا را در طلبگاری درآمد
شد از سر تازه آشوب جهانش
بمقصودے دگر شد رهنمونش
حجاب چند پیش مقصدش بود

[illegible]

خلل میداد آئین طلب را زبان میکرد عشق بوالعجب
جوانی و جمال و بینش انداخت سر و پای تحمل جمله انداخت
نمودندش که سنگ راهست اینست نظربند دل آگاهست این است
تو بند سرو یوسف بند لیلا ازین ناجنسیت سرد است باز
غرض تعلیم غیبش کرد تائید بپایه پایه تا ایوان توحید

التجا بحضرت خواجه بهاؤالدین محمد نقشبند و خواجه عبیدالله احرار قدس سرهما

هنوز ایوان استغنا بلند است مگر فکر رسیدن ناپسند است
مگرای خواجه اندازی کمندی شوی صیاد چون من ناپسند
بسی امید بی بنیاد دارم که فی مردم نه استعداد دا
شکار لاغرم بی اعتبارم متاع کت قبول افتد نه
کسادیهای بازارم یقینست اگر کاریست لله فی الله این
زمانی حسبة لله برخیز باین در خاک و خون افتاده
قبولم کن که اقبالت تمام است دران اقبال کارم را نظام است
قبول تو قبول نقشبند است که در وحدت نه چونی و نه چند

عبید الله بها و الدین چه نام است
بها و الدین زنسبت نقشی بلند است
عبید الله چه گویم نقشبند است
بغیر از خواجه گفتن ناپسند است
همان پیچ خواجه در گفتن تمام است
[illegible]

برون از خجلت آنجا راه یابم		ز اقبالش دل آگاه یابم
ابوالوقت دو عالم قطب ارشاد		بهاء الدین که دین شد از وی آباد
ز سنت در جنید افگنده آشوب		بسجده بایزیدش آستان روب
پئے تسکین مشتاقان دیدار		جمال مصطفی را آئینه دار
دران آئینه می یابم محقق		سواد من رآنی قد رأی الحق
فنا فی الله خواجه بس بلند است		لکن تاویل خواجه نقشبند است
خلیفه بود حق را در زمانه		نمودش برزخے زان در میانه

در تحقیق و بیان مراتب سلوک

چنین گویند دانایان اسرار		ز اصل و فرع بر معنی خبردار
که معشوق ازل در هر شعورے		ز غمازان نهان دارد ظهورے
سر هر ذره بیناے جمالست		دل هر ذره دریاے جمالست
هود دوست پنهان هر دلے راست		هواے وصل هر یکجا صلے راست
همه مانوس از نور شهود است		شهودش پایهٔ چندین نمود است
ولے افگند بر حالش حجابے		گرفتارے بهر خاکے و آبے
شده بنیاد این دیوانه گشتن		پئے هر رنگ و بو طفلانه گشتن

[illegible]

فراموشی در افتد در وجودش
دران غیبت که بوی غیب یابد
نسیم شاهد لاریب آید
ارادت سر زند نحو است ازوی
برد ذوق نشست و خاست ازوی
بیازوے ارادت برد در جیب
که تنگ آرد بر معشوقه را غیب
دران مستی بغیب افتد گذارش
شهود دوست گیرد در کنارش
چو در نور شهود از خود بر آید
سعادت را در دیدگی گشاید
بگردد حال بازار امانت
بیارد آن امانت بی خیانت
دران مشهد بنقد آرام یابد
ز جلابت قناعت کام یابد
دران دید جمال بی نهایت
بگیرد شور عشقش بیحد و غایت

[illegible] ابو القاسم [illegible]
خصوصاً کاشف رازِ نهانی [illegible]
شنیدستم که [illegible] درگاه
[illegible]
نصیب از خواجهٔ کونین یابند
[illegible]

به تسکینش ندارد هیچ کاری / دران آرام بنشیند غباری
یقین آن دیدنِ شورش ازان سوست / درین تسکین نمودی از تکاپوست

در بیان عقائد دین و شرائط سلوک راه الیقین

بلا خواهنده جذبِ الهی / تمنا دارِ فضلِ پادشاهی
نخستین شرط این سودا یقین است / دوم سرمایهٔ این سود دین است
ببومِ پاک تخمِ این زراعت / رفیقِ سنّت و راهِ جماعت
عزیمت رونق و کردار کردن / برون ز آسیبِ بدعت کار کردن
چهارم خدمتِ سلطانِ دینی / قبولِ خاطرِ مسندنشینی
به تحقیقِ سلف تقلید دیدن / قدم از جادهٔ بدعت گشتن
ز بستانش گلِ مقصود چیدن / بزیرِ سایه اش از خود رمیا
نهادن بر خود و بایست خود بار / مرادش وا شدن ازجاک
شود زین چار عنصر جانِ طالب / بنفخِ روحِ ربّانی مناسب
ولیکن شرطِ چارم لازمی نیست / بقصدش سدِّ بابِ مح
بسا مرغان که علوی آشیانند / اویسی مشرب و عیسی نفس د
بحسنِ طالع و از لطفِ باطن / گرفته گوهر از اصلِ معادن

[illegible]

بشامِ هجرت و تاریکیِ غار
بآن خوش عنکبوتِ عنبرین تار
بجورے کز قریش و اقربا دید
بآشوبے که دشتِ کربلا دید
بدار و گیرِ بدر و حربِ خندق
بروزِ فتح و نورِ حَصْحَصَ الْحَق
بآن شب کز سراے اُمّهانی
رسیده در مقامِ لامکانی
به بیرون رفتن از آوازِ این ده
به سُبحانَ الّذِی اَسریٰ بِعَبدِهٖ
بدیدے آنکه می بایست دیدن
به بیخود گفتن و بیخود شنیدن
بفقرے کز خودش درویش میداشت
بسِرِّ اَلفَقرُ فَخرِی پیش میداشت
بآن قسمِ کاور در روزِ شفاعت
کند تدبیرِ مشتِ بے بضاعت
که این غافل کشاید چشم از خواب
دران حجره عنایت پرورش یاب
نهد در قرنِ اول آشیانه
اویسِ ثانیش خواند زمانه
آسیبِ زمانه فارغ البال
ببینم ماضی و مستقبلش حال
ارچه دورم از بختِ سیه دل
تو حالِ کسمریدی داری چه مشکل
ے نیست دریاے قدم را
یدِ طولی است بازوے عدم را
مرا گرچه سراسر کار خام است
تمام دان که این سودا تمام است

مناجات

بآن ساقی ز کارم عقده بکشا
مرا بگذار کام آرزو خواه
بکن از روشنی این کار آگاه
سبب بین چشم از بینش تهی دار
سرم روشن ز نور آگهی دار
[illegible]

برون از خواب رفتاریست ما
بسودایش سر و کاریست ما را
که تا زین کار برخیزد غبارم
بتحقیق افتد از تقلید کارم
بانجام بازگشت از من بر و رنگ
[illegible] چه [illegible] در بر شد تنگ
درین حیرت که نقش تو [illegible]
این گمشده بے نشانے صد نشان است
نموده آبِ حیوان در سیاهی

دلِ [illegible] شکسته [illegible]
سواد او ز توجه فقر آگهی
شکستِ دل درستی فقر است
مرا زین فقر بے سر و سامان است
درین فقر از شعور [illegible] تمام است
بهمین فقر است نقد جان [illegible]
جز این پیشه [illegible] میدان [illegible] راه
اگر دریا گردد باز [illegible]

وگر نفسم مرادے را کند یاد
برآرم در جهادش تیغِ بیداد

دمے بردن ز حول و قوهٔ خویش
شوم در انتظارِ دولتِ خویش

سرم مستغرقِ بحرِ هوایت
دلم مشتاقِ انوارِ لقایت

بتقدیرِ الهی شاد باشم
وزین خسرِ بندگی آزاد باشم

سرِ تسلیم بینم نیک و بد را
براندازم ز خود بنیادِ خود را

چو بیرون شد ازین ششدر وجودم
همان انکارِ من هرگز نبودم

بمرگِ اختیاری راه بردم
ز مردن پیشتر خود را سپردم

دمے در یاد گر دارم زبان را
رسانم الله الله گوشِ جان را

بسرگرمیِ آن شیرین ترانه
درآیم در سماعِ عاشقانه

دماغم بر دَرَد جیبِ تحمّل
فتد در کشورِ دانش تزلزل

شوم واقف ز اطوارِ نگهداشت
برآرم دست در کارِ نگهداشت

بنفیِ غیر و تسدیدِ خواطر
براندازم بخواست از مغا

زمانے از حضورِ غیر آزاد
نگهدارنده خود را کنم

پس آنگه در پیِ تحقیقِ اخلاص
به بحرِ نامرادی گشته غواص

دلم گوید که سوداے ندارم
بجز عشقش تمناے ندارم

دگر [illegible] نفی و اثبات [illegible]
ز جمعیت [illegible] باقی [illegible]
[illegible] نقص [illegible] ظلمت [illegible]
همان [illegible] نشان [illegible]
[illegible]

[illegible]

دران خلوت که چشم جان نگنجد | بجز نظارهٔ جانان نگنجد
بجز نظارهٔ چیزی درمیان نه | خود از نظارگی نام و نشان نه
نظر هم نیست اینجا جز تحیر | فَاِنَّ الذَّات مَمنُوعُ التَّفَکُّر
درین بستان بود نخل برومند | دلِ آگاه و جانِ آرزومند
ولیکن بر بجز خونِ جگر نیست | گلی جز خارِ حسرت در نظر نیست
دو معنی حاصلست آزادگانرا | بدامِ عاشقی افتادگان را
یکی دردِ طلب دیگر فسردن | باستغنای مطلب راه بردن
چگفتم حاصلی غیر از عدم نیست | کسی را شرکت اندر بیش و کم نیست
اگر درویش درویشست او نیست | سخن کوته که جای گفتگو نیست
لب بیچون و مطلب بیچگونه | نه این را مثل و نی آنرا نمونه
ت خانهٔ فارغ ز غوغا | ز کثرت دور و از نسبت مبرا

بیان نسبت و تحریص بطلب تنزیه مطلوب حقیقی

نم را چو توفیقی رفیق است | بیارم آنچه لابد طریق است
گذشتن اول از خود شرط کار است | فراغت چو بسی بی اعتبار است
همه لذاتِ روحانی حرام است | حظوظ نفسِ ظلمانی کدام است

کنند یکباره عاشق را فراموش
چراغی را که رخت کار [illegible] بود
دو روزی در امانت دارش بود
امانت خواه بستاند چنان نقش
که در عالم نیابد کس نشانش
[illegible]
زمانی و توی نام و نشان نه
در تحقیق شاهد [illegible]

در بیان تجلی معنوی و فنا در وحدت

در اذواق و معارف بصره باید
بپندد و دست را در کسوت علم
در استهلاک چون از خود برآید
فنا در وحدت [illegible]
کشیده جام وحدت [illegible]
چو از صورت برآید سالک راه
[illegible]

مقید نیست این قسم از سعادت
نه در صحرای غیب و نه شهادت

چو در صورت بود گر در مثال است
علی التحقیق این قسم اتصال است

همان در کسوت نور مثالی
ز رنگ حیّز و اشکال خالی

بلی مرئی چه ظلمانی چه نوریست
چه جسمی چه مثالی جمله صوریست

کسی زین جلوه بالاتر نبیند
برون زین قسم چشم سر نبیند

شب معراج سلطان گزیده
خلاف آید که دیده یا ندیده

که ذات حق بغایت ناپدید است
بجز چشم یقین او را که دید است

ظهور ذات حق در قلب انور
بود چون جرم خور در چشمهٔ خور

اگر چه جرم خور دیدن نیاری
وجودش لیک پوشیدن نیاری

تجلی بیگمان نسبت بذات است
شهودش در لبس نور صفات است

همه در پردهٔ انوار اسما
مشاهد نیست جز قلب شناسا

ولی در آخرت سلطان مختار
بچشم سر هود خلی و در [illegible]

فتد در موطن تبلی السرائر
بروی روز انوار ضمائر

بجنت آفتاب و ماه نبود
بجز رخساره جان آگاه نبود

مرا بالجمله تحقیق اینچنان است
که دیدار خواص آن جهان است

تحقیق نظر در تحقیق این راز ✦ بنادیدن کشید قانون خود باز

[illegible]

در بیان فنا و بقا و تجلی فراقی
[illegible]

شود نورِ یقین مستِ نظاره دل و چشم و خیال افتد کناره
یقینے تا حدِ حق الیقینش یقینے مقصد و معراجِ دینش
یقینے اسمِ المؤمن نقابش ز هر وهم و گمان بیرون حسابش
یقینے اصل دیدارِ جهانے یقینے تیز گردِ لامکانے
درینموطن مجالِ آگهے نیست مشاعر را درین خلوت رهے نیست
که برهانِ وجودش هم وجود است شهودش را دلیلش هم شهود است

دربیان تجلی ذاتی و تجلی معنوی و تجلی صوری و علم حضوری

حضورِ ذات اگر در خلوتِ جان بود بے پرده کشفِ ذاتی است آن
وگر علمی بود علمِ حضوریست ولے در پرده کان امرِ ضروریست
ولے علمی حصولی شد مقامش تجلی معنوی دانند نامش
اگر در صورتے مرئی کند روے تجلے صوریش خواند سخن گوے
دو جا لیکن ظهورِ این جمالست یکے در حس و دیگر در مثالست

دربیان تحقیق علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین و مراتب آن

دلم دوشینه در فکرِ یقین بود در اطوارِ ظهورش تیز بین بود
که یارب شاهدِ عین الیقین چیست دران عین الیقین مقصودِ این چیست

ظهور دار و از عین سعادت
تعالی الله چه عالی قدرتست این
بیامیز و چه زیبا حکمتست این
چمن آن نور از کنج فناے دور
جدا از اصل خود گرد و ظهورے
نظر بر علمش افتد نیک و بدرا
بود علم الیقین نامش خود را
چو ادراک مرکب [illegible]
بادراک بسیط افتد سروکار
چو عجز از درک ادراکست ادراک
کمالست اعتراف باعجز ادراک
ازینجا ما عرفناک [illegible]
عرفناک که اسم [illegible]
ازین تجرید ایمانست عریان
ازین رو غیر مخلوقست ایمان
ازین معنی است با حق آرمیدن
[illegible] از ایمان بریدن

چو از وجه شک آمد در وجودش   مدارے نیست چندان بر شهودش
خلیل از سر صوری چون برافشاند   کتاب لا احب الآفلین خواند
محقق راست اندر پرده رازے   دلش با پردگی دار و نیازے
وزین دم جلوهٔ عین الیقین است   ولیکن جلوهٔ خلوت نشین است
باصل خود رسید آن نور جاوید   برهنه از لباس بیم و امید
حضور ذات در مرات نور است   ازان عین الیقین نور حضور است
چو در علم از مقام خود برون بود   ز نسبتهاے گوناگون درون بود
بسے ناحق شناسی میشد آنجا   سراسر ناسپاسی میشد آنجا
چو توحید آمد اسقاط اضافت   یقین وارست ز آسیب کثافت
درین معموره جز حق الیقین چیست   بجز حق واقف علم الیقین کیست
که در حق الیقین او غیر نیست   یقین را رتبه زین بیشتر نیست
درینموطن که مطلق کشف اینست   شود روشن که مطلق نور
محقق شد ازین علم مسلم   که وجدان طلب آمد مقد
نهایت درج بوده در بدایت   تعالی الله زہے نور هدایت
چه خوش گفت آن حکیم کار آگاه   چو سائل بالیقین گفتش

تتمه
و ازان در بیان وحدت صرف
در تحقیق تجلیات و کشف
شان بود راز ایمان نیست چاره
ز ایمان کرد و نا بینا کن ره
مراد از لقا و نعوذ از ایمان
حضور ساده اما اصل ایقان
ما همه سرمایهٔ التصدیق گفتم
یقینی کاندرین تحقیق گفتم
ما همه و ازش ز نسبتها صفاتست
صفاتش در تحقیق عین ذات است

و از ره در ره دل اے سخندان
چراغ از نور حقیقت بر فروزان
یقین کشف صوری از چه بایست
چرا انوار معنی در خفا است
فروزان خاطر نسر خنده دیدار
بجو شمع چو دریای گهربار
که در هر جا جدا گانه حضور است

و اطوار یقین [illegible]
تقید چون همه [illegible]
یقین مطلق اندر و [illegible] بگوید
حضور ذاتی از صورت [illegible] بگوید
ازان عین الیقین [illegible]
یقین معنوی [illegible]
[illegible] کشف این ایراد
و بیان ره [illegible] کشوف این ایراد

[illegible]

وری ساده رخشانست اینجا / توجه عین وجدان است اینجا
ید چون در استیلا توجه / شود چون ذکر ناپیدا توجه
از خورشید وحدت نور گیرد / وجودش جملگی مذکور گیرد
س از نور خود علمی و هر دوست / چگویم الله الله رهے نیکوست
ن ره هر که انوار خدا یافت / به تحقیق انتها در ابتدا یافت
ن از صورت معنی نگاریست / مجرد از تماشا انتظاریست
ا کن بکار علم افروز / بیاب این انتظار آدمی سوز
ت بخش ایمان محقق / اگر علمست در عین است ور حق
نی درین ره میتوان دید / زهے برگشته بخت آنکس که نشنید
ستدیر است اینکه گفتم / بیکتائی مشیر است اینکه گفتم
ون بر وکز توحد ابیست / خودی بگذار کاین از خودستائیست
نچه می باید شنیدن / تو دانی و قبول راه بردن

بر خوردار خواجه محمد عبد الله و خواجه محمد عبید الله که در یکسال متولد شدند

طراوت جوانی / بی برگ گذشت زندگانی
نمیده بوی فرزند / بودم سر وسے بسایه خورسند

[illegible]

افتاد درین سیاه خانه
خورشید گزید خوابگاهش
کانگه شب و روشنی ماهش
انگشت هلال در دهن بود
کاین شعله غریب خوش شکن بود
زین سقف دریچها گشادند
نظارگیان در ایستادند
خور تیز ز مشرق شد گریزان
کامد به بهانه صبح خیزان
زین طرفه نشاط خاطر افروز
شد دامن شب بهر دو اندوز
قطب از طرف [illegible] برآورد
کاینک بهوس [illegible] ایمان او
اندر ملکوت غلغل افتاد
کامد سحری که آدمی زاد
هنگامه که تهنیت [illegible]

در خانهٔ کمترین غلامی — شد بنده یکے بزرگ نام
این نام خجستهٔ ملک زاد — انشاء الله شفیع من با
بر درگه خواجه ام رساند — گوید ز من آن سخن که داند
گوید که ز سرّ کارم آگاه — او مفلس و من خزینهٔ شاه
کارش همه گرد من تنیدن — انسش بخیال آرمیدن
من بووم و نقد خانهٔ او — سرگرمی آستانهٔ ا
بیچاره قلندرے تهیدست — می بود خزینه دار پیوست
چون باغ طبیعتش بر آورد — در میوه جمال من اثر کرد
چشم ملکی شناخت زادش — زانروے بمن لقب نهادش
القصه دران گذشتن روز — آمد بزمین چو باد نور
کردند موذنان اسلام — تکبیر اذان بگوشش ا
تا قطرهٔ او ثبات یابد — دین ابوین درنت
برخیز هلا موذن غیب — در گوش من آر بانگ لا
این خسته بسے نیاز مندست — یک اشهد گر ازلیت پسند ا
گر بگذرم الله از تو گیرم — والله که همان زمان بمی

ای دوست بحق دوستداری
این مرکب پیکے [illegible] ده ام
این عشق کده باد برده ام
چون شعلهٔ خویشتن بر افروز
در خرمنم ار من [illegible] روز
[illegible]
خود را بتو باز [illegible] آرام
تا خانهٔ ما سواے [illegible]
[illegible] آورده بروزم

خواهان توام بجان سپاری
یاران از توقع [illegible]
از من [illegible] بناز ماندن
با هجران تو [illegible] فراق خواندن
در [illegible] وصل جاودانیست
[illegible] زندگانیست
این شعبده [illegible]
[illegible] الصلوة [illegible]

این شعبده [illegible]
[illegible] علی الصلوة [illegible]
این شعبده [illegible]
[illegible] علی الصلوة [illegible]
[illegible]
سبحان الله [illegible]

زبهرهِ الله ار شوم نیست
حاجت بسماعِ اکبرم نیست

ور چشمِ من آن الف عظیم است
دانم که صراطِ مستقیم است

من یکدمِ سرد نام دارم
یک رشحه حیات کام دارم

از رشحه کفایتست این کار
چون من بروم چه کم چه بسیار

چون در نگری غرض تمام است
سررشتهٔ رشحه هم بجام است

گر بحر رسد به تشنه کامے
سیرابیِ اوست هم ز جامے

نه نه غلطم مقامِ درویش
عالی است ز حرفِ اندک و بیش

دریاے ازل بسے شگرف است
سبحانک ثبّت این چه حرف است

ای لیس کمثلهِ نقابت
سررشتهٔ عقل سدِ بابت

خرقهٔ عاقلی دریدم
ایمانِ محمدی گزیدم

یدِ تفکرم چه حاصل
آن خواجه بس است عقلِ کامل

چیدان همه گمانم
تحقیقِ رهِ چنین که دانم

ند که خلقِ ناشناسا
گویند که عاقلست و دانا

استادم و دانشم کتابم
دانی که من از کدام بابم

طفلم که نخورده شیرِ مادر
افتاده همان بخاک و خون در

در ظلمت شب چو ساعت قدر
با نور محبت [illegible]
در آ [illegible] خفته سر و بینوائی
با خود جهت کمال سرمد
خورشید [illegible] آمد
در عین شب آفتاب برخاست
با صبح یقین شتاب برخاست
آنرا در معرفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

آن تیره به قلزمِ فنا گم / روشن به حجابِ اختفا گم
خور نیز حجابِ نور واد / در پرده چنین ظهور دا
گر پرده ز روی خود گشاید / خود نیز با ختفا در آید
یارب که طلسمِ خودگشائی / این طفلکِ ما با وسنائی
خود را بنظامِ خود گزارد / چون نخل زدانه سر برآر
چندین همه آفتاب رفتند / در بحرِ تو چون حباب رفتـ
این قطره هم از شمارِ ایشان / در موجِ خودش مکن پریشا
باشد کامم از و برآید / چون بنیمش از تو یادم آ
بس تشنه و بس خرابم ای دوست / در حسرتِ یکدم آبم اید و
هر جا که ترشحی تو بینم / در العطش آیم و نشـ
ای بحرِ طرب بکامِ من شو / امروز یکی بجامِ م
من جام چه میکنم گدایم / مشتاقِ توام ده
اکنون دهنم گشاده بهتر / بحرِ سخن ایستاده بهـ
زین گفت و شنود حاصلی نیست / حیران و خموش بایدم زیسـ

ایضاً ساقی نامه

[illegible]

اکنون بیکی جرعه [illegible]
نه جرعه نه بوی جرعه باقی
این میکده جمله جای پاکست
این باده و خم ز آب و خاکست
ساقی همه خون من فسرده است
آن جان که شنوده بود مرده است
بر من دو سه قطره می فرو ریز
امروز قیامتی برانگیز
[illegible]

این صورت تو عرش آشیانست | اسرار عجب درو نہان است
نہ بار کفن نہ قید قبار | اوّل قدمش مقام دیدار
ایمان برہنہ بادۂ تو | فردوس دلی کشادۂ تو
وزخ صفتی کہ از تو دوراست | سُبحان اللہ عجیب صور است
من گرچہ کہ آتشین و ماغم | از نکہت تو شگفتہ باغم
ای زاہد خام طبع بیکار | خود را گرو و جرعہ میدار
دریای طبیعتت خرامست | یکقطرہ ز دُردِ می تمام است

تمت

یدہ منقبت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی خواجہ شیخ احمد فاروقی شدی خلیفہ اکبر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ مصنفہ جناب لنا و مرشدنا مولوی احمد حسین خان صاحب قادری نقشبندی مجددی مظہری نعیم اللہی حکیم بادشاہی امرہوی دامت فیوضہم

ھا دے ای خدا روضہ مجدد الف ثانی کا | کہ ہوں مدت سے میں شیدا مجدد الف ثانی کا
ام عالم ربانی علیم سرّ پنہانی | بیاں کس منہ سے ہو رتبہ مجدد الف ثانی کا

[illegible]

نہ تھا کوئی متوالا مجدد الف ثانی کا
ندیم حق وہی ہے جو رکھے اسرار سربستہ
یہی ہے رستہ سیدھا مجدد الف ثانی کا
طریق احمدی ہے جو محمد مرسل نے بخشا ہے
[illegible] ہند ہے رتبہ مجدد الف ثانی کا
ہوئے وہ مسند آرائے محمد ظاہر و باطن
امام الشرع بنا سینہ مجدد الف ثانی کا
ملا شجرہ طریقت کا باہم صدیق و حیدر سے
نسب فاروق اعظم کا مجدد الف ثانی کا
سخا و علم عثمان کا کیا حق سے عطا اون کو
[illegible] مجدد الف ثانی کا
[illegible] مجدد الف ثانی کا
[illegible] قادری [illegible] مجدد الف ثانی کا
جہان میں تھا [illegible] مجدد الف ثانی کا
طریق قادری کا [illegible]
[illegible] مجدد الف ثانی کا

قصائد مصنفہ حضرت مولانا حافظ قاری [illegible] صاحب نقشبندی مجددی

خلیفہ قطب ربانی حضرت [illegible] شاہ [illegible]

[illegible] مجدد الف ثانی کا [illegible] احمد [illegible] مجدد الف ثانی کا

طریقِ نقشبندی مین فیوضِ خواجہ باقی سے
بنا ہے سینہ گنجینہ مجددِ الفِ ثانی

خلیفہ اور بھی ہین خواجۂ باقی باللہ کے
مگر سب سے فزون پایا مجددِ الفِ ثانی

دقائق سے ہوے واقف حقایق کے ہوے کاشف
تمیز عبد و رب حصّہ مجددِ الفِ ثانی کا

جھلک سی ایک تجلی کے ہوئے موسیٰ نہ خود رفتہ
ہے ذات بحت نظارہ مجددِ الفِ ثانی کا

نگاہِ فیض سی دیتے ہین وہ جذب و سلوک اکدم
ہے سکر و صحو سب یکجا مجددِ الفِ ثانی کا

لکھے ... نہ کیون جب پائے وہ احمد کو احمد مین
کہ جلوہ ہے احد کا یا مجددِ الفِ ثانی کا

ایضاً

پلا دے ساقیا ساغر مجددِ الفِ ثانی کا
کہ ہون مشتاق ہین بحیر مجددِ الفِ ثانی کا

پلائے وہ مئے عرفان کہ زائل ہو خودی جس سے
رہون مخمور تا محشر مجددِ الفِ ثانی کا

رہے نام و نشان میرا نہ کچھ ذات و صفت باقی
رہے باقی رخِ انور مجددِ الفِ

ہین درج گوہرِ معنی وہ برج مہرِ عرفانی
جہان مین نور ہے گھر گھر مجددِ ا

عوام اونکے اشارہ سے بنے خاصانِ حق یکدم
یہ ہے مخصوص ایک جا ہر مجددِ الف

کرامات اونکے ہین لاکھون عیان ہے بر ملا عالم
بنا نا قطب و غوث اکثر مجددِ الف

جنابِ غوثِ اعظم نے خبر دی اونکی آمد کی
نہو گا کوئی بھی ہمسر مجددِ الفِ ثانی کا

مٹا دی شرک کی ظلمت کیا اسلام کو روشن
طریقہ سب مین ہے بہتر مجددِ الفِ ثانی کا

[illegible] مجدد الف ثانی [illegible]

[illegible] مجدد الف ثانی کا [illegible] نقش و شیطان [illegible]

[illegible] مجدد الف ثانی کا [illegible]

[illegible]

سہر سرہند او ترے یہاں لئے نور مطلق سی	مگر ہے آج عرس انجا مجدد الف ثانی کا
دم مرگ اور لحد مین پھر قیامت کی بھی [illegible]	وسیلہ ہے ہمین یکتا مجدد الف ثانی کا
بہا لیجاتا ہے اک نام لینے سے فقط انکو	مجھے فیضان کا دریا مجدد الف ثانی کا
جو شان مجدد کو مانا نہین ہے	تو شان رسالت کو جانا نہین ہے
ادائے مجدد وہ دل دیکھا ہون	مرا دل کسی بت کا شیدا نہین ہے
رہا ظرف انسان کی حد سے وہ قاصر	مجدد کے در تک جو پہنچا نہین ہے
نظر مین سمایا ہے کوئے مجدد	ترا نقشہ اسے خلد جچتا نہین ہے
کہان بندگی چھوڑ کر اسکی جاؤن	کہ ایسا کوئی اور مولی نہین ہے
اسی در کا سگ ہون نہ چھوڑون یہ چوکھٹ	کہ اس بن کوئی اور آقا نہین ہے
بورو کی لینا مشکل بنی مین	کہ حامی کوئی اور اسکا نہین ہے
ہو آؤ کہ سرکار مجدد دیکھین	رو کش خلد وہ دربار مجدد دیکھین
نا ہووے اگر قبہ قصر جنت	روضہ پاک سپہ انوار مجدد دیکھین
ہووین اگر شوق سی اللہ والے	ملین قسمت سی تو زوار مجدد دیکھین
دیکھنا ہو جسکو جمال حق کا	سیدھی قسمت ہو تو دیدار مجدد دیکھین
اگر نقد ارادت تو خریدو کونین	تاجرو آؤ کہ بازار مجدد دیکھین

مزہ ہے باخودی کے اور اسے بے ہستگی
مزہ بے خودی کا اوٹھا کر تو دیکھو
یہ تعلیم ہے ظاہر و باطنی کی
یہ تعلیم کو آپ پا کر تو دیکھو
مجازی بدولت ہوئے خوار و خستہ
اب عشق حقیقی کو پا کر تو دیکھو
نجس آب کی خوب کی بادہ نوشی
اب اس آب کو لب لگا کر تو دیکھو
بتون کو صنم کو سرا [illegible] بہت سا
[illegible] سر اگر تو دیکھو
حقیقی خدا کو [illegible]
[illegible] در بدر سر جھکا کر تو دیکھو
[illegible] تو دیکھو
جبینون [illegible] تو دیکھو
ذرا دل [illegible] بچا کر تو دیکھو
[illegible] تو دیکھو
[illegible] خودی کو مٹا کر تو دیکھو
[illegible]

ہے احمد حسین شاہ پیرِ طریقت
نظران پہ اپنی جما کر تو دیکھو
جو دِران کا پایا وہ پایا خدا کو
چلو بھائی ذرا انکا پا کر تو دیکھو
یہ حقگو بھی اک خادم کمترین ہے
غلامی مین احمد کی آکر تو دیکھو

ولہ ایضاً

مزہ مَن رَّاٰنِیْ کا پا کر تو دیکھو
ذرا قدرِ اَمی اَلْحق سمجھا کر تو دیکھو
بہت سی سنے ہونگے تم لَن تَرَانِیْ
صدارت اَرِنِیْ سنا کر تو دیکھو
نہونا اُمید حق کی رحمت سے ہرگز
فلَاتَقْنَطُوْا دل مین لا کر تو دیکھو
پرستش نکیجیو کبھی غیرِ حق کی
بلیٰ قول اپنا نبھا کر تو دیکھو
بھٹکتے ہو چو طرف کیا ڈھونڈہتے ہو
نَحْنُ اَقْرَبْ کی پا کر تو دیکھو
اگر چاہتے تم ہو سیرِ اِلَی اللّٰہ
دلِ مردہ زندہ بنا کر تو دیکھو
ہو ظلماتِ غفلت مین کیون تم مقید
ہو اللّٰہ کی راگ گا کر تو دیکھو
دلِ اشقیا ہے حجر سا و لیکن
کلامِ الٰہی سنا کر تو دیکھو
سب آفاق و انفس ہین تسبیح حق مین
ادھر کان دل کی لگا کر تو دیکھو
بھولا دو سبھی غیرِ حق لا الٰہ سے
مزہ وَحْدَہٗ کا اوٹھا کر تو دیکھو
خدا وَاذْکُرُوا اللّٰہ کہا ہے عزیزو
خدا کی طرف دل لگا کر تو دیکھو

شرافت کو پائی بنفس گر تو دیکھو
کہ تحقیق مین اشرف الخلق آدم
حضوری مین اس شہ کے آکر تو دیکھو
یہ ہین احمد حسین شاہ ہادی رہبر
نہ ناسوتی پر فتنہ اوٹھا کر تو دیکھو
اگر جاودانی بقا کی ہے خواہش
عمل غیر صالح مٹا کر تو دیکھو
ہمیشہ ہو جنت تجھی سے مسکن
تقوے کو دل مین جما کر تو دیکھو
صلا پاس ہے اتقا کی فضیلت
صفائی دل پہلے ہو تو حق دیکھو
عطائی کی لذت اوٹھا کر تو دیکھو

رباعی

دانائی رازِ احمدی احمد حسین ہین
کشافِ سرِ سرمدی احمد حسین ہین
ہون کیون نہ سالکان طریقت کے پیشوا
موصول وصل ایزدی احمد حسین ہین

ایضاً

سالکون کے پیشوا ہین شیخ احمد حسین
ہادی و با خدا ہین شیخ [illegible]
ہین مجدد طریقت کے [illegible]
عاشقون کے مقتدا ہین شیخ احمد حسین

رباعی

مجمع اخلاق ہین احمد حسین
جامع اشفاق ہین احمد حسین
سالکان راہِ حق کے ہین امام
شہرۂ آفاق ہین احمد حسین

ایضاً

[illegible]

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ

الحمد للہ کہ

کتاب لاجواب جامع صراحت مقامات عشرہ صوفیہ مجسم فیض

یعنی

مثنوی معدن فیض

مصنفہ

پیشوائے عرفائے زمن مقبول بارگاہ رب ذو المنن حضرت سید شاہ محمد احسن اشرف قادری سہروردی الہ آبادی

معہ

تذکرہ حالات جناب مصنف علیہ الرحمۃ

جسمیں

ضمناً حالات برادر مصنف سید الاقطاب مرشد اولی الالباب قدوۂ اولیائے کرام پیشوائے
فائے عظام عمدۃ الفضلاء والمتکلمین قدوۃ الفقہاء والمحدثین حضرت قاری حافظ حاجی
لنا حکیم ابو محمد سید شاہ فخر الدین احمد المعروف حضرت حکیم بادشاہ قادری السہروردی
نقشبندی المجددی نعیم اللہی الہ آبادی قدس سرہما العزیز

مولفہ

مولائی و مرشدی حضرت مولانا شاہ احمد حسین خانصاحب امروہوی ثم الحیدآبادی دامت فیوضہم

شمس الاسلام پریس حیدرآباد میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرہ

بعد حمد خدائے رب العالمین و نعت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین۔ خاکپائے در فقیر احمد حسین خاں ابن قطب زماں حضرت حافظ محمد عباس علیخاں الامروہی مرید و خلیفہ رشید نبیرۂ پیر رشد و ہدایت گوہر دریائے زہد و ولایت حقایق و معارف آگاہ فضیلت و کمالات دستگاہ عالی انسا علو ہمہ انتساب سید الاقطاب مرشد اولی الالباب مشعلہ شبستان طریقت قافلہ سالار شاہراہِ حقیقہ امام صوفیہ ریاضت ساقی میکدۂ افاضت قدوۂ اولیائے کرام قطب اقطاب عظام عمدۃ الفضلا والمتکلمین قدوۃ الفقہاء والمحدثین زبدۃ القراء والمفسرین حافظ کلام اللہ حاجی بیت اللہ مولنا و مرشدنا حضرت ابو محمد حکیم سید فخر الدین احمد القادری السہروردی النقشبندی المجددی عرف حضرت حکیم پادشاہ الہ آبادی فرزند نجیب و خلیفہ جانشین قطب الاقطاب حضرت سید شاہ محمد زمان ا الالہ آبادی فرزند و سجادہ درگاہ حضرت غوث زماں سید شاہ محمد رفیع الزمان القادری الا خلیفہ و جانشین و ہمشیرہ زادۂ حضرت مولنا سید شاہ محمد قائم القادری الالہ آبادی خلیفہ و فرزند رشید حضرت سید شاہ عبد اللطیف القادری السہروردی خدمت بابرکت ناظر میں عرض پرداز ہی کہ اگرچہ بموجب مقولہ مشہور اُنْظُرُوْا اِلٰی مَا قَالَ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ قَالَ (یعنے کلام کو دیکھو کہ کس پایہ کا ہی نہ متکلم کو کہ وہ کون شخص ہے) مصنف مثنوی علیہ الرحمہ کی سوانح عم کی چنداں ضرورت نہ تھی لیکن چونکہ عِنْدَ ذِکْرِ الْاَبْرَارِ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ بزرگان دین کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہی۔ اور فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ حِکَایَاتُ الْمَشَائِخِ مِنْ جُنُوْدِ اللّٰہِ اسکا ترجمہ مولنا جامی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب بہارستان میں منظوم فرمایا ہی ذ

ہجوم نفس و ہوا کز سپاہ شیطانند
چو زور بر دل مرد خدا بیست آورد
بجز جنود حکایات رہنمایاں را
چہ تاب آنکہ بریں ہمرہاں شکست آورد

ہذا ضرور ہوا کہ مختصر تذکرہ بھی حضرت مصنف علیہ الرحمہ کا پیشکش ناظرین کیا جائے واضح ہو کہ مصنف ذی شریف علیہ الرحمہ کا نامِ نامی و اسمِ گرامی حضرت سید شاہ محمد حسن المتخلص بہ اشرف الحسنی الحسینی القادری لہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ہے آپ اپنے والد ماجد قطب الاقطاب حضرت سید شاہ محمد زماں قادری علیہ الرحمۃ خلیفہ اعظم تھے آپکے خاندانی حالات منشی محمد علی المتخلص بہ الفت مرحوم نے جو منظوم کئے ہیں یہ ہیں

نظم

بس اول ازان ہادی راہِ دیں
کہ او زندہ جاوید کرد دین مبیں
دریں شہر طرح اقامت نہاد
در فیض بر شہریاں بر کشاد
چو پرسی ز من نام شہر و دیار
کنم بر تو با طرز خوش آشکار
دیارے کہ آبادیش از خداست
ز بس شہرہائش بہر شہرہاست
ست جانبش بحرہائے جمیل
روانند چون چشمۂ سلسبیل
بنام الٰہ است آبادیش
ز دادِ امین ہمیں ادیش
ت این شہر مینو سواد
برفعت ز کیوان دل بردہ یا
خصوصاً دوائر کہ از کاملاں
بنا یافتہ چون فضائے جناں
کہ ہر یک بلند از عروج سماست
تو گوئی یکے از بروج سماست
ز برج فلک زینہ ہائش جداست
کہ ہر دائرہ مرکز اولیاست
دریں شہر فرخ بسمت جنوب
زمینے بسی زندہ و جائے خوب
دریں خاک پاک آن ولایت پناہ
بنا کرد کیوان نشان خانقاہ
نبی و حایل کیوائے و مہ
بسے قریہا اندر ایں خانقہ
بآوان اکبر بوجہ کفاف
بنام ہمیں شاہ دیں مد معاف
لش از شوق خواستگار
بداں شانزدہ الف اندر شمار
چو زو ہست ایں خانقہ را بنا
لہذا بنامش کنم ابتدا
بی ہدایت باللہ ضم
شود اسم پاکش عیاں چون علم
طریقت مآب و فضیلت پناہ
ہدایت کن خلق سوئے الٰہ
بدان مفخر عارفاں
ملقب بہ شاہ بدیع الزماں
کہ در عہد سلطان فرخ سیر
رسید آں معافی بایں نامور
بہ بر رفعتش آسماں
برد رشک یعنی رفیع الزماں
کہ بیعت ورا بود از خال خویش
ازو رونق خانقہ گشت بیش
ہرت بنامش گرفت
ہمہ شہر فیضان عامش گرفت
سن رحلت او کہ اشرف بگفت
ازیں بعد آنرا نباید نہفت
نگارم من آنرا پئے یادگار
کہ باشد سن رحلتش را شمار

قطعۂ تاریخ

الزماں شاہ عالیمقام
بدیع الزمان و سر اہل دید
ز خمخانۂ عشق در جام شوق
چو او کس مے وصل کمتر کشید
یہ از بہر دیدار حق
چو او عارفے چشم گیتی ندید
گذشت از جہاں بر تمنائے وصل
ندائے خدا چون بگوشش رسید
پئے تاریخ آں کرد اشرف چو فکر
بگفتم بلے در بہشت آرمید
۱۲۰۸ھ

حضرت مولٰنا سید محمدؐ قائم رحمۃ اللہ خلیفہ و جانشین اپنے پدر بزرگوار قطب الاقطاب حضرت سید شاہ عبد اللطیف رحمۃ اللہ علیہ عرف نواب عبد اللطیف خاں بہادر کے تھے نواب صاحب بعہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ممالک مشرقی ہند صوبجات بنگال وغیرہ کے خدمت صوبہ داری پر ممتاز اور خطابِ نوابی سے سرفراز تھے یکایک جاذبہ عشقِ الٰہی آپ کے قلب اطہر میں شعلہ زن ہوا۔ یکبارگی منصبِ صوبہ داری و جاہ و جلال دنیاوی کو مثل بادشاہِ ابراہیم بن ادہم بلخی ترک کرکے شہر جونپور میں شیخِ وقت حضرت شاہ راجو محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو (۴) واسطوں سے حضرت شیخ ابراہیم قوام الدین فاروقی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت تک پہونچتے ہیں اور اُن کے دستِ مبارک پر بیعت فرمائی آپ ہی کے آستانہ عالیہ پر قیام اختیار کیا حتی کہ خلافتِ تامہ عطا ہوئی اور کلاہ و خرقہ سے سرفرازی بخشی گئی پس حسب حکم مرخص ہوکر شہر الہ آباد میں بمحلہ یحییٰ پور رونق افروز ہوئے۔ جب بادشاہ کو اطلاع ہوئی تو آپکے اس کنارہ کشی فرمانے سے بہت رنج و صدمہ ہوا۔ بالآخر مصارف خانقاہ و فقرا و خدام کے واسطے بہت سے دیہات جاگیر آپ کی خدمت میں بطور نذر گزرانے آپنے اوس سند پر بعد دعا کے یہ تحریر فرمایا کہ اے ظلِ سبحانی مجھکو آیۂ شریف وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ پر یقین کامل ہے۔ لہذا اس سے مجھکو معاف فرمایا جاے اور اوسکو واپس فرمادیا۔ آپنے سنہ ۱۰۳۹ میں وصال فرمایا مزار شریف الہ آباد میں ہے نظم

ز سادات و ز خاندانِ شریف
لطیف النسب شاہ عبد اللطیف
بعہدِ جلالِ و فر اکبری
سرافراز بود دست بر سرور
قوی بازو و دست چنگال بود
مر ورا صوباتِ بنگال بود
کہ در سفت صوباتِ ہندوستاں
نیز زدیکے ہم بیک دانگ آ
بہ آخر چو خوفِ خدا بر فزود
بیکبارگی ترکِ منصب نمود
چو شاہِ بلخ ترکِ شاہی نمود
توکل بفضلِ الٰہی نمو
بچشمانِ کم دیدن آں جاہ را
پسندیدہ از ترکِ آں راہ را
لباسِ فقیرانہ در بر گرفت
یکے تاجِ مردانہ بر سر گرفت
بپائے طلب با دلِ پُر ز نور
از انجا گرفتہ رہِ جون پور
بر شاہِ راجو محمدؐ برفت
از ایشاں کلاہِ خلافت گرفت
از اں پس بہ تعمیلِ ارشادِ شاں
رسیدہ باین شہرِ مینو نشاں
بر آں زندہ جا کہ ذکرش گذشت
بیادِ خدا بر توکل نشست
دمی کایں وقایع باکبر رسید
غمے گشت و چوں چارہ خود ندید
بنامِ نکویش بہر کفاف
بسے کالکہ دہ نمودہ معاف
شاباشش فرستاد و منت نمود
بہ تسلیمش او را چو دولت نمود
پسش باز پس داد بعد از دعا
نوشتش کہ بر رزقکم فی السما

را اعتقادے قوی شد شہا	کنونم بحالِ خودم کن رہا	غرض کردہ از بذل سلطان ما	ز خود کرد عہدِ قناعت وفا
چو زیں دارِ فانی بسوے ارم	سفر کرد آں شاہِ عالی ہمم	سن رحلتِ آں ملایک شیم	رقم کردہ شد ہائے شیخ عجم
مراورا پسر بود قایم بنام	محمد بفرقش گرفتہ قیام	بفرقش محمد تقلبش خدا	درون و برونش ز دنیا جدا
	یکے فاضلے بود صاحب جمال	شہ سیومی راہماں بود خال	

بالآخر بعد سر حلقہ عارفاں حضرت سید شاہ رفیع الزماں قادری قدس سرہ العزیز آپ کے صاحبزادہ قطب الاقطاب حضرت سید شاہ محمد زماں قادری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہِ شریف ہوئے آپکے کمالات کا صیت و آوازہ چار دانگِ عالم میں مشتہر ہوا اور آپکی ذات بابرکات مرجع عالم و عالمیاں ہوگئی۔ ہزارہا آدمی اوس آفتاب عالمتاب کے فیضان سے کامیاب ہوئے اور بیشمار خوارق اور کرامات آپ سے ظہور میں آئیں۔ ایک واقعہ بطور مشتے نمونہ از خروارے یہ ہے کہ بروزِ عاشورہ حضرت کے یہاں فاتحہ کیلئے شربت تیار ہوا تھا اور سیر فاتحہ پڑھی گئی لیکن آپکے پائے مبارک کی ٹھوکر سے کسی قدر شربت گر گیا لوگوں نے خدمت مبارک میں تصدیعہ کیا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ دیکھو ٹھلیا شربت سے بھری ہوئی ہی دیکھا گیا تو واقعی ٹھلیا لبالب پُر تھی۔ بتاریخ ۲۲ شوال المکرم ۱۲۵۲ھ ہجری وصال فرمایا مزارِ اقدس الہ آباد میں ہے۔

نظم

داد سمیِ شہِ مرسلاں	فدائے محمد محمد زماں	ز بس صاحبِ خرقِ عادات بود	خداوندِ کشف و کرامات بود
بسے ہست از کشفِ او	ولیکن منم بسکہ ایجاز گو	بہ بہرِ نمونہ از آں اندکے	ز بسیار کم یعنی از صد یکے
خورست در گوشِ ام	بلا کاست و کم نمایم رقم	بعاشورہ شہرِ اندوہ زا	بیومِ بکا و بروزِ عزا
یا بانوِ شاہِ عالیجناب	کہ بس پارسا بود عفت مآب	سبوہائے شربت پر از رائحہ	برو خواندہ از صدقِ دل فاتحہ
ہداشتہ بود از بہرِ آں	کہ سیراب سازد لبِ تشنگاں	رساند بروحِ شہیداں ثواب	کہ ایزد بہ بخشش کند کامیاب
پیرانہ سالی و ضعفِ بصر	بناگہ ز پائے شہِ نامور	چو واژوں سبو گشت شربت فتاد	باستاد خاموش آں خوش نہاد
ن ماجرا بانوے نیک تن	برسمے کہ گویند با شوے زن	بدو گفت خندہ زناں کیں چہ شد	بچشمِ تو آں امکاں بیں چہ شد
شربت پاک مقسوم خاک	جوابش بفرمود شہ باتپاک	عبث شور کردن ترا عادت است	ببیں ایں سبو ہم پُر از شربت است
ہر کس کہ خواہی بدہ	بمن عیب کوتہ نگاہے منہ	نظر چوں فگندند سوئے سبو	نمود آں لبالب ز شربت مشکبو

بدین گونہ اکثر کرامات شان
بدارند مردم بسے بر زبان
نویسم کنون قطع تاریخ آن
کہ آنرا نوشت اشرف خوش بیان
چون بگوشش قلب او آمد صدائے ارجعی
جست زین بند قفس شاداں سوئے مولیٰ برفت
قطب عالم ہادی دین قدوۂ اہل صفا
زین تن خاکی براوج منزل علیا برفت
گفت لبیک اجابت چون بداعی اجل
زود در وقت سحر در جنت الماوا برفت

لہذا برین میکنم اکتفا
کہ مشتے نمونہ ز خروارہا
آن محمد کو ملقب بود بادشاہ زمان
نقل فرمود از جہان بہ طارم علیٰ برفت
زین جہان آب و گل عالم بر فضائے لامکان
از پئے دیدار جانان یار دل
آفتابی کز وجودش بود روشن این جہان
وائے زیر تودۂ خاکی ز فرق
سال تاریخش چنین گفت اشرف زار و حزین
ہائے واویلا جنید عصر از دنیا ۱۲۵۲ھ

آپکے سات صاحبزادے بدین تفصیل تھے (۱) حضرت سید شاہ ظہور الحسن قادری (۲) حضرت سید شاہ نور الحسن قادری (۳) حضرت سید شاہ علی حسن قادری (۴) حضرت سید شاہ محمد حسن اشرف قادری مصنف مثنوی معدن فیض وغیرہ (۵) مرشدی و مولائی حضرت مولنا حکیم سید شاہ فخر الدین احمد قادری نقشبندی عرف حضرت حکیم بادشاہ قبلہ (۶) مولوی حضرت حکیم سید شاہ علی حیدر قادری (۷) حضرت سید شاہ محمد عباس قادری قدس اللہ اسرارہم اضاء اللہ انوارہم

اس محل پر صرف فرزند چہارم رحمۃ اللہ علیہ مصنف مثنوی معدن فیض کے کیفیت تحریر کرنیکی ضرورت ہے آپکے حالات جو آپکے برادر حقیقی حضرت پیر و مرشد حکیم بادشاہ قدس سرہ العزیز نے اپنے خاندانی حالات کے تذکرہ کے ضمن میں تحریر فرمائے ہیں یہ ہیں کہ ”جناب اشرف الاولیاء سر حلقۂ صوفیہ صافیہ مقبول بارگاہ ذو المنن حضرت **سید شاہ محمد حسن صاحب اشرف** فرزند چارمی حضرت قطب الاقطاب دوران با برگزیدۂ یزدان حضرت سید شاہ محمد زمان قدس سرہ الرحمن کہ قبل سجادہ نشینی فقیر مرید و خلیفہ اجا بودہ اند۔ و از صرف و نحو و ضروریات دین آگاہی میداشتند و کتب درسیۂ تصوف بوجہ کمال و ملازمت اورادے اختیار نمودند۔ کثیر الصوم والصلوٰۃ بودند۔ و گاہے صوم ایام بیض و ترک و ستہ شوال و دیگر صوم کہ در سنت واقع شدہ بموجب آن بعمل می آوردند و سخن عارفان میگفتند مولوی روم قدس سرہ العزیز اکثر در مطالعہ میداشتند۔ و غوامض آن بوجہ احسن میکشودند۔ و حقائق و معارف از منبع طبعش جوش میزد۔ و دُرہائے مضامین عرفان از صدف دہانش بیرون می آمد تصنیف مثل مثنوی معدن فیض مصابیح و منظومۂ کیدانی بفقہ و دیوان اشرف و کلام اشرف بنعت و ماح اشرف بتصوف و ترانۂ عشق وغیرہ از جناب ممدوح بر صفحۂ روزگار یادگار است۔ و آنحضرت

تحقیق قدم زدہ بودند۔ علمائے ظاہر اکثر با جناب موصوف بعلم توحید کہ از والدِ ماجدِ خود اکتساب کردہ بودند مناظرہ میکردند و مغلوب میشدند۔ فقیر بعد انفراغِ تحصیلِ علوم تا مدت دہ سال بخدمت حضرتِ ایشاں استفادہ علومِ باطنیہ نمودہ ام و مباحثہ بسیار میکردم و بمطلب فائز میشدم۔ جنابِ ایشاں بفنا و بقا مشرف گشتہ بمشاہدۂ حق استغراقے داشتند۔ و در نسبتِ باطن و ازدیادِ جمعیتِ باطن و نفی خواطر از دل و دماغ ترقیات میکردند۔ تصفیہ و تزکیہ از رذائل نقدِ حالِ ایشاں بود۔ لذت و حلاوت بطاعت و نفرت از بدعت و معصیت داشتند۔ آدابِ ظاہر و باطن و انوار و برکات کہ در صحبت جنابِ مرحوم حاصل بود و بآں تہذیب نفوس سالکاں میشد غالب است کہ چنیں سعادات بعہدِ بزرگانِ سلف طالباں را دست میداد۔ و بہ تزکیۂ قلب و تصفیہ باطن و صفائیِ نیت و پاکیِ طینت و کرم جبلی و مروت فطری و سائرِ خصالِ رضیہ و شمائلِ مرضیہ نظیر نداشتند۔ و مرید کم میگرفتند اجل خلیفہ و مرید حضرت ایشاں شیخ ہدایت اللہ و نامی برادر زادۂ شاہ نذر محمد ثم الکاکوری ہستند و جناب مغفور را حیات چنداں وفا نکرد و بعمر چہل سالگی بمرض تپِ دق و سل مبتلا شدہ در سن یکہزار و دوصد و شصت و پنج ہجری داعیِ اجل را لبیکِ اجابت گفتند و شربتِ وصال چشیدند۔
باب ممدوح را فرزندیست ارجمند کہ متصف بصفاتِ حمیدہ اند المسمیٰ سید شاہ حیدر حسن سلمہ اللہ
ن آفات الزمن و ایشاں ہم صاحبِ اولاد اند فقط لیکن کئی سال کا عرصہ ہوا کہ آپ کا انتقال ہوگیا۔

نسخہ شجرۃ العارفین مصنفہ منشی محمد علی الفت الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

ہارم از آن ہفت گردون جناب	محمد حسن شاہ اشرف خطاب	لطیف و بدیع و رفیع المکاں	چراغ سمیِّ نبیِّ زماں
سرِ سالکاں افسرِ عارفان	شہِ زیب بخشِ سریرِ جہاں	خداوندِ دیوانِ حمدِ خدا	ثنا خوانِ ایشاں امام الہدیٰ
برایش تصانیفِ فیضانی است	کہ آں معدنِ فیض و یکدانی است	دگر با حریفاں و تصنیفِ چند	بعلمِ تصوف ز فکرِ بلند
ز لطفِ مضامینِ بسیاختہ	بسے شہرہ در خلق انداختہ	برادر نگر این شاہ آزادہ بود	خداوندِ تسبیح و سجادہ بود
یغا بعمرِ سنِ اربعیں	سوئے خلد گردید رحلت گزیں	ہم ایں شاہ را ہست شہزادۂ	بباغِ سخا سرو آزادۂ
اعِ جہان و دلیرِ زمن	کہ نامش علم گشت حیدر حسن	کہ او از نژادِ یلِ خیبر است	ہمہ سیرتش سیرتِ حیدر است

بتاریخِ ہفتم ربیعِ نخست	دریں باغ ایں سروِ رعنا برست	بہ چو دیدند روشن ہمیں از زمن	خطابش نمودند مظہر ح
زفکرِ شہ میر دیں نام جو	شد ایں اسمِ تاریخِ میلادِ او	چو ایں دُرِ زرِ کانِ صفا گوہر است	خطاب خوشش شد بہ حید
کہ یعنی بتضمین لفظ غلام ۱۰۷۱	بہ حیدر ز تاریخش گشت نام ۱۲۹۳	بفضلِ خود ای قادرِ بے نیا	بعمر و باقبالِ ایں سہ
بیفزائے برکاتِ لاانتہا	**غزل الفت در مدح حضرت اشرف قدس سرہ**		طفیلِ شہِ اشرف لاو
سعادت خانہ زادی گوہرِ او	سیادت زیبِ فرقِ افسرِ او	بچشمِ اہلِ بینش بہ ز اکسیر	نماید جلوہ ہا خاکِ د
ز سرداران بزمِ شعرا مروز	نمی بینم کسے را ہمسرِ او	ہمانا نالہ موزوں کردنش را	شدہ عشقِ حقیقی ر
باوستادی کسے را زان نگیرد	کہ بودہ خضرِ معنی رہبرِ او	بس اے الفت مقامِ خود نگہدار	کجائی تو کجا شانِ د
باوجِ وصفِ او گر مرغِ فکرت	**حالات حضرت حکیم بادشاہ قدس سرہ مصنف تذکرہ**		بہ پروا فتد ز خود بال و

جنابِ مستطاب سرحلقۂ کاملاں فخرِ علمائے ہندوستان جامع الفضائل کامل الخصائل فاضلِ اجل عالمِ با
ملائک شیم صاحبِ جود و کرم بہشتی رو رضوان خو پیشوائے اربابِ صدق و صفا مقتدائے اصحابِ حلم
افصح الفصحا ابلغ البلغا اخترِ تابندۂ فلکِ سخندانی رشکِ انوری دُر روشن بیانی افتخارِ فخر باز
نوائے سعدی شیرازی مطلعِ انوارِ طریقت منبعِ اسرارِ حقیقت نائب مناب شریعتِ مصطفے قایم مقا
علیِ مرتضیٰ مقربِ حضرتِ ایزد تعالیٰ حاجِ بیت اللہ حافظِ کلام اللہ علامی فہامی نادر کلامی افضل ا
واکرم الحکماء عالی نساب علو انتساب سید الاقطاب مرشدِ اولی الالباب صاحب المقامات العلیہ و
علومِ عقلیہ و نقلیہ امامِ صومعہ ریاضت ساقیِ میکدۂ افاضت امام المتورعین سند الفقہاء والمحدثین
و مرشدنا مولانا ابو محمد حضرت سید شاہ فخر الدین احمد المعروف بحکیم بادشاہ آل نبی رفیعی القادری ال
النقشبندی المجددی قدس سرہ العزیز۔ ابتداءً آپ نے علومِ ظاہری معقول و منقول کی تحص
شہر لکھنؤ میں بعہدِ حکومتِ نصیر الدین حیدر جنت منزل بادشاہِ وقت بہ محل سرائے مولوی محمد حیدر مر
دس سال تک مقیم رہکر علمائے فرنگی محل و دیگر متعدد فضلائے نامی و گرامی کی خدمت میں فر
اور علم حدیث اور فنِ قرأت وغیرہ دوسرے علمائے ماہرینِ فن سے تحصیل فرمایا آپکے اساتذۂ ک
یہ ہیں مولانا مولوی محمد نعمت اللہ و مولانا مولوی محمد معین و مولانا محمد اصغر و مولانا مفتی محمد ولی ا

ومولنا اخوند شیر محمد ولایتی ومولنا مولوی حسین احمد وحضرت سید عبد الرحمٰن مدنی۔

(۱) مولنا مولوی محمد نعمت اللہ ابن ملا نور اللہ بن ملا محمد ولی بن قاضی غلام مصطفٰے بن ملا محمد اسعد بن ملا قطب الشہید جلیل القدر علمائ فرنگی محل لکھنؤ سے تھے آپنے کل علوم درسیہ اپنے والد اور چچا مفتی محمد ظہور اللہ سے تحصیل کئے تھے علومِ معقولات بالخصوص فنِ ریاضی میں آپکو یدِ طولیٰ حاصل تھا عرصۂ دراز تک بلدۂ لکھنو اور شہرِ فیض آباد میں آپ مفتی رہے پھر والیِ بڑودہ نے آپکو بلا کر نہایت اعزاز واحترام کے ساتھ خدمتِ بزرگانہ سے سرفراز کیا علمار کے سوا طبقۂ امرا اور رؤسا میں بھی آپکا کمال احترام تھا۔ سنہ ۱۲۹ھ میں بمقام بنارس آپنے وفات فرمائی اب لکھنؤ میں آپ کے نبیرگان مولوی برکت اللہ مترجم تذکرۃ الاولیا وغیرہ اور مولوی عظمت اللہ موجود ہیں۔

(۲) مولانا مولوی ملا محمد معین بن ملا مبین بن ملا محب اللہ بن ملا احمد عبد الحق بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الشہید مستند علمائ فرنگی محل سے تھے آپنے اکثر علوم درسیہ اپنے والد بزرگوار سے اور بعض اپنے برادران بزرگ ملا محمد حیدر اور ملا محمد صفدر سے حاصل کئے تھے۔ اکثر کتب درسیہ پر آپنے حاشیے بھی تحریر کئے آپکی تصانیف کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ترجمہ اصحاب الرموز حصن حصین۔ غایۃ البیان یحل ویحرم من الحیوانات حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ۔ تفسیر آیات المیراث۔ رسالہ القرأۃ خلف الامام۔ بنیہ فی تحریم المتعہ۔ مجموعہ الخطب والفتاوی آپنے سنہ ۱۲۵۸ھ میں وفات فرمائی آپکی اولاد لکھنؤ میں موجود ہے۔

) مولنا مفتی محمد اصغر بن مفتی احمد ابی الرحم بن ملا محمد یعقوب بن ملا محمد عبد العزیز بن ملا محمد سعید ن ملا قطب الشہید آپ مشہور فاضل خاندانِ علمائ فرنگی محل سے تھے آپنے بعد حفظ کر لینے کلام اللہ شریف کے لتب درسیہ کی تحصیل اپنے والد بزرگوار اور ملا محمد مبین رح کے خدمت میں فرمائی اور عالمِ تجربہ جامع معقول ومنقول ہوے۔ منقول میں خاصتہً علم فقہ واصول میں آپکو کمال حاصل تھا خدمتِ افتا ئپکے تفویض ہوئی۔ کئی درسیہ کتابوں پر آپنے حاشیے تحریر فرمائے۔ چنانچہ مصنف کتاب خیر العمل نے ی فقاہت اور لطافت ظاہری وباطن کی تعریف فرمائی ہے۔ ۱۹ ر رجب سنہ ۱۲۵۵ھ میں آپنے وفات فرمائی ے پروتے مفتی محمد یوسف دامادِ مولنا مولوی محمد عبد الحی مرحوم زینت افزائے لکھنؤ موجود ہیں۔

(۴) مولٰنا مفتی محمد ولی اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا محب اللہ بن ملا احمد عبد الحق بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الشہید آپ جلیل الشان فاضل خاندان علماءِ فرنگی محل سے تھے۔ آپنے کل علوم و فنون درسیہ کی تحصیل اپنے والد بزرگوار اور چچا مولٰنا محمد مبین اور مفتی محمد ظہور اللہ اور مولٰنا عبد القدوس سے فرمائی مختلف علوم میں کثیر التعداد کتب آپکے تصانیف سے صفحہ ہستی پر یادگار موجود ہیں جنکی تفصی یہ ہے۔ حاشیہ بر (حاشیہ سید زاہد رسالہ قطبیہ) حاشیہ بر (حاشیہ زاہدیہ تہذیب الجلالیہ) حاشیہ بر (شرح ہدایۃ الحکمۃ صدری) حاشیہ بر (شرح عقائد الجلالی) رسالہ ایقاظات فی بحث العلم۔ شرح ایقاظات۔ رسالہ در مسئلہ تشکیک۔ رسالہ بحث کلامی ہذا کاذب۔ شرح مسلم العلوم۔ شرح مسلم الثبو رسالہ فارسی متعلق انتظام ریاست و سلطنت۔ رسالہ فارسی عمدۃ الوسائل۔ رسالہ فارسی عضاد الاربعہ لشجرۃ الطیبہ۔ تفسیر قرآن مجید ۸ جلدیں۔ حاشیہ بر (حاشیہ میر زاہد بہ شرح مواقف) وغیرہ وغیرہ آپ اپنے ہمعصر علما اور امرا کی نگاہ میں نہایت ہی محترم اور محتشم تھے۔ سنہ ۱۲۷۰ھ میں آپنے وفات پائی

(۵) مولانا اخوند شیر محمد ولایتی رحمۃ اللہ علیہ شاگرد رشید مولٰنا مولوی رشید الدینخان صاحب دہلوی و مولٰنا مولوی مفتی محمد ظہور اللہ فرنگی محل مشہور و معروف فضلا سے تھے۔

(۶) مولٰنا مولوی حسین احمد مرحوم ارشد تلامذہ حضرت مولٰنا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلو

(۷) مولٰنا مولوی حافظ سید عبد الرحمن مدنی قطب وقت محی اللیل ساکن متصل جدارِ حرم شر جلیل القدر محدث علماءِ حجاز عرب سے تھے قرأت اور علمِ تجوید میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا آپکی دریافت نہیں ہو سکتی۔ بعد تحصیلِ کتب متداولہ و تکمیلِ علومِ درسیہ اولاً حضرت قبل باطنی حسبِ تعلیم سلسلۂ قادریہ سہروردیہ اپنے والد بزرگوار قطب الاقطاب حضرت سید شاہ القادری قدس سرہ کے خدمت میں فرمائی بعد وصال پدر بزرگوار و برادر معظم مصنف تذ ہذا آپ سجادہ نشین خانقاہ شریف ہوے بعد تکمیل سلسلہ ہذا آپنے اپنے خسر حضرت مولانا محمد عاشق عرف میر فرخ علی میاں سے جو سادات محترم کڑہ سے تھے اور اونکا سلسلہ نسب جنا فرزندِ حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ تک منتہی ہوتا ہے بعد بیعت طریقہ عالیہ نقشبن

ازت تامہ پائی۔ اور خرقہ اور خلافت سے مشرف ہوئے۔ سند اجازت دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ نخ الدلائل سید علی بن یوسف ملک الباشلی المدنی اور سند اجازت حزب البحر و طریق نماز تہجد و دیگر شیاء مخصوص طریق نقشبندیہ حضرت شاہ احمد سعید احمدی مجددی سے زمانۂ حج بیت اللہ ۱۲۷۵ھ میں ال فرمائے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے کمالات اور حالات کا عالمگیر شہرہ اور آوازہ بلند ہو کر طرف سے عاشقانِ خدا و طالبانِ راہ صفا جوق جوق آنے لگے صدہا ہزارہا آدمی آپکے فیوضات اہری و باطنی کے برکات سے مستفید ہو کر کامل و مکمل ہوگئے۔

نظم

ان ہفت خورشیدِ پنجمیں کہ بر نامِ او میکند فخرِ دیں
فقیہ مآب و شریعت پناہ بملکِ فضیلت یکے بادشاہ
یث فقیہ و کلیم ادیب و طبیب و لبیب و حکیم
ریضانِ درِ دلی دلش گنجِ سرِّ خفی و جلی
ہ آنہا ادیب و طبیب یکے را نہ بد علمِ معنی نصیب
فرزندِ تبریز قطبِ سماست پئے خیمۂ دیں چو اوتاد ہاست
از و نسبتِ فیضانِ او کہ تشنہ لباں از رہِ چار سو
یں و مرہٹ چہ گجراتیاں چہ از وسطِ ہند و چہ میواتیاں
زنوی و خراسانیاں بسی مشہدی و صفاہانیاں
ہاں شاہ آزادہ اند درآیدوں خداوندِ سجادہ اند
طبعش بلیغ و کلامش فصیح رخِ او ملیح ست نامش مسیح
ضیلت پناہ ست و حکمت مآب ازیں رو مسیحاست ورا خطاب
شد علامۂ روزگار ہمہ دانی اش بر ہمہ آشکار
عانی و فنِ بیاں سبق بردہ بر ذہنِ پیشینیاں
رائض بہ فتوے دہی بہ پیش از شباب آمدش آگہی

جبینش پُر از نورِ فضل و کمال سہی سرد از جوئبارِ جلال
رہِ معرفت را شہِ سالکاں سمند افگنِ عرصۂ لامکاں
گزیں نائبِ سید المرسلیں حسینی نسب سالکِ راہِ دیں
چو با فخرِ رازی و از بو علی دہم نسبتش باشد از جاہلی
بنازم کہ حکمت پناہی کند کہ در فقرِ خود بادشاہی کند
ستونِ شریعت بدستش بپا محلِ سلوک از رخش پُر ضیا
چہ ڈھاکھی چہ بنگالی و ہوگلے چہ سندھی چہ کشمیری و کابلے
چہ نیپال و لاہور و ملتانیاں چہ سلہٹ چہ بلوچ و مکرانیاں
ارادت بدیں چشمہ آوردہ اند بدلخواہِ خود فیضہا بردہ اند
مرایں شاہ را ہم یکے شہریار چو دُرِّ یتیم آمدہ یادگار
حذاقت چو پیدا ز جنبش عیاں ملقب شدہ با مسیح الزماں
چو آبا و اجدادِ صاحب طریق بفضل و علوم ست بحرِ عمیق
شہِ صوفیاں و سرِ نحویاں امامِ ادیبانِ نادر بیاں
بہ معقول و منقول و فقہ و اصول بہ تفسیرِ قرآن و حکمِ رسول
درآیدوں بفضلِ خدائے کریم جواں ست در دلی را حکیم

بگوئید اورا حکیم ہمام
کہ بر ذاتِ او گشت حکمت تمام
بہ تشخیص او بسکہ نازد دوا
کہ بر دستِ او کرد بیعت شفا

خدایا تو این شاہ و شہزادہ را
کہ زو زینتی ہست سجادہ را
بفضلت کہ بر فرق مسترشدان
بسے سالہا ظل گستر بمان

حضرت قبلہ کے رشید تلامذہ کی تفصیل یہ ہی

(۱) حضرت مولنا و مرشدنا مولوی سید شاہ حکیم مسیح الدین احمد صاحب صاحبزادہ و جانشین مدظلہ العا (۲) جناب مولنا مولوی محمد عبدالسبحان صاحب مرحوم (۳) جناب مولنا مولوی سید شاہ امیرالدین احمد صاحب برادرزادہ حضرت قبلہ دامت فیوضہم (۴) جناب مولانا مولوی سید شاہ حافظ احمد حسن صاحب مرحوم برادرزادۂ حضرت قبلہ (۵) مولوی اشرف علی صاحب اور **خلفاء** کی تفصیل یہ ہی (۱) مولنا و مرشدنا حضرت صاحبزادہ صاحب دامت فیوضہم آپکے زمانہ کم سنی کی کیفیت اشعار ماسبق سے واضح ہوتی ہی فی زمانہ آپکے علم و فضل کمالاتِ ظاہری و باطنی کی شہرت تام ہے و ذاتِ بابرکات مرجع خاص و عام ہے۔ بہت سے تلامذہ علوم ظاہری علم فقہ و اصول اور حدیث و تفسیر و علم ادب و معانی حکمت و فلسفہ ہیئت و ریاضی سے مستفید ہیں بالخصوص فنِ طبابت سے جسمیں آپ اسم بامسمی مسیحِ وقت ہیں صدہا بلکہ ہزارہا آدمی آپکے فیضان سے منتفع ہو رہے ہیں اور کمالاتِ علم باطنی ودیعتِ الٰہی بطور توریث آبا عن جدٍ آپ کی ذات سرچشمۂ آبِ حیات تک پہونچا اوس سے بھی ایک عالم بہرہ یاب ہی اور خاد مریدی سے مفتخر ہے ادام اللہ ظلہم العالی ما دام الایام واللیالی۔

آپکی اولاد کی تفصیل یہ ہے کہ بڑی صاحبزادی صاحبہ ہیں اونکے صاحبزادہ جناب سید شاہ حکیم انوار احمد صاحب ہیں بہت اور پانچ صاحبزادہ تھے۔ بڑے صاحبزادہ جناب حافظ مولوی حکیم شاہ سید حسن صاحب مرحوم تھے جو باوجود کم سنی کے علوم درسیہ اور کتب متداولہ سے فارغ التحصیل ہوکر فن طبابت میں شہرۂ آفاق تھے کیوں نہ کہ سوائے کمالات علمی و زہد و تقوی کے اللہ تعالی نے دستِ شفابخش عطا فرمایا تھا کوئی مریض ایسا نہ ہوگا کہ اوسنے آپکی خدمت میں رجوع کیا ہوا اور اوسکو شفا حاصل نہوئی ہو اکثر صحت یاب ہو جاتے تھے اور اسوجہ سے آپکا آوازہ تمام شہر الہ آباد اور گرد و نواح میں بلکہ دور دراز کے امصار و دیار میں ایسا کچھ ہوگیا تھا کہ دوسرے طبیبوں کے مطب بند اور ڈاکٹری علاج کی بیقدری ہوگئی تھی بتقضائے ال

عین عالم شباب میں بعمر ۲۲ سال ۸ ماه بتاریخ ۲۲ رجب المرجب سنه ۱۲۶۲ شب جمعه وصال فرمایا۔ تمام اہل شہر اور واقفین کے دل اس صدمۂ جانکاہ سے مصدوم ہیں۔

وسرے صاحبزاده جناب مولوی شاه سید حسین صاحب مرحوم تھے انھوں نے بھی مثل اپنے برادر بزرگوار کے علم حاصل فرمایا تھا بعمر ۲۲ سال بتاریخ ۲ شوال المکرم سنه ۱۲۶۹ وصال فرمایا

پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے۔

تیسرے صاحبزاده جناب مولنٰنا سید شاه حکیم محمد احسن سلمہ اللہ تعالیٰ ہیں اور چوتھے صاحبزادے جناب مولنٰنا سید شاه محمد محسن سلمہ اللہ تعالیٰ ہیں جو تحصیل علوم و فنون میں مشغول ہیں امید ہے کہ عنقریب اپنے آبائی کمالات میں دستگاہِ کامل حاصل فرما کر جلوه افروزِ مسندِ آبائی ہو کر فیض رسانِ خلایق ہونگے۔ اَللّٰهُمَّ اَبْقَاهُمْ عَلٰی رُؤُسِنَا۔ پانچویں صاحبزاده جناب سید شاه محمود تھے جنھوں نے زمانہ خوردسالی ہی میں وفات فرمائی۔

دوسرے خلیفہ والدی و مرشدی جناب حافظ حاجی محمد عباس علیخاں امروہی قدس سره بن محمد اللہ داد علیخا
ر اـ علیخاں المعروف بہ غلام مولیٰ خاں بن محمد شمس الدین خاں بن شیخ درویش محمد المخاطب بہ (نواب
یش علیخاں اول عرضِ مکرر و نائب میر بخشی و داروغہ توپخانہ رسالہ والاشاہی بالاشاہی
ائی و منصبدارِ باون ہزاری دربارِ شاہانِ دہلی حضرت محمد فرخ سیر و محمد شاه نور اللہ مضجعہما)
عبد الحکیم المقلب بہ شیخ ماکھن المخاطب بہ حکیم علیخاں بن شیخ جان محمد بلخی غفر اللہ لہم تھے۔
سنه ۱۲۲۴ میں بمقام امروہہ تولد ہوئے۔ بارہ سال کی عمر میں حافظ کلام اللہ ہو گئے اور تقریباً
ے عرصہ میں حسب ضرورت فارسی اور عربی کی تحصیل تا بہ شرح ملا جامی فرمائی۔ کم سنی ہی میں
لد بزرگوار نے وفات فرمائی اور خانگی کاروبار انتظام دیہات جاگیرات آپکے ذمہ ہوا۔
مال ہنگامہ غدر شروع ہوا جسمیں نامور شرفا اور معزز نامرا بے خان و مان ہو گئے چنانچہ
دان کے بھی کل جاگیرات اور ملک و املاک لاوارث قرار پا کر ضبط سرکار انگریزی ہو گئی۔
ر غدر سنه ۱۲۷۴ میں حضرت حکیم بادشاه صاحب قبلہ قدس سره العزیز کے خدمت مبارک میں الہ آباد

له وفات ۲ رمضان المبارک سنه ۱۲۶۲ ہجری عمر ۲۵ سال

ے وفات ۲ ربیع الاول سنه ۱۲۶۹ عمر ۲۰ سال

ے وفات ۲۴ شوال سنه ۱۲۰۱ عمر ۹۶ سال

ے ۱۳ محرم سنه ۱۲۱۱ در جنگ [illegible] بعد نکاح [illegible] کی لیا [illegible] شهادت

ھ [illegible] ۱۲ [illegible]

[illegible] محمد علاء الدین [illegible] خان [illegible] و محمد فخر الدین خان [illegible] در معرکہ نادر شاہی بتاریخ ۱۵ ذیقعده سنه ۱۱۵۱ شہید شده [illegible] در آن تاریخ

ہشتاد کس مردمان همراہیان شهید شده بودند ۱۲

حاضر ہو کر مرید ہوئے۔ اور ایک عرصہ تک آپکے آستانۂ عالیہ پر مقیم رہے حتی کہ شرف خلافت تامہ اور خرقہ سے سرفراز ہو کر مرخص و مامور بقیام اقلیم وطن ہوئے۔ ۵۲ سال کامل مسند ارشاد پر متمکن رہے صدہا ہزارہا آدمی آپکے مرید ممالک مغرب و شمال ہند و پنجاب اور اطراف کابل میں موجود ہیں دونوں طریقے یعنے قادریہ و نقشبندیہ کے سلوک کی کامل تعلیم دیتے تھے۔ اور مسائل مشکلہ تصوف وحدت الوجود و وحدت الشہودی بسہولت اور بصراحت منکشف فرماتے تھے۔ آپ نسبت صحیحہ مکملہ شیوخ متقدمین سے متصف تھے کشف و کرامات تو کوئی چیز قابل تذکرہ نہیں ہیں صدہا سے زیادہ ہونگے اکثر روزمرہ ظہور میں آتی رہتی تھیں البتہ مایۂ افتخار آپکے پیر و مرشد کا یہ ارشاد ہے جو آپ اکثر فرمایا کرتے تھے اگر خدا تعالیٰ[1] بروز حشر مجھ سے فرمائیگا کہ ہمارے واسطے کیا لائے ہو تو میں اپنے حافظ جی کو پیش کر دونگا کہ یا رب العزت میں یہ تحفہ تیرے لئے لایا ہوں آپ سے متعدد خلفاء ہوئے بعض کے اسماء یہ ہیں (۱) سید راحت علی امروہی مرحوم المتوفی بتاریخ ۳ محرم سنہ ۱۳۲۰ھ (۲) مولوی محمد عماد الدین بچھرایونی۔ (۳) مولوی تسلیم احمد صابری امروہی اگرچہ انھوں نے من بعد سلسلۂ صابریہ چشتیہ میں دوسرے شیوخ سے بھی استفادہ کیا ہے (۴) حکیم سید کفایت علی احراری بلبب گڈہی مرحوم المتوفی ۱۴ رجب سنہ ۱۳۲۱ھ روز دوشنبہ (۵) حافظ عبد اللطیف خاں امیٹھوی (۶) مولوی سید رحمت علی سنبھلی المتوفی ۲۰ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ (۷) حافظ سید ارشاد علی مراد آبادی (۸) محمد اکبر شاہ امروہی (۹) شاہزادہ محمد امیر الملک عرف مرزا ابلاقی دہلوی (۱۰) حافظ محمد رحمت اللہ اور (۱۱) خادم درگاہ شریف راقم الحروف عفی عنہ۔

حضرت حافظ صاحب قبلہ سلخ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۴ھ روز جمعہ بعد نماز جمعہ علیل ہوئے اور بتاریخ ۲۲ رمضان المبارک روز پنجشنبہ سنہ ۱۳۲۴ھ بعد نماز ظہر وصال فرمایا اور اوسی شب میں باغ روضۂ نواب محمد درویش علیخاں میں مدفون ہوئے۔ قطعۂ تاریخ وصال از شاہزادہ محمد امیر الملک تیموری عرف مرزا ابلاقی دہلوی

حافظ عباس علیشاہ امام اقطاب	بود سر حلقۂ حق شاغل و واصل بشکیب	سال وصلش نوشت این احقر	مرشد عارف و کامل مشکیب

---

[1] حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رح نے بھی جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے شا
ارشاد فرمایا تھا کہ اگر خدائے تعالیٰ بروز حشر مجھ سے ارشاد فرمائیگا کہ دنیا سے ہمارے واسطے کیا لائے ہو
میں قاضی صاحب کو بارگاہ الٰہی میں پیش کر دونگا ۱۲

تیسرے خلیفہ جناب خواجہ محمد سلطان لاہوری قدس سرہ العزیز تھے جو لاہور میں ہے آپکے بہت سے مریدین اور بعض خلفا موجود ہیں مزار شریف لاہور میں ہے چوتھے خلیفہ حکیم سید شاہ محمد رضا تھے جنھوں نے بلاد پورب میں قیام فرمایا تھا اونکا مزار شریف ناصری گنج ضلع گیا میں ہے اگرچہ حضرت حکیم بادشاہ صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز بسبب مشغلہ تعلیم علوم دینیات فقہ و اصول و حدیث و تفسیر اور توجہات باطنی حلقہ ذکر و شغل و مراقبات بہت ہی عدیم الفرصت رہتے تھے تاہم تصنیفات بھی فرمائے ہیں۔ جیسے ازالۃ الشکوک و الاوہام رد تقویۃ الایمان نذیر البشیر رد مولوی بشیر الدین صاحب سہسوانی۔ فاتحہ فی جواز الفاتحہ۔ و رسالہ مولد شریف وغیرہ اور گاہے گاہے نظم بھی فرماتے تھے۔ نظم

بسم الله کنم آغاز شرح مطلب دلها
کلید قفل گنج قلب و حل جمله مشکلها
به بحر معرفت زنند بهر گوهر معنی
مگر آن بی‌نشان از بی‌نشان بست و به بستن‌ها
رهی پر پیچ و پر بیم و دزد و قطاع الطریق ابدال
چه سان سالم روی پریشان ای خوش منزلها
بیا ای جان جان من به پیشم ساعتی بنشین
که بی پیر طریقت کے توانی قطع منزلها
برد طرب بزم ما که در گوشم همی آید
صدای انجدی هر دم چو صوت جمله اجلها
سوی میخانه شو الفخر و خوش خوان مصرعه حافظ
الا یا ایها الساقی ادر کاسا و ناولها
عکسی فتاد از رخ زیبا بجام ما
صبح فراق خنده زند کے بشام ما
تا لذتی ز لعل لبت در دهان ماست
ریزد مدام شیر و شکر از کلام ما
دریای بی‌نشان در معنی کجا رسد
زین سعی و کوشش و طلب ناتمام ما
ای فخر فکر ذات مکن دام باز چین
عنقای لامکان نشود صید دام ما
فغان از دست صیادے که آورد از چمن ما را
ببوسم دست و پای آنکه برساند وطن ما را
دو چشمم کور شد از گریه در شوق رخ یوسف
علاجش نیست اکنون جز بوے پیرهن ما را
بشیرین لب شدم مفتون و دادم جان بشیرین را
سزد گر مرحبا گوید برین آن کوهکن ما را
برای خلق می‌پوشم عبا و جبه پشمین
پئے خالق بس است این عبا و دلق کهن ما را
فنا فی الله گر دیدم حیات جاودان دیدم
چو بر خیزم بیا بنگر بهار روی کفن ما را
هر چیکه خواست کرد قضا را روان بر آن
در امر خواجه نیست تصرف غلام را
زان مدام از خم وحدت خورند مے
زین باده بهره نیست همه خاص و عام را
ای فخر باده نوش و مستی و عیش کوش
بگذار این عمامه و تسبیح دام را
ها باغ دل از نور ایمان شما
رونق گلزار جان از آب حیوان شما
تلخ باشد در دهانم ذوق شیرینی و قند
گر نهم لب بر لب لعل بدخشان شما
رسول الله جمال خود نما
برمن مشتاق جمال خود نما
شوق پابوست ز حد افزون شده
شعشعهٔ نور نعال خود نما
تو که نور مطلقی و احمدی
نور ذات باکمال خود نما
طایر اوج تدلّی یک زمان
از تلطف پر و بال خود نما
فخر از هجر تو بی‌صبر و سکون است
یا رسول الله جمال خود نما
جز پرتو رخسار تو در کون و مکان نیست
بر دعوی من حاجت برهان و بیان نیست
بنگر که چسان تافته نور رخ خورشید
خود دال بر آن گشت و عیانست و نهان نیست
نقصان نه پذیرد گل حسن تو ز دوران
الآن کما کان بباغ تو خزان نیست
ها که نگویم بکسی سر سویدا
در مذهب عشاق چنین است و چنان نیست
فخر جنبش نمیکند سوی غیر
بسته رشتهٔ محبت اوست
م صاف و باده گلگون مراد کار نیست
بوی زلف مست کرده حاجت خمار نیست
بلبل گلزار قدسم و نه آرم سوی خلد
خلد و فردوس برین به از رخ دلدار نیست

ہمچو فرہادم پئے شیرین بگرد کوہسار
مسکنِ من روز و شب جز دامنِ کہسار نیست
غیرِ مینا جملہ باہم دشمنِ یکدیگرند
پیشِ ما ویم جملہ معشوق اند و کس اغیار نیست
دو چشمم ناظرِ رخسارِ یارست
مرا با جنت و دوزخ چہ کارست
بیادِ آن دلارام و خوش اندام
بسانِ ابر چشم اشکبارست
ہمین جستم ورا در کوئے و بازار
بحمد اللہ کہ یارم در کنارست
نہ تنہا من ببوئے گل شدم مست
کہ بلبل من بشاخِ گل ہزارست
چہ خوش گفت است صائب روی تابت
بیادش گیر کان وصفِ نگارست
بپرس اے فخر از جوہر شناسان
کلامِ تو چو درِّ آبدارست
آنقدر شوقِ تو دارد دلِ مضطر یار
دمبدم سوئے تو چون قبلہ نما میگردد
فخر ایوان تو درست و مقام تو بلند
زین سبب اہلِ نظر زود بپا میگردد

عاشقی و بت پرستی عاشقان را ہم بود
التفاتِ عاشقان با سبحہ و زنار نیست
بیخود و حیران و مستم از شرابِ بیخودی
فخر را در راہِ حق جز بیخودی درکار نیست
دو عالم را کشیدہ در تہ تیغ
ہنوز آن تیغِ ابرو آبدارست
بیا اے جانِ جانِ ناتوانم
دلم چون مرغِ بسمل بیقرارست
دمے غافل نیم از ذکرِ دلدار
دلم با یار و دست من بکارست
ز سوزِ آتشِ عشقت چو لالہ
ہمہ تن داغ دار و لالہ زارست
دو عالم یک فروغِ حسنِ یارست
مرا با جنت و دوزخ چہ کارست
آدم از ترکِ خودی مردِ خدا میگردد
دور از کبر و منی شرک و ہوا میگردد
شیشۂ دل چو مصفا شود از زنگِ غیر
بیگمان صورتِ خود جلوہ نما میگردد

رباعی

از قطرہ چو سیل آب می باید شد
وز ذرہ چو آفتاب می باید شد
پروانہ صفت بگردِ شمعِ رویش
سوزان سوزان کباب می باید شد

بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ بعمرِ ۷۵ سال وصال فرمایا مزار پر انوار الہ آباد مین ہی قطعہ تاریخ مصنفہ سید وارث علی [illegible]

اوتادِ عصر و قطبِ زمان شمسِ روزگار
اہلِ کمال اہلِ سلوک اہلِ قدر و جاہ
غوث و فقیر دوست مریدونکی دستگیر
ابدالِ عہدِ حال تھی اور مقتدا پناہ
تھی در حقیقت ایسی ہی ذات اونکی باصفات
باطن بھی صاف اہلِ بصیرت تھی واہ واہ
ذکر و مراقبہ مین گذرتی تھی ساری رات
ہر شام سی تہا شغل یہی تا دمِ پگاہ
ہر علم مین عبور تھا ہر فن مین تھا کمال
نقصان نہ تھا ذرا بھی یہ روشن ہی مثلِ ماہ
لاحق ہوا وہ نہین مرض الموت ناگہان
پہونچا زمانِ قرب جو نزدیک آہ آہ
محوِ لقائے یار ہوی پھیری سب سے آنکھ
شوقِ وصالِ دوست مین دی جان خلق آگاہ
خلوت سرائے قبر مین جلوہ فزا ہوئے
مردانِ پارسا کی جو ہے خاص بارگاہ
اور دفنِ نعش کا ہے مجدد یہ مادہ
آباد اب مزار ہے ویرانہ خانقاہ ۱۳۰۳

تھے فخرِ راز علم مین اور زہد مین فرید
معروف بادشاہ فقیرانہ
تکیہ یہ اپنے فخر نہ مسند یہ ناز تھا
ایسے فقیر دل تھے باین
جس کو دل پہ چشم توجہ سی کی نگاہ
پہچاننے لگا وہ معاً معرف
ان کا مونین کسے جو تصرف اپنی عمر
پھر کیا ہوا وسکی کشف و کر
دم بھر مین تھی مسیح یہ قانون طب تھا ضبط
حکمت مین بو علی سی زیاد
خود دست بیع پیرِ رضا و قضا ہوئے
کی حکمِ نقشبندِ اجل پر جو
جان دیکے مرکے منزلِ جانان مین پہونچی آج
کہتے ہین جاذبِ عشق اسکی
فکرِ سنِ وفات مین وارث نہ جان کہو
کہہ آہ آہ آہ مشکلِ سخ کا ۱۳۰۳

غزلیات حضرت اشرف علیہ ا

۴۴ در خواب دلم برد شبے طرفہ نگارے ٭ غارتگر صبر و خرد و ہوش و قرارے ٭ کاکل شکنے زلف خمے طرہ شکنجے ٭ کافر صفتے مشک خطے ظلم شعارے ٭

جادو نگہے راہ زنے چشم سیاہے
شمشیر کشے کینہ وری سینہ خراشے
طوطی سخنے نکتہ ورے شہد مقالے
بیدادگرے کج روشے طرفہ ادائے
تازہ چمنے گلبدنے کبک خرامے
زہرہ صفتے شمع رخے نغمہ سرائے
پرسید چو اشرف کہ تو ای خلق فریبی
شدم بسوئے چمن بار بہ بوئے کسے
بکار روم زکہ پرسم چگونہ صبر کنم
ازحیف نیامدے ببالینم
سرشک وار دلم خون شدہ در دیدہ چکید
دلم بفرقت محراب ابروے خمدار
مدام از تپ فرقت بجفل شب غم
چو وقت نزع ببالینم آمد از سر ناز
خوشا نصیب سہی قسمتم کہ بعد فنا

آرام ربائے بت سرمست خمارے
دل آرام کنے فتنہ قدے صبر شکارے
شکر شکنے لعل لبے نوش گوارے
آتش فگنے ماہ وشے لالہ عذارے
آہو نظرے فتنہ سرے رشک بہارے
طنّاز جوانے صنمے نکتہ گذارے
از راہ تبختر سخنے گفت کہ آرے
گہے شگفتہ ندیدم گلے ز روے کسے
کہ گم شدست دل زار من بکوے کسے
گذشت عمر عزیزم بآرزوے کسے
کہ خود چو پیک رود بہر جستجوے کسے
چو مرغ قبلہ نما میطپد بکوے کسے
دلم چو شمع بسوزد بیاد روے کسے
کشادہ ماند چو نرگس دو دیدہ سوے کسے
کنند دفن مرا دوستان بکوے کسے

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
ز خدائے رحمت الاحد بتو باد تا ابدالابد

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

مثنوی معدنِ فیض

بسم الله الرحمن الرحیم

وصفِ تو یارب نباشد حدِ کس — تو بآن وصفی که خود گفتی و بس
نیست جز تو خالقِ هر دو سرا — ذاتِ پاکِ تست بیچون و چرا
مر توئی پروردگارِ انس و جان — نیست مانندِ تو چیزے در جهان
در صفاتِ خویشتن یکتا توئی — قادر و قیوم و بے همتا توئی
در دو عالم نیست انبازِ تو کس — وصفِ بے چونی سزائے تست و بس
خالقِ بے آله و فکرت توئی — رازقِ بے بخل و بے ریبت تع
میرسد بر ذاتِ تو وصفِ بقا — که نداری ابتدا و انتها
نیست تغییرے بذاتت اے صمد — در ازل بودی و باشی تا ابد
انچه بودی همچنان هستی کنون — ذاتِ تو باشد ز فکرِ ما برون

ذاتِ تو برتر بود اے ذو المنن
هرچه باشد از صفاتِ جسم و تن
نیست پیوندی ترا با هیچ جسم
کارِ تو برتر بود از اسم و رسم
وز زمان و از مکان و از حلول
ذاتِ تو پاک است از دورِ عقول
ما همه اندر نیاز ست جسم ها
بی نیازی وصفِ تست ای کریم
تو بذاتِ خویشتن قائم مدام
بلکه شی دارد بذاتِ تو قیام
کیف و کمیت ندارد در تو راه
زنده بے جسم و بے جان اے اله
هرچه در وهم و خیال ما بود
ذاتِ پاکِ تو از ان بالا بود
در جنابت گرد نقص و تغیر نیست
ذره در صنعِ تو تقصیر نیست
هست ذاتِ تو منزه از خلل
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ذاتِ پاکت [illegible] زوال
[illegible]
صفات و ذات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مدح مداحان و وصف واصفان
در جناب هست یکسر بی نشان
آنچه از کلک قدر کردی رقم
نیست خالی ذره از عدل و حکم
بهتر از وی ناید از کس زینهار
که کند نقشی به از وی آشکار
نیست در صنع تو نقصان و زیان
آنچه میبایست کردی آنچنان
از سریر عرش تا فرش بسیط
علم تو باشد بجمله شی محیط
نیست محجوب از تو چیزی در جهان
نزد تو یکسانست پیدا و نهان
هرچه هست اندر زمین و آسمان
جمله از تقدیر تو گردد عیان
کفر و ایمان رنج و راحت خیر و شر
صحت و بیماری و نفع و ضرر
اندک و بسیار از خورد و کلان
طاعت و عصیان و از سود و زیان
کی پدید آید بجز تقدیر تو
زانکه باشد جمله در تسخیر تو
جمع گر آیند از جن و بشر
وز شیاطین و ملائک سربسر
بی قضا و حکم تو در دو سرا
ذره را کس نجنباند ز جا
نیست بی تو اختیار هیچکس
که زند جز خواهش تو یکنفس
تو سمیعی تو خبیری تو بصیر
تو علیمی تو کلیمی تو نصیر
هرچه باشد در جهان بعد و قریب
بشنوی بی گوش ای رب مجیب

[illegible]

میکنی در روی چنان صنعت گری
که شود شکل عجیب و خوشنما
با هزاران خوبی و لطف و صفا
قطره را در صدف گوهر کنی
ذره را در جهان افسر کنی
جسم آدم ساختی از مشت خاک
باز از قدرت دمیدی روح پاک
نوح از تو یافت زان طوفان امان
بر خلیل آتش نمودی بوستان
گشت از قهر تو فرعون غرق نیل
وز ابابیلان شکستی فوج فیل
شد هلاک از پشه خصم برکمان
گشت در راه بقا و سیحون روان
آنچه هست اندر جهان پست و بلند
آنهمه را هم تو باشی نقش بند
هم تو کردی هست ما را از عدم
حرف توصیفت چه آید از قلم

همتو مارا جان دهی وهمتوان
شکر تو هرگز نگنجد در بیان

از که آید شکر تو اندر حصار
نعمتت افزون ز حد است و شمار

هستی مطلق ندارد جز تو کس
ما سزاوار فنا هستیم و بس

در جناب اقدست ای کبریا
نیست کس را طاقت چون و چرا

هرچه باشد در زمین و آسمان
جمله اندر یاد تو تسبیح خوان

در حریمت ره نیابد فکر کس
کی رود بر آسمان بانگ مگس

چون کند وصف تو کلک دلفگار
موی را با شعله افتادست کار

حمد پاکت موجب زیب بیانست
رونق و آرایش بزم دهانست

هرچه موجودست این نقش و نگار
شد عیان از کلک صنع کردگار

صانعی کز قدرت بی ریب و رنگ
لعل پیدا می کند از بطن سنگ

واحد القهار و رب ذو الجلال
ملک او خالی ز نقصان و زوال

هر دو عالم تابع فرمان اوست
انبیا و اولیا حیران اوست

قدسیان در حیرت و فکرت مدام
کس نشد واقف از آن عالی مقام

عقل کل را در جناب ذو المنن
یکسر مو نیست تاب دم زدن

کلک او از کاف و نون نقشی به بست
عالم از قید عدم در حال رست

[illegible] زین جوش و خروش
[illegible] جناب کبریا باشد خموش
ذات پاکش با صفات خویشتن
خود بخود موصوف باشد بی سخن
[illegible] تو تجلی وصفش بی [illegible]
دست ما [illegible] بارگاه کبریا [illegible]
از [illegible] شکر [illegible]
وز زبان شکر تو [illegible]
با همه آن باشد که از روی نیاز
دست حاجت پیش او سازی دراز

مناجات بقاضی الحاجات

ای انیس خاطر اندوهگین
قادر بیچون رب العالمین
عفو فرمای گناه مجرمان
قاضی الحاجات جمله انس و جان
ای غنی بخش [illegible] در کام دل

[illegible]

بیکسان را مر توئی فریادرس غیر تو ما را که باشد دادرس
هر که روی عجز مالد در رهت کی بگردد نا امید از درگهت
جمله عصیانم ببخش ای کردگار لائق فعلم مکن با من تو کار
روز و شب این نفس و شیطان لعین میکنند آواره ام از راه دین
وارها اکنون مرا از دام نفس تا شوم فارغ تمام از کام نفس
توبه ده بر کردهای خود مرا رشته جانم بکش از ماسوا
سرد کن بر خاطرم دنیای دون چشمه حکمت روان کن از درون
قطع کن از غیر خود امید و بیم دار فارغ از سر نار و نعیم
در دلم ده نور تقوی و ورع پاک گردان از همه حرص و طمع
از همه اعمال و اخلاق رذیل در پناهم دار ای رب جلیل
پای من کن در توکل استوار بسته اسباب و اکسابم مدار
صبر ده ما را بهر رنج و الم بلکه غیر خود ز جمله کیف و کم
بر نعیم خویش بینائی بده با سپاس خویش گویائی بده
بخل و خشم و جهل و پندار و حسد دور دار از خاطر من ای صمد
سینه از علم و ادب معمور دار عدل و حلم و جود در قلبم سپار

[illegible]

وز خیالات دو عالم دور دار
آنچنان کن محو ذکر خویشتن
تا نماند هیچ یاد ما و من
قطع کن عقبات راه از جود خویش
سوی تو آورده ام روی نیاز
رحم کن بر حال من ای کارساز
نقد جانم کن براه خود نثار
داغ شوق خویشتن بر قلبم گذار

[illegible]

حسبتِ غیر از خاطرم گردان بدر / وه مرا از ستر پنهانی خبر
غیرتے ده تا نه بینم سوی غیر / چشم نکشایم گهے بر روی غیر
پردهٔ غفلت ز چشم دل کشا / تا بهر شیئے ببینم انوار ترا
یارب از قید خودی آزاد کن / وز تجلیهاے خود دلشاد کن
آتش عشق از دل من بر فروز / چشم جان از ماسوای خود بدوز
در مکان قبر و تلقینم رسان / بادهٔ وصلت بکام دل چکان
در جهان تا زنده باشم اے آله / هم بایمان دار و هم با عزّ و جاه
وقت جان کندن چو آید بر سرم / خلعت تصدیق نه اندر برم
خاتمه با خیر کن از فضل خویش / لطف کن بر حالم از اندازه بیش
چون سوال از من کند منکر نکیر / بر زبانم ده جواب دلپذیر
مرقد من روضهٔ جنت بکن / خاک ما را نور ده رحمت بکن
روز محشر چون بخیزم از مزار / مشکلم آسان بکن اے کردگار
مصطفی را کن شفاعت خواه ما / تا برآید مطلب دلخواه ما
حشر ما کن در گروه سالکان / بعد از آن جا بر سوی دار الجنان
هم در آنجا اشرف دلخسته را / از ره الطاف دیدارت نما

[illegible] ده در اثر در رسول
کن مناجاتش ز فضل خود قبول

در نعت سید المرسلین علیه الصلوة من رب العالمین

اے دل و جانم فدای مصطفی
توتیای چشم من آن خاک پا
روشنی دیده ام در دو سرا
سرگروه خلق و صف انبیا
صاحب لولاک و سلطان جهان
[illegible] و ختم مرسلان
[illegible] جن و بشر
[illegible] خویش [illegible]
مصطفی [illegible] سرور [illegible]
[illegible] محبوب خدا
[illegible] نور هدا
[illegible] اوست
[illegible]

[illegible]

صد چو اسکندر غلام درگهش
صد سلیمان بندهٔ خاک رهش

داور عالم پناه و کوه حلم
مالک گردون شکوه شهر علم

افضل و اشرف ز هر خلق خدا
مهتر و بهتر عزیز دو سرا

مرجع کل معدن فهم و خرد
مقبل درگاه الله الصمد

روشن از نورش زمین و آسمان
امّی و تعلیم فرمای جهان

صدر بدر اوّلین و آخرین
فیض بخش هر کهین و هر مهین

ترجمان قدس و انوار قدم
منبع احسان و هر علم و حکم

سرور سرخیل بزم اصفیا
مرشد و هادیّ جمع اتقیا

قدوهٔ ذیشان جیش مرسلین
مهبط اسرار ربّ العالمین

ظاهر اسرار اسرار ازل
مظهر انوار نور لم یزل

مشرق مهر سپهر والضحیٰ
آفتاب آسمان طٰه و ها

خازن گنجینهٔ اخلاص رب
زیب بخش مسند بزم ادب

نه فلک از رتبهٔ او پایهٔ
هفت کوکب از رخ او سایهٔ

عالمی در سایهٔ او شادکام
یافت ملک دین ز جهدش انتظام

از قد رعناش کس سایه ندید
عالمی را لیک در سایه کشید

قصه باید کرد اینجا مختصر
در ثنای آن رسول انس و جان

هیچ کس را نیست یارای بیان
نعمت حق یافت بروی اختتام

باد بر او لا و اصحابش سلام
آن چهار اصحاب رکن کاخ دین

قدر ایشان برتر از چرخ برین
پیشوای صدق و دریای کرم

مقتدای عدل و ینبوع [illegible]
مخزن ایمان و معدن [illegible]

رازدار علم و سلطان و [illegible]
[illegible] همچون آفتاب

عالمی از نورشان شد راه یاب
[illegible] در ملک جهان

رونق اسلام و [illegible]
جلوه [illegible] بر جای رسول

[illegible] عدوان

هر یکی بودند از راه سداد / داشت می باید ز جمله اعتقاد
انس با ایشان رهِ اسلام و دین / بغض با ایشان طریقِ کفر و کین
حق تعالی کرد بر ایشان ثنا / در کلامِ پاکِ خود با صد صفا
عقل در تعریفِ ایشان منفعل / فهم در توصیفِ ایشان پا بگل
رحمتِ حق باد بر ایشان مدام / بر همه اصحاب و یاران والسلام
بعد حمدِ پاکِ ربِّ دوسرا / وز پسِ نعتِ رسولِ مجتبی
از سرِ توفیقِ ربِّ کردگار / کردم آغاز این کتابِ فیض بار
هست لازم بر تو ای اهلِ قبول / که نه پیچی سر ز گفتارِ عدول
شد بنای این کتابِ با صفا / بر کلامِ کبریا و مصطفی
هر که بر این پندها سازد عمل / کار او گردد مصون از هر خلل
در دو عالم باشد آنکس بهره مند / وز همه آفات ماند بی گزند
هم خدا خوشنود زو هم مصطفی / هم بیابد عاقبت نیکو جزا
یکهزار و دو صد و پنجاه و پنج / بود کین پر دُر شده مانندِ گنج
معدنِ فیض است نامِ این کتاب / فیض حاصل کن ازو ای کامیاب
یارب از لطف و کرم این نقش را / ده رواج اندر جهان بهرِ خدا

کن قبول اندر دل ای هر خاص و عام
فیض این را دار جاری بر دوام

در بیان مذمت دنیا که تمام غوائل است

ای جوان ای خواجهٔ غفلت هوش کن
این نصیحت را بدل و جان گوش کن
راه دنیا هست بس تاریک [illegible]
الحذر از خطرهٔ آن الحذر
هست دنیا مزرعه از راه دین
[illegible] کاروان عاقل ببین
[illegible] حاصل کنی
[illegible] غافل کنی
[illegible] دار الفنا
[illegible]

جای غفلت نیست این دار الفنا ساز و برگِ خود بکن ای باصفا
دل منه بر زندگیِ مستعار فکرِ مرگِ خویشتن بسیار دار
ناگهان بر سر رسد پیکِ اجل همچنان پایِ تو ماند در وحل
ترکِ دنیا کن اگر مردانهٔ سه طلاقش ده اگر فرزانهٔ
چیست دنیا پیرزالی نابکار می رود همواره از یاری بیار
جلوهٔ خود مے نماید در جهان مے برد صبر از دلِ پیر و جوان
مے فریبد مرد را در سویِ خویش مے کند دیوانه از جادوی خویش
چون کند مفتونِ خود با خود برو پردهٔ ناموس او را بر درو
پس بخونریزے او بندد کمر عاقبت سازد هلاکش سر بسر
حضرتِ عیسی بکشفِ خویشتن دید دنیا را بشکلِ پیرزن
گفت دارے چند شوهر در جهان گفت ناید در عدد تعدادِ آن
گفت بستند از جهان رختِ سفر یا که دادندت طلاق ای بی وقر
گفت نه کشتم همه را از فتور با هزاران سحر و با صد مکر و زور
گفت پس باشد عجب زین احمقان که ترا بینند در کارِ چنان
وان زمان دارند رغبت سوی تو عبرتے نارند بر خود اندرو

حبِّ دنیا دل منه ای باصفا
[illegible]

زنگِ حبّت او ز لوحِ دل تراش
حبِّ دنیا قلب را تیره کند نورِ عینِ عقل را خیره کند
اصلِ شکلِ دنیوی گر بنگری روے خود گاهی بسویش ناوری
گرچه حنظل می نماید خوشنما لیک ذوقش به نباشد ای فتا
نوشِ دنیا لمحهٔ نیشش آورد صد مرارت عاقبت پیش آورد
وقتِ مرگِ خویشتن را یاد کن دل ز لذّاتِ جهان آزاد کن
از طعامِ چرب و شیرین دل مدار عاقبت گردد به پیشِ تو ناگوار
معده چون گردد تہ قے آوری صد فضیحت از پیے خود بنگری
هر قدر لذّاتِ دنیا بیشتر شدّتِ تلخی بعقبی بیشتر

قابلِ ترکست دنیای اخی
دوست دارد هر که باشد دوزخی
حق فرستد جانبِ دوزخ ترا
چون بپرهیزی از الحد روزِ جزا
پنجم سود است تو بیابی ای عرب
از صلوٰة و صوم و بیداری شب
قلبِ تو صافی نگردد زینهار
تا نسازی ترکِ دنیا اختیار
بغض و خشم و کینه و ظلم و ریا
پانچوی بخل و شهوت حرص و هوا

گر ترا دین بایدت [illegible]
رغبتِ عقبیٰ اگر داری بدل [illegible]
دوستیِ دین و حبِ زر بهم
کی بیک دل جمع گردد [illegible]

[illegible]
شب نماند چون بر آید آفتاب
چون بیاید [illegible] عقبیٰ
اہلِ دنیا را نبود [illegible]
اہلِ عقبیٰ را نبود دنیا [illegible]

[illegible]

هر قدر باشد تعلّق در جهان / وقتِ مردن آنقدر رنجِ روان
لذتِ دنیا چو یابی در جهان / رنج و رسوائی بود انجامِ آن
کارِ دنیا را نباشد اختصار / گر یکے باشد شود چندین هزار
عیسےٰ مریم بگفت ای باسکون / هر که باشد طالبِ دنیای دون
حالِ او چون تشنهٔ باشد که آن / آب نوشنده است از بحرِ روان
همچو مستسقے بنوشد هر قدر / عطشِ او هر دم فزاید بیشتر
ثمرهٔ او عاقبت باشد هلاک / سیر نبود تا نه آید زیرِ خاک
گفت پیغمبر که خلاقِ مجید / هیچ دشمن تر ز دنیا نافرید
تا که دنیا آفریدست از حکم / ننگرست او را ز انظارِ کرم
گوسفندے مرده دید آن مصطفےٰ / گفت می بینید این مردار را
خوار تر افتاده است اینجا چسان / که کسے این را نگیرد در جهان
با خداوندے که جانِ مصطفےٰ / هست اندر حکمِ او با صد رضا
که بود دنیا بنزدِ کردگار / خوار تر زین گوسفند ای باوفا
حق تعالی هر چه دارد خوارتر / حیف چون داری عزیزش ای پسر
حُبِّ دنیا هست اصلِ هر خطا / خیزد از وے صد هزاران شاخها

سخت باشد اهلِ دنیا را حساب	گه نجاتِ شان نباشد از عذاب
هر که دارد حبِّ دنیا در جهان	بندهٔ ابلیس باشد بیگمان
چون متاعِ دنیوی آمد قلیل	میلِ او در دل چه داری ای خلیل
بو هریره گفت روزی آن رسول	گفت خواهی دید دنیا اے عدول
دستِ من بگرفت آن فخرِ زمان	برد بر سرگین دانی همچنان
که دران بُد استخوانِ سرها	وز پلیدیها و هم از خرقها
گفت این سرها پر از حرص و هوا	بوده اند همشکل سرهای شما
این زمان هستند چون عظمِ رمیم	زود خاکستر شوند ای ذی نعیم
وین پلیدیها که می بینی عیان	بدطعامِ رنگ رنگِ مردمان
بصد کوشش بدست آورده اند	وین چنین بگذاشته می بگذرند
اینکه بینی خرقها و جامها	هست زیبِ شان که پرانداز ها
مرکبِ ایشان بود این استخوان	که بگشتند ے بر دگر دِ جهان
جملگی دنیاست این ای باوقار	هر که خواهد که برین گریه نزار
گو بکن گریه که باشد جاے آن	پس گرستند حاضرانِ آن زمان
حالِ دنیا چون بدین خواهی بود	دل دران بستن ندینداری بود

[illegible]

قصهٔ دنیا مثالِ خواب دان
این جهان با کس وفاداری نکرد
داغِ حسرت داد و غمخواری نکرد
ای برادر سوی گورستان گذر
بر مقابر کن ز چشمِ دل نظر
تا ببینی حالِ زارِ یکستان
کز وجودِ شان نمانده یک نشان
مالدارانی که در دنیای دون
سیم و زر گرد آوردند از جنون
گنجها از نقدها انباشتند
تخمِ دنیا در دل و جان کاشتند

[illegible]

در غم دنیای دون جان داده اند   در لحد بی دست و پا افتاده اند
خانمان شان شده یکسر خراب   منزل و آرامگاه شان خراب
کس نشد از دوستان همراه شان   هر یکی تنها سفر کرد از جهان
مال و زر هرگز کسی با خود نبرد   عاقبت در حسرتش جان داده مرد
در پریشانی فتادند عاقبت   بر همه شد تنگ راه عافیت
عبرتی بادا اولی الالباب را   سوز چشم خویش کحل خواب را
مرگ بهر تست دایم در کمین   فکر رفتن کن بحال خود ببین
بازگشت تو برب العالمین   مسکن و ماوای تو زیر زمین
رشتهٔ دنیا گسل بهر ودود   تا بکی مانی دلا در تار و پود
شیوهٔ اهل دلان کن اختیار   بوالفضولی را روا هرگز مدار
قصهٔ قارون ندانی ای پسر   کاندرین دنیا چه دید از مال و زر
چون مآلت نیست جز ملک عدم   پس چرا سرگشتهٔ بهر درم
در دل هر کس که باشد حب مال   کی بیابد در جهان نور کمال
اندرین عالم منه دل ای عزیز   گر تو خواهی تا شوی زاهل تمیز
بر دل هر کس که دنیا سرد شد   او درین عالم ز اهل درد شد

الحذر از غفلت و مکث و فضول   [illegible] بدنیا کن حصول
چون مکان تو ازین عالم جداست   [illegible] بیهوده مرو [illegible]
[illegible] رخ تو از دنیای دون   کی شوی زاهل دل و صافی درون
هست دنیا بر مثال اژدها   [illegible] ای با صفا
[illegible] ای پاک کیش   [illegible] فرو در بطن خویش
چیست دنیا نفس با غیر خدا   با حجاب غفلت و حرص و هوا
دل نهادن بر متاع دنیوی   دور گشتن از جمال اخروی
دار دنیا آمد این دار فنا   که دران مانیم ای اهل صفا
لیک تفصیلش [illegible] متاع دنیوی   [illegible]

[illegible]
هر چه داری دوست [illegible]   قبلهٔ تو باشد آن شی بالضرور
بهر او باشی همیشه ناصبور   هر چه گوئی هر چه شنوی اندران
یاد او باشد بقلب تو نهان   گر چه خواهی [illegible]
[illegible]   زانکه داری قلب خود با او گرو
تابع قلب است جمله کار تو   [illegible]

با زن و فرزند یا با سیم و زر — یا که اسپی یا شتر یا گاو خر
قبلهٔ تو گر بود این چیزها — کی نمازت نزد حق باشد روا
اسم طاعت هست بر وی از گمان — طاعت آن باشد که سازی آنچنان
کانچنان از بهر تو فرمود رب — که شوی خاشع ⁽ه⁾ دران با صد ادب
خاشع آن باشد که دانی ای جوان — که چه سازی و چه گوئی از زبان
هم کجا استاده‌اے با نیاز — و ز پئے خدمت که هستی در نماز
دل نداری مائل چیزے دگر — با خدا هم از باشی سر بسر
دست و پا و چشم و گوش و جمله تن — باشد اندر حکم رب ذو المنن
طاعت آنگه باشد اے اهل نیاز — آنزمان گردد برو اسم نماز
هست این دنیای عام ای باصفا — هم شنو دنیای خاصان خدا
گر بدون حق بچیزے بنگری — یا بچیزے بشغل حق انس آوری
وانچه آن بار راحت نفس و تن است — آن همه دنیائے تست ای حق پرست
مصطفے آن پیشوائے انبیا — کانچنان فرمود از راه عطا
نیست ⁽۵۲⁾ راحت از برائے مومنان — غیر دیدار خداوند جهان
نزد من چیزے درین جائے گذار — نیست دشمن تر ز دنیا زینهار

قال الله تعالى قد افلح المؤمنون الذين هم في صلاتهم خاشعون ١٢

من الدنيا الا ان حبيبي جبرئيل اخبرني عن الله عز و جل فيقول يا محمد

ارکی بخشد مرا در کسب و کار
هم بخان و مان و فرزندان ما
خیر و برکت آید از سوے خدا
هیچ رنجے در تنم ناید پدید
این همه دنیائے خاصانی شنید
زانکه گوید مخبر صادق چنان
آنچه باشد شاغلت اندر جهان
هست آن دنیائے تو نزدیک رب
[illegible] درین معنی مدارا ے با ادب
[illegible] ذو الجلال

گفت الدنیا و ما فیها علق
جمله ملعون است الا ذکر حق
کم کسے خائف بود از بیم [illegible]
اینچنان وارند از دنیا حذر
[illegible] ازو بیشان نماز با اختیار
[illegible] شان نباشد اضطرار
[illegible] مردار است [illegible] مردان خدا
[illegible] دنیائے حلال

وانچه باشد باعث ذکر خدا — هم ازان ذکرست ای اهل صفا
اصل دنیا آن بود اندر جهان — که نصیبی نبود از عقبی دران
هرچه دل دربند آن باشد ترا — هست دنیا کان ز حق سازد جدا
وانچه نبود قلب تو دربند آن — گرچه باشی تو همیشه اندران
چون نباشد در دل تو حب او — هیچ نقصانی نیارد بهر تو
خاک باشد یا که باشد سیم و زر — نزد تو یکسان در آید در نظر
هرچه در دنیا نه یاد حق بود — بهر خاصان آنهمه دنیا شود
وانچه در عقبی ندید ار خدا است — آن همه از خواهشات نفس ماست
هرچه در دنیا بدان حاجت بود — اینچنین دنیا کی از دنیا شود
هرچه آن از میل نفس آید عیان — هست دنیا از برای خاصگان
گر ز دنیا نیست عقبی بود — نیست دنیا آن پی مولی بود
گر کنی دنیا طلب ای با نیاز — تا شوی از خلق و عالم بی نیاز
بی گمان خسار تو ای نیکنام — تا بدا اندر حشر چون ماه تمام
گر نباشد در کف تو هیچ شی — قلب تو باشد مگر دربند وی
تا بچنگ خود در آرم از کجا — حب او پیدا بود در دل ترا

له قال الله تعالی تلک الدار الآخرة نجعلها للذین لا یریدون علوًا فی الارض ولا فسادًا والعاقبة للمتقین ۱۲

او در عقبی از زیانکاران شود
هم که از دنیا و [illegible] غافل بود
الحذر از خطرهٔ حرص و طمع
دور باشی از لهو و لعب [illegible]
[illegible]
هر که جاه و نام جوید در جهان
از سعادت باز ماند لاجرم
[illegible]

[illegible]

گر کفایت باشد او را بیشتر در هلاکِ خویش هست او بیخبر
هر چه باشد زاید از قدرِ کفاف آنهمه دنیا بود ای مردِ صاف
هر کرا در حبِّ دنیا بنگری گفتهٔ او را بخاطر ناوری
زانکه نبود راست در گفتارِ خویش جوید از وی گرمیِ بازارِ خویش
که نباشد خالی از زرق و ریا نیتش باشد کجا با کبریا
اقتدای او مکن ای با عمل تا نه افتد در رهِ دینت خلل
در دلِ هر کس که تخمِ زهد رست گفتنِ مومن سزاوارِ ویست
در جهان دیوانهٔ غفلت مشو تا توانی در رهِ شیطان مدو
جهد کن تا از جوانمردان شوی بهرِ نان تا کی تو سرگردان شوی
عمرِ خود در حبِّ دنیا کاستی گه نه پیمودی تو راهِ راستی
حرصِ دنیا هست بس مذموم تر مرد را سازد ذلیل و بی وقر
ای پسر بردار دل از حبِّ مال تا نیابد مهرِ ایمانت زوال
تا توانی توشهٔ رفتن بساز وز تغافل دائما کن احتراز
دین مکن ضائع پیِ دنیای دون پا منه بیرون ز حدِّ خود برون
مگذر از اندازهٔ راهِ ادب لا یحبُّ المعتدین فرمود رب

مذمت دنیا ٢٩٩

ترس از دنیای دون بر خویشتن
عاریت دان آنچه داری در جهان
وقت مردن باز [illegible]
هر کرا اندیشهٔ عقبی بود
قلب او کی مایل دنیا بود
در بیان حال دنیا ای پسر
گفت پیغمبر حسین اندر خبر
[illegible] این دنیای دون

[illegible]

حیف تو غافل ازین اندر جهان
جان و دل را باختی در حب آن

آنچنان دیوانهٔ بر رنگ او
که نه سنجی هیچ شئے همسنگ او

دین خود کردی پئے دنیا تلف
گوهر مقصود افگندی ز کف

بهر دنیا غافلی از کبریا
غیرتے ناید ترا اے بیحیا

دولت باقی بہ فانی میدهی
من ندانم عاقلی یا ابلهی

خود بگیر انصاف خود از خویشتن
کین چه عقلست و چه فهم اے جان من

هر که مبغوض خدا دارد حب
از خدا نازل شود بر وے غضب

همچو مردارست این دار جهان
گرد او چندین هزاران از سگان

ریزهٔ او می برند از هر طرف
وز حسد بر یکدگر غوغاے عف

عاقبت سازند آن یکیک کنار
همچنان ماند بجا این نابکار

صد عجب باشد ز تو اے نیکخو
که نسازی ترک و داری حب او

حب دنیا ثمرهٔ گاو خرے
ترک دنیا قوت پیغمبری

حب دنیا راس هر جرم و خطا
ترک دنیا فرق هر فعل رضا

حب دنیا منبع حرص و طمع
ترک دنیا چشمهٔ زهد و ورع

حب دنیا تیرگی چشم جان
ترک دنیا نور عین دو جهان

ترک دنیا مایهٔ عیش و غنا
حب دنیا مرکز فقر و عنا
ترک دنیا حاصل عمر روان
حب دنیا ثمرهٔ خسر و زیان
ترک دنیا قاید طرق سداد
حب دنیا بادی راه فساد
ترک دنیا نزهت گلزار دین
حب دنیا صرصر باغ یقین
ترک دنیا باعث قرب و شهود
حب دنیا موجب بعد و قیود
حب دنیا باعث ذل و عقاب
ترک دنیا موجب عز و ثواب
اینچنین گویم در ذم دنیای دون
اندکی باشد [illegible]
خبث دنیا خارج از تحریر دان
بلکه بیرون از حد تقریر دان

در بیان توبه که رجوع [illegible]

۳۰۰ [illegible]

[illegible]

معنی توبه چه باشد [illegible] خدا

باز گشتن از همه [illegible]

[illegible]

[illegible]

گفت پیغمبر که توبه زانکسار
من بهر روزی کنم هفتاد بار
هر که از افعالِ بد توبه نمود
چون کسی باشد که خاطی گه نبود
توبهٔ تو حق پذیرد پیش از آن
که رسد جان بر گلو غرغر کنان
نورِ توبه هر کرا تابد بدل
بر گناهان گردد از حق منفعل
چون دران نورِ هدایت بنگرد
جرمِ خود را زهرِ قاتل بشمرد
خویش را مسموم بیند چون ازان
بیگمان از وی هراس آید بجان
نادم و شرمنده گردد لاجرم
وز هلاکِ خود بترسد دمبدم
در پی تدبیرِ او گردد بجان
بهرِ دفعِ او بکوشد هر زمان
روز و شب اندیشهٔ آن سم کند
وز مقیِّ توبه قی هر دم کند
اشکِ حسرت ریزد از چشمانِ او
آتشِ غیرت بسوزد جانِ او
شهوت و حرص و هوا ترک آورد
وز دلِ خود پردهٔ غفلت درد
از تنِ خود برکشد لبسِ جفا
گستراند بهرِ خود فرشِ وفا
نورِ عرفانست اصلِ این بیان
توبهٔ خالص همه خیزد ازان
هر کرا محبوب میدارد اله
میدهد بر جرمِ خویشش انتباه
توبه واجب هست بر تو هر نفس
نیست مستغنی ز توبه هیچکس

هرچه آن بر درجهٔ نقصان بود
توبه کن از وی که آن خسران بود
جرمِ نزدیکان حق است ای دین شعار
در حقِ ابرار طاعت در شمار
توبه کن از غفلتِ یادِ خدا
گرچه یک لحظه بود ای باصفا
توبه کن از توبه [illegible]
توبه باید از [illegible] و بیم
[illegible]
توبه را درجات باشد بی شمار
[illegible] هفت باشد زین شمار
شد زبان را توبه از ناگفتنی
بطن را توبه شد از ناخوردنی
توبهٔ جان است از غیرِ خدا
توبهٔ قلب است از حرص و هوا
توبهٔ گوش است از ناشنیدنی
توبهٔ چشم است از نادیدنی
توبهٔ اعضا بر تو واجب است
[illegible] چون دل تو جاهلست

محفوظ ماندن از وقوعِ [illegible] توبه [illegible]

[illegible]

[illegible]

توبه دست ست از نگرفتنی
توبه پا است از نارفتنی

نقل باید با همه اندامها
از خطا و معصیت سوی خدا

تائبان را سه مقام ست ای پسر
یاد گیرش گر تو هستی با خبر

عذر کردن از گناهان از زبان
وز جوارح باز استادن از آن

دل پشیمان بودن از یاد خطا
هر زمان نالیدن از خوف خدا

از پس جرم هر که استغفار کرد
بهر او کفارهٔ طیّار کرد

هر که استغفار گوید بیشمار
رزق او افزون کند پروردگار

کرد ارشاد آن شهِ علم لدن
کز پس هر زشتی نیکی بکن

نیکی تو سیّئه را از جا برد
آب همچون شوخ جامه را برد

توبهٔ هر کس بود محبوب رب
از جوانان لیک میدارد احب

گر ترا باشد تمنای فلاح
توبه کن هر لحظه ای اهل صلاح

کفر و اصرار و قنوط و ایمنی
شرک و بخل و کینه و کبر و منی

مکر و سحر و سرقه و طمع و هوا
ظلم و خشم و غیبت و بدع و ریا

از زنا و از لواطت وز فسوق
از قذوف و از خیانات و عقوق

از فواحش وز نمیمت وز شکوک
از جزع و از غضب وز لحم خوک

٤٣ قال الله تعالی ان تجتنبوا کبائر ما تنهون عنه نکفر عنکم سیاتکم ٤٤ قال النبی صلی الله علیه وسلم ان لکل شیٔ حیلة وحیلة الذنوب التوبة ١٢ ٤٥ قال النبی صلی الله علیه وسلم ان لکل داء دواء ودواء الذنوب التوبة ١٢ ٤٦ قال النبی [illegible]

[illegible]

جرمِ خود بیند منافق چون مگس — کان به بینی می نشیند بر نفس

باز از انجامی پرد جائے دگر — همچنین سهلش به بیند از نظر

گفت پیغمبر که قبل از نزعِ جان[۱] — از پئے توبه دوید اے مردمان

اے مسلمانان بترسید از خدا — پاک گردانید دل را از عصیٰ

نیک باید جملهٔ اعمالکم — گفت حق لا تبطلوا اعمالکم

دور باشید از هوائے مال و جاه — کان کند قلبِ شما سخت و سیاه

توبه کن از خوردنِ مالِ یتیم — گر ترا خوفے بود از روزِ بیم

بر زبان توبه و در دل حقد و کین — توبه زین توبه بکن اے اهلِ دین

چون نمودی توبه حاصل کن ثبات — وز خدا هر دم طلب راهِ نجات

هر که بر توبه شود ثابت قدم — نورِ حق تابد بقلبش دمبدم

هر که بر خود پردهٔ عصمت درد — وقتِ مردن حسرتے در دل برد

مهلتِ یک روز خواهد از ملک — تا کنم توبه ز هر عصیان و شک

گویدش بسیار بوده روزها — چون نکردی توبه از راهِ خطا

ساعتِ عمرت کنون آخر رسید — هیچ روزے نیست اکنون ای عنید

گردد آنگه ساعتے مهلت طلب — گویدش ساعت نماند ای بے ادب

[۱] قال النبی صلعم ان الله تعالیٰ یقبل توبة العبد ما لم یغرغر ۱۲

بیان توبه

۳۰۳

[illegible]

شرم داری در دل از خویش و تبار
پاک شو ز آلودگیهائے جهان
تا بجائے پاک در یابی مکان
حق تعالیٰ مر ترا پاک آفرید
روح خود در قالبِ تو بر دمید
عمرِ تو با تو امانت داده است
نے پئے جرم و خیانت داده است
این امانت با نفس [illegible]
از خیانت دور دار اے با یقین

[illegible]

کانچنان گفت آن رسولِ کبریا   بنده باشد که از فعلِ عصا
داخلِ جنت شود از فضلِ حق   گر بود از بهرِ کرامت مستحق
کرد یاران این چنین از وی سؤال   کان چگونه باشد ای عالی خصال
گفت از وی چون گنهی سر زند   او بدل هر دم پشیمانی کشد
وان گنه در پیشِ او باشد مدام   تا رسد در جنتِ دار السلام
قلبِ مؤمن همچو آئینه بود   ظلمتی از هر گنه در وی رسد
وز عبادت میرسد نوری بدل   ظلمتِ عصیان شود زو مضمحل
گر تو خواهی نورِ ذاتِ کردگار   ظلمتی بر روی آئینه مدام
گر کنی اصرار بر کارِ زبون   جوهرِ دل زو بگردد قیرگون
آن زمان تیمارِ او مشکل بود   کوششِ بیهوده لا حاصل بود
همچو آئینه که زنگارش بخورد   وز رخِ او نور را یکسر ببرد
اینچنین کس توبه نتواند نمود   ور کند او را نباشد هیچ سود
زانکه نبود توبهٔ او جز زبان   قلبِ او آگه نگردد یک زمان
هر که جرمِ خورد را بیند حقیر   آن گنه در حقِ او گردد کبیر
وحشتِ عصیان بکن از دل بدر   تا بیابی انسِ طاعت ای پسر

کما قال الله تعالی ان الحسنات یذهبن السیئات ۱۲

۳۰۴

خصم خود کرده بسی اهل زمن
مال شان برده ز راه مکر و فن

ناگهان فضل خدا ایش یار شد
در زمان مشغول استغفار شد

بازگشته از همه جرم و خطا
روی دل کرده بسوی کبریا

آنچه نزدش بود از مال و درم
یک بیک با خصم واداده از ندم

میتوانست آنچه خصم خویش را
شاد کرده از سر خوف خدا

تا همه زر پیش خصمان بر نهاد
جامه هم از تن برون کرده بداد

مر وی آمد گفت ای پاکیزه خو
که مرا چیزی نمی باید ز تو

تهمتی آمد به نزد خویش داشت
از میانت بهر او بیرون گذاشت

عهد توبه با خدای خود ببست
خود نهان اندر گو آبی نشست

گفت حق ما را چنین توبه کنید
چنگ خود در دامن عصمت زنید

گفت پیغمبر که خلاق جهان
شادتر از توبه میگردد از آن

که بود شخصی بدشت هولناک
خسپها آنجا همچنان بر روی خاک

اشتری دارد که اسباب و طعام
هر چه میدارد بر او باشد تمام

چون شود بیدار اشتر گم بود
خیزد و در جستجوی او شود

بیم آن باشد که از لب تشنگی
میرد از شدت بصد دلخستگی

[illegible]

از تغافل معصیتها می نمود
جرم در دیوان او بسیار بود
حرف عصیان در دل خود [illegible]
خواست تا باز آید از کردار خویش
مرهم توبه نهد بر قلب ریش
بر امید آنکه آن عصیان من
عفو سازد یا رب ذو المنن
بود یک عابد در آن روزگار
رفت و پرسیدش که ای عالی تبار
[illegible]
گفت عابد از ره خشم و غضب
[illegible]

پس بنزد عالمی نیکو خصال / رفت وا زوی بهم نموده این سوال
گفت او را مر ترا توبه بود / لیک زینجا رفتنت بهتر شود
هست این جای فساد از بهر تو / رو فلانجا ای جوانِ نیکخو
کان زمین هست از پی اهلِ صلاح / باشد آنجا بهر تو روی فلاح
چون جواب آن بگوشِ او فتاد / از ندامت روی خود آنسو نهاد
در میان راه فرمانش رسید / یک قدم بر داشتن طاقت ندید
میل کرده آنطرف از صدر خویش / تا از آنجا افگند خود را به پیش
قدسیان را کشمکش آمد بهم / یک سوی رحمت دگر سوی الم
چون تخالف درمیانِ شان سخاست / هر یکی بر گفت کان درجای ماست
حق تعالی گفت کآنجا در روند / وان زمین را در مساحت آورند
گر قرین باشد از آن اهلِ صلاح / مستحقِ رحمت است وهم فلاح
ور بود نزدیک با اهلِ فساد / لائقِ تعذیب باشد آن عباد
چون به پیمودند او را قدسیان / یافته شبری بجای صالحان
قدسیانِ رحمتِ پروردگار / جانِ او بردند با عزّ و وقار
گر تو میخواهی مکانِ تائبان / یکنفس غافل مباش ای مهربان

در هوای نفس باشد راه تو / آتش دوزخ بود جایگاه تو
جنت الفردوس ماوایت بود / گر بفرق نفس دون پایت بود
توبهٔ او پیش حق منظور نیست / گر ز حرص و هوا معمور نیست
توبه کن از وسوسه [illegible] / ما ز نفسی کان بر نیاید با خدا
دور شو از وسوسه کان جهنم بود / [illegible] آن بار رحمت نفست بود

اصل توبه ای جوان فهم ها است / وز همه گشتن بسوی کرم است
گر تو خواهی ای برادر حق آب و تاب / ساز از جمله مباهات اجتناب
خوردن و خفتن همه بدرود کن / باب غفلت بر رخت مسدود کن
تائب صادق چو جای بگذرد [illegible]

۳۰۶

[illegible]

قیمتش هرکس نداند بیشمار
میدهد او را که خواهد کردگار

نیست توبه آن بضاعت در جهان
کان بود در خانهٔ هر مومنان

صد هزاران خلق را ایمان دهند
کی چنین توبه را آسان دهند

میدهند او را که شایسته بود
وز همه آفاق وارسته بود

در حقِ دل توبه را تریاق دان
بلکه او را آبِ حیوان ایجوان

نورِ توبه هر کجا تابان شود
کے در آنجا ظلمتِ عصیان بود

این سعادت را مده از دستِ خویش
ورنه بس حسرت بری ای پاک کیش

هر که او تائب نگردد در جهان
حق شمارِ او کند در ظالمان

در بیان صبر که عبارت از حبس نفس است از متابعت هوی

هر چه آید بر سرِ تو از قضا
در صبوری کوش اے مردِ خدا

صبر باشد حبسِ نفس اے دین شعار
صبر در هر چیزها آید بکار

در بلا و نعمت و در خیر و شر
صبر باید کرد اے جانِ پدر

در نشست و خاست و گفت و شنود
صبر بباید ترا اے اهلِ جود

صبر را آن سرورِ خیر البشر
گفت مفتاح الفرج اندر خبر

[illegible]

صبر می باید ترا بس اندر ان
[illegible]
چون بگیرد مر ترا حرص و هوا
اول آن باشد که وقت [illegible]
صبر باشد هفت قسم [illegible]
که بود موصوف و صفت این بیان
[illegible]

دوم آن باشد که از هر منهیات / باز داری دست خود ای نیکذات
گر قرینان بدت بر وی شوند / تا ترا در کار عصیان افکنند
اندر آنجا خویش را داری صبور / گفته کس را نیاری در حضور
سوم آن باشد که از رنج و بلا / آنچه آید بر تو از حکم خدا
از کسی هرگز نخواهی یاوری / التجا در حضرت حق آوری
اینچنین اندیشه سازی آن زمان / کین بلا را وقت باشد بیگمان
چون در آید وقت از من بگذرد / یا قضا آید مرا زینجا برد
زین دو معنی یک به پیش آید مرا / کی کند این هر دو را جز کبریا
همچنین قسم چهارم را بدان / که گناهی پیشت آید ناگهان
نفس و شیطان و هوا و یار بد / شهوت و پندار و غفلت جا برد
جمله گرد آیند تا از حق ترا / اندر آن عصیان در آرند ای فتا
تو در آنجا صبر گیری ای جوان / خویش را داری نگه زین دشمنان
تابع ایشان نگردی زینهار / بلکه با ایشان نمائی کارزار
زانکه حق فرمود در قرآن چنین / هست دشمن با شما دیو لعین
هم تو با او دشمنی گیری بجا / سر نیاری زیر فرمان هوا

تا بیابی زان بلاها ایمنی / دست خود را بر کسی [illegible] زنی
پنجم آن باشد که هر جا از قضا / پیش تو آید غم و رنج و بلا
تا نسازی کار تخلیط اختیار / صبر بباید ترا ای کامگار
دیگر از حرص و هوا باشد جدا / یک بود آلوده با حرص و هوا
پنجم آن باشد که وقت فقر را / چون بپیش آید دو گرد از خدا
مرجع کل چون بسوی کبریاست / دل قوی داری که جمله از خداست
گر بلا نازل کند رب تعال / [illegible]
از کسی هم گر بیاید [illegible] / ور دهد نعمت خدای انس و جان
زان هم آزادی [illegible] در جهان / چون بدانی اینچنین ای باصفا
[illegible]

پس بهر کارے که پیش آید کنون
نیست تدبیرے بجز صبر و سکون

هر که او صابر نباشد در جهان
پیش حق قدرے نیابد بیگمان

همچو نخلے کو ندارد بیخ‌ها
باد صرصر چون وزد افتد زجا

گر نباشد بیخ صبر اندر میان
نخل ایمان هم بیفتد همچنان

گر کنی در هفت جا این هفت چیز
بیگمان پیشِ خدا گردی عزیز

هر کرا این همه باشد نظر
در حقیقت صابر آنست ای پسر

آنچه حق فرمود مدحِ صابران
راحت آید در حقِ او آن زمان

نعمت و نیاز عز خود مبین
رنج و محنت هست آب مؤمنین

اینچنین گفت آن رسولِ نیک خو
که خدا چون بنده را دارد عدو

با ملک گوید برو سویش کنون
نعمتِ من ساز بهرِ او فزون

بغض دارم زو و زآوازش همین
همچنین از خواندنش اے با یقین

ور خدا چون دوست دارد بنده را
با ملک گوید رسان سویش بلا

دوست میدارم ورا اندر جهان
خواندن و آوازِ او را همچنان

تو ملان اکنون که این اسباب و جاه
از کرامات بود اے دین پناه

کارِ خاصان نیست جز رنج و تعب
بر مصائب صبر کن اے با ادب

قال الله تعالى والصابرين في البأساء والضراء وحين البأس اولئك الذين صدقوا واولئك هم المتقون ١٢

تا بیابی اے پسر نیکو جزا ١٢
صبر یک ساعت اگر حاصل شود
بهتر از دنیا و ما فیها بود
در خبر آمد ز ختم المرسلین
که خدای انس و جان گوید چنین
هر که سوے او فرستم رنج و غم
یا به تن یا ولد و یا مال و درم
او بصبر نیک آید پیش
شرم می آید مرا زان پاک کیش
که حساب از وے کنم روز جزا ١٢

[illegible]
جمله عالم صبر بر محنت کنند
[illegible] صبر بر نعمت کنند
این بیان آمد بصبر خاصگان
[illegible]

در بیان صبر

۳۱۰

رنج و راحت را بیکسان بنگرند
بلکه در رنج و بلا راحت برند[1]
رنج این عالم زیغما بشمرند
جانِ خود را در مصائب پرورند
مردِ حق را تا نباشد این مقام
کی بجاے اولیا یابد قیام
از کنوزِ حق بود رنج و بلا[2]
کی دهد حق با کسے جز اولیا
در دعا گفتی رسولِ حق چنین
آنقدر یارب بده ما را الیقین
که نگاهِ من بسوے تو بود
سختیِ دنیا همه آسان شود
هر کسے را صبر کے بخشد خدا
میدهد او را که میداند سزا
آنچه اندک تر بود با مردمان
نیست جز صبر و یقین اندر جهان
هر که آن مستغرقِ مبتلی بود[3]
کے دلِ او از بلا آگه شود
صبر بر دنیاے دون باید ترا
صبر از ذکرِ خدا باشد خطا
هیچ صبرت نیست از کارِ جهان
صبر چون داری زخلاقِ جهان
صبر کن بر نعمت و مال و منال
صبر کن بر شوکت و جاه و جلال
هر که صابر نیست بر رنج و الم
در محبت نیست صادق لاجرم
صبر چون ایوب کن اندر بلا
تا بیابی صحت و عیش و بها
صبر کن بر تلخیِ صبر اے پسر
عاقبت شیرین شود همچون شکر

---

[1] کما قالت الرابعة بلاء المحب عندی نعمة ۱۲
[2] قال النبی علیه السلام البلاء کنز من کنوز الله تعالی لا یعطی الا اولیاءه ۱۲
[3] در بلا اند ازنده ای خدا ۱۲ ۱۲

گر بود راضی و صابر اندر ان		آن بلا تیمار باشد بهر آن
حق تعالی از کرم آن بنده را		میکند از مقبلان با صفا
گر تو هستی راست در دعوای خویش		اینهمه آور بجا ای پاک کیش
تا همه گفت و شنودت حق بود		مردی و جا لائقت باور شود

در بیان شکر حق سبحانه

ای پسر بر خویش فضل حق شناس		باش دائم بر رهِ شکر و سپاس
نعمتش بر بندگان بسیار دان		ره نیابد هیچکس بر حدِ آن
هر دو عالم هست غرقِ نعمتش		کس نباشد بی نصیب از رحمتش
گر نمائی نعمتِ او را شمار		در حد و اندازه ناید زینهار
در جهان هیچکس که تواند شمرد		کی بشکر او توانی راه برد
لیک دانستی چو جمله از خدا		شکر آن مجمل همیکردی ادا
گفت موسی در مناجات ای کریم		کافریدی آدم از صنعِ قدیم
نعمتِ هر گونه ها و بعد عطا		او سپاس تو چه سان کرده ادا
گفت دانست آنهمه از حضرتم		علم او بوده سپاسِ نعمتم
هر چه هست از حق همه نعمت بود		بر همه شکری ترا واجب شود

[illegible]

از مقام شکر باشی در حجاب
در دل او گر نهفتی [illegible]
جمله با تو می کردی عطا [illegible] خدا
مر و مان را خازن حق در شمار
کی بجز جملش [illegible]
از سر اجمال و تفصیل ای پسر
تا توانی شاکرش اندر جهان
شکر بس دار و مقام ارجمند
در جهان و از همه باشد بلند
حق تعالی [illegible]
شکر باشد طاعت حق ای جوان
با همه انعام [illegible]
در همه احوال [illegible]
نعمت واجب بر تو ای اهل صفا
شکر از حق ترا باشد تمام

شکر کن بر هر نفس ای با یقین | کین مدد از غیب می آید همین
هر زمان در خویش دار انتقال | گرمی دل را ببخشد اعتدال
گر نیاید این مدد ها سوی تو | کی قیام تو بود ای نیک خو
قصهٔ داود نشنیدی مگر | کامده و حیش ز رب بحر و بر
که سپاس نعمتم گردان ادا | گفت داود ای خدای دو سرا
آنچه نعمت آمد از تو سوی من | شکر آن کردم ادا ای ذو المنن
حکم شد از درگه رب جلیل | تا که وا دارد دم او جبرئیل
چون دمش بگرفت جبرئیل امین | گفت از جبرئیل داود اینچنین
دست خود را از گلویم باز دار | تا بر آرم این نفس ای غمگسار
آنچه طاعت کرده ام در عمر خویش | سد یکی دادم بتو ای پاک کیش
گفت جبرئیل ای نبی با صفا | نیست فرمان از جناب کبریا
گفت دست خود بنه ای جبرئیل | نصف طاعت بهر تو کردم سبیل
تا نفس از من بر آید این زمان | گفت فرمان نیست از رب جهان
گفت ده بخش از همه طاعت ترا | دادمت ای خاص درگاه خدا
دست خود را باز دار از من کنون | تا نفس از من همین آید برون

گفت از داود دربست آن نفس جهان
تا نفس از وی بر آمد با [illegible]
گفت از طاعت [illegible]
آن زمان روح الامین دست از آن [illegible]
تا بر آید این نفس ای با وفا
دست خود را از دمم باز دار
گفت هم طاعت که کردم بی گمان
چون کنم دست خود ای اهل صفا
گفت فرمانی ندارم از خدا

طاعت عمری کان در ره من ساختی
آن همه را باد می درباختی
می [illegible] اکنون که [illegible] حیات
چند دم آمد ترا ای نیک ذات
پس سپاس من بکن روز و شبان
یک زمان غافل مباش از شکر آن
[illegible] این دم [illegible]

حکایت ۳۱۲

چند خواهی بود [illegible]
نیست [illegible]
از زبان [illegible]
وز خیال [illegible] دل با خدا
یک زمان با [illegible]
[illegible]
تا دلی [illegible]
آن زبان با [illegible]
گر ببینی غیر او اندیشه ای در جهان
[illegible] از دولت و جاه و جلال و مال [illegible]
[illegible]

نیست از محجوب مکروهست خبر
چون کنی شکر خدای داد گر

هر که سازد در جهان شکر نعیم
نعمتش افزون کند رب کریم

ور کند کفران نعمت در جهان
در عذاب سخت افتد بیگمان

شکر نعمت هم ز توفیقش بدان
کی شود بی فضل او کار جهان

گرچه پایانی ندارد نعم او
شکر آن لازم بود ای نیک خو

هر چه از حق دور گرداند ترا
نعمتش هرگز مدان ای باوفا

نعمت آن باشد که اندر کار دین
دل فراغت باشدت ای با یقین

آفریده هر چه حق اندر جهان
چار قسم آمد بحق مردمان

اول آن باشد که در هر دو سرا
سود دارد از پی خلق خدا

همچو علم و خلق نیکو در جهان
در حقیقت نعمت آنست ای جوان

دوم آن باشد که در دنیا و دین
جز زیان هرگز نباشد بالیقین

همچو نادانی و بدخوئی ز کس
در حقیقت هم بلا نیست و بس

سوم آن باشد که در دنیای دون
رحمت است ای مومن اهل درون

زان دران عالم بود رنج و بلا
همچو نعمتهای دنیای دغا

هست این نعمت بنزد ابلهان
شد بلا با عارفان و عاقلان

لئن شکرتم لازیدنکم و لئن کفرتم ان عذابی لشدید ۱۲

[illegible]

با فقیران و مساکین ای پسر
هم نمودن خدمت پیر و جوان
از پی خوشنودی رب جهان
چیست شکر نعمت حق از زبان
گفتن الحمد لله جاودان
شکر از دل آنکه نشناسی ورا
دین همه نعمت از و دانی عطا
خیرخواه خلق خود را بشمری
وز حسد بر نعمت کس ننگری
[illegible]
بر حدود شرع باشی استوار
[illegible]
شکر اعضای دگر را همچنین
[illegible]

بر بلا هم شکر کن ای باخبر — که بلای هم بود زان صعب تر

هر که باشد مستحق چوب دست — گر زنند از مشت جای شکر هست

از بزرگی گفت شخصی این سخن — که بدزدی شد همه کالای من

گفت شکری کن که شیطان لعین — رخت ایمانت نبرد ای اهل دین

هم بلای کاندرین دنیا بود — بیگمان کفارهٔ عصیان شود

هر چه یابی در جهان رنج و عقاب — اجر باشد بهر تو روز حساب

گر فتادی رنج تو در روز دین — سخت تر بودی ترا ای بایقین

گر بلائی حق بغرق تو گماشت — از هزاران در امان خود بداشت

گر بهر عضوی چنین بودی بلا — تو چه کردی ایجوان باوفا

حق تعالی چون نکرده اینچنین — پس سپاس او بکن ای اهل دین

هر چه از محبوب رنج و محنت است — در حق خاصان نشان نعمت است

اصل نعمت این بود ای باصفا — گر خدا هرگز نخواهی جز خدا

جنت عدن است جای شاکران — سافلین باشد مکان کافران

شاکری را هر کجا افتد گذر — آن زمین سازد تفاخر بر دگر

که عزیزی از عزیزان خدا — ساخته بر من گذر با صد صفا

له قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا لله ان کنتم ایاه تعبدون ۱۲

در بیان شکر ۳۱۳

هر که پیچد سر ز شکر کردگار
حال او ابتر بود روز شمار

[illegible]

[illegible]

پس تهیدستی و ذل و رنجها
هر یکے این نعمت است ای باصفا
درجهٔ شکر از صبوری فاضل است
رتبهٔ شاکر ز صابر کامل است
زانکه خیزد شکر از کانِ رضا
سر زند صبر از گریبانِ بلا
صبر از رنج و محن ظاهر شود
شکر از نظّارهٔ منعم بود
گفت پیغمبر امامِ مرسلین
کاین چنین فرمود ربّ العالمین
هر که ننهد گردن خود بر قضا
وز صبوری بیشم آید در بلا
بر نعیم شکر گوید در جهان
من نویسم نامِ او با صادقان
هم برانگیزم بصدیقان ورا
وانکه ننهد بر قضائے من رضا
هم نباشد در بلائے من صبور
بر نعیمِ من نگردد هم شکور
پس بده او را خبر تو اینچنین
که خدائے خویش جز من برگزین
شاکران و راضیان هر دو یک اند
تا رضا ندهند شاکر کے شوند
شکر باشد کے مسلّم بی رضا
هم رضا بے شکر کے باشد روا

در بیان رضا که عبارت از خشنودی نفس است در هر چیزی که باشد یا رسد یا فوت شود بلا التغیر ظاهراً و باطناً

باش دایم در رضائے کردگار
کوش در خوشنودی پروردگار
هر چه آید بر سرِ تو از قضا
پا منه بیرون ز میدانِ رضا

خاصه از خاصگان حق شود
هر که بپسندد قضائے کبریا
نزد حق عاصی بود اے باصفا
هر قضائی کاندر آن باشد هوا
هم رضا با بودن آن است باوفا
واجب آمد بر قضا راضی شدن
عنه هوای نفس پا بیرون زدن
خشم گیری یک نفس خویش را
مقصود منهی بر تو حرص و هوا
وانکه از مقتضی قضا باشد جدا
نیز قضا نامش کیا باشد از خدا
بر قضا راضی شدن واجب بدان
وانچه از مقتضی بود اے مهربان
امر و نهی حق در آن آری بجا
تا نزد یعنی یعنی ای فتا
زانکه در عالم بے ...
کانچه پیش آید ورا از نیک و بد دم بود

در بیان رضا

میکند میگوید و هم میخورد هم بهر جا که خواهد میرود
کفر خود مخفی نماید اندر آن خویشتن را بشمرد از راضیان
کرد این راه چنین قوم پلید تا توانی بر مگرد ای اهل دید
هر کرا عقل و تمیزی در سرست ترک امر و نهی سازد کافرست
تا ترا حاصل بود عقل و تمیز امر و نهی از تو نخیزد ای عزیز
هیچکس کامل نبوده در رضا چون گروه مرسلان با صفا
امر و نهی حق چو زیشان برنخواست دیگری را این سخن بس کی سزاست
گر تو خواهی تا نیفتی در هوا دور شو زین قوم و زین راه خطا
شد رضا ای دل مقام بس رزین کی رسد هر کس در آنجای گزین
هر که بر وی فضل حق باشد تمام او بیابد در رضای حق قیام
هر که آرد استقامت بر رضا رتبهٔ او کس نداند جز خدا
در میان بندگی و خواجگی هست سری کس ندارد آگهی
آنکسانی را مگر باشد خبر کاندر آن جای معین باشد گذر
داوری هرگز مکن بر این سخن وز سر انکار با من دم مزن
گوش کن از گوش جان ای نیکخو تا بیان این سخن گویم ز تو

برضای او کند میل و [illegible]
نیست [illegible] سلطان فعلی شه جمله کار
مردمان گویند سلطان آن بود
[illegible] آن شود
[illegible] ای نیک [illegible]
[illegible] این بیان
ملک فانی کی [illegible] زمیران جهان
این سخن گر [illegible] محقق [illegible]
تا برون نالی [illegible] در همها

حق تعالی با [illegible] است ای نیکنام
در رضا کی راضیان باشد مدام
گفته ابدال زاهدان [illegible]
هم بدین معنی دلیل آمد چو جان
[illegible] سی سال تا [illegible] آمد جهان
جز رضا کی بین [illegible] در هر دو کار
بین چنین شخصی که خلاق جهان

در رضا [illegible]
[illegible] با ایشان [illegible]
حال او چون حال [illegible]
بین همان [illegible]
هست [illegible] رضا
از خدا خواهیم [illegible]
[illegible]
[illegible]

مرضی حق از همه بهتر بدان
از رضای حق اگر خواهی نشان
آنچه آید از قضای ذو المنن
هم که هیچت نسازی از قضا
پارسائی گفت روزی اینچنین
گفت هاتف اینچنین در گوش او
هرچه پیدا کرد رب ذو المنن
بر رضای حق هرآنکس سر نهاد
آن رضا باشد که رب دو سرا
هم تو سازی بر ربوبیت پسند
گر پسندد از تو حق صد سال کار
کانچه او سازد بحقت ای جوان
ورچه آمد رضینا بالقضا
آن بود اصل رضا ای جان من
هر زمان مستغرق نورش شوی

طالب او باش دایم در جهان
دم مزن در کار خلاق جهان
ترک آری اختیار خویشتن
هم بود پیچان الفت در بلا
گاه باران نیک بارد بر زمین
گه زبون باریده است ای نیکخو
بهتر است اندر مقام خویشتن
باب جنت را بروی خود گشاد
در عبودیت پسندد مر ترا
شادمان باشی از و ای ارجمند
مثل آن ساعت نباشد در بهار
تو پسندی زو بصد جان روان
پا منه بیرون ز تسلیم و رضا
که نبینی جز خدای ذو المنن
وز صفات خویشتن بیرون روی

اینچنین دولت ز فضل حق بدان
کی شود حاصل ز کسب [illegible]
کسب را بگذار و آسایش [illegible]
تا توانی کوش ای جان پدر

در بیان قناعت

در قناعت کوش ای [illegible]
وز خلایق تا توانی [illegible]
[illegible] قانع [illegible] ایمان
بودن از دنیا باندک [illegible]
کو در اندک [illegible] قناعت میکند
[illegible] صد کرامت میکند
[illegible] طلب
جمله عالم را بود [illegible] طلب
قانع را بود هر دم طرب
با وجود [illegible] دنیای دون
ور طامع را بود در رنج درون
دل طامع بود در صد [illegible]

در قناعت

قلب قانع را بود هر دم فراغ
[illegible]
قلب قانع بهر دنیا کو بجو
با همه اسباب دنیا [illegible]
قلب قانع بهر حق در ذکر او
صد [illegible] و دنیا خلق را
لیک قانع را بود [illegible]
دل فراغت باشد از [illegible]
[illegible]
قلب قانع را [illegible] جنت بود
جنت قانع [illegible] در هر دو جهان
[illegible]

قلب قانع مظهر لطف خداست
گنجی از گنجینهای کبریاست

پس قناعت کن بعالم ای پسر
گر قناعت نیست کاری سے خوشتر

هر کرا نور قناعت در دل است
نعمت دنیا و دینش حاصل است

گر شود صبر و قناعت حاصلت
چشمهٔ حکمت بجوشد از دلت

ریزهٔ خوان قناعت هر که چید
بر سریر استراحت آرمید

قلب قانع هر کرا بخشد خدا
دولت هر دو جهان سازد عطا

در نهد تاج سعادت بر سرش
افگند زینت ولایت در برش

باز دارد از بلای دو جهان
راحت و رحمت فرستد سوی آن

از خداوند کرامت سازدش
در محبت خویشتن بنوازدش

فارغ از فکر جهان سازد ورا
مقصد او جمله گرداند روا

ظاهر و باطن سزای حق کند
وز همه بند جهان مطلق کند

جاودان حق را پرستد آن عبید
کار باشد بی همه گفت و شنید

در جهان هرگز ز انظار اله
قلب او خالی نباشد هیچگاه

هر دلی کز غیر فارغ باشد آن
از خدا خالی نباشد بیگمان

از چه آنکس یافت این عالی مقام
زانکه او را هر چه حق داد از انعام

گشت راضی بر رضای ذو المنن
شادمان شد بر نصیب خویشتن
گشت فارغ از صلاح [illegible]
چون برست [illegible]
روزیی با بنده [illegible] لاجرم
که خداوندا از ره فضل و کرم
بنده را باشد [illegible]
که همی بندد [illegible] زجهان
چون چنین [illegible]
گشت قانع اندر آن با [illegible]
در جهان قناعت [illegible]
[illegible] شد از ظلم و [illegible]
[illegible] چون [illegible]
این شد [illegible] یافت [illegible] اندر کنار
تا بداند [illegible]
کرد [illegible]
کان جهان [illegible]

۳۱۸

[illegible]

[illegible]

خواستن چیزی ز دونان ای پسر   پیش مردانست از مردن بتر
در سوال هر کس که بگشاید زبان   مبتلا در فقر ماند جاودان
هر که بگشاید لب خود در سوال   مهر تنگر پیش فتد اندر زوال
گر تو هستی صاحب عقل و ادب   بهر حاجت پیش کس مگشای لب
فقر و فاقه پیشهٔ مردان بود   عیش و عشرت کار بدکیشان بود
تا نسازی رنج دنیا اختیار   راحت عقبی نیابی زینهار
تلخی خوری ای عزیز با عمل   بهتر از شیرینی اهل دول
نان جو خوردن بصد شکر و طرب   به که پیش کس ستادن از ادب
بهر کالای قناعت محکم است   بیگمان از حلقهٔ صافی دم است
گر تمنای غنا داری پسر   جز قناعت نیست تدبیری دگر
گفت موسی ای خدای اهل داد   که تونگرتر که باشد از عباد
گفت باشد آنکه قانع اندر آن   آنچه من اورا دهم اندر جهان
گر غنا جوئی بجمع نقد و مال   حاصلت چیزی نگردد جز ملال
مال و زر چندانکه گردد بیشمار   احتیاج تو زیک گردد هزار
پس قناعت از پی تو بهتر است   صد خطر در کثرت سیم و زر است

تا نیابی کی از تو ناید زینهار
مال را در بند کردن تا نیست
هر که در بند آورد مغز نیست
گر ترا مال است بر خور و ابش
پیش درویشان و مسکینان بپاش
ورنه چون میری ازین دار فنا
حسرتی ماند بسی در دل ترا
گوشهٔ عزلت گزین ای بوالهوس
تا بکی م سودای مثل مگس
وقت روحی اگر باید
بگذر از تن پروری ای باصفا
در جهان هر کس که تن پرور بود
روح او اندر بدن لاغر بود
گر تو در تن پروری بندی کمر
روز جان تو بکاهد صد سر
زانکه از تن پروری
بیم آنست مرد را [illegible]

وصف انسانی اگر داری بجان کم خور و کم خواب کم گو ای جوان
کم بخلق آمیز و در خلوت نشین بگذر از حرص و هوا و مکر و کین
مرغ روحت کی پرد بر لامکان بسته سنگ هوس بر بال آن
گر سبکتر باشی از حرص و هوا در رسی تا ذروهٔ قرب خدا
مست شو از بادهٔ ذکر خدا قلب خود صافی کن از زنگ سوا
تا ترا بس خدا گردد عیان فارغ آیی از همه بند جهان
جز خدا هرگز نیاسائی دمی لیک بود بیش تو هر بیش و کمی
لیک چون افتادهٔ اندر حجاب زان نمیدانی خطا را از صواب
بی قناعت این همه باشد محال زانکه محروم است طامع از کمال
ای برادر بیش از قسمت مخواه بیش از قسمت نیابی هیچگاه
قرض کس بر خود مکن ای باخبر باش مستغنی باندک ما حضر
نفس را در بند کردن نزد من از تقاضا بهتر آمد بی سخن
تندستی گر ترا می بایدت عادت کم خوردنی میبایدت
هر کرا بسیار خواری عادت است بهر او صد ذلت و صد آفت است
هست سیری موجب رنج و سقم هست سیری باعث درد و الم

در شکم گر از زیادت [illegible]
زیستن باید ز حق تا هست دم [illegible]
[illegible] ذکر جانان اندران
[illegible] از آب و نان
[illegible] از آب و طعام
[illegible] خیر الامور
[illegible] بالضرور
بیگمان هموار باشد در جهان
[illegible] در خواب و خورست
[illegible] در قناعت [illegible]
[illegible] عالی بدان
[illegible]

گر پری معده گرود حاصلت　　نورِ عرفان گشته گردد در دلت
گفت پیغمبر رسولِ با تمیز　　صورتِ تاریکیِ دل شد سه چیز
حبِّ خوردن حبِّ گفتن حبِّ نوم　　الحذر زین هر سه ای سالارِ قوم
گفت اَجِیعوا قلبکم ای مردمان　　از قلیلِ ضحک و نوم اندر جهان
طَهِّروا القلبَ بالجوعِ وانظُروا　　عظمت اللّٰه تعالی من خضو
گفت پیغمبر که اقرب از شما　　هست با من بالیقین روزِ جزا
آنکه جوع و فکرِ او در راهِ دین　　بیشتر باشد ورا اندر زمین
در حدیثی دیده ام ای باخبر　　جوع آمد مغزِ طاعت سربسر
فکرِ یک نیمه عبادت آمده　　خوردنِ کم جمله طاعت آمده
سیر گردد هر که در دارِ جهان　　گرسنه باشد بعقبی بیگمان
وقتِ سیری در نماز ای دین پناه　　در مناجاتِ خدا لذت مخواه
گرسنه باشی اگر اندر جهان　　بابِ جنت را بکوبی ای جوان
جز مها خیز رو ز سیری ای پسر　　تا توانی ساز از سیری حذر
نفسِ کافر را بجز شمشیرِ جوع　　کی توانی کشت ای اهلِ خشوع
چون ز اکل و شرب پر گردد شکم　　کاهلی و غفلت آید لاجرم

[illegible]

لاجرم اندر زمین آرد فساد
حق تعالی گر ندادت نقد و سیم
خالی از حکمت مدان فعلِ حکیم
مومنان را گر نداده مال و زر
این نه از بی قدریِ ایشان نگر
داشت از ایشان نه دنیا را حذر
بلکه ایشان را ز دنیا دور تر
نعمتِ دنیا بود بهرِ شقی
نعمتِ عقبی برای متقی

[illegible] دنیا برای کافران
[illegible]
دشمنان را نعمتِ دنیا بداد
دوستان را نعمتِ عقبی نهاد
[illegible]

خوف سازد که نباید زینهار تا نباشد بهر او ناسازگار
همچنان دنیای دون آن کریم دور میدارد ز یاران سلیم
قیمت دنیا اگر پیش خدا یک پر پشه بُدی ای باصفا
هیچ کافر را ندادی در جهان شربت آبی که نوشیدی بجان
پس مباش ای دل بحرص زر و سیم فاستعذ من مکر شیطان الرجیم
حرص سازد آدمی را بی وقر تا بکی از حرص گردی دربدر
حرص مردم را بچاه غم برد مرغ را در بند صیاد آورد
حرص دنیا بس بود مذموم تر افکند اندر ره دین صد خطر
گر بگلزار قناعت بگذری غنچگی را هیچو گل از هم دری
عُشرِ مومن آن بود ای اهل راز که شود از خلق و عالم بی نیاز
گفت پیغمبر که بنگر سوی آن که بود دون تو در این جهان
تا سپاس نعمت حق آوری ور ره صبر و قناعت نگذری
دائما ابلیس میگوید ترا که قناعت میکنی بهر چرا
که فلان بسیار دارد مال و زر تو ز دنیا چون همی سازی حذر
هم فلان عالم فلان زاهد فلان میخورد مال حرام اندر جهان

تا روا آمد قناعت [illegible]
[illegible]
[illegible]
وین یقین [illegible]
[illegible]
چون در این قانع شوی یابی خلاص
کرده باشی بر خلاف دین عمل
هر عمل کز راه دین [illegible]
[illegible]
در ره حق [illegible] ای اهل وفا
[illegible] قناعت آوری
چون [illegible]
از ره صبر و عزت [illegible]
حق تعالی [illegible]
[illegible]
مصطفی آن شخص را دیوانه خواند
[illegible]

تا نگردی از زیان کاران دین وز همه نفرینگان بی یقین

راه حق و راست گر باید ترا این بیان را یاد دار ای با صفا

که قناعت کن بکار این جهان کن عمل در کار دین بر عکس آن

هست در دنیا بسی رنج و تعب هست در عقبی بسی عیش و طرب

هر چه در وی مینمائی اشتغال حشر تو با او کند رب تعال

هر کسی با جفت خود فردا بود هر کسی با مقصدش یکجا بود

هر کسی باشد بیار خویشتن بد بجای بد حسن جای حسن

هر چه امروز اندرانی ای جوان بالیقین پیشت بود فردا همان

هر چه تو امروز میسازی عمل پیش تو آرند فردا ای دل

هر چه میگوئی بخوانی لاجرم تا که بنشینی بخیزندت بهم

می پرستی هر چه امروز ای پسر بیگمان فردا بخیزی همدگر

هر چه تو امروز مشغولی در آن لاجرم فردا شوی مشغول آن

هر چه کاری عاقبت دروی همان هر چه گوئی عاقبت شنوی همان

گر بکاری تخم جو اندر زمین که ازو گندم نروید بالیقین

ور فشانی تخم گندم در جهان جو ازو هرگز نروید بیگمان

[illegible]

مختصر بهتر بود نزدیک من
طامع خود گر بری [illegible] آسمان
چون خرابی کی بود انجام آن
[illegible] چو این دار جهان
کی کند عاقل برین طرح مکان
توشهٔ از بهر خود آور بدست
تا بکار آید ترا ای خود پرست
گر [illegible] در بیا با ای عزیز
[illegible] زر و سیم

[illegible]

گر نسازی زادِ راهِ آخرت پس چه کار آید ترا سیم و زرت
صبر کن بر هر چه داری نوش و نیش یک زمان غافل مباش از زادِ خویش
آنکه هر دم از پیِ دنیا دود عاقبت بی بهره از دنیا رود
هر کرا میراثِ پیغمبر دهند در دلش گنجِ قناعت در نهند
فارغ آن باشد به پیشِ کبریا کز دل و جان فارغ آید از سوا
ظاهر و باطن بکارِ حق بود وز همه فکرِ جهان فارغ شود
گر نباشد متصف بر وصفِ این کاهلی دان در رهِ دنیا و دین
پندِ اشرف بشنو و عزلت پذیر باش فارغ از درِ شاه و امیر
در عباداتِ خدا مصروف باش خاک بر فرقِ هوا و نفس پاش
هر که این گفتارِ اشرف گوش کرد دیگِ ایمان از دل و جوش کرد

در بیانِ توکل که عبارت از سعی در چیزیکه از احاطهٔ قدرتِ بشر بیرون باشد

بر توکل باش ایجانِ پدر بگذر از تدبیرِ نفسِ بد گهر
کن توکل بر همه کردارها خویش را بگذار و آزا رها
دار چشمِ دل بربِّ ذو المنن باش فارغ ز اختیارِ خویشتن
حول و قوت جمله باشد از خدا از میان بردار خود را ای فتا

از سبب بگذر مسبب را شناس
تا هلی باشد ز سبب بس حق شناس
دل ز اسبابِ جهان فارغ شود
توکلت علی الله جان سپار
هر که دل بندد به اسبابِ جهان
از مسبب دور ماند بی گمان
چون مسبب را بخواه آید سبب
دل نهادن بر سبب باشد عجب
عنکبوت آسا مشو در تار و پود
هست کافی بهر تو ربِّ ودود
تا بکی در رشتها باشی اسیر
چند مانی در سببها پایگیر
بگسل از پای یقین بندِ سبب
تکیه کن اندر جهان بر فضلِ رب
حق برای رزقِ تو وعده نمود
شک مکن راهِ یقین زن ای عنود
از برای رزق سرگردان مباش
دور کن از قلبِ خود خوف و [illegible]
[illegible] وعده‌های حق بدار
دل قوی کن بر وعده ای دیندار
بیگمانی کن [illegible] ای [illegible]
وعدهٔ حق باوفا پیوند دان
وعده‌های حق بود این و آن
دل منه بر وعده‌های [illegible] خدا
[illegible] رزق باشد بی خطا
چون [illegible] باشد [illegible] زمین
[illegible]
[illegible]

شد توکل مخّ اخلاص ای امین هم عماد دین و هم جسر یقین
بهر مومن لازم است این هر سه چیز مگذر از راهِ توکل ای عزیز
هر کرا اخلاص نبود در جهان بیگمان بوی نفاق آید از آن
گر عمادِ دین نباشد ای پسر دین تو باشد همیشه در خطر
نیست گر جسرِ یقین ای ذو الکرم بر سبیلِ فتنه باشی لاجرم
هر که متوکل نباشد در جهان دارد ایمانش سه رخنه بیگمان
هر سرای کاندران رخنه شود هم دزدان لاجرم در وی بود
رخنت ایمان را اگر داری عزیز رخنهٔ ایمان به بند ای پر تمیز
شد توکل فرض بهر مومنین کاینچنان فرمود حق ای با یقین
که توکل آورید ای مردمان گر شما هستید از گروندگان
هر که در راهِ توکل پا نهد عاقبت یزدان بدو مقصد دهد
گر توکل آوری بر کبریا بیحساب آئی بجنّت ای فتا
بگذر از اسباب و اکسابِ جهان باش متوکل بربّ انس و جان
رزق تو موقوف بر اسباب نیست روزیت معطوف بر اکساب نیست
بر کرمهای خدا کن اعتماد تا رهی از هر بلا و هر فساد

[illegible]

تا نتوانی چشم دل از ماسوا
آخر شوی بر وعدهٔ حق استوار
رنج بسیاری بود [illegible]
آنچه آید در کفت [illegible]
[illegible] حرص اندازی
[illegible] اندر جهان
[illegible] کن که خیر باشد اندر آن
نیست در تقسیم حق سهو و خطا
جمله با حکمت بود منع و عطا
[illegible] افتد [illegible]
[illegible] در توکل بیگمان کی
ور ببینی در حقیقت سوی کس
در توکل کاهلی ای بوالهوس
نیست نقصان توکل در طلب
گر بود بی حرص و افراط و تعب
دست و پای خویشتن عاطل مدار
بلکه قلب خود بسوی حق گذار

گر بود از قدرِ حاجت بیشتر
از توکل دور گردی سر بسر

راهِ تقوی گیر ای اهلِ ادب
وانچنانکه فرمود احمد در طلب

رزق را از معصیت حاصل مکن
در دلت اندیشهٔ باطل مکن

گر برزاقیتش داری وثوق
چون روی از بهرِ روزی در فسوق

مالِ دنیا کن براهِ حق نثار
دست و دل از کارِ باطل دور دار

هر کرا صبر و توکل حاصلست
در مقامِ زهد و تقوی کاملست

هر چه مشغولت کند از راهِ دین
گرد او هرگز مگرد ای بایقین

هر که دل بندد بچیزی در جهان
همچنانش بر گذارند اندران

بهرِ روزی میدوی هر سو چرا
رزق خود هموار میجوید ترا

نزدِ حق باشد کنوزِ دو جهان
کی منافق را بود ایقانِ آن

چون من و تو وعده سازد اگر
مطمئن گردد دلِ تو سر بسر

حیف چون ناید بقلبِ تو ثبوت
وعدهٔ حیِّ الّذی لا یموت

هر که دل بر وعدهٔ خالق ببست
از همه شغلِ جهان فارغ نشست

وانکه دل بر وعدهٔ مخلوق بست
داد اندر پنجهٔ ابلیس دست

با توکل باش دایم ای جوان
دامنِ دل کش ز اسبابِ جهان

ز اسبابِ جهان داری نظر
گردی از راهِ توکل دور
انکه اندر بطنِ مادر رزق داد
[illegible] رزق وا[illegible] عباد
گر ازو راهِ توکل دور گشت
لاجرم چشم و دلش بی نور گشت
[illegible]

هست ایمان را مثالِ [illegible]
رزق تو هم [illegible]
زانکه ایمان [illegible] باشد توکل ای پسر
گر خدا [illegible] باران یقین
[illegible] اهلِ دین
[illegible] شبهاتِ نفسانی ز دل
[illegible] همه از لوث [illegible]
در [illegible] توکل دست زن
تا مرادِ تو برآرد ذو المنن
باید از تفویض و تسلیم ای امین

ص ۳۲۶

[illegible]

معنی تسلیم ای اهل صفا / هست اطمینان دل با کبریا
هست در تدبیر صد رنج و عنا / هست در تسلیم صد عیش و غنا
شیوهٔ پیغمبران تسلیم بود / حق چها از بهر شان رحمت نمود
هر که سر بر عتبهٔ تسلیم سود / بر سر بر سرفرازی جا نمود
درجهٔ تسلیم باشد بس عظیم / دامن او گیر ای مرد سلیم
تا نجات خود در آن نبود یقین / از خدا هرگز مخواه ای اهل دین
کی روا باشد مفوض را چنان / که صلاح نفس جوید در جهان
لیک گر از امر و نهی حق بود / خواستن از بهر تو بهتر شود
وانچه باشد اندر آن شک نجات / دست گیری از طلب ای نیک ذات
گر تو بری اصل تفویض ای پسر / انچه پیش آید ترا از خیر و شر
سوی خود هرگز مبین در هیچ شی / جمله بیدان از در درگاه حی
دست را بر کش ز جمله حیلها / کار خود بگذار سوی کبریا
از تصرف دست خود کوتاه کن / تکیهٔ خود بر در الله کن
باش فارغ در جهان از طلب / بر در تفویض بنشین از ادب
یا بنه بر فرش تسلیم ای عزیز / تا چه می آید ز درگاه عزیز

[illegible]

۳۲۶

تا توانی در ره باطل مکوش
جمله احکام خدا آر و نهی
تا مفوض باشی ای اهل صفا
گر چنین باشی بیاره کبریا
ناظر احوال تو باشد خدا
واجب آید بر حق از راه کرم
که نگهبان تو باشد لاجرم
باز دارد مر ترا از هر بلا
مشتغل تو جمله گر وا [illegible]
از خطا در وجود [illegible]
حق نگه دارد ز ره لطف و عطا
چون ز نفس از حق چنین ای اهل [illegible]
هست آن اهل تصرف یا [illegible]
که بر تفویض در باید ثبات
در دو عالم هم او باشد نجات
در حقیقت با حی آن نیست آن جوان
که مفوض هست در کار جهان

[illegible]

محترز باش ای عزیز با ادب
از ربا و رشوت و وجه غصب
[illegible]

زانکه تفویض از کسی حاصل شود
که ورا اخلاص حق در دل بود

دیدهٔ او بر خدا باشد بصیر
داند حق را کافی و رب قدیر

هر چه سازد بر خدا دارد نظر
کارها و اخلاص باشد سر بسر

کس مقام او نداند زینهار
کی شناسد قدر او جز کردگار

در بیان تقوی و ورع که اختیار کردن اعمال جمیله و ترک افعال رذیله

سر مپیچ ای دل ز تقوی و ورع
باش هشیار تارک حرص و طمع

قوت خود کن در جهان اکل حلال
تا ترا حاصل شود نور کمال

حق تعالی گفت با پیغمبران
که کلوا من طیبات اندر جهان

مصطفی زان گفت بر مومنان
که تلاش اکل طیب فرض دان

گر نباشد اکل تو از طیبات
سود نارد بهر تو صوم و صلوات

هست بر بیت المقدس یک ملک
میکند هر شب ندا بی ریب و شک

که خورد هر کس که بی وجه عدول
سنت و فرضش نسازد حق قبول

هر که چل روز اکل او باشد حلال
که ز حرمت هیچ نبود اتصال

حق دلش از نور حکمت پر کند
حب دنیا از دلش زائل کند

اکل طیب گر خوری ای کامیاب
هر دعائی تو کند حق مستجاب

جمله طاعت [illegible]
گفت پیغمبر [illegible]
هر که آن پرهیز دارد از وجه حرام
[illegible]

تا نسازی قوت خود را از حلال
ره نیابی در حریم ذوالجلال

لقمهٔ تو گر نباشد از حلال
هفت اندام تو افتد در وبال

گر بخواهی در نخواهی ای پسر
لاجرم در معصیت افتی بسر

ور ترا اکل حلال آید بدست
خود بخود قلب تو گردد حق پرست

هر زمان یابی ز حق توفیق خیر
میل تو هرگز نباشد سوی غیر

سر نهی بر طاعت رب جهان
خالی از ذکرش نباشی یکزمان

پس ورع باشد پی تو کیمیا
که مس قلب تو سازد جدا

تا نه پیچی سر ز شبهات و حرام
کار دین از تو نیاید انصرام

لوث شبهت هر چه بینی اندران
گر تو مردی باش از وی بر کران

هر که چل روز از ره شبهت خورد
قلب او تاریکی و زنگ آورد

حضرت صدیق از دست غلام
کاسهٔ شیری فرو برده بکام

بعد از ان آگاه شد از وجه آن
کرد قی انگشت کرده در دهان

بیم آن بوده که از رنج و عنا
روح او از قالبش گردد جدا

خواست استظهار در درگاه حی
هر چه بیرون نامد از رگهای وی

در دهان توسن نفس حرون
نه لگامی از ورع ای باسکون

[illegible]

در ورع بس موشکافی کرده اند
راه حق از چشم جان پیموده اند
ناظر چشم بصیرت بوده اند
محترز بودند از مال حلال
تا نه از حرمت بیابند اتصال
پس ترا هم کوششی باید تمام
تا ز فضل حق بیابی آن مقام
چیست پرهیزت نباشد از حرام
لقمهٔ شبهه نهی هر دم بکام
[illegible]
ذوق حنظل را ندانی از [illegible]

از سرِ ظلمات و مکر و حیلها
هر چه یابی میخوری ای بی حیا
وعظ گوئی خود کنی بر عکسِ آن
میفروشی دینِ خود از بهرِ نان
لقمهای چرب میجوئی مدام
میکنی فربه شکم را از حرام
خرقهٔ تزویر را بر تن کشی
نعمت هر گونه از هر جا چشی
از برای لذتِ حلوای تر
شیر مادر میکنی مالِ دگر
نیست فرقت از حلال و از حرام
آنچه باشد زود تر آری بکام
میکنی وجد از ریا بهرِ شکم
صوف میپوشی پی مال و درم
میزنی حلقه بباب اغنیا
میکشی زر از رهِ زرق و ریا
کی بود قدرِ تو از تسبیح و دلق
تا نه دوزی چشمِ خود از سوی خلق
خود بده انصاف خود ای پر طمع
کاین چه دین است و چه تقوی و ورع
از برای لقمهای چرب و تر
سر همی تابی ز ربِّ بحر و بر
نانِ خشک از دست رنج خود بکام
خوشتر است از لقمهٔ چرب و حرام
جامهٔ خود از پلاس شو خکین
بهتر است از جامهٔ ابریشمین
تابعِ لذاتِ نفسانی مباش
گیر آزادی چو زندانی مباش
مجتنب شو از درِ شاه و امیر
چند در دامِ هوا باشی اسیر

چند گردی سو بسو همچون مگس
بهر شکم مخور بر خوان کس
نزد حق گردد عزیز و کامگار
[illegible] که باشد در جهان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
از غذاهای مخالف باش دور
تا توانی وا رَه از وسواس [illegible]
[illegible]

[illegible]
تا نیفتی در حرام ای بو الفضول
[illegible]
تا نیفتی در عذاب [illegible]
این گمان هرگز مبر [illegible]

[illegible] همه مال جهان باشد حرام
[illegible] حلت و حرمت بود
تا قیامت [illegible] علت بود
[illegible] از انکار [illegible]
[illegible]
[illegible] از حیل و ورع [illegible]

[illegible]

خوردن و خفتن همه با حق بکن
پیرو عزیمت از همه شق بکن

تا که بوسے زان ورع آید ترا
باز مانی از خیال ماسوا

پاس خود کن در عزیمت استوا
بر ره رخصت مگرد ای دین شعار

کار بر رخصت بود نقص جمال
کار بر همت بود نور کمال

سر بنه بر سنت خیر البشر
دور شو از راه بدعت سر بسر

گر تو داری خواهش راه خدا
باش هر دم پیرو اهل صفا

راه تقوی گیر و از شهوت گذر
از حرام و شرک و از شبهت حذر

اکل طیب پاکی جسم گل است
بل طریق پاکی جان و دل است

تا نگردد پاکی جسم و دلت
هیچ از طاعت نگردد حاصلت

هیچ طاعت بے ورع ناید بکار
بلکه سازد دور از پروردگار

در نماز آمد طهارت بالضرور
تا گذاری از سر عجز و حضور

هر کرا در دل بود حرص طمع
راست آید کے از و زهد و ورع

تا اسیر شهوتی ای با کمال
از تو فرق نیک و بد باشد محال

هر که پرهیزد ز شبهات و حرام
بیگمان جایش بود دار السلام

هر که از تقوی دلش باشد تهی
کی ز سر حق بیاید آگهی

راه تقوی گیر ای اهل یقین ٭ هست بر تقوی مدار کار دین ٭ معنی تقوی ست ترس و احتما ٭ وز همه شرک و خطا گشتن جدا

[illegible]

گر تو خواهی در جهان روی نجات

[illegible]

هست تقوی مر ترا حسن و جمال
هست تقوی باعث قرب و وصال
هست تقوی پرورد دل پاسبان
که نیاید خطرهٔ اغیار اندران
هست تقوی زینت طاعات رب
هست تقوی شحنه در راه ادب
لذت تقوی نیابی تا بکام
در ورع تا نام تو کی گردد تمام
متقی هر کس که باشد در جهان
نزد حق باشد مکرم بیگمان
گر تو خواهی علم اسرار خدا
جام تقوی نوش کن ای باصفا
تا بتقوی از دلت زنگی [illegible]
کی بتابد اندران نور خدا

در بیان تحریص طاعت که مقصود از خلقت آدم است

تا توانی کوش اندر بندگی
بندگی آمد لباس زندگی
بندگی مصباح قلب آدمی است
بندگی اصل الاصول مردمی است
از سر آرایش عالم گذر
بند اندر بندگی حق کمر
دل منور میشود از بندگی
بی عبادت نیست لطف زندگی
فرق طاعت گر نهی پیش خدا
حق دهد اندر دلت نور هدا
راغب طاعت شود مرد سعید
کی شود این کار از دست پلید
همچو طاعت نیست کاری خوبتر
فرصت خود را غنیمت در شمر
نیست هرگز اعتماد زندگی
بندگی کن عذر کن بر بندگی
بسته دار هر دم پی طاعت میان
بندگی را مایهٔ عقبی بدان
پنبهٔ غفلت ز گوش دل برآ
عمر رفته باز ناید زینهار
میرود عمر عزیزت همچو باد
فکر زاد خویش کن ای نیک زاد
مفت ایام جوانی میرود
حیف لطف زندگانی میرود
راه طاعت در جوانی پیش گیر
کی شود کار جوان از دست پیر
گر تو داری قوتی در جسم و تن
همچو مردان حملهٔ مردانه زن
قدر بشناس ای عزیز با عمل
نیست ایام جوانی را بدل

تا توانی وقت را فرصت شمار
هان مشو نازان بهر مستعار
بعد مردن کی بگویی [illegible]
[illegible] با ما نیست در قالب ترا
از همه بگسل [illegible]
تا که باشی غلام این و آن
فارغ از بند عصا و دلق شو
بندهٔ حق باش و دور از خلق شو
فرد شو از جملهٔ عالم [illegible]
[illegible] باش اندر عبادت روز و شب

کار خود امروز کن ای نیک زاد
زانکه باشد کی بفردا اعتماد
در ره حق دیدهٔ غفلت بدوز
مغتنم دان فرصت این نیم روز
حیف قدر جان نمیدانی کنون
وای آدم کز جهان آیی برون
هیچ قدر زندگی نشناختی
نقد را از دست خود انداختی
[illegible]

گر کنی عمر عزیز خود تلف زود از حسرت بمالی هر دو کف
کار فردا ساز امروز ای عمود چون رسد فردا بجز حسرت چه سود
قبل رحلت ساز کن رخت سفر تا نیفتی در بلای صعب تر
گرم رو اندر ره باطل مشو یکدم از یاد خدا غافل مشو
یکدم اندر ذکر رب انس و جان بهتر است از نعمت کون و مکان
یکنفس ضایع مگردان زینهار باش در پاس نفس لیل و نهار
میهمانی میرسد سویت مدام بهر مهمان سنت آمد احترام
باش هردم همدم ذکر خفی خاطر غیر از دلت گردان نفی
بهر طاعت حق ترا چون آفرید بد بود غفلت ز طاعت ای عبید
در عبادت همت خود برگمار روی دل از هر طرف سویش بیار
در عبادت کوش اکنون ای جوان کی همیشه زنده مانی در جهان
کوش اکنون در عمل ایجان پاک بی در آندم که شوی پنهان بخاک
خواب نوشین از سر خود دور دار تا رسی بر منزل دار القرار
در غم دین باش ای مرد یقین روزگار خود مکن ضایع چنین
مست باش از بادهٔ طاعت مدام تا شوی روز قیامت شادکام

دور تر از حضرت مولی بود
بندگی کن یکنفس از عجب دور
طاعتی کان عجب [illegible]
موجب بعدست از رب جهان
بندگی کن یک دم در بندگی بکوش
در جهان [illegible] خرسندی بباش
بندگی بی طمع ای جان من
دور میدار و ز رب ذو المنن
بندگی خالص کن از بهر خدا
بندگی او لب [illegible]
خدمت شایسته یزدان [illegible]
از طمع دار [illegible]
خاطر خود پاک کن از حرص و آز
تا شوی در درگه حق سرفراز

حرص زنگ است و آئینه دل است
طاعت شایسته بهرش صقیل است

پیشتر از حرص دل را کن بری
تا درونش جلوهٔ حق بنگری

در عبادات خدا شو بالیقین
فارغ از اندیشهٔ دنیا و دین

گر شوی از فکر دنیا مضطرب
دور خواهی ماندنت از قرب رب

گر درین ره پا چو مردان میزنی
دور باش از فکر دنیا ردنی

گر عبادت از پی دنیا بود
پیش مردان کار نازیبا بود

بهر دنیا گر عبادت میکنی
خویشتن را در مصیبت میکنی

بندگی گر بهر حور و جنت است
از برای اهل عرفان آفت است

چیست حرص دین و دنیا جان من
در عبادت مایهٔ رنج و محن

تا توانی خویشتن را نفگنی
در خیال کسب دنیا ردنی

چیست دنیا ای عزیز با صفا
سر بسر سرمایهٔ رنج و عنا

چیست دنیا ردنی ای خوش خصال
از برای مرد حق وجه نکال

چیست دنیا ردنی ای با حیا
منزل آفات و جای هر بلا

چیست دنیا ای عزیز جان من
بهر عارف هر زمان و جبر محن

تا توانی در پی دنیا مباش
غافل از یاد خدای ما مباش

در مذمت دنیا و مدح طاعت

طاعت شایسته کن از بهر حق
تا شوی نور و صفا را مستحق

غفلت یاد خدا شایسته نیست
بنده را جز بندگی بایسته نیست

[illegible]

از عبادت در عبودیت گذر وز عبودیت بعبدیت نگر
شد عبودیت مقام اولیا عبدیت آمد مقام انبیا
گر عبادت آوری ای اهل دین در دولت پیدا شود علم الیقین
در مقام تو عبودیت بود در دولت عین الیقین حاصل شود
در عبودیت کجا یابی مقام تا برون نائی ز خود ای نیکنام
تا برون نائی ز بند ما و من اصل طاعت کی شناسی جان من
در عبودیت فنای خویش کن هستی خود را بکن از بیخ و بن
هر که بنهد در عبودیت قدم آگهش سازند از سر قدم
گر نشان خواهی ز عبدیت بجان از فنای خود فنا شو ای جوان
تا شود حق الیقین حاصل ترا پاک گردی سر بسر از ماسوا
پند اشرف گوش کن ای اهل دین هیچکس پندی نگوید همچنین
هر کرا گفتار اشرف شد پسند گشت آن در هر دو عالم ارجمند

در بیان اخلاص که پاک کردن عمل است از لوث ریا

ای پسر اخلاص باید با خدا پاک کن کار خود از لوث ریا
هر کرا اخلاص نبود در عمل کی شود خالی ز اغراض و علل

چون غرض آید حجاب آید یکی [illegible]
صد هزاران [illegible] با خلوص [illegible]
طاعت حق با خلوص و [illegible] با اخلاص [illegible]
طاعت [illegible] از عبادت [illegible]
[illegible] از وی با [illegible]
[illegible] تا [illegible]
[illegible] با خدا [illegible]
[illegible] نفس خود را بنده
با هوا [illegible]

از ره اخلاص حق شرمنده
سر اخلاص است از اسرار رب
میدهد او را که میدارد حب
گر کنی تخلیط با کار خدا
کی پسندد خالق ارض و سما
هر که باشد طالب مال و درم
روی او با خلق باشد لاجرم
با خلوص او را نباشد هیچ کار
جز ریا از وی نیاید زینهار
پای همت را بنه بر فرق نفس دون
گردن از بند هوا آر در برون
تا که از بند هوا مطلق شود
جنبش و آرام او با حق بود
هر کرا اخلاص باشد ای فتا
جمله اعمالش از صباح و مسا
خوردن و خفتن و نشستن بگمان
وحدت [illegible] حدیث این و آن

جمله باشد اجر گر داری خلوص
ورنه باشی در طریق دین لصوص
خیر گردان نیت خود در جهان
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ دان
نیت مخلص بود با کردگار
نی پی جنت بود نی بیم نار
هر که طاعت کرد از بهر بهشت
از پی فرج و شکم تخمی بکشت
تا در آنجا گاو نفس خویش را
سیر گرداند بصد حرص و هوا
وانکه طاعت کرد از خوف جحیم
چون غلامی هست کو از ترس و بیم
میدود بر حکم مولی هر زمان
تا زد و کوبش نسازد ناگهان
هر دو را نسبت نباشد با خدا
زانکه کارشان بود حرص و هوا
آن بود پیش خدا محبوب تر
کان بهر کاری کند بر وی نظر
جز خدا هرگز نخواهد از خدا
ترک سازد نعمت هر دو سرا
تا نسازی خویش را با حق فنا
کی نماید نور ایمانی ترا
از عبادت بهره آنکس را شود
که خلوص نیتش با حق بود
هر کرا دیدار حق محبوب نیست
با خدا اخلاص او محسوب نیست
صبح وحدت تا نگردد حاصلت
کی بر آید مهر اخلاص از دلت
مهر اخلاص ار ترا آید بکف
نور حق بینی عیان از هر طرف

در اخلاص ۳۳۶

از رضای دوست می باید ترا
باشی او را هم زبان ای باصفا
حق ز فعل [illegible] نیت
با هیچکس ازین عمل بهبود نیست
[illegible] عمل سازنده را
[illegible] گوینده را [illegible]
[illegible] خلوص
گر کسی عمل سازنده کی با خصوص
[illegible] بشهادت [illegible]
میدهد هر بار [illegible] مانند بیم
در بعد و اندر مقام [illegible]
پیش حق [illegible] عبادت بیگمان
قلب پاک [illegible]
تا در آنجا بار اخلاص آورد

معنی حرص و هوا [illegible]
گر نباشد [illegible] خلوص [illegible]
[illegible] بود [illegible]
[illegible] ایمان [illegible]
حق نباشد [illegible]
از خلوص [illegible] ایمان
نیت [illegible]

[illegible]

که برای من نکرده این عمل نیتش بوده باغراض و علل
گر تو خواهی نور اخلاص ای فتا پاک شو از شبهت و شرک و ریا
اینچنین برگفته اند اهل دلان که مثال علم را چون تخم دان
از پی آن تخم کشت آمد عمل آب آن باشد خلوص لم یزل
گر نباشد آب اخلاص ای پسر کی شود کشت عمل سرسبز تر
جز خلوص از طاعت مقصود نیست گر خلوصت نیست هیچت سود نیست
کرد ارشاد آن رسول نیک خو نیت مومن به از کردار او
زانکه نیت بی عمل طاعت بود کار بی نیت عبادت کی شود
مردی از قوم اسرائیلیان سوی کوه ریگ آمد ناگهان
اندران ایام بوده قحط سال مردمان را بود بس رنج و ملال
گفت گر گندم شدی کوه رمل کردمی جمله بمحتاجان بهل
وحی آمد بر رسول آن زمن که بگو او را که رب ذو المنن
صدقهٔ تو از ره افضال خویش کرد مقبول و رست ای پاک کیش
شد ثواب از درگه من آنقدر کان همه را صدقه میدادی اگر
راست کردان نیت خود با خدا نفس را مدخل مده ای باصفا

[illegible]

هر کرا همت بود با آخرت
حق دهد او را غنا از مکرمت
[illegible]
صاحب حرص و عمل در حساب
بیگمان محروم ماند از ثواب
[illegible]

وصفِ دل گیرد همه اعمالِ او | تابعِ حکمش بود افعالِ او
در رهِ حق هر که خاص الخاص شد | کار و بارش جمله با اخلاص شد
تا نباشد معرفت حاصل ترا | کی شود واقف ز اخلاصِ خدا
مصطفی فرمود ربِّ دوسرا | ننگرد بر شکل و اعمالِ شما
بنگرد بر قلب و نیّت هر زمان | زانکه دل نیّت گه آمد بیگمان
جز خلوص از طاعتت مقصود نیست | گر خلوصت نیست هیچت سود نیست
حق تعالی هر کرا اخلاص داد | چشمهٔ حکمت بروی او کشاد
هست اخلاص هر عمل را همچو روح | گر کنی اخلاص یابی صد فتوح
از مئی اخلاص دایم مست باش | حرفِ غیر از لوحِ جانت بر تراش

در بیان تواضع که باعثِ رفعت است در دنیا و آخرت

با تواضع باش دایم در جهان | موجبِ رفعت تواضع را بدان
یاد دارم از حدیثِ مصطفی | کز تواضع مرد یابد ارتقا
کس نه در عالم تواضع بر نمود | که نه حق آن بنده را عزّی فزود
از تواضع هر که برگیرد سبق | خلعتِ تکریم دریابد ز حق
در قیامت درجه اش گردد بلند | حق سلامت داردش از هر گزند

گر بلندی بایدت پستی گزین
[illegible] چون پیل [illegible]
هر که مثل پیل سر بالا کشد
از بلندی زود در پستی رود
وانکه در شیب تواضع رو نهد
حق برافرازدش رتبه بالا دهد
[illegible] ز جنس خویشتن
هست راوی [illegible] ایمان مبین
کان رسول شافع روز ۱۰۶۰
آمده یک بار مهمان سوی ما
بود صائم [illegible]
[illegible] در کرده [illegible] و ناگزیر
[illegible] قدحی پر ز شیر
پیش او بردیم چون او در چشید
وان حلاوت از مذاق خویش دید
گفت از من چیست این [illegible]
گفتمش در کرده ام شیر و عسل
[illegible] او را از کف دستش نهاد

۳۳۸

[illegible] نخورد و آن از آن نهاد
[illegible] العالمین
[illegible] تواضع در جهان
[illegible]
[illegible]
وانکه [illegible]
حق کند او را [illegible]
[illegible] نفس خود [illegible]
[illegible]
حق ورا اندر جهان [illegible]
[illegible]

عاقلان کردند اکثر امتحان | کز تواضع مرد گردد کامران
مظهر لطف خدا باشد مدام | مردمان سازند او را احترام
گر تواضع را ز دست خود دهی | که نه بینی در جهان روز بهی
هر که باشد با تواضع در جهان | جای او باشد بجنت بیگمان
از تواضع سربلند بها شود | در دو عالم ارجمند بها شود
هر که در راه تواضع پا نهاد | حق بروی او در رفعت کشاد
در تواضع هست عز و مهتری | بی تواضع کی بیابی سروری
گر تمنای شرف داری بجان | پیشهٔ خود کن تواضع در جهان
صد شرف دارد تواضع در شرف | آر این نقد گرامی را بکف
هر که در حشمت تواضع آورد | حق ز جملهٔ مخلصانش بشمرد
باش متواضع مع المتواضعین | کبر و نخوت کن مع المتکبرین
گفت پیغمبر که با متواضعان | کن تواضع ای عزیز مهربان
عاقلی که از متکبران بینی ورا | کبر و نخوت کن از وی باصفا
صدقه باشد کبر با متکبرین | شد تواضع صدقه با متواضعین
از تواضع دست درویشان بگیر | تا بگیرد دست تو رب قدیر

[illegible]

خنده رویی باعث دولت بود
ترش رو هرگز مباش اندر جهان
[illegible]
عجز و مسکینی طراز سروریست
ذل و خواری زیب بخش [illegible]
اصل تو خاک است ای جان پدر
پس چو خاکی افتادگی کن [illegible]
خاکساری پیشهٔ انسان بود
سرکشی از خصلت شیطان بود
خاکساری آبروی شوکت است
خاکساری تاج فرق رفعت است
خاکساری [illegible] اعتبار است
خاکساری [illegible] اعتبار است

هر که سازد خاکساری اختیار	سربلندی یابد و عزّ و وقار
سرکشی هرگز مکن مانندِ نار	عاقبت خاکست بهرِ تو مدار
با کسی سختی مکن اندر جهان	ترس از سختیِ ربِّ انس و جان
نرم گفتاری طریقِ عاقلانست	سخت گوئی از صفاتِ جاهلانست
هر که باشد در جهان شیرین زبان	ماند از تلخیِ دوران بر کران
گر نهی فرقِ تواضع بر زمین	بگذرد فرقت ز چرخِ هفتمین
گفت پیغمبر نه کس پیدا شود	که نه دو زنجیر بر فرقش بود
یک بسوی آسمانِ هفتمین	دیگری با ارضِ هفتم همچنین
چون کند مردم تواضع در جهان	حق کشد او را به هفتم آسمان
ور بود از راهِ نخوت خویش بین	حق کشد سوی زمینِ هفتمین
سوی خود از دیده تحقیر بین	عزّتی بر خود منه ای با یقین
هر که از نخوت کند در خود نگاه	بنگرد از قهر سوی او اله
هر که در خود دید در وی کس ندید	داند این آنکس که باشد اهلِ دید
هر که در راهِ خدا مسکین بماند	خویشتن را کمتر از سگ بشمرند
قدرِ ایشان لاجرم پیشِ خدا	از فلک افزون بود در اعتلا

تو تواضع در عبادات خدا
تا حلاوت بنگری ای باصفا
شد تواضع مغزِ طاعت بیگمان
از تواضع طاعتت افضل از آن
[illegible] پندار را از سر [illegible]
مرد عارف خویشتن را [illegible]
[illegible] تو بگذرد از آسمان
تو بیابی جایگاه [illegible]
[illegible] بالای [illegible] مردمان
[illegible] خویش را تا چرخ [illegible]

وحی بر موسی شده از حق نزول
که نماز از مردمی سازم قبول
که بود اهلِ تواضع در جهان
کبر و نخوت ناورد بر مردمان
خوفِ من دارد بقلبِ خویشتن
باشد همواره بیاد و ذکرِ من
از پی خوشنودیم [illegible]

۳۴۰

[illegible]
از تواضع قطره تا [illegible]
از تواضع خاک [illegible]
[illegible]

از تواضع [illegible]
[illegible]

هیچکس را چون ز خود بینی بتر
از تواضع کی ترا باشد اثر

گر روی در مجلس ای اهل نگاه
راضی باشی در کمینه جایگاه

گر بمجلس صدر جوئی ای پسر
باشی از وصف تواضع دورتر

ابتدا کردن سلام از مومنان
از تواضع یادگار است ایجوان

هر که دنیا کمتر از خود بنگری
خویشتن را زو فراتر آوری

وانکه دنیا از تو دارد بیشتر
دار خود را زو فروتر ای پسر

آن بود اصل تواضع ایجوان
که نه بینی خویشتن را در جهان

تا برون نائی ز دعوی ای پسر
جام معنی کی دهندت سر بسر

تا نگردی نیست در هستی حق
کی شوی جام بقا را مستحق

در بیان ترک تکبر و مذمت آن و معالجهٔ او

ایجوان از راهِ نخوت درگذر
از وجودِ خود اگر داری خبر

کبر خود را دشمنِ اعظم بدان
کرد ذمّش خالقِ هر دو جهان

قلبِ متکبر بسی جابر بود
جای هر جبّار در دوزخ شود

کبر و عظمت میسزد بر کبریا
دیگری را کبر کی باشد روا

گفت حق اندر کتاب ای با یقین
نیست اهلِ کبر مومن روزِ دین

در بیان تکبر

ذرهٔ از کبر باشد هر کرا
در بهشتش ره نباشد ای فتی

[illegible]

از ... مصطفی

در خبر آمد ... که سلیمان جن و انس و مرغ را
داد فرمان جمع گشتند زود

[illegible]

از رسول حق بپرسید این
که چه باشد کبر ای سلطان دین
گفت از راه کرم آن نیک خو
که بحق گردن نباشد نرم تو
چون بمردم داری نظر اندر جهان
بینی از تحقیر سوی مردمان
این دو چیز آمد حجابی بس عظیم
در میان تو و یار کریم
زین همه اخلاق بد پیدا شود
وز همه اخلاق نیکو دور شود

[illegible]

در بیان تکبر

[illegible]

مردمی یک ره خر اسید چون ان بر سبیل فخر و با صد کبر و شان
وز ره نخوت نظر بر خود نمود در زمین بر دوش فر و رب ودود
میر و وزیر زمین تا این زمان تا قیامت همچنین باشد روان
ایچوان اصل تو باشد از بهی کی سزا باشد ز تو ما و منی
هر که از بولین آید در ظهور صد عجب باشد از و کبر و غرور
کبر و نخوت را ز خلق بد شمر خلق وصف دل بود ای باخبر
خلق چون در قلب تو باشد نهان لاجرم پیدا شود تاثیر آن
خلق کبر آنست ای اهل تمیز که تو خود را در جهان دانی عزیز
زین سبب باد ترا پیدا شود نام این باد ایچوان نخوت بود
خواسته من نفخة الکبر ای فتا باخدائی خود پناه آن مصطفی
چون به پیچد در سر این باد غرور دیگرانرا دون خود دانی ضرور
بنگری از راه نخوت در جهان مردمان را بشمری از خادمان
در کلام و در نشست و خاستن جوئی از هر یک تقدم بی سخن
چشمداری حرمت و تعظیم خویش خویشتن را از همه سازی به پیش
نشنوی از کس نصیحت در جهان بلکه آئی در غضب بر ناصحان

له حدیث اعوذ بالله من نفخة الکبر ۱۲

[illegible]

از تکبر لاف در عالم مزن
گرچه هستی ای جوان شکرشکن

گشت فرعون از تکبر غرق نیل
دیو هم از کبر شد خوار و ذلیل

هر کرا فرعونیت در سر بود
ثمرهٔ او جز هلاکت کی شود

خودپسندی هست ای دل ناپسند
گر نیائی باز یابی زان گزند

بر مکش زنهار خود را از غرور
از رهٔ پندار دایم باش دور

سرکشی از سر بدر کن ای جوان
عاقبت قدّ تو باشد چون کمان

کبر را سه درجه دان ای باکمال
درجهٔ اول بود با ذو الجلال

هست این درجه ز هر دو سخت تر
همچو کبر دیو و فرعون ای پسر

وانکه کردند همسری با کبریا
ننگ کردند از عبادات خدا

درجهٔ دویم بود ای باوفا
با محمد شافع روز جزا

کانچنان گفتند آن اهل قریش
که فرو ناریم سر مانند خویش

از چه مرد محتشم نامد بما
وز ملک نامد بسوی ما چرا

رتبهٔ پیغمبری نشناختند
پردهٔ غفلت برخ انداختند

وانکه دانستند از راه غرور
منکرش گشتند با خود بالضرور

درجهٔ سویم بود با بندگان
که نه بینی از حقارت سوی شان

[illegible]

هر که در وی کبر شد مشرک شود
من و ما سازد هلاک اندر جهان
پس نزیبد کبر جز رب جهان
تا نبینی خویشتن را ای پسر
کی دهندت از رهٔ عرفان خبر
دید حق را آنکه خود را ناکس است
زین سخن جز بیخودان آگاه کیست
هفت چیز آمد تکبر را سبب
علم و حسن و طاقت و زهد و نسب
هم زر و مال و تنعم احتشام
هم تلامیذ و مریدان و غلام
عالمی کان راه ننهد در جهان
فرض عین آمد مر او اثبات آن
پیش مجلس خالی از شیرین عمل
هست بیمار رشتن و نوع ای با عمل
نوع اول مجمل آمد ای جوان
نوع ثانی شد مفصل در بیان

هست از علم و عمل معجون او / علمی آن باشد شنو ای نیکخو
که شوی از چشم باطن حق شناس / کبر را از بهر او دانی اساس
که بدست اوست کار دو جهان / کس ندارد پیش او تاب و توان
هم شناسی خویشتن را سر بسر / که ز من نبود ذلیل و خوارتر
ناکس و نالایق و عاجز فقیر / مدبر و ناچیز و مجبور و حقیر
سهل است این معرفت ای نیکخو / تا بر آرد بیخ کبر از قلب تو
حق تعالی قدرت خود را ستود / در حقیقت حال تو با تو نمود
کار خود از اول و آخر نگر / وز میانه هم نگر ای با خبر
تا حقیقت منکشف گردد ترا / که چیی و اصلت آمد از کجا
کار اول آن بود ای مرد کار / کان شیئ خلقهٗ را یاد دار
کز تو ناکس تر نباشد در جهان / که نه نامی داشتی و نه نشان
مسکن تو بود در کتم عدم / کانچنان فرمود رب ذو الکرم
لم یکن شیئاً ز گوش دل شنو / تا ترا باور شود ای نیک خو
خاک را پس آفریده ذو الجلال / خوارتر زو ای نباشد در مثال
نطفه و هم علقه را پس آفرید / کان ست آب گنده و خون پلید

بلغم و سودا و صفرا گرم و سرد
دست و پا و جمله اعضا راست کرد
نطق و ذوق و طاقت و سمع و بصر
پس ترا بخشید رب دادگر
حق بدست و [illegible] کشاد
بی حس و حس بوده ای چون جماد
[illegible] سکون و حرکت و نطق و قوی
[illegible] سماعت [illegible] بصارت [illegible]
پس عطا شد خلعت هستی بتو
[illegible] پاک تر بود از تو
هیچ از این در خاک و در نطفه نبود
حق بتو چندین عجائب وانمود
تا شناسی عظمت حق در جهان
[illegible] بدان کبر [illegible] ای مردمان
هیچ نا وردی ز خود چیزی بدست
تا بدان نخوت کنی ای خود پرست
اولین کار تو این است ای [illegible]

۳۴۴

[illegible]

هیچ کاری تو بدست تو نکرد تا شناسی عجز خود ای نیکمرد
گر ببینی پستی ز خود ناچیز تر در جهان کس را نیابی ای پسر
گاه گردی تنگدل از حر و برد گه کنی آه و فغان از رنج و درد
از میانه کار خود آگه شدی بر فگن از فرق خود تاج خودی
آخرین کار خود ای دل هم بدان که به بندی رخت هستی زین جهان
نی سمع ماند نه قوت نی بصر نی جمال و قالب و عضوی دگر
بلکه مرداری شوی ای بانیاز که همه بینی ز تو گیرند باز
کرم و حشرات زمین اندر مزار لحم عضوی تو خورند ای بیقرار
عاقبت انگه شوی خاکی حقیر کس بدان خواری بتو نبود نظیر
هم بدان خواری نباشد بس ترا بلکه انگیزند در روز جزا
آورندت از برای احتساب در مقام خوف و جای التهاب
آسمان بشگافته بینی عیان هم فرو ریزیده بینی اختران
هم زمین بینی مبدل با دگر شعلهٔ دوزخ برون آورده سر
سخت دوزخ را بغرش بنگری نامهٔ اعمال در کف آوری
هرچه باشد از فضیحتها رقم خوانی یک یک را بتشویر و ندم

[illegible]

نوحه بر حال تو سازند کسان
[illegible] تو گریان شوند
جز ره تقصیر کی پویان شوند
[illegible]
هم آن باشد که بر دارش کنند
شیشهٔ هستی او را بشکنند
[illegible] زندان [illegible]
[illegible] در زندان شاه
جمله کی [illegible] هستند [illegible]
از جهان ساخته در خود نگاه
غافل اندر عاقبت اندر جهان
[illegible] ای جوان
تو ز فکر ابتدا تا انتها
از نو بشناسی چنین ای با صفا
[illegible] بود این معرفت
[illegible]

این علاج از روے علت اے جوان
لیکن از راهِ عمل بشنو چنان
گر زهِ کبر و غنا پرهیز کن
خویشتن را در تواضع تیز کن
در همه احوال و افعال اے فتا
قبلهٔ خود ساز خُلقِ مصطفی
که تواضع پیشه بودے هر زمان
نان خوردے بر زمین چون بندگان
اینچنین فرمودے آنشاهِ یقین
که منم بنده نشینم همچنین
دست با درویش وادے تا نه آ
برگرفتے دست بودے همچنان
از تواضع آن رسولِ حق پرست
جملهٔ کارِ خانه خود کردے ز دست
خانه رفتے گاو را دادے علف
هر زمان از کبر بودے بر طرف
هر کرا بیماری بودے چنان
که ازو پرهیز کردندے جهان
مصطفی با او بهم خوردے طعام
بود زینسان حالِ آن خیر الانام
هر که خواندے سائلے دعوت ورا
بے تکلف میشدے آن با صفا
هر کسے را ابتدا کردے سلام
نان میخوردے بخدام و غلام
برگرفته بودے چیزے مصطفی
که برد در خانهٔ خود بے ریا
خواستے شخصے تا که برگیرد زوے
زینهار او را نداد آن نیک پے
اینچنین فرمود آن حق پرست
که اهلِ کالا بهرِ او اولیتر است

تا نباشد هیچ کس همراه تو
گر روی تنها [illegible] سو
[illegible] این است باوفا
باشد آثار [illegible] بے شمار
[illegible] پیدا میشود اندر جهان
از همه حرکات و سکنات اے جوان
تا که طبع تو شود اے دین پناه
از تکلف دار خود را زان نگاه
[illegible]
پس چه فرماید ترا [illegible] با حضور
[illegible]
زیرکی سازی [illegible] اهل [illegible]
[illegible]
زین عمل [illegible]
اینچنین [illegible]
[illegible]
۳۴۶
[illegible]

گر ترا کبر است بر حسن عیان بین چه قاذورات داری در نهان
در مثانه در رگ و بینی و گوش در شکم در ناف و فرج ای تیز هوش
زین نجاستهای خود ای نیکخو میکنی هر روز خود را شست و شو
گر نشوئی چند روزی خویش را پاک باشد از تو مبرز خانها
آن زمان حسن تو کی با تو بود تا بدان فخر ترا باید شود
پس روا نبود تکبر بر جمال که رود در هفته و یا ماه و سال
یا به یک بیماری گردد تباه زشت تر انگه شوی بی اشتباه
گر بود بر زور و قوت کبر تو اینچنین اندیشه کن ای نیکخو
کاگر اندر رگی دردی شود هیچ کس از تو نه عاجزتر شود
گر رود موری به بینی یا بگوش عاجز آئی ای جوان تیز هوش
ثمره نبود بجز عجز و هلاک همچو بسمل در طپی بر روی خاک
ور درون پای تو خاری خلد قوتت بر جا نماند ای ولد
گرچه بس باشد توانائی ترا فخر چه بود ای جوان با صفا
که بسی گاو و خر و شیر و سگان از تو میدارند سبقت در توان
گفت پیغمبر که آن قوت نه است کافگنی کس را و سازی زیردست

[illegible]

تا بهم او را در بزرگی بشمری
که ز بی علمی با رب ذو المنن
هست معذور و بود بهتر ز من
ور کسی از تو بود در علم بیش
بهتر او را هم بدان ای نیک کیش
[illegible]
پس ز من بهتر بود نزد خدا
[illegible]

که بود شاید که لطف کبریا / خاتمت ایمان باو سازد عطا
عاقبت آنکس ز من نیکو شود / کفر در انجام ورنامم بود
پس بزرگی در نجات آخرست / وان بعلم حق بود ای خودپرست
گر تو بیم خاتمت داری به پیش / کبر کی زیبد ترا ای پاک کیش
باش هردم مشتغل در خوف آن / که میاور چشم در خود یک زمان
که تکبر ذات حق را واجب است / چون دران شرکت کنی ای خودپرست
حق تعالی دشمنی گیرد ز تو / چون شود انجام تو ای نیکخو
همچنین در جمله اسباب جهان / محترز باش از تکبر هر زمان
گر ترا حاصل شود این معرفت / بنگری نور تواضع در دلت

در بیان سخاوت و کرم و ایثار که عبارت است از عطا بسهولت و بخوشتنی تمام نفس و مقدم داشتن حاجت دیگری بر حاجت خود

در جهان باب کرم مفتوح دار / از کرم بهتر نباشد هیچ کار
گر تو مال و زر نداری ای فتا / باش قانع دور کن حرص و هوا
ور تو داری مال و زر اندر جهان / بگذر از بخل و سخا ورز ای جوان
در خبر گفت آن شه نیکوسرشت / این سخا نخلیست در باغ بهشت

در عزا بگرفت قوت [illegible]
مصطفی آن خاصه رب قدیر
می ببرد او را به [illegible]
دست در [illegible]
در تحف [illegible]
همچنین بخلست بخل اندر جحیم
تا بگویم از جنان با صد صفا
می برد آخر [illegible]
دست [illegible]
هر که او با غنی اندر جهان

جمله را گر رفت زود از [illegible]
یک گرفت از [illegible]
گفت از [illegible] همچنین [illegible]
[illegible] چون [illegible]
جمله را بود و [illegible]
گفت جبرئیل امین [illegible]

[illegible]
همچنین [illegible]
گفت [illegible] جهان
[illegible]
[illegible] صفا

[illegible]
[illegible] و عطا

در سخاوت هست بس فضل و ثواب
تا توانی روی خود را زو متاب

گر بهر انگشت داری صد هنر
کی بیابی بی سخا عز و قدر

صد کرامت هست در جود و عطا
منبع شیرین نباشد از سخا

تا توانی کار درویشان برآر
تا برآرد کار تو پروردگار

گر تو داری قوتی اندر جهان
از کرم برگیر دست عاجزان

تا توانی در جهان احسان بکن
مرغ دل را تابع فرمان بکن

هم چو حاتم در جهان مشهور باش
در ره جود و کرم مسرور باش

لطف کن تا همچو حاتم در جهان
نام نیک تو بماند جاودان

رو مپیچ از سائلان ای دین شعار
تا نه پیچد روی از تو کردگار

سرزنش هرگز مکن با سائلان
مردمی کن آنچه باشد ز آب و نان

نعمت عقبی اگر باید ترا
نعم دنیا صرف کن بهر خدا

گر بدست آری دلی را ای جوان
صد مفاخر یابی از رب جهان

گر دهی از دست محنت ارزنی
نزد حق بهتر بود از خرمنی

هر که یک نیکی کند اندر جهان
حق تعالی ده به بخشد مثل آن

گر تو هستی طالب راه خدا
هر زمان کن خدمت اهل صفا

[illegible]

۳۴۹ [illegible]

مردمان را گر کنی آسوده دل
راستی یابی ز حق در زیر گل

تو شنو [illegible] عقبی بدین سان کن حصول
الحذر از بخل و امساک و ذهول

باش خود در فکر خود ای باوقار
از زن و فرزند خود چشمی مدار

در غم خود باش و زان [illegible]
بگذر از اندیشه اهل جهان

لطف کن امروز [illegible]
[illegible] در روز جزا

هر که بندد در جهان باب کرم
حق ببندد بر رخش باب ارم

با هجوم [illegible] گر گشائی دست جود
دولت دارین یابی از ودود

گر تو خواہی از جوانمردان سبق
ہر چہ داری کن پریشان بہر حق
آنچہ داری دوستا اے مرد خدا
صرف گردان در رضائے کبریا
کے ترا گردد نکوئی حاصلت
تا نسازی صرف محبوب دلت
ہست در ام الکتاب اے نیکخو
لن تنالوا البر حتی تنفقوا
گر تو خواہی شرب اہل لدن
تا توانی راحتے در دل رسان
باغ عالم سبز کن از آب جود
تا بیابی باغ جنت از درود
مہر بردار اے غنی از کیسہا
صرف کن اینست کار اسخیا
ہر کہ باشد با سخاوت در جہان
بیند او از حق فتوحات گران
دل بدست آر و سخاوت پیشہ گیر
تا شود راضی ز تو رب قدیر
حق تعالی دوست میدارد سخا
گرچہ باشد نیمہ خرما ترا

حکایت

رابعہ بصری بصد شوق تمام
گشت روزے عازم بیت الحرام
چادرے بر سر کشید از عز و شان
موزہ در پائے کرد و شد روان
چون بنزد خانہ کعبہ رسید
بہر طاعت زیر نخلے جا گزید
بود افتادہ سگے تشنہ دہان
رابعہ را دید چون آن ناتوان

از زبان حال گفت او این چنین
کن شتاب اے رابعہ وقتم ببین
آب در حلقم چکان بہر خدا
ورنہ نزدیکست کہ گردم فنا
رابعہ آن پیشوائے عارفان
در تلاش آب شد ہر سو دوان
دید کہ چاہیست در دامان کوہ
لیک بی دلو و رسن آمد ستوہ
کرد چادر را رسن آن اہل درد
موزہ پا را بجائے دلو کرد
پس کشیدہ آب زان چاہ عمیق
در دہانش ریخت چون یار شفیق
باز آمد رابعہ در جائے خویش
در عبادت کرد مشغولی خویش
با ہمہ این بود کہ خوابش در ربود
چشم خود بر خواجہ عالم کشود
ہمچنین دادش بشارت آن رسول
[illegible]
جملہ آمرزیدہ شد [illegible]
کہ بداد او حق آن [illegible] چنین
تا کہ دانند اہل عالم کار دین
کہ زیانی نیست اندر کار نیک
رابعہ از خواب چون بیدار شد
[illegible]

گفت کعبه مالکا شاهنشها
آمدند اینجا بصد شوقِ درون
رابعه را این چه لطف است و عطا
گشت فرمان از درِ حق اینچنین
که [illegible] هرکه آید سوی تو
در محلِ رابعه گر بعد ازین
من همانا از رهِ لطف و کرم
پس بدان ای مومنِ نیکو شعار
که سگِ تشنه لبی را آب داد
چون تو سازی در حقِ انسان کرم
آفریدیان چو ربِ دوسرا
کفر را چون آفریده کبریا
گر تو داری ای پسر دادش بده
برگشا دستِ سخاوت برگشا
دستِ خود بیرون کن اکنون جان من
صد هزاران بندگانِ با صفا
تا سعادتها برند از من کنون
که کنی محروم چندین خلق را
که مرا هست ای کعبه درین
یک ثوابِ حج نویسم بهرِ او
هر که سازد طوف یکره با یقین
بهرِ او هفتاد حج سازم رقم
رابعه چون یافت چندین اعتبار
قلبِ او را زان ترحم کرد شاد
هفت صد یابی جزایش لاجرم
کردهنش در سخا و در حیا
رهن گرداند در بخل و جفا
هر که این خصلت ندارد مرده به
تا شوی ای دل ز اربابِ سخا
بعدِ مردن کی برآری از کفن

[illegible]

مرگِ او خواهند از حق مردمان
تا توانی خاطرِ درویش را
شاد کن تا شاد باشی از خدا
در نگر از چشمِ رحمت سوی خلق
رحم کن بر حالِ مردم همچو حق
باش با جود و کرم ای باصفا
بعدِ مردن اسم [illegible] ماند سالها

حکایت

[illegible]

از پئے چندی بدست من فروش		گفت بیع کردم تو اے تیز هوش
چون درآمد این سخن اندر میان		گشت این مرده شتر را آن زمان
مرد چون بیدار شد از خواب خویش		دید کشته اشتر خود را به پیش
بر سر وی گِلش نهادند آن گروه		سر بسر بگریستند و خوردند از شکوه
چون روان گشتند از انجا در زمان		کاروانے پیش آمد ناگهان
در میانِ قافله اے نیک خو		بود فرزندے ز فرزندانِ او
بانگ میکرد اهل اشتر را بنام		نام او میگفت با صد احترام
که فلان مرد ز تو اشتر خرید		واقفی زین ماجرا اے اهلِ دید
گفت بفروشیده ام لیکن بخواب		قصهٔ خود را ازو گفته شتاب
گفت مرد آن اشتر اینست اے جوان		گیر از دستم ز لطفِ بیکران
که بدیدم دوش والد را بخواب		کاینچنین کرده بحالِ من خطاب
گر تو فرزندِ منی این بخت را		رو فلانکس را بده اے باوفا
خیر آید اے پسر از مردگان		حیف باشد ممسکی از زندگان
تا توانی در جوانمردی بکوش		هر کسے را شاد دار از خورد و نوش
بهتری در هر دو عالم از سخاست		اے برادر زین تغافل کے رواست

صدقه و ایثار و انفاق و سخا
در مقام خود بجا آر اے فتا
هر که در صدق محبت شد تمام
صدقه دادن کار او باشد مدام
پنج شرط آمد بصدقه اے امین
تا قبول افتد برب العالمین
قبل آن دو شرط آمد اے پسر
بشنو از من گر تو هستی با خبر
اول آن باشد که از وجه حرام
پاک باشد جنس تو اے نیکنام
دومی دادن بمرد خوش خصال
تا نسازد خرج در راه وبال
همچنین دو شرط در حال عطا
یاد باید کرد اے اهل صفا
شرط اول آن بود اے با صلاح
که دهی با صد نیاز و انشراح
شرط دوم آن بود اے نیکنام
که دهی خفیه باخلاص تمام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آن سخا باشد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آن بود ایثار ای مردِ خدا / کانچه باشد احتیاج آن ترا
با وجودِ احتیاجِ خود وران / صرف گردانی بکارِ دیگران
چون سخا آید بحدِّ خویشتن / نامِ او ایثار گردد بی سخن
اصلِ ایثار آن بود ای باکمال / که فدا باشی بحق از جان و مال
از ثواب و نامِ نیکو بگذری / جز رضای او خیالی ناوری
مال و زر را گر دهی بهرِ ثواب / نزدِ خاصان ممسکی ای کامیاب
مگذر از ایثار ای اهلِ نعیم / فضلِ ایثار است نزدِ حق عظیم
گفت موسی با جنابِ سرمدی / که مرا بنما مقامِ احمدی
گفت یارایش نداری سه ولی / با تو بنمایم از انجمله یکی
چون نمود او را یکی از رتبتش / رفت هوش از وی ز نورِ عظمتش
گفت یارب احمدِ خیر البشر / صدرِ بدرِ دو جهان نیکو سیر
یافت از چه این مقامِ ارتقا / گفت حق از فیضِ ایثار و سخا
ای پسر بر گفته من کار بند / کز فتوت نیست کاری ارجمند
زاهدان را کارِ طاعت کردنست / کارِ مردان دل بدست آوردنست
گر ترا حق داد ایمان ایجوان / راحتی با بندگانِ حق رسان

حکایت ۳۵۳

مردمی کن تا توانی ای پسر
وز بخیلی و خساست درگذر
آنچه داده حق ترا اندر جهان
گر نمانی ابخیلی در وی ایجوان
زر و باشد گرت پیچ و عقاب
طوق باشد بهرِ تو وز حساب
در میان گردنت بی قیل و قال
افگنند از حکمِ ربِّ ذو الجلال
در خبر آمد ز خیر الانبیاء
[illegible]

در بیان بخل

هم هوائی کز پس آن در شوی همچنین عجبی که سوی خود دوی
گفت پیغمبر که شر کون و مکان دور باشید از بخیل ای مردمان
کان جماعت کز شما بودند پیش در هلاکت پا زدند از بخل خویش
بخل ایشان را بخون ریزی کشید حل و حرمت را بیک جا آورید
ممسکان را نیست سودی جز زیان بهر ایشان در سقر باشد مکان
نقد را در بند مگذار ای پسر از چنین کس تا توانی الحذر
جاهل اهل کرم نزدیک رب ز عالم مرد بخیل آمد احب
گرچه زاهد هم بود مرد بخیل دشمن حق دان مخواه از من دلیل
گفت شخصی از رسول حق پرست که مرا مال و زر بسیار هست
سائلی چون آشکارا میشود آتشی دانم که بر من می فتد
گفت پیغمبر که بگریزم ز پیش تا نسوزانی مرا از نار خویش
حاش لله که مرا بهر رشاد حق فرستاد است در راه سداد
که اگر باشد بهجر رکن و مقام الف الف از تو صلوٰة با نظام
یا رود از چشم تو جوهای آب تا بروید نخلها زان انسکاب
وان زمان در بخل میری ناگهان جز جهنم بهر تو نبود مکان

[illegible]
فاسق اهل سخا اندر جهان [illegible]
[illegible]

دور باش از صحبتِ این ناکسان
ورنه باشد بهر تو خسر و زیان
ممسکی از بدترین علت است
بهر ممسک صد هزاران ذلت است
گر تو میخواهی علاجِ بخلِ خویش
بگذر از شهوت قناعت آر پیش
حبِ مال از حبِ شهوتها بود
چون رود شهوت سخا پیدا شود
صبر بر شهوت طلب از ذو الجلال
تا شوی مستغنی از مال و منال
اعتبارِ زندگی کمتر کنی
تا رهائی یابی از بخل اے غنی
در نگه میدار دایم مرگ را
یاد کن پیشینیان را اے فتا
که بجز حسرت نبردند از جهان
مال و زر سودے نکرده بهرِ شان
گر ترا بر مرگِ خود باشد خبر
سهل گردد بر تو خرجِ مال و زر
در سر فرزندگان در دل بود
که بقاے تو بقاے شان شود
بخل ممکن تر بود آندم ترا
کن علاجِ او بدینسان اے فتا
بیم فقرِ شان چو در دل آیدت
اینچنین اندیشه آندم بایدت
کافریده هر کرا ربِ جهان
روزیش تقدیر کرده بیگمان
گر به تقدیرش تهی دستی بود
پس ز بخلِ تو تونگر کے شود
ور غنی از بهر او باشد نصیب
بیگمان سامانِ او گردد نصیب

[illegible]

در عمل روزی ز دنیا بگذرد
گرچه بس طاعت کند مرد بخیل
جاے او باشد جهنم بے دلیل
هست این بیمار علمی اے پسر
چون درین آری تأمل سر بسر
در عمل مشغول شو من بعد این
خطرهٔ اول نگهدار اے امین
گر مطیع خطرهٔ اول شوی
در ره جود و کرم اکمل شوی
حبِ مال و زر نگردد از تو دور
تا بیابی زو جدا اے باشعور
چون بدین سان روی عمل آری دلیر
حکمتِ حق جلوه آیدت در دل پدید
گر نکی جود و سخاوت از ریا
بهتر از امساک باشد اے فتا
تا سخا طبع تو گردد [illegible]
علت بخل از تو گردد دور دور

زانکه تیمارِ ریا آسان بود / بخلِ طبعی آفتِ انسان بود
در تهِ دل چون نشیند حبِّ زر / آن زمان تیمار باشد سخت تر
هم مثالِ مال را چون مار دان / که سم و تریاق باشد اندران
هر که بی افسون بگیرد مار را / بیگمان گردد هلاک ای باصفا
زین سبب گفتن نشاید ای جوان / که نباشد در غنا عیب و زیان
گر صحابه بوده اند اهلِ غنا / همچو ابنِ عوف و عثمان باحیا
این سخن زینسان بود بی اشتباه / که ببیند کودکی مارِ سیاه
دستِ خود را سوی او سازد دراز / کفچهٔ خود مار گرداند فراز
چون کند قصدِ گرفتن در زمان / مار در دستش بپیچد ناگهان
بیگمان از زهرِ خود سازد هلاک / طفلِ مرده بر فتد بر روی خاک
پنج افسون است بهرِ مارِ زر / تا شوی سالم ز زهرش ای پسر
اول آن باشد که دانی مال را / آفریده حق درین عالم چرا
بهرِ سازِ قوت و مسکن بود / که ضروریِ تنِ مردم بود
قالبِ مردم شود بهرِ حواس / هم حواس از بهرِ عقل آمد اساس
عقل باشد از پی دل بیگمان / تا نمائی معرفت حاصل ازان

دل درو بندی بقدرِ مقصدت
حکمتش داری نگه در حاجتت
دوم آن باشد که راه دخل زر
در نگاهِ خود بداری سر بسر
تا بری از حرمت و شبهت بود
دور از هم سرقت و رشوت بود
هم بدان وجهی نباشد ای جوان
کم مروت را فتح گرداند آن
[illegible]

هر چه آید مثلِ اینها در نظر
محو تو باشی ازو ای باخبر
سوم آن باشد که از مال و درم
آن قدر داری نگاه ای باکرم
[illegible]

در بیان بخل

۳۵٦

[illegible]

چهارم آن باشد که خرجِ خود نگاه
داری و دران از اشتباه
[illegible]

پنجم آن باشد که نیت باصفا
در تمامی دخل و خرج آری بجا
آنچه در دست آوری مالِ حلال
تا فراغت باشد از بهرِ عیال
آنچه از راهِ طلب گیری کنار
[illegible]

آنچه داری در نگلے بالیقین که همے باشدت در راه دین
انتظار حاجتت باشد در ان تا نمائی خرج در وے ایجوان
گر برین جمله فسون داری نظر مال بهر تو نمیدارد ضرر
بهرهٔ یابی ز تریاق آنزمان هیچ تاثیرے نیارد زهر آن
بهر این گفت آن امیر المومنین که اگر دارد همه مال زمین
زاهدست آن نزد خلاق جهان گرچه نبود کس توانگر تر ازان
ور کند ترک همه نے بهر حق نیست زاهد گیر از من این سبق
پس نمائی قبلهٔ دل اے عمود زاد راه طاعت رب ودود
هست بر نیت مدار جمله کار کار بے نیت ندارد اعتبار
هر کسے را چون نباشد زین خبر هم نباشد زین عزیمت بهره ور
گر بود بر وے عمل مشکل شود نزد اهل عقل بهتر آن بود
کز فزودن مال و زر گیری کنار تا نگردد از پئے تو ناگوار
گر نیارد مال و زر غفلت ترا درجهٔ تو کم کند پیش خدا
یافت چون فرمان ز حق آن ابن عوف مال و زر بسیار ماند اے اهل خوف
گفت بعضے از صحابه اینچنین که بر او ترسیم ازین مال پسین

[illegible]

از زر و مالے که ماند از ابن عوف
روز آن خیر الورا فرمود قدم
با احد میرفت و من با وی بدم
گفت یا بو ذر نخواهم که مرا
کوه زر باشد بدینسان تا فدا
سازم [illegible]
نفقه گردانم [illegible]
رخت بندم چون ازین دار فنا
[illegible] دو قیراط در ماند [illegible]

[illegible]

گرچه با وی از جماعت نگذرم سر نهم بر حکم رب ذو الکرم
مردمان گفتند از وی چون بود گفت در موقف سوال از من شود
کای فلان ابن فلان این مال را از کجا آوردی و خرجت کجا
من ندارم هیچ یارای جواب تا حساب آن دهم روز حساب
آمده از مخبر صادق چنین که بباید مرد در روز دین
کرده باشد مال را جمع از حرام هم بحرمت کرده خرج و اهتمام
جانب دوزخ فرستند آن زمان هم یکی دیگر بیاید همچنان
که بحرمت جمع کردم مال و زر در حلالش صرف کرده سر بسر
هم سوی دوزخ برندش قدسیان وان سوم کس را بیارند آن زمان
کرده باشد کسب از وجه حلال نفقه کرده در حلال ذو الجلال
از جناب کبریا فرمان شود که نگه دارید این را تا بود
که قصوری کرده باشد در طلب در طهارت در صلوة و در ادب
در رکوع و در سجود و در قعود یا بوقتش یا بشرطش ای عمود
گوید ای خلاق من رب تعال جمع کردم مال از کسب حلال
خرج کردم هم بحق ای بی نیاز هیچ تقصیری نکردم در نماز

گویدش باشد که با اسپ و لباس
یا ز نخوت دیده باشی با اناس
[illegible] کرده باشی در جهان
[illegible] کرده باشی بر زنان
[illegible] دیده باشی خویش را
گویدش پیدا کن ارض و سما
بود ما را زین خطاها احتراز
کم نکردم هیچ از اموال و ساز
گویدش باشد که در حق کسان
هیچ قصوری کرده باشی در جهان
با یتیم و با مساکین و جوار
با زن و فرزند و با خویش و تبار
گوید ای بخشنده اهل جهان
دستگیر جمله درماندگان
هیچ تقصیری نشد از من چنین
در حق همسایه و خویش و قرین
پس ازین همسایه پیدا شود

در وی [illegible] آورید چنین [illegible]
کای خدا مال و نعمت دادی ورا
[illegible] این زبان او بحق
پس از وی [illegible] چنین باید سوال
[illegible] تقصیر و نکال
کرده نبود هیچ [illegible] در آن
[illegible] من [illegible] کردی در آن
گوید [illegible] انس و جهان
[illegible] نعمت داده [illegible] شنیده
[illegible] از من [illegible] گوید [illegible]
[illegible] حلال این [illegible] باشد [illegible]
[illegible] ایشان [illegible]
[illegible] حق [illegible]
[illegible] مصطفی [illegible]
[illegible]

تا براست کشفِ این معنی شود
که فقیری از غنا بهتر بود

گرچه میدانی فسونِ مارِ زر
بهتر آمد مر ترا از وے حذر

که بسے افسونگرانِ هوشیار
عاقبت کشته شدند از دستِ مار

پس مخافت هرچه بینی اندران
بہ نباشد گر نه زو گیری کران

حالِ مال و زر چو باشد اینچنین
بخل کے زیبد ترا اے مردِ دین

علتِ بخل است بس مذموم تر
مرد را سازد ذلیل و بے وقر

مسهلِ بخل ست این علم و عمل
پاک سازد مر ترا از هر علل

مر سخاوت عزتت بالا کند
بخل در هر دو جهان رسوا کند

در بیان عدل و نصفت که بهترین اعمال است

تا توانی دادِ مظلومان بده
مرهمِ نصفت بر زخمِ شان بنه

عدل کن اندر جهان اے کامگار
تا مکانِ تو بود دار القرار

نیست کارے بهتر از عدل و سداد
نیست کارے بدتر از ظلم و فساد

حق ترا چون کرد والی در جهان
پس بده دادِ عدالت هر زمان

والیِ عادل بود روزِ جزا
تحتِ ظلِ عرشِ ربِّ دوسرا

گر تو خواهی سایهٔ عرشِ عظیم
از عدالت سر مپیچ اے ذی نعیم

عمل باشد موجب قرب و رضا
عمل باشد [illegible] عین عز و [illegible]
[illegible] ایمان [illegible] از صدق و [illegible]
[illegible] شفاعت [illegible]
[illegible]
[illegible] عاقبت [illegible] تقوی [illegible]
عاقبت جنگ است [illegible]
[illegible]
حق ترا چون [illegible] والی [illegible]
[illegible]
تو نشانی خلق [illegible]
بحفظ خلق [illegible]
[illegible] است

نصیحت ۳۵۹

تا توانی سر مپیچ از معدلت
بر رعیت سایهٔ رحمت فگن
خار جور از پائے مسکینان بکن
بر کسے هرگز مکش تیغ جفا
ور نه افتی ناگهان اندر بلا
در کم آزاری صفا است حق شناس
بر جفاکاری منه هرگز اساس
هر که پیچد سر ز عدل ای جان من
کے پذیرد حق ازو فرض و سنن
بر رعیت گر کنی ظلم [illegible]
[illegible] سازد حرام
هست اندر ملک رانی بس خطر
نیست از وی هیچ کاری صعب تر
حق را دادن ازو [illegible]
تا توانی عدل کن اے با ادب
عدل یکساعت بهست اے خوش خصال
نزد حق از طاعت هفتاد سال

ملکِ تو از عدل باید انتظام
تا توانی عدل کن ای شادکام

عادلان را هر کسی تحسین کند
ظالمان را هر کسی نفرین کند

خلق را در سایهٔ نصفت بدار
تا شوی در ظلِّ حق روزِ شمار

راهِ نصفت پیش گیر ای پاک کیش
خلق را دان همچو اهلِ بیتِ خویش

عدل فرما و رعایت پیشه کن
وز رهِ جور و ستم اندیشه کن

از کتابِ کبریا آئینه ساز
دار هر دم پیشِ خود ای بانیاز

از حدودِ شرع پا بیرون مکن
پیرویِ دیو و نفسِ دون مکن

در حدودِ خالقِ ارض و سما
بگذر از افراط و تفریط ای فتا

رایتِ ظلم ار تو گردانی بلند
زود یابی در سکافاتش گزند

دستِ ظلم هرگز میفراز ای ولد
تا نباشی موردِ لعنِ ابد

گر تو خواهی رفق در روزِ حساب
با رعیت رفق کن ای کامیاب

گر تو راهِ عنف گیری اختیار
عنف با تو آورد پروردگار

تا توانی دار راضی خلق را
لیک بر وفقِ شریعت ای فتا

گر تو خواهی نامِ نیک اندر جهان
داد خواهان را بده داد ای جوان

هان ز دستِ خود مده دامانِ داد
ور دهی افتد بملکِ تو فساد

حاجت امیدواران را برآر
چون تو هستی در جهان گنجینه دار
[illegible]
از همه نفل است فاضل تر ثواب
حاجت اهل جهان کردن روا
[illegible] ای پاک کیش
انتظار اهل حاجت زود خویش

در بیان ترکِ خشم و [illegible] که باعث رضای حق تعالی است

بگذر ای جان از رهِ خشم و غضب
خوردنِ خشم است نزدِ حق احب
گر تو داری در دلِ خود نورِ علم
سرد کن نارِ غضب از آبِ حلم
خشم خور ای نفس ایمان بران
پیشوای لشکرِ شیطان بدان
خشم ای کار ای جوان سازد تباه

۳۶

[illegible]

سر کشد چون شعلهٔ نار غضب سوخت گرداند همه رخت ادب
بر خلاف عقل و شرع ای دین شعار تا توانی بر کسی خشمی میار
گفت در دوزخ دری باشد چنان که ازان در کس نیاید لیک آن
که خلاف شرع خشم خویش را در جهان راند بخلق کبریا
تا غضب اندر دل مومن شود دورتر از رحمت مومن بود
حلم در وقت غضب بهتر بود صبر در وقت طمع خوشتر بود
رخ میفروز از غضب اندر جهان تا بخشم حق نیفتی ناگهان
گر خوری خشم خود امروز ای فتا وارهی فردا ز خشم کبریا
مولوی در مثنوی خود نوشت یاد باید کرد ای نیکوسرشت
گفت عیسی را یکی هوشیار سر چیست در هستی ز جمله صعب تر
گفت ای جان صعب تر خشم خدا که ازان دوزخ همی لرزد چو ما
گفت از خشم خدا چه بود امان گفت ترک خشم خود اندر جهان
ترک خشم و شهوت و حرص آوری هست مردی و رگ پیغمبری
خشم عقل مرد را زائل کند در گروه دام و دد داخل کند
تا نسازی خشم را از خود جدا دولتی هرگز نیابی از خدا

[illegible]

۳۶۱

تا توانی از چنین دشمن گریز
خشم را زان آفریده کردگار
تا صلاح تو شود ای باوقار
تا بود در هرچه نقصان و زیان
دفع او از خویشتن سازی ازان
همچنان شهوت بذات آفرید
تا که گردد آن که نوای سعید
کانچه باشد از پی تو سودمند
جانب خود در کشی ای ارجمند
بیچاره نبود ترا زین هر دو چیز
لیک چون افراط باشد ای عزیز
بی گمان از بهر تو نقصان کند
مثل آن آتش که آن بر دل زند
دود آن بالا شود اندر دماغ
جایگاه عقل را سازد ظلام
تا صواب خود نه بینی ای جوان
[illegible]

آنچنان سازد ورا تاریک تر / که نیاید هیچ جا اندر نظر
وین بود مذموم زان اهل دلان / خشم را گفتند غول عقل دان
گر بود خشم تو ضعف ای پسر / بد بود این هم بر اهل نظر
که حیا در راه دین با کافران / خیز و از خشم و غضب اندر جهان
حق تعالی با رسول مجتبی / جاهد الکفار فرمود ای فتا
باشد این از ثمرهٔ خشم و غضب / پس چنین باید ترا ای با ادب
که نباشد قوت خشم آنچنان / که بود افراط و تفریط اندر آن
بلکه باید معتدل با عقل و دین / نی ز راه حرص و کبر و ظلم و کین
آدمی تا زنده ماند ای پسر / اصل خشم از قلب او ناید بدر
خور و نش لیکن مهم است ای فتا / یاد کن اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ را
خشم چون آید ترا ای پاک کیش / اختیار خود مده از دست خویش
تا خلاف شرع ناید از تو کار / بر زبان جز حق نیاری زینهار
از ریاضت خشم را مغلوب کن / جمله عالم را بحق منسوب کن
غرق شو در بحر توحید خدا / خلق را معذور دار ای با صفا
چون قلم آمد مسخر ای پسر / جمله حرکت را ز کاتب بر نگر

[illegible]

گر بروز بعث و نشر مردمان کفهٔ حسنات من ناید گران
من ازین که تو همی گوئی مرا بدترم زین سقط را هستم سزا
ور سبک کفهٔ عصیان بود از کلامت چه مرا نقصان بود
وان یکی صدیق را دشنام داد در جوابش گفت کای عالی نژاد
آنچه بر من از تو پوشیده تراست بیشتر هست ای عزیز حق پرست
بود چون حال بزرگان اینچنین پس شعار حلم کن ای اهل دین
حلم باشد مایهٔ فهم و خرد آنکه حلمش نیست باشد همچو دد
حلم باشد موجب جاه و جلال حلم باشد باعث نور کمال
بردباری خصلت پیغمبرانست بردباری عادت دین پرورانست
مالک نفس هر که باشد در غضب مورد رحمت بود از فضل رب
غایت حلم آن بود ای همنشین آنکه زهرت داد بخشی انگبین
حلم و عفو آمد ز خلق نیکوان خشم و قهر آمد ز اوصاف سگان
سر مپیچ از عفو ای مرد سلیم فضل عفو آمد بنزد حق عظیم
عفو کردن خصلت میمون بود لذت عفو از بیان بیرون بود
هر که داند لذت عفو گناه جرم مجرم را نگیرد هیچگاه

[illegible]

گفت پیغمبر [illegible]

[illegible] از مردمان

[illegible] جهان

عفو کردن در حد [illegible] کبریا
باشد از جمله معاصی و خطا

انتقام عفو جای خود بدار
جای گل گل دار و جای خار خار

تا رهائی یابی از بیشی و کم
نگذری از حکم رب ذو الکرم

گفت پیغمبر سه چیز آمد چنین
که بدان سوگند گویم بالیقین

اول آن باشد که مالی در جهان
ناقص از صدقه نگردد بیگمان

دوم آن که هیچکس ای جان من
عفو تقصیری نکرد از مرد و زن

که نه حق آن بنده را روز جزا
عزتی داد از ره فضل و عطا

سوم آنکه هیچکس باب سوال
در جهان نگشاد کان رب تعال

باب درویشی نه بر رویش گشاد
صدق الله و رسول پاک زاد

پس بکن عفو گنه بهر ودود
خشمگین شو دیر و خوشتر باش زود

فرض دان بر خویشتن ترک غضب
تا نه بینی در سقر رنج و تعب

خشم کینه آورد در دل ترا
نیست مومن کینه ور پیش خدا

چون بود کینه حسد پیدا شود
از حسد هم صد بلا برپا شود

ترک خشم است از صفات اصفیا
ترک خشم است از خواص اتقیا

رفق کن با مردمان ای اهل دین
گفت پیغمبر رسول بالیقین

بهره ور گردند از رفق هر کرا
بهره خود یافت در هر دو سرا

حسن عهد از وصف انسانی بود
حسن عهد از داب سلطانی بود

حسن عهد آمد کمال مومنان
عهد نبود هر کرا دینش مدان

گر تو عهد خویشتن را بشکنی
پس که دم از دین و دیانت بزنی

حسن عهد از شیوهٔ دین پرور است
حسن عهد از خصلت پیغمبر است

ز اهل حق [illegible]
دوستان باید ز اهل وفا [illegible]

مومنان را نیست و خصلت [illegible] در بیان ایفای عهد

گشت تا بهره ز نقض [illegible] گردند از آن
[illegible] دو جهان

گفت پیغمبر سه چیز است ای جوان
هر که زین هر سه یکی باشد در او
از منافق دان ورا در کائنات

۳۶۴

چون سخن گوید بود [illegible]
چون وعده کند از آن خلاف
ور [illegible] امانت در جهان
در خیانت [illegible] مردان دین
[illegible] جوانان یقین

حکایت

[illegible] سلطان وفا و صدق و صفا
اسمعیل [illegible]

که با خود صادق الوعد بود
حق تعالی در ثنا [illegible] او بود
که بعهد خود وفا سازد بیان
[illegible] او شود دور از ربِ جهان

حکایت

[illegible]

تا فراغت کرده از کارِ خویش ... در زمان آیم برون ای پاک کیش
عهد از و تا گشتنش با خود ببست ... خود در آنجا از برای او نشست
مرد چون رفت اندرونِ بیت خود ... مشتغل در کار و بارِ خویش شد
گشت چون در کار و بارت مشتغل ... یادِ اسمعیل رفت از وی ز دل
خانه اش را بود هم بابی دگر ... زان طرف از بهرِ کاری شد بدر
بعد از سه روز آمد آنجوان ... اندران موضع که بُد موعودِ آن
دید اسمعیل را با صد صفا ... همچنان بنشسته بر بابِ سرا
گفت ای سر حلقهٔ اهلِ یقین ... قدوهٔ تلت سرِ اربابِ دین
کز چه هنگامی درینجا جلوه گر ... گفت از وقتیکه بنشاندی بدر
انتظارِ مقدمت بوده مرا ... تا نمایم وعدهٔ خود را وفا
گفت من چون نادمم ای دین شعار ... تو چرا کردی پی من انتظار
گفت با تو بود پیمانی مرا ... کی خلافش داشتم بر خود روا
نامدی گر عمرها ای با وقار ... من نمی رفتم ز کویت زینهار
لاجرم حق در کتابِ خویشتن ... کرد اسمعیل را مدحِ حسن
که بعهدِ خویشتن کوشد بجان ... صادق الوعده بود اندر جهان

[illegible]

گفت برو اکنون طبیب آور ببین
رفت و آمد در زمان از حال او
گفت میگوید طبیب ای نیکخو
که نسازم من علاجش زینهار
که ندارد عهد خود را استوار
وعدهٔ خود را تخالف میکند
چنگ در حبل وفا کی میزند
بشکند در حال عهد خویش را
[illegible]
از تو بگوید طبیب ای نیکنام
[illegible] در کلام
[illegible] فرق من [illegible] از تن چرا
توبه کردم بعد ازین از نقض عهد
از تخالف باز گردیدم بجهد
پس طبیب از من چنین بر گو پیام
خواجه [illegible] گفت ای غلام
من نخواهم [illegible]

گر تو پیش آری رهِ عهد و وفا
من کنم ارزانیت شربِ شفا
خواجه آمد آن غلامِ خویشتن
کرد آزاد از سرِ خلقِ حسن
وعدهٔ خود کرد چون با حق وفا
یافت در حال از خدا جامِ شفا
حالِ پاکان بود در وعده چنین
بے وفائی کے بود زائینِ دین
چون وفا با مردمان باشد پسند
لاجرم با حق بود بس سودمند
کوش در ایفائے عهدِ کبریا
تا بیابی اے پسر نیکو جزا
روزِ میثاق آنچه بستی عهدها
نقضِ آن از مردمی باشد کجا
وعدهٔ قالوا بلیٰ چون کردهٔ
پس بایفایش چرا افسردهٔ
خیز و عهدِ خویشتن آور بجا
تا بیابی پیشِ حق عز و علا
گر وفا سازی بعهدِ کبریا
حق تعالے عهدِ تو سازد وفا
وعده والے هست از روے خبر
تا نه بندی در خلافِ او کمر
گر تو داری اے پسر اوصافِ مرد
تا توانی از وفا داری مگرد
هر که بردارد سر از خطِ وفا
کے شود مقبولِ درگاهِ خدا
آمده در امتحان اے پر تمیز
گر ز وفاداری شود مردم عزیز
تا بعهدِ خود نباشی استوار
پیشِ کس هرگز نیابی اعتبار

باوفا باشی اگر اندر جهان
رتبهٔ تو بگذرد از آسمان
صحبتِ اهلِ وفا کن اختیار
بے وفایان را نباشد اعتبار
دوستداری را نشاید بے وفا
زانکه کارے او نباشد جز وفا
با وفا هر کس که باشد دوستدار
ورنه دست خویش از یاری بدار
تا توانی وعده [illegible] بجان
[illegible] داری در میان
با کسے کم [illegible]
[illegible] رسول کبریا
[illegible] وعده [illegible]
چون تو کردی وعده [illegible]
در خلاف آن [illegible]
[illegible]

بیانِ صدق ٣٦٦

[illegible]

صدق منجی کذب مهلک یاد دار
کے شوی بے صدق ایمان رستگار

با خدا اخلاص کے گردد تمام
تا نباشد صدق در وے انضمام

همچنین صدق ای جوان با ادب
کے شود کامل بجز اخلاص رب

چون رسد اخلاص بر حد تمام
صدق باشد نام او اے نیکنام

گر ترا باید صراط المستقیم
دامن صدق آر در کف ای حکیم

گفت پیغمبر که هر کس در جهان
راستی ورزد بهر وقت و زمان

پیش حق آمد در اکرام و بیان
می‌نویسند از گروه صادقان

از جناب کبریائے بایقین
وحی بر داؤد آمد اینچنین

هر که با ما راست باشد در نهان
راست گردانم بظاهر در جهان

ظاهر و باطن بحق گردان درست
بلکه از ظاهر بباطن باش چست

گفت پیغمبر چنین اے کبریا
سر من به از علانیت نما

ظاهرم را از سر لطف عمیم
نیک گردان اے خداوند کریم

خصلتے از صدق بالاتر کجاست
گو پسند خالق ارض و سماست

هر که گردد از ره صدق و صفا
کے شود حاصل دل او را ضیا

صدق باشد موجب عز و ثواب
کذب باشد باعث ذل و عقاب

راست بازی کار صاحبدل بود
راست بازی پیشۂ کامل بود
[illegible]

چیز دیگر آید اندر فهم کس
صدق گر جائے نباشد از صلاح
کذب آمد اندر آنجا از مباح
چون بیان حرب و صلح مردمان
هم بصلح مردمان در فتن
لیک گر تعریض آید بهتر است
نزد ارباب طریقت خوشتر است
نیست باشد [illegible]
تا نیفتی از ره صدق و صفا
همچنین اندر مناجات ای جوان
[illegible]

تا هوای مال و زر باشد ترا / بندهٔ سیم و زری ای باوفا
تا نه آزاد آئی از دنیای دون / بندهٔ حق کی شوی ای باسکون
این تمام آزادیت آنگه شود / گر ز خود آزادی ترا حاصل بود
تا نماند هیچ خواهش در میان / جز خدا هرگز نخواهی در جهان
آنچه حق با تو کند از خیر و شر / راضی و شاکر بمانی ای پسر
هر که جز دیدار حق جویان بود / صادقی او را مسلم کی شود
کی بیابی لذت صدق و صفا / تا نگردی پاک از غیر خدا
هر که او واقف نگردد زین سبق / نام او صدیق نبود پیش حق
قسم دوم صدق در نیت بدان / که تقرب با خدا جوئی از آن
هیچ شی آمیخته با حق مکن / پردهٔ اخلاص خود را شق مکن
هر کرا جز حق سر دیگر شود / نزد ارباب صفا کاذب بود
قسم سوم صدق اندر عزم دان / که کسی عزمی کند اندر جهان
که اگر ملکم ببخشد کردگار / پیشهٔ نصفت نمایم اختیار
ور بدست من فتد مال و درم / صرف گردانم بصدقه لاجرم
لیک باشد در تزلزل اندر آن / گه قوی گه سست باشد هر زمان

آن بود صدیق کو در هر مقام
عزم او [illegible] قوی باشد مدام
قسم چارم صدق اندر وفا
عهد [illegible] بجا مانی ای رفیق
کانچه [illegible] جان خود فدا
[illegible] سر از آن [illegible] از وفا
[illegible] نمی [illegible] ای جوان
چون رسد وقتش [illegible] بگوئی ای جوان
صدق پنجم آن بود اندر جهان
کز عمل چیزی نه بنمائی چنان
که نباشد باطنت مانند او
عکس بود ظاهرت با سر تو
ظاهر و باطن ترا یکسان شود
بلکه به از ظاهرت پنهان بود
گر نباشد در تو این وصف [illegible]
کاذبی اندر طریقت [illegible]
صدق ششم در مقام دین شناس
[illegible] و تقوی و هراس
چون رجا [illegible] از خویشتن
تحقیقش طلب ای جان من
[illegible] بیان این مقام
[illegible] باشد این مقام
[illegible] نباشد [illegible]
[illegible] بود [illegible]
[illegible] اندران احوال [illegible]
لیک باشد [illegible]
ضعف وارد [illegible] باشد روان
[illegible] باشد بیکران
[illegible] صدیق باشی [illegible]
[illegible]
[illegible]

گفت آن پیغمبر اہل براق کذب بلے ہست ز ابواب نفاق
جابجا در سورۂ والمرسلات کاذبان را ویل بین اے نیکذات
بر نگر در ہر کہ ز اقوال زور در عذاب سخت افتد بالضرور
آنکه گوید کذب و لاف اندر سخن از دو جانب بر شگافندش دہن
گفت پیغمبر کہ من دیدم چنان کہ مرا مردے بگفتا ناگہان
کہ بخیز اے شافع روز جزا خاستم دیدم چنان دو مرد را
یک نشستہ یک ستادہ سر بسر چون بحال شان نظر کردم دگر
آہنی گز نزد آن بر پاے بود در دہان این نشستہ می ربود
می کشید آنرا بسوے آنچنان کہ رسیدے حد کتف آنجوان
بر کشیدے از دگر سو اینچنین ہمچنین میکرد گفتم کیست این
گفت این کاذب بود تا این عذاب باشدش در قبر تا یوم الحساب
کذب ہمچون ماہ دو ہفتہ بدان کہ بجز نقصان نیارد در جہان
صدق را آمد مثال ماہ نو کہ نیارد جز کمال اے نیکخو
گر تو میخواہی کمال اندر جہان بگذر از کذب و گزاف اے مہربان
کذب و سوگند دروغ اہل دین باشد از جملہ کبائر بالیقین

[illegible]

از دروغ آلودہ سازی اے جوان
کے شود در حشر کاذب رستگار
زانکہ راضی نیست از وی کردگار
ہر کہ در نار است [illegible]
تا توانی از جہان کس کن حذر
در جہان ہر چیز [illegible]
دوستی کاذبان لاشی بود
[illegible]

[illegible]

سید هم از بهر تو اکنون خبر
که چه باشد از کبائر سخت تر

هست شرک و هم عقوق والدین
بود آنکه مقتکا جد الحسین

راست بنشست و بگفته این کلام
هم شماری قول زور ای نیکنام

بنده چون گوید دروغی از زبان
میرود میلی ملک از گند آن

از دروغ هر کس که مال کس برد
روز دین با خشم حق را بنگرد

هر که بر گوید دروغ ای باوقار
لعنتش گوید ملک هشتاد هزار

کاذبانرا مورد لعنت بدان
الحذر از قهر خلاق جهان

کذب ظن باشد حرام ای دین پناه
که نماید صورت دل را سیاه

گر بکذب بی مصلحت باشد ترا
دل ازو تاریک بود ای فتا

چون بقصد خیر گوئی بیگمان
بهر تو حرمت ندارد ای جوان

گر بگیرد ظالمی ای باوقار
راستی آنجا نشاید زینهار

بلکه کذب آنجا بود از واجبات
تا که جان تو ازو یابد نجات

ور بپرسد از زر و مالت ترا
گر نهان داری ازو باشد روا

همچنین پرسد چو از رازی اگر
که ترا باشد در و خوف و ضرر

ور ترا از معصیت پرسش بود
بهر تو انکار آن رخصت بود

هر چه باشد مثل اینها [illegible]
رخصت آمد کذب در [illegible] ای پدر

[illegible] زبون داری نهان
[illegible] بیت پیمان

این بیان ما [illegible] جان
هست از [illegible]

در بیان خوف و خشیت

ای اگر داری ز حق چشم عطا
هم ازان باید بباشی در خوف و رجا

بهر تو خوف و رجا آمد دو بال
تا پری بر [illegible] سوی کمال

گر نباشد این دو بال ای پاک کیش
مرغ ایمان کی پرد بر اصل خویش

رشته خوف و رجا باشد عظیم
زانکه ایمان هست در امید و بیم

چون زن و شوهر بود خوف و رجا
[illegible]

[illegible]

[illegible] خوف و رجا [illegible]

[illegible] ایمان و دین کامل شود [illegible]

[illegible]

خائفان را وعدهٔ غفران بود صد هزاران رحمتِ رضوان بود
علم و عرفان باعثِ خوفِ حق ست زانکه خوف از علم و عرفان مشتق ست
تا نه بینی در خود اسبابِ هلاک کے دران زنهار باشی ترسناک
گر بکارِ آخرت داری نظر از هلاکِ خود بترس اے باخبر
هرچه باشد بر خلافِ کبریا جمله اسبابِ هلاک ست اے فتا
آنکه بینا شد بعیبِ خویشتن لاجرم ترسد ز ربِّ ذو المنن
هرکه ترسد از خدائے انس و جان ترسد از وے جمله شئ اندر جهان
وانکه ایمن باشد از درگاهِ حی حق بترساند ورا از جمله شئ
هرکه در دنیا بترسد از خدا ایمنش سازد بعقبےٰ کبریا
وانکه در دنیا بود ایمن ازان خائفش دارد بعقبےٰ بیگمان
خانهٔ دل زود تر ویران شود گر نه خوفِ حق دران پنهان بود
گفت آن صدر الصدورِ انبیا راسِ حکمت هست ترسِ کبریا
گفت عاقل تر ز جمله مردمان هست ترسنده تر از حق در جهان
گر تو میخواهی نجاتِ خود ز رب گریه کن بر کردهٔ خود روز و شب
هرکه بر یادِ گنه گریان بود بیحساب اندر جنان داخل شود

[illegible]

هفت کس باشند زیر عرشِ رب
یک ازان هفت ست بشنو [illegible] شمار
یاد دار اے مومنِ نیکو شعار
آنکه در خلوت بیادِ حق بود
آب از چشمان او بیرون رود
پس فشان خوناب اشک از بیمِ حق
تا شوی از بهرِ غفران مستحق
حضرت آدم بیک جرم و خطا
سالها کرده [illegible] و بکا

[illegible]

دائما شور همی دل با آب نیاز
تا شوی اندر قیامت سرفراز

باش ترسان از خداوند جلیل
گریه کن بسیار خندان شو قلیل

خنده چون آید ترا ای پاک کیش
چون مکافات عمل آری به پیش

آتش خوف هر کرا در جان بود
همچو شمع از سوز دل گریان بود

گر سعادت بایدت ای نیک خو
باش هر دم در خضوع و در خشو

ظاهر و باطن بحق ترسنده باش
خواجگی بگذار و با حق بنده باش

خائف آن باشد که از بیم خدا
نفس خود را باز دارد از هوا

دل نگهدارد ز حب دنیوی
چشم خود دارد بکار آخروی

بر گناه خویشتن لرزان بود
وز هلاک خویشتن ترسان بود

سوز باشد در میان جان آن
گریه از خوف خدا روز و شبان

خواب و خور از دل فراموشش بود
در ره حق دیده و گوشش بود

بگذرد از لوث شبهات و حرام
عفت و تقوی بود کارش مدام

قلب او در فکرت و عبرت بود
کار او در حیرت و حسرت بود

ترسد از بیم قطیعت هر زمان
چشم وصلت دارد از رب جهان

بیشتر لرزان بود از بیم فصل
طاعتش باشد همه بر بوی وصل

لاجرم از وی گریزد [illegible]
هر که از هیبت بترسد در جهان
خوف آن باشد که گفتم مر ترا
خوف دیگر این [illegible] باشد چنین نزد خدا
باز آید از غفلت و عصیان شود
وز زبان لاحول گوید همچنان
[illegible] آورد در [illegible] جهان
ورنه باشد مدعی خود نما
در حقیقت این بود خوف خدا

هر که آن بیند بترسد از خویش
[illegible] لاحول ساز و اختصار
خویش را [illegible] از سوز آن
هست مستحسن [illegible]
خوف باید [illegible] اندر جهان

۳۷۲

[illegible] ز عصیان باز دارد مرد را
[illegible]

خوف مصباح دل آمد ای پسر — که بدان بینا شوی بر خیر و شر
گر نباشد نور خوف کبریا — کی تمیز خیر و شر باشد ترا
خوف باشد از شعار عالمان — ایمنی آمد ز وصف جاهلان
پس مشو ایمن درین دار فنا — باش خائف از عذاب کبریا
عرش میلرزد ز ترس کبریا — آسمان می گرید از خوف خدا
خائف و خاشع ز حق هر کس بود — ایمنی بهر تو شایان کی بود
گفت پیغمبر رسول با خبر — عرض کرده شد بمن نار سقر
پس بدیدم من دران نار طپان — یک زنی از قوم اسرائیلیان
که برای گربه بُد در عذاب — زانکه بسته داشت او را در طناب
پس ندادش بهر خوردن هیچ شی — هم فرو نگذاشت او را تا که وی
از خشائش ارض و حشرات زمین — برخورد آن گربهٔ اندوهگین
تا که مرد آن گربهٔ مسکین ز جوع — صَدَقَ اللهُ و رسولِ با خشوع
پس مشو غافل چنین در خورد و خواب — دار از هر جرم و عصیان اجتناب
که برای گربه آن زن چه دید — لاجرم خود را بدوزخ در کشید
چون تو صد چندان ازو داری گناه — از چه خوفت نیست از قهر اله

شغل بیهوده مکن ای نیکنام — نیست کس را اندرین عالم قیام
مرگ کس را در جهان نگذاشته — یک بیک را از میان برداشته
عاقبت کار تو افتد با اجل — یار غار تو نباشد جز عمل
چون بسعی حق نیابی سوی دل — عاقبت گردی نهان در زیر گل
گر تو داری قصد رفتن زیر خاک — چون دل خود را نداری چاک چاک
هست پیش تو چگونه روز سخت — حیف قلبت چون نگردد لخت لخت
از نهیب روز محشر یاد کن — هر زمان اندر دل فریاد کن
یاد کن صور سرافیل ای پسر — که شوی عریان ز گور خود بدر
رخ بمیدان قیامت آوری — نامهٔ اعمال خود را بنگری
مهر بر یک نیزه تابد آن زمان — زار باشد حال تو از سوز آن
غرق در آب عرق هر کس بود — همچو مس صحن زمین تفته شود
جمله اعمال تو بر میزان نهند — کرده باشی انچه یاداشت دهند
پلهٔ نیکی اگر باشد گران — جانب جنت فرستند آن زمان
کفهٔ عصیان اگر باشد ثقیل — جای تو دوزخ شود بی قال و قیل
رفتنت بر پل صراط افتد ضرور — یا بصد اندوه و یا با صد سرور

[illegible] یاد کن ... بآواز بلند

ذره ذره حق کند از تو سوال
لاجرم افتی بدوزخ با یقین
ور تو باشی از زیان کاران دین
گر تو باشی از سعیدان جهان
[illegible]

کس نباشد اندران سختی ... [illegible]
[illegible] سختی آن زمان
[illegible] از بیم آن لرزان بود
[illegible] و فغان در جان بود
نفسی نفسی انبیا ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

بیان ۳۶۵

[illegible]

از غرور و ایمنی پرهیز کن — جام دل از خوف حق لبریز کن
ایمنی کس را نباشد جز خدا — هر که ایمن شد فتاد اندر بلا
ترس کاری هر کرا در دل بود — در جنان از لطف حق داخل شود
خوف باشد باعث فضل آله — خوف باشد موجب ترک گناه
تا نگیرد خوف حق در دل قرار — لذت ایمان نیابی زینهار
ایمن از طاعت مشو اے اهل دین — خوف کن از مکر خیر الماکرین
فاسقے را که نماید متقی — متقی را که نماید او شقی
چون نمیدانی شقی را از سعید — حیف چون خائف نه اے اهل دید
هیچکس آگه نباشد زینهار — که چه خواهد کرد با او کردگار
بے نیازی هست وصف کبریا — ایمنی از وے کجا زیبد ترا
آن بود ایمن ز مکر کردگار — که بود از خاسران روزگار
ایمنی از مکر حق باشد خطا — بلکه باید داشت زو چشم عطا
گریه میکردند جبریل و رسول — وحی بر ایشان نبد از حق نزول
که چرا در گریه آید دوستان — کرده ام ایمن شما را بیگمان
اینچنین گفتند با صد انتباه — که نه ایم ایمن ز مکرت اے آله

[illegible]

میگریستی بسکه در روز و شبان
دو خطِ اسود بر رخ ودش عیان
اینچنین گفتی ز ترس کبریا
که نزادی کاشکی مادر مرا
عائشه گفتی ز بیمِ حق چنان
کاشکی نامم نبودی در جهان
از حسن بصری بگفتند اینچنین
که چسان حالِ تو هست ای اهلِ دین
گفت باشد حالِ آن مردم چسان
که بود بر کشتیِ بحرِ روان
بشکند کشتی یکایک از قضا
هر یکی بر تخته ماند جدا
همچنین حالِ من ست اندر جهان
من چه گویم از شما ای مردمان
بود بس حالِ بزرگان اینچنین
خوف ناید چون ترا ای اهلِ دین
بر سرست پیکِ اجل بستمکر
حیفِ تو ایمن چنین ای بیخبر
باش در خوفِ خدا زار و نزار
خطرهٔ خوف از کسی دیگر میار
خوفِ صافی آنزمان گردد ترا
که نترسی جز خدای دوسرا
چون ز حق باشد همه نفع و ضرر
کی موحد جز خدا دارد خطر
در حقیقت مومن آن باشد که آن
جز خدا خائف نباشد در جهان
در حقِ خاصانِ درگاهِ کریم
از صفاتِ نقص دان امید و بیم
التفاتِ دل اگر باشد در ان
باشد از جمله حجاب از بهرِ شان

کی خوش [illegible] آن خائف بود
در مقامِ خوف بسط الطف بود
[illegible] از غیر باشد بر کران
در جمالِ یار باشد جاودان
هر کرا گردد میسر این مقام
نام او در عاشقان باشد تمام
هر که ترساند ترا از کبریا
صحبتِ اینکس گزین ای باصفا
و آنکه ایمن دارد از حق در جهان
تا توانی باش از وی بر کران
هر که از خوف و خشیت دور شد
از ورع و معرفت مهجور شد
[illegible] خطاب
فهم کن والله اعلم بالصواب

در بیان رجا

ای دل تو [illegible] از ترس و بیم

[illegible]

تا نویدے آید از درگاہِ رب — در مشامِ تو رسد بوے طرب
برگناہِ خود چہ لرزی ہر زمان — فضل و رحمت ہست بہر عاصیان
بخشش و بخشایشِ پروردگار — ہست بیرون از حدِ فہم و شمار
گر پُرِیِّ ارض میداری گناہ — ہم پُرِیِّ ارض زان فضلِ آلہ
از ثری گر جرم باشد تا سما — بخشد از توبہ اگر داری رجا
حق مہربان تر از ان باشد ترا — کہ بود مادر بفرزندے فدا
گر شود یک نیکی از تو اے ولد — حق کند زاید ورا تا ہفت صد
ور گناہے در وجود آید ز تو — کے نویسد زاید از یک فضلِ او
نا امید از حق مشو بر جرمِ خویش — لطفِ حق باشد ز عصیانِ تو بیش
نا امید از لطفِ حق شیطان بود — بہر مومن وعدۂ غفران بود
سر متاب ہرگز ز امیدِ خدا — وعدۂ حق را یقین دان اے فتا
ہر کہ شد از وعدۂ حق نا امید — کے دلش از نورِ ایمان شد سفید
دل قوی دار اے عزیز با ادب — آیۂ لا تقنطوا فرمود رب
گرچہ داری جرم و عصیان بے شمار — توبہ کن امیدِ آمرزش بدار
کلمۂ طیب با خلاصِ کریم — ہر کہ گوید در رود اندر نعیم

[illegible]

روے خود را سوے حق آرید
دستہاے خویش بر سینہ زنید
نالہ و فریاد و زاری بر کنید
پس بیامد حضرت روح الامین
گفت پیغامِ خداوند اینچنین
کہ ز فضلم بندگانم را
بنمائی نا امیدے
پس برون آمد رسولِ پاک ذات
مصطفی را
مژدۂ امیدِ فضلِ حق بداد
وحی برد او و آمد از خدا
دوست کن با بندگان من مرا
گفت داود اے خداے مہربان
دوست سازم بندگانت را بجان
گفت فضلِ من بیاد شان بدہ
کہ ندیدہ اند از من غیر کرم
حق کند با بندۂ خود آنچنان
کہ بجز آن دارد بہ نیکوکاران

هر که دارد حسن ظن با کبریا بیگمان نزدیک او باشد خدا
آنکه دارد سوء ظن با لطف حق از برای قهر باشد مستحق
مگذر از حسن گمان ای باصفا بر گمان عبد خود باشد خدا
مالک دینار را شخصی بخواب دید و پرسیدش که ای عالیجناب
لطف حق با تو چه کرده آشکار گفت بودم با گناه بیشمار
پاک گردانیده شد عصیان من که بحق می‌بود ما را حسن ظن
در خبر آمد که مردی در سقر تا بده صد سال در یابد مقر
پس بگوید از سر آه و فغان اسم یا حنان و منان از زبان
حق تعالی گوید از روح الامین که بیارید آنرا با من قرین
پرسد از بنده چنین رب کریم جای خود چون یافتی اندر جحیم
گوید ای رب بدترین جایها باز فرمان سقر گردد و را
چون برند او را بپس نگران شود حق به بینایی او پرسان شود
گوید ای پروردگار دوسرا بود حسن ظن بفضل تو مرا
که برون آری چو از نار جحیم باز پس در وی نگردانی مقیم
حق کند از بهر او حکم جنان بر گمانی که نموده آنزمان

یقین چه حرکت کرده باشد آنکه در رفتن شتاب
گوید ای رب مالک روز حساب
از وبال معصیت کردم هراس
[illegible]
که چو از دوزخ برون آری مرا [illegible] این گمان

بیان ۳۷۸

[illegible] از افضال و عطا [illegible] حق تعالی از کرم [illegible]

[illegible] ناامیدی [illegible] عصیان [illegible]

بوده یک قطرهٔ ناچیز تر
نے خبر از پا و نے هوشت ز سر
از عناصر قالب تو آفرید
روحِ پاکِ خویش را در وے دمید
پس ترا سمع و بصر گشته عیان
حس و مس و جنبش و درک و توان
کرد پیدا بعد از آن با صد جمال
داد عقل و فهم و عرفان و کمال
نورِ ایمان در دلت تابان نمود
صد درِ حکمت بروے تو کشود
هرچه پیدا کرد ربِ دو سرا
برگزیدا از جملهٔ عالم ترا
داد بر جمله شرف از فضلِ خویش
لطف بر تو کرد از اندازه بیش
طینتِ تو بر رهِ اسلام کرد
نامِ تو در مومنان ارقام کرد
صاحبِ انوارِ ایمانیت ساخت
واقفِ اسرارِ پنهانیت ساخت
قدسیان را کرد بر تو پاسبان
تا نگه دارند ز آفاتِ جهان
میلِ طاعت در دل و جانت نهاد
مژدهٔ لا تقنطوا با تو بداد
اسپ و پیل و اشتر و گاو و خران
جمله را در حکمِ تو کرده روان
آسمان بهرِ تو در گردش مدام
مهر و مه بهرِ تو در تابش مدام
ابر را از بهرِ تو گریان نمود
برق را از بهرِ تو خندان نمود
خوانِ الوانِ نعم کرده عیان
تا غذاے خود کنی اندر جهان

[illegible] نعمت
[illegible] فضل و نوال [illegible]
[illegible] فضل و عطا
[illegible] نعمتِ حق [illegible]

بهره مند از خوانِ او هر نیک و بد
هم بریشان وا ز بر فضلش نظر
گر چه بندی از جهان رخت سفر
مشکلِ تو شود لطفِ خدا
جانِ تو با ذکرِ خود سازد جدا
در پناهِ ظلِ رحمت جا دهد
نقدِ مقصودِ ترا بر کف نهد
قطع سازد عقبهاے رهِ پیش
داخلِ جنت کند از فضلِ خویش
[illegible] در جنت [illegible] پدر
حق تعالی [illegible]
[illegible] کردگار
[illegible]
تا جمالِ کبریا [illegible] عیان
لذتِ کونین یابی آن زمان

ایخوشا روزے کہ بینی سوے حق
چشم جان تو فتد بر روے حق

در رسی بر اصل مقصود و صلت
فرحت جاوید گردد حاصلت

کے شود دشوار از فضل خدا
گر شب حرمان و مد صبح رجا

اینهمه آسان بود از لطف رب
کار بے سامان تو یابد سبب

هر چہ نبود اندران وهم و گمان
ناگهان از غیب می آرد عیان

هر کہ آن کو بد در اهل کرم
بهر او مفتوح باشد لاجرم

آنکہ هر دم میکند لطف و عطا
ناامیدی کے از و شاید ترا

حلقه زن بر باب امید اے عطوف
باش خواهان قرب و دیدار رؤف

غایت امید قرب کبریاست
دیدن دیدار رب دوسراست

تا رجا صادق نباشد دولت
کے لقاے دوست گردد حاصلت

هر کہ دارد چشم سوے کبریا
حق بحفظ خویشتن گیرد ورا

بدگمان از حق مشو امیدوار
باش بر حکمش روان لیل و نهار

تا در آرد در گلستان جنان
برخوری از نخل طوبی بیگمان

چون نسازد حق چنین اے بایقین
ذات پاکش هست خیر الراحمین

ذرۀ خیرے هر کرا در دل بود
از جهنم بیگمان بیرون شود

هست لازم هم پیے تو بالضرور
لیک فرقے در رجا و در غرور
آن رجا باشد کہ تخم نیک را
در زمین نرم کاری اے فتا
پاک سازی از همه خار و گیاه
آب پاشی اندران با انتباه
پس دران باشی بحق امیدوار
تا شود سرسبز و آرد برگ و بار
از همه آفات ماند بر کران
[illegible] باش از فضل حق امیدوار
[illegible] در دل از گناه خویش دار
[illegible] دار امید عطا
عذر کن بر کردۀ خود از خطا
عفو جویان و بخواه بالضرور
در جناب اقدس رب غفور
[illegible]
[illegible] مومن بیمون لقا

در بیان ۳۸۰

[illegible]

از تعهد نگذری اندر جهان | تا شود ایمان تو کامل ازان
گر کنی دست از تعهد لے پسر | حکمِ آن نومیدی آید سر بسر
گر نباشد تخمِ ایمانت سلیم | کان بود خالی ز ایقانِ کریم
که فضائے سینه از اخلاقِ بد | پاک تر داری نه چون کبر و حسد
هم نپاشی آبِ طاعاتِ خدا | از حماقت دان بران چشمِ رجا
کانچنان فرمود ختمِ انبیا | هر که باشد تابعِ نفس و هوا
چشمِ رحمت دارد از حق اندران | بیگمان احمق بود اندر جهان
این همه آثارِ نومیدی بود | ثمرهٔ او جز حماقت کے شود
پس ترا در هر چه باشد اختیار | چون کنی سامانِ آن اے دین شعار
چشمِ خود بر ثمرهٔ آن داشتن | باشد این حکمِ رجا از ذو المنن
ورنه سازی هیچ سامان لے فتی | احمقی باشد در ان چشمِ رجا
چون زمامِ حق دلت باشد نفور | چشمِ رحمت از خدا باشد غرور
ابله است آن کو بامیدِ عطا | سر فرو نارد بطاعاتِ خدا
زان سبب گفت آن رسولِ نیکخو | راست ناید کارِ دین پر آرزو
گر تو سازی توبه از راهِ خطا | دار امیدِ قبول از کبریا

[illegible]

۳۸۱

نام تو در احمقان باشد حساب
اهل غفلت را رجا ناید بکار
بلکه زهرِ قاتل است اے دین شعار
اهل طاعت را رجا اکسیر دان
که بود ترسنده از حق بیکران
هم یکی را دولتے دیگر است
هم یکی را شقائے دیگر است
شرم در دل از گناه خویش دار
باش از فضل حق امیدوار

[illegible]
گر تو باشی تابعِ نفس و هوا ۱
[illegible] واقف ز مضمون بعد
اینچنان باید ترا خوف و رجا
[illegible] روز جزا ۱۰
[illegible] اندر نعیم
بلکه بماند جاودان اندر جحیم

ور منادی گردد از حق آنچنان که کسی جز یک نباشد در جنان
نگذری از راهِ حزم و احتیاط سر نه پیچی از رجا و انبساط
نسبتِ هر دو بسوی خود کنی راجی و خافی بسانی از غنی
بهر مومن نعمتِ خوف و رجا لازم و ملزوم آمد ای فتا
چون شود خوف و رجا یکجا بهم لذتِ ایمان بیابی لا جرم
هر کرا خوفِ خدا حاصل بود بر رجای حق دلش واصل شود
هر کرا باشد رجا با فضلِ حق هم برای خوف باشد مستحق
در خطر امید و در امید بیم گنج اندر رنج و رنج اندر نعیم
لطف اندر قهر و قهر اندر کرم ظلمت اندر نور و نور اندر ظلم
وصل اندر فصل و فصل اندر وصال کامل اندر نقص و نقص اندر کمال
شغل اندر عزل و عزل اندر نصب شب درونِ روز و روز آمد بشب
از رموزِ خوف و اسرارِ رجا با تو گفتم این بیانِ دلربا
فهم کن بر قدرِ فهمِ خویشتن ورنه خاموشی گزین ای جانِ من
هر زمان میباش در امید و بیم تا بیابی مزد ترا ربِ کریم

در بیان اختیار حیا که عبارت از شعبهٔ ایمان است

گر حیا وصفی است از حسن الصفات
[illegible] بینات
تا توانی دار سویش [illegible]
از حیا هم [illegible] خصلت [illegible]
خلق دین مصطفی [illegible] آمد حیا
[illegible]
هر قدر در دل حیا و عفت است
آن قدر در دل صفا و حرمت است
قلب چون آیینه گردد از حیا
جلوه اندازد در او نور خدا
هیچ شی نزدیک [illegible] دادگر
نیست از شرم و امانت خوبتر
شعبهٔ ایمان بود شرم و حیا

در بیان حیا

[illegible]

هر که شرمش نیست از خلق خدا
شرم کی دارد ز رب دوسرا

چون رسد نزدیک تر وز زمان
اولین گیرند شرم از مردمان

برنگیرند از کسی شرم و حیا
لیک از حیضی واز ولد الزنا

گفت پیغمبر که در آخر زمان
دیو با مردم بود شرکت کنان

گه بفرزندان شان شرکت کند
شرکت خود را بصلب شان برد

مجتمع سازد بنون خویش را
با بنون مردم ازوی دغا

عرض کردند ای رسول مهربان
که شناسد دیو را از مردمان

کرد ارشاد آن رسول محترم
وه علامت باشد او را لاجرم

اولاً شرمی ندارد در جهان
ثانیاً رحمی نیارد بر کسان

سنت پیغمبران با صفا
عطر و مسواک و نکاح است و حیا

چون هلاک کس بخواهد کبریا
پاک بستاند ازو شرم و حیا

چون شود بی شرم گردد خشمگین
مبتلا باشد بفسق و ظلم و کین

رحم کمتر آورد بر مردمان
وز خیانت نگذرد اندر جهان

هیچ از دست و زبانش خلق را
عافیت نبود درین دار فنا

چون بدینسان قلب او قاسی شود
جبهٔ اسلام از قفش کشد

[illegible]

باز فرمود آن شفیع المذنبین
علم را جویند گر باشد بچین

هر که علم دین را جویان شود
آن طلب کفارهٔ عصیان شود

علم شد چون فرض بر هر کس ولد
زین تغافل پس ترا کی می سزد

بهر تحصیل علوم ای جان من
تا توانی دست و پای خود بزن

علم باشد موجب فهم و ذکا
علم باشد موجب عز و علا

علم سازد آدمی را ارجمند
علم پیش حق سازد او را بلند

[illegible]

علم دین آموز گر خواهی صفا
عالمان را دوست دارد کبریا

هر که با عالم کند بغض و فساد
جای او دوزخ کند رب العباد

آنکه در اکرام عالم پا نهد
حق تعالی در بهشتش جا دهد

دولت علمست بی نقص و زوال
قدر این دولت شناسی با کمال

درجهٔ او هر که داند در جهان
گردد از هر کار خود مشغول آن

علم باشد همچو ابر لاجرم
که نبارد غیر باران کرم

هر که دست خود زند آن ابر را
پاک گردد از همه لوث خطا

بند اول بهر تحصیلش کمر
گا دمی از علم گردد بهره ور

هر که در تحصیل علم آید برون
در ره حق ست تا آید درون

طاعتی افضل تر از تحصیل علم
نزد حق هرگز مدان ای اهل حلم

بهترین چیزها علمست و بس
کی شرف حاصل کند بی علم کس

علم شی بهتر ز جهل شی بود
زانکه جاهل مرده عالم حی بود

علم مصباحیست در قندیل دل
گر تو خواهی نور دل اشغلش بمهل

آفتاب علم بر هر دل که تافت
نور دین مصطفی در خویش یافت

علم در دل بهر تو ایمان دهد
علم در دل ثمرهٔ عرفان دهد

۱ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خرج فی طلب العلم فهو فی سبیل الله حتی یرجع ۱۲

۲ کقوله علیه السلام کل عالم لم یعمل بعلمه فهو مسخرة الشیطان ۱۲

۳ کقوله علیه السلام اکثر الناس عذابا فی یوم القیامة عالم لم ینفعه علمه ۱۲

گر نشینی با چنین عالم قرین دور تر سازد ترا از راه دین
گفت پیغمبر رسول باسپاس لحم عالم زهر آلوده شناس
هر که علمش از عمل عاطل بود کی تمیزش در حق و باطل بود
کور سازد چشم جانش کردگار نیک را از بد نداند زینهار
شرع باشد بهر او بازیچه گاه قلب او هرگز نیابد انتباه
در گذر از قیل و قال اندر جهان علم دل به آمد از علم زبان
علم دین آموزنے بهر جدال کی لسان قال باشد همچو حال
از زبان گفتن ز دل دانستن است علم دانستن بود نه گفتن است
هر که خواند علم را بهر جدال حاصلش هرگز نگردد جز نکال
علم دل نور است بهر مومنان شد ظلام مردمان علم زبان
هر که علمش نیست در دل استوار نزد حق قدرے ندارد زینهار
هر که در دل تافت نور علم پاک در جهان او را ز تاریکی چه باک
عالم علوی و سفلی در نظر پیش او باشد هویدا سر بسر
گر کشی در چشم خاک پاے او چشم تو روشن شود لے نیک خو
علم نافع هر کرا در دل بود صد هزاران برکتش حاصل شود

۳۸۵

از جهالت دور باش ای نیکفال
بدترین شی بود جهل [illegible]
جهل باشد مر دل [illegible]
اینچنین کس [illegible] جنت کم بود
دوستی هرگز مکن با جاهلان
رو نشین اندر گروه عالمان
گر نشینی با بدان روزگار
جز بدی نیکی نبینی زینهار
صحبت جاهل بلای جان بود
بلکه بیم آفت ایمان بود
جهل مردم را ز حق غافل کند
در جهنم عاقبت داخل کند
پس ترا از جهل باید احتراز
تا نگردد باب دوزخ بر تو باز
جاهلان را آدمی هرگز مدان
تا توانی باش زیشان بر کران
صحبت جاهل چو سازی اختیار
چشم عزت در جهان هرگز مدار

نایداز جاہل بجز فسق وفساد | کم ازو بیند کسے راہِ سداد
جہل سازد ایمن از حق مرد را | بلکہ پیچد سر ز ربِّ دوسرا
کارِ جاہل سرکشی و غفلت است | کارِ عالم بندگی و عفت است
کانچنان فرمود آن ربِّ قدیر | کے برابر باشد اعمیٰ و بصیر

در بیان ادب کہ باعث قربِ حق است

اے پسر ہرگز مکن ترکِ ادب | تا نیفتی از مقامِ قربِ رب
مرد باید از ادب راہِ ہدیٰ | بلکہ یابد از ادب قربِ خدا
از ادب زندیق صدیقے شود | بے ادب صدیق زندیقے شود
گر کنی ترکِ ادب با کبریا | از علا افتی سوے تحت الثریٰ
ور تو آموزی ادب اندر جہان | رایت تو بگذرد از آسمان
ہرکہ از راہِ ادب گیرد کنار | بہرہ کے یابد ز لطفِ کردگار
پس بتحقیق ایجوانِ حق طلب | اصلِ جملہ بندگی آمد ادب
از ادبِ شرع حاصل کن ادب | تا توانی بر مگرد از حکمِ رب
از ادب غفلت مکن اے باصفا | ہم بخلق آر و ادب ہم باخدا
آن ادب باخلق باشد ایجوان | کہ میانِ خلق باشی آنچنان

ہیچ ہیچ کارے بد نبیند اندرست
ہیچ ہیچ فعلی از تو ناید در وجود
کان بود بر عکس فرمان ودود
حلقہ سازند ہمہ گرد سرت
جمع گردند [illegible]
[illegible] از نظارۂ تو قدسیان
[illegible] ہمہ سرتا آسمان
آن ادب با حق بود ای مرد دین
[illegible] تو باشی اینچنین
در ادب باشی بشب و روز [illegible]
عفت اندام تو باشد در ادب
ہیچ ہیچ نقصی نیابد بر تو راہ
[illegible]

وانکہ [illegible] اہل غرض [illegible]
کہ بجان اہل غرض [illegible]
آنچنان در بندہ [illegible] نفس را
کہ نبینم کس [illegible] عیب و خطا
ظاہر و باطن چو بیند حق ترا
[illegible]

جملہ آن باشد ادب [illegible]
[illegible]

حرمت حق گر بدل داری نهان | ظاهرت آراسته گردد عیان
هر چه در آوند دل باشد درون | لاجرم آرد ترشح از برون
چون شود شاه دلت حرمت طلب | جمله عضو تو در آید با ادب
عقل را دان گنج سر کبریا | سر را دان گنج عرفان خدا
هست عرفان سر رب ذو المنن | گر تو خواهی سر حق ایمان من
بر در دل باش دایم پاسبان | تا نیاید خطرهٔ غیر اندران
در همه کردار با اخلاص رب | استقامت دار در راه ادب
گر ادب در جمله شی داری نگاه | هیچگان گردی ز خاصان آله
هر چه فرماید ترا شرع رسول | یکسر مو زان نمی باید عدول

در بیان خاتمهٔ کتاب

اشرفا خاموش اکنون زین سخن | مغفرت خواه از خدای ذو المنن
تا بکی پیچی درین گفتار را | تا بکی باشی درین آزار ها
تا ردیف و قافیه جویان شوی | تا حدیث این و آن گویان شوی
کن تو فکر خود چه حاصل زین کلام | ده برین اوراق سمت اختتام
عاقلان را این نصیحت بس بود | هر که نارد در عمل ناکس بود

اے خدای من گناهم درگذار * جز تو نبود کس مرا آمرزگار

[illegible]

مناجات ۳۸۷

ذات پاکت هست رحمن و رحیم
پاک کن ز آلایش هستی مرا
صاف کن قلبم ز زنگ ماسوا
فارغم گردان ز نفس ظلم کیش
کن مرا از واصلان راه خویش
با تو میخواهم پناه ای کبریا
هر چه گرداند مرا از تو جدا
از طفیل حضرت ختم رسل
کن مرا از جانب جز سوی کل

یافت اندر این کتاب با نظام
عنایت [illegible] فیض حسن اختتام
در مقام اصل خود گیرم سکون
از همه وهم و خیال آیم برون
وز وجود خویش گردم بی نشان
تا شوم فارغ ز فکر این و آن
سوی خود بخشی مرا راه یقین
وز طفیل جمله مخصوصان دین

حضرت غوث الاعظم میفرمایند

[illegible]

حافظ شیرازی میفرماید

اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را

[illegible]

اشرف علیہ الرحمہ

[illegible]

انتخاب غزلیات از دیوان جنید وقت و بایزید زمن حضرت سید شاہ محمد حسن اشرف قادری الٰہ آبادی علیہ الرحمہ مصنف مثنوی معدن فیض

در خیالِ قامتت اے سروِ بستان مائل
سر کشد آہ و فغان از سینۂ بریانِ ما
اے طبیب از الٰہی بہرِ علاجِ ما مکوش
زانکہ ہرگز نیست جز وصلِ صنم درمانِ ما
سگانِ کوئے صنم بسکہ نفرتے دارند
نمیخورند گہے اشرف استخوانِ مرا

از سرِ لطف گذر کن سوئے کاشانۂ ما
تا منور کنی از جلوۂ خود خانۂ ما
سر بسر رنگِ ختن گردد و گلزار ارم
گر قدم رنجہ کند یار بویرانۂ ما
گر متاعِ دو جہان بامنِ مسکین بخشند
جز رخِ یار نخواہد دلِ دیوانۂ ما
منم آن بلبلِ سودا زدہ کز روزِ ازل
آب شد خونِ دلم عشق شدہ دانۂ ما
گر بوقتِ سحر آہے زنم از جوشِ درون
چرخ صد جا حمد از نالۂ مستانۂ ما
اشرف از نالۂ من سنگ در آید بفغان
نیست ہرگز اثرے در دلِ جانانۂ ما

دلِ شب چو آمد آن مہِ تابان بخوابِ ما
واماند ہمچو آئینہ چشمِ پر آبِ ما
در زلفِ تیرہ آن رخِ تابان نہفتہ
گم شد بچشمۂ ظلمات آفتابِ ما
دامن بعشقِ او ز دو عالم فشاندہ ایم
اے محتسب چہ کار ترا با حسابِ ما
تا کے کنیم گریہ و زاری کہ از غمت
خون شد دل و چکید ز چشمِ پر آبِ ما

[illegible]

اریبابید ترا چون شیر حق
... نیست هرگز غصه بر پاکان مزن
وقف مهر آل و صحابش دلت کن اشرفا

خلق نیکو چون رسول کبریا می بایدت
اعتقاد حسن ظن با اولیا می بایدت
گر نسب ظل هوای مصطفی می بایدت

دل آن نیست که مرآة رخ دلبر ما نیست
اندر طلب کعبهٔ وصل تو نگارا
نزدیک ترے جان من از حبل وریدے
صد محنت و صد آفت و صد گونه بلا ها
آن زلف همایون بسرم سایه فگن شد
یارے طلب اشرف که نماند تو جاوید

جان نیست که جا در آن جلوه نما نیست
جان من دلخسته کم از قبله نما نیست
افسوس که کس محرم این سر خفا نیست
در راه غمت بر من بیچاره جها نیست
هرگز بدل من هوس ظل هما نیست
حاشا که کسے را بجهان مهر و وفا نیست

ذکر تو شب و روز مرا ورد زبان است
ترسم که جهان غرق بیکبار نگردد
قاتل چه درنگ است پے کشتن اشرف

وز بهر تماشائے تو چشمم نگران است
کز هر مژه دامن چشمه خوناب روان است
موجود بدست تو کنون تیر و کمان است

دلم پیوسته در شوق جمالش ذکر هو دارد
بگلزار جهان اشرف بسر گردیده ام لاکن

بلوح خویشتن هر دم خیالش روبرو دارد
بهار گلشن جانان عجائب رنگ و بو دارد

تا نقاب از رخ آن دلبر رعنا افتاد

عالمے در پے او بهر تماشا افتاد

٣٨٩

دز خودی خود برون آ گر خدا داری هوس
گوشه عزلت گزین چون قطره در بطن صدف
گرچه در صید بے بها آب مغفرت داری هوس
خویشتن را در شکنج زلف سودا کن
پای بوس یار اگر همچون حنا داری هوس
[illegible]

تا ز غیرت چشم خودبین دوختم در عشق تو — هر طرف حسن ترا پیدا و پنهان یافتم
تا شکستم در غمت تسبیح و زنار خودی — خویشتن را فارغ از گبر و مسلمان یافتم
حاجتی اکنون مرا با افسر و دیهیم نیست — فقر خود را بهتر از تخت سلیمان یافتم
گنج قارون کی قبول همت من اوفتد — من درون سینه و جان گنج عرفان یافتم
من نه تنها در غم عشق تو ارنی گو شدم — همچو موسی عالمی دیدار جویان یافتم
چشمها دیدم ز درد هجر تو زار و نزار — سینه‌ها از آتش عشق تو سوزان یافتم
قمریان تنها نه بر سرو قدت مفتون شدند — بلبلان را بر گل رویت ثنا خوان یافتم
اشرفا بیرون ندیدم ذره از حکم تو — هر دو عالم را بزیر طوق فرمان یافتم

شکر لله کاشکارا شد مه استر نهان — نور الا الله در آمد رفت لا از درمیان
زنگ اثنینیت از قلبم شده یکسر بدر — شاهد وحدت ز خم بنمود در مرآت جان
من حجاب خویشتن بودم کسی حجاب من نبود — چون نهان گشتم ز خود دیدم رخ جانان عیان
کیف و کم بی کیف و کم بینم ز چشم بیخودی — کیف و کم باشد کجا اندر جهان بی نشان
چشم پیدا کن که بینی جلوهٔ رخسار یار — چشمهٔ خورشید را خفاش کی بیند عیان
جهد کن تا ره نیابد خطره جز فکر دوست — هر زمان میباش اشرف بر در دل پاسبان

ای از جمالت منفعل خورشید برج خاوری — وی از رخت گردد خجل ماه منیر و مشتری

[illegible] ای عالیجناب حضرت محبوب سبحانی
ظهور رحمت حق فیض مطلق قطب ربانی
به تحریر و بیان ناید ثنای شاه جیلانی
که از زور از مقام او سریر عرش رحمانی
جگربند علی و لخت قلب حضرت زهرا
چراغ خانهٔ حسنین نور شمس نورانی
برفعت از فلک برتر بعصمت [illegible]
بظاهر صورت انسان بباطن نور یزدانی

[illegible]

اِنَّ وَلِیَّ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتَابَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْن

بعونہ تعالیٰ

نسخہ معرفت شمامہ

یعنی

مثنوی غریب نامہ

مصنفہ

حضرت شاہ غلام احمد قادری مرید و فرزند رشید حضرت حافظ شیخ محمد امین الجعفر الطیاری القادری النہٹوری
خلیفہ ارشد مرشدی مرشدنا حضرت سید شاہ بلاقی قادری سہواری ثم المرادآبادی اولاد خاص
۱۱۳۹
حضرت قطب عالم غوث اعظم سیدنا ابو محمد شیخ عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی قدس سرہ العزیز

بتصحیح

جناب مولائی و مرشدی مولوی احمد حسین خانصاحب قادری نقشبندی امروہی ثم الحیدرآبادی دامت فیوضہم

محمودی پریس حیدرآباد میں طبع ہو کر شائع ہوا

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد بیحد در جناب کبریا | زانکه آدم را بخود کرد آشنا
وصف او هرگز نگنجد در زبان | او که گفته کن شده کون و مکان
در صفات ذات او حیران شدند | جن و انسان و ملائک هوشمند
بی پدر پیدا کند فرزند را | کی کند این غیر ذات کبریا
نام پاک او علاج عاشقان | زنده شد از وی همه خورد و کلان
نام او داروی درد دردمند | دردمند از نام او خوشدل شوند
شکر او کی می شود از من ادا | هست از وی آدم خاکی بپا

در نعت حضرت سرور کائنات

بعد حمد حق بگو نعت نبی | زانکه زو شد در دو عالم روشنی

در ثنای وی خدا لولاک گفت
از پی خلقش گل معنی شکفت
از وجود او شده هر دو سرا
ذات او نور است از نور خدا
رحمت حق بیحساب و بی شمار
بر وی و بر آل و اصحاب کبار
بر ابو بکر و عمر [illegible]
بعد عثمان و علی شیر خدا
احمد بیکس [illegible] علی است
زانکه او [illegible] رسول هاشمی است
جان من قربان نام او بود
پیش من آن شرع حق پیمان شود

مناجات بدرگاه رافع الدرجات

تو کریمی و رحیمی و صبور
بخش جرم ما تو ای رب غفور
در همه عمرم گنه ها کرده ام
نفس من حرص و هوا پرورده ام
من ز راه [illegible] خطا
بر امید لطف عامت خالقا
نفس شد در راه تو رهزن مرا
[illegible]
خواهم از تو [illegible]
من اگر [illegible]
بخش ما را ای خدا [illegible]
چونکه فرمودی تو لا تقنطوا
[illegible]
[illegible]

در بیان [illegible]

[illegible]

حق سبحانه تعالی

[illegible]

کاهلی را دور کن اے هوشیار
تا ببینی نورِ دل اندر کنار

خویش را گر یکنفس بینی عیان
حق تعالی را ببین در هر زمان

صحبتِ مردان اگر کردی بدل
روح در جوش آید و نفست خجل

درد را درمان بود اے مرد کار
هر که را درد نشد درمان چه کار

رتبهٔ خود را اگر بشناختی
غیر ذکرِ حق ز دل انداختی

اے پسر بر دینِ خود هشیار باش
تا توانی قاتلِ کفار باش

عاقل آن باشد که خاموشی کند
ماسوی الله را فراموشی کند

مردِ عاقل آن بود نزدِ خدا
کز کثافتها کند خود را جدا

بے تعلق باش اے جانِ پدر
تا نه بینی در جهان خوف و خطر

خواهشِ خود اے پسر کن زود گم
گر تو خوانی امرِ حق شد لکم

نامرادی جو اگر خواهی مراد
نامرادی میرساند بر مراد

یکدم از شکرِ خدا غافل مشو
بعده افزونیِ نعمت بجو

مدح و ذم یکسان نماید گر ترا
تو یقین میدان که شد فضلِ خدا

هر که از مدحِ کسان مسرور شد
او ز راهِ پارسایان دور شد

حرص را بگذار نفست را بسوز
بعد شمعِ شوق را در دل فروز

[illegible] خود را بعد از ان بر حق گذار
هر که در ذکرِ خدا مشغول شد
او بنزدِ مقبلان مقبول شد
هر که از ذکرِ خدا معمور شد
جسم و جان او همه پر نور شد
هر که در ذکرِ خدا کاهل بود
او ز جمله مردمان جاهل شود
[illegible]

هرکه دارد کینهٔ مردم بدل
او شود در آخرت بے شک خجل
هرکرا بغض ست از قولِ رسول
دشمنِ حق ست آن مردِ جهول
[illegible]
اول از بغض و حسد کن [illegible]

ذکرِ عامان نیست جز ذکرِ لسان | ذکرِ خاصان می شود از قلب و جا
مومنان باشند در خوف و رجا | کارِ ایشان نیست جز ذکرِ خ

در بیان پیر و شیخ

پیرِ کامل جو اگر خواهی کمال | هرکه بے پیر ست او را نیست
پیشِ درویشِ خدا بے کیش باش | بعد ازان از کیشِ لا بے کیش باش
خدمتِ درویش دایم کن ز جان | تا که گردی کامیابِ دو جهان
هرکه دارد دوست مر درویش را | مسکنِ او می شود خلدِ صفا
اے پسر در مجلسِ مردان نشین | تا شود حاصل ترا عین الیقین
هرکرا عین الیقین حاصل شود | بے گمان در ذاتِ حق واصل شود
باش دایم در حضورِ اولیا | تا نه بینی خویشتن را در بلا
عارفان گشتند پیش از موت لا | لا یموتون ست زان از مصطفی
عارفان را خوف و خطره نیست چون | هست در قرآن و لاهم یحزنون
هرکه دارد دوستیِ دوستان | او شود مقبول در هر دو جهان

در بیان حذر کردن از هفت چیز

دور باش از هفت چیز اے هوشیار | تا که مانی از عقوبت در حصار

اے پسر خنده مکن با هیچ کس
گر تو خواهی [illegible]
هرکرا با عیب مردان ست کار
او شود در هر دو عالم بے وقار
مرد را باید ادب آموختن
چشم خود از ما سوای الله دوختن
رو بتاب [illegible] مردِ حق از دو جهان
[illegible]

در بیانِ اتباعِ شرع [illegible]

[illegible]

[illegible]

بر خلافِ شرع کارِ خود مکن   خویش را تابع بہ نفسِ بد مکن
نفسِ بد را کش تو اے مردِ خلیل   گر تو خواہی قربِ آن ربِّ جلیل
نفسِ بد را اے پسر دشمن شمار   تا ترا باشد بسوے حق گذار
نفسِ رہزن را بکش بہرِ خدا   تا نیندازد ترا اندر بلا
نفسِ سرکش را اگر زندان کنی   او نسازد میلِ دنیاے دنی
منفعل کن نفسِ بد را اے پسر   تا کہ گردد باطنت مثلِ قمر

در بیانِ روحِ پُر فتوح

روحِ تو فیضیست از نورِ خدا   لیک در دامِ خودی شد مبتلا
دامِ خود بینی گسل تو اے جوان   تا پرد روحِ تو سوے لامکان
اے برادر در خودی جوئی خدا   مرد را باید ز خود گشتن جدا
از خودیِ خود اگر گردی خلاص   پس شوی نزدیکِ مردانِ خواص
دامِ ہستی را شکستن واجب است   قلبِ ہر دانا بدین سو راغب است
خویش را از دامِ ہستی کن رہا   مرغِ روحت تا پرد سوے خدا
از خودیِ خود اگر بیخود شوی   تا بیابی از خدا خود آگہی
ہر کرا از خود خدا آگاہ کرد   ہستیِ او را ز او تباہ کرد

روح خود را سوے حق پرواز کن ∴ خویش را در راہِ حق ہمراز کن

[illegible]

دست از اخلاص زن در دستِ او
بعد ازان ہمراہِ او تو راہ رو

[illegible]

[illegible]

گر براند او ترا همچون ذباب
تو مرو از پیش او بر هیچ باب

در خیال او بمان لیل و نهار
تا شوی محرم ز سر کردگار

صورتش را نقش کن بر لوح دل
رشته‌های مهر از غیرش گسل

کار کن ای مرد حق بر حکم پیر
تا شوی از امر حق روشن ضمیر

در دولت نورش اگر گردد منیر
خود ببینی نور حق در نور پیر

هستی خود را بکن بر وی نثار
تا نماید جلوهٔ حق آشکار

هر که بی پیر است ای مرد جوان
هست او گمره ز جمله گمرهان

در بیان فنا کردن خودی

چیست حاصل ای جوان این و آن
تا که گردی دور از حق بهر آن

این و آن را دور کن آزاد شو
همچو مردان زود وصل یار جو

هر چه آید پیش تو غیر از خدا
قطع کن از راه مردی جمله را

آنچه باشد غیر مولی ای پسر
جمله را بگذار گر داری خبر

کار کن بر حکم ختم المرسلین
گر تو خواهی قرب رب العالمین

تحشرون گفت از زبان خود نبی
پس چرا مشغول غیر حق شوی

هر که میرد در خیال این و آن
کافر مطلق شود او بی گمان

ما پند گیر از من بگویم مر ترا ۰ تا که یابی مخلصی از ماسوا

[illegible]

گر نگهداری دل دایم از رقیب
تا میسر باشدت وصل حبیب

هر که دارد درد درمان حبیب
باید او را دور گشتن از رقیب

شد ز زنگِ آئینهٔ قلبت سیاه
کے نظر آید ترا نورِ اله

زنگِ هستی را برون کن اے پسر
غیرِ حق را همچو شیرِ نر بدر

روز و شب اندر خیالِ یار باش
وز پئے وصلش ز خود بیزار باش

حیف هستی از حبیبِ خویش دور
هستیت شد موجبِ رنج و سرور

اے برادر بندهٔ معبود شو
در پئے حرص و هوا هرگز مرو

در خیالِ یارِ خود مسرور باش
گر تو خواهی وصل از خود دور باش

در بیانِ مذمتِ دنیا

زهرِ قاتل هست دنیا اے پسر
گر بقا خواهی بکن از وے حذر

نیست حاصل هیچ از دنیاے دون
الفتش را از دلِ خود کن برون

هست دنیا رهزنِ راهِ خدا
خویش را اے مرد کن از وے جدا

کارِ دنیا اے پسر بے حاصل ست
دور از وے گشت هر کو عاقل ست

اے پسر در کارِ دنیا دل مبند
چشمِ خود از دیدنِ دنیا ببند

ظاهرش گرمی نماید خوب تر
لیک دارد در درون نارِ سقر

اهلِ دنیا بارکش مثلِ خر اند
زیر بارش اینهمه جاهل خوش اند

مبتلا در کارِ دنیا بنده اند
از خداے خود ولی شرمنده اند

گر تو دانی زینتِ دنیا جاودان
پس چرا بارش کشی همچون خران
قدرِ دنیا نیست نزدِ مقبلان
از خدا یابند قدرِ خود از آن
دل درین دنیا به بستن خوب نیست

در بیانِ صبر

صبر می‌بخشد مراد خویش را ‌‌ صبر گردد مرهم دل ریش
گرچه صبرے تلخ بنماید بتو ‌‌ لیک یابی عاقبت ز
هر که در راه خدا گردد صبور ‌‌ عاقبت گردد دل او پر

در بیان نصایح متفرق

رتبهٔ خود پیش کس ظاهر مکن ‌‌ وز عبادت خویش را قاصر
بے ریا در راه حق شو اے وحید ‌‌ باش خود آزاد از گفت و شنید
مرد ره را از ملامت ننگ نیست ‌‌ چونکه او را جز به نفسش جنگ نیست
گر دلت پر ذوق حق کامل بود ‌‌ غیر حق از قلب تو زائل شود
تا بکے باشی تو در حرص هوا ‌‌ از ره مردی بشو از وے جدا
هر که در حرص و هوا ماند اے پسر ‌‌ نیست در راه خدا او را گذ
اے برادر تو بهائے خویش یاب ‌‌ از ره حرص و هوا مرکب بتاب
نیست شایان آرزوهائے جهان ‌‌ تا که روشن گردد چشم روان
چشم باطن روشنت گردد اگر ‌‌ که نبینی جز خدا چیزے دگر
گر دلت فارغ شود از ماسوا ‌‌ حاصلت نبود بجز ذات خدا
زود کن تجرید اے مرد جمیل ‌‌ پاک کن دل از غیرش اے خلیل

هست این قول رسول پیشوا
عشق نار ... غیر از خدا
عاشقان گرچه ز هستی مرده‌اند
از وصالش آب حیوان خورده‌اند
عاشقان از درد او دیوانه‌اند
جان شیرین در رهش
قلب از عشق خدا روشن شود
از عبادات خدا گلشن شود

دربیان استقامت

مت اے پسر اول ازین ـ از درختِ وصل بعدش میوہ چین
یہ در رہِ حق مستقیم ـ تا رسد او بر مرادِ خود سلیم
امت اے پسر آید بکار ـ استقامت میرساند نزدِ یار
تقامت ہر کہ را بخشد خدا ـ بیشک او واصل شود با دلربا
امت او لا اے مردِ جو ـ در روی در راہ حق از خود مگو
امت ہر کہ را حاصل نشد ـ ہیچ با مقصودِ خود واصل نشد
استقامت مید ہد قربِ خدا ـ استقامت میشود خود رہنما
استقامت فتح بابِ مقصدت ـ استقامت مینماید راحتت

دربیان نقص چہار چیز

طالبِ حق را بباید چہار چیز ـ بشنو از من تا بگویم اے عزیز
اولاً شو از ہوا و حرص دور ـ باز کن پرہیز از عجب و غرور
از ہوا و حرص روے خود بتاب ـ ورنہ رسوا گشتی روزِ حساب
روے خود از حرصِ بدگر تافتی ـ نعمتے از قربِ منعم یافتی
ہر کہ دارد عیب مغروری بدل ـ او شود شیطان صفت خوار و خجل

جمال حق کا حق کو دکھاون والا [illegible]
[illegible] حق کا محبوب [illegible]

[illegible]

کبھی عین وحدت کو کثرت کرون
کبھی نقش کثرت مٹاؤن ولا
کبھی حق کو آئینہ انکا کرون
قبا وصف حق کی بناؤن ولا
ئے حرف وحدت کرون نوش جب
خودی مین خدائی کو پاؤن ولا
حجاب دوئی کو اوٹھا دون کبھی
تو قطرہ مین دریا دکھاؤن ولا
کبھی عشق و معشوق و عاشق ہو
کبھی عبد اور رب کہاؤن ولا
احد کو جو ڈھونڈون تو احمد ملے
عجب بھید ہے کیا بتاؤن ولا
یہی ہے تمنائے روح فدا
کہ عبد محمد کہاؤن ولا

ولہ

چشم کشا و خوش نگر نیست کسے سوای تو
در پی دیگرے مشو زانکہ توئی خدای تو
بحر توئی و موج تو قطرہ توئی حباب تو
نیست کسے بغیر تو خود توئی آشنای تو
ظاہر و باطنی خودت اول و آخری خودت
صادق و کاذبی خودت نیست کسے ورای تو
اصل ہو و کلام تو صورت جالست نای تو
ہمچو صدای کوہ دان ایں ہمہ صدای تو
بندگی و صاحبی مطلقی و مقیدی
عینیت است و غیریت جملہ فدا ثنای تو

ولہ

ہر دو عالم مین کیا نہین ملتا
غیر حق کا پتہ نہین ملتا

[illegible]

جس کتاب پر مولف کی مہر نہو وہ مسروقہ ہے

اعلان

کتب مصنفۂ مؤلف

(۱) **مجموعۂ منتخبات احمدیہ** موسوم باسم تاریخی گرانمایۂ مثنویات تصوف معہ تذکرات مصنفین اسکے تمام حقوق ذریعۂ رجسٹری محفوظ ہین یہہ مجموعہ دو قسم کے کاغذ پر طبع ہوا ہی قسم اول چکنا قیمت (سے) قسم دوم کھرا (عالہ) اور دس جلد یکمشت خریدار کو ایک جلد مفت دی جائے گی ۔

(۲) **عوامل احمدیہ** ۔ یہ عربی علم نحو کے متعلق اُردو زبان مین نہایت ہی سلیس اور نہایت جامع مختصر ۴۲ صفحہ کا رسالہ ہے گویا دریا کوزہ مین بلکہ قطرہ مین ہی قیمت فی جلد ۲ ۔

(۳) **سنن احمدیہ معروف فتاوی محبوبیہ** مشتمل اعمال صوفیہ عبادات نافلہ مین نہایت ہی جامع فتاوی ہی جو حدیث فقہ اور صوفیہ کرام کے مصنفہ (۳۰) کتابون سے ماخوذ کیا گیا ہی یہ ۱۳۱۶ھ مین ایکمرتبہ طبع ہوا تہا کئی سو جلدین ممالک محروسہ کی مساجد کے اماموں کی ہدایات کیلئے حسب الحکم نواب مدار المہام سرکار عالی تقسیم کیگئی تھین ہاتون ہاتھ فروخت ہو گیا تھا ۔ اب دوبارہ نہایت اہتمام کے ساتھ زیر طبع ہی قیمت قسم اول (عمار) قسم دوم (۸ر)

(۴) **مجموعۂ وظایف احمدیہ** ۔ تقریباً ۲۰ ورد وظایف مشروط الاجازت مثل دلائل الخیرات و دلائل القادریہ و اوراد چہارات ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم و دعاء کشفی و تہلیلات القرآن وغیرہ کا مجموعہ ہی اسکی ایک ہزار جلد مولوی دلاور حسین صاحب احمدی امین کروڑگیری سرکار عالی نے طبع کرا کے نادار مریدین سلسلہ کے لئے وقف کر دئے ہین ۔ قیمت (عما)

(۵) **معارف احمدیہ** مشتمل سلوک صوفیہ ابہی غیر مطبوع ہے ۔

ان کتابون کے ملنے کا پتہ

محمد وزیر علی قادری نقشبندی احمدی حیدرآباد دکن بیرون دبیرپورہ متصل مرکی نالہ مکان ۲۳۲۸